اعتکاف

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

اعتکاف کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

چ

ش

عنوان	صفحہ نمبر
ک	

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
◆ لڑائی	۳۵۲

صفحہ نمبر	عنوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اللہ رب العزت کا عظیم احسان اور بے انتہاء مہربانی ہے کہ نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، روزہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، زکوۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، حج اور عمرہ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، سفر کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، تراویح کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، میت کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، قربانی کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، غسل کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا اور عمرہ اور حج کا آسان طریقہ منظر عام پر آنے کے بعد اب الحمد للہ "اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا" بھی تیار ہوگیا ہے اور طباعت کے لئے پریس جانے والا ہے، اس پر جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے، شکر کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

اعتکاف ایک عظیم عبادت ہے، گناہوں کی معافی کا سنہرا موقع ہے، اللہ تعالی سے تعلق قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، معصوم فرشتوں کی رفاقت ہے، اور نیک لوگوں کی جماعت میں شمولیت کا نادر موقع ہے، اور نیک لوگوں کی جماعت میں شامل ہوئے بغیر جنت میں داخل ہونا ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ فادخلي في عبادي وادخلي جنتي ﴾ قبر کی تنہائی، ظلمت و تاریکی اور وحشت کو دور کرنے کی زندگی میں عملی تربیت ہے، شب قدر جیسی عظیم بے مثال رات کی فضیلت کو حاصل کرنے کا نبوی طریقہ ہے، اور یہ اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔

اعتکاف کی فضیلت اور اہمیت کو سمجھنے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ افضل الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہونے تک پابندی سے اعتکاف کرتے رہے۔

اعتکاف کا یہ سلسلہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے شروع

نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے گھر کعبۃ اللہ کی تعمیر کی ابتداء سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے نماز پڑھنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے بیت اللہ کو صاف ستھرا رکھا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توریت حاصل کرنے کے لئے کوہ طور میں چالیس دن کا اعتکاف فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے سرفراز ہونے سے پہلے ''غار حرا'' میں، پھر ہجرت کے بعد موت تک مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں اعتکاف فرمایا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں اور اس کے بعد صحابہ کرام اعتکاف کرتے رہے، پھر تابعین، تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین اور اولیاء کرام مساجد میں اعتکاف کرتے رہے، اور ازواج مطہرات اور صحابیات اپنے اپنے گھروں میں جگہ مخصوص کر کے اعتکاف کرتی رہیں، اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک اس پر عمل کرتی آرہی ہے۔

دوسری طرف کفار و مشرکین بھی اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بتوں کے پاس اعتکاف کرتے رہے ہیں، جو سراسر ضلالت اور گمراہی میں مبتلا تھے اور آج تک اس گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت کی توفیق دے۔ آمین

چونکہ مسنون اعتکاف کا وقت ایک سال کے بعد آتا ہے، لمبا وقفہ ہونے کی وجہ سے مسائل بھی یاد نہیں ہوتے، خاص طور پر اعتکاف کے اہم اور نازک عبادت ہونے کی وجہ سے اس میں بھول چوک بھی معاف نہیں، معمولی بے احتیاطی اور بے خیالی سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اور قضا لازم ہوتی ہے، اس لئے بندہ نے اعتکاف کے ضروری ضروری مسائل حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر دیئے ہیں تا کہ اعتکاف کرنے والوں کو مسائل کے اعتبار سے پریشانی نہ ہو، لغت کی کتاب کی طرح آسانی سے مسائل کو نکال کر پڑھ لیں اور اس کے مطابق عمل کر لیں، اور اعتکاف کے

اجر وفضائل سے اپنے نامۂ اعمال کو بھر لیں، اور بندہ کو بھی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آخر میں خاص طور پر مفتی محب الحق صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت اور مشقت سے اس کتاب کے تمام مسائل کی تخریج کی، حوالہ جات نکالے، اور مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب، اور مفتی یوسف انور صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ ان دونوں نے شوق سے پروف ریڈنگ اور تصحیح کا کام انجام دیا، عزیزم مولوی محمد مرزوق انعام سلمہ ربہ، اور مفتی ذوالقرنین صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ ان دونوں نے کتاب کی سیٹنگ کی اور حوالہ جات کو متن کے نیچے سیٹ کیا، اللہ تعالی ان سب حضرات کی محنتوں کو قبول فرمائے، اور اس کتاب کو دنیا میں ہم سب کے لئے ہدایت اور صدقہ جاریہ کا وسیلہ بنائے اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۸/۵/۲۵ھ

۲۰۱۷/۲/۲۳ء

مقدمہ

دنیا کام کی جگہ ہے

دنیا، کام، محنت، عمل اور امتحان کی جگہ ہے، مسجد عبادت کی خاص جگہ ہے، قبر آرام کی جگہ ہے، اور میدان حشر حساب وکتاب کی جگہ ہے، اور جنت ہر خواہش سے بھرپور اور ہر نعمت سے مالا مال انعام کی جگہ ہے جو دنیا میں اخلاص کے ساتھ عبادت کرے گا، دین وشریعت کی پابندی اور سنت کی اتباع کرے گا وہ آخرت میں جنت کی شکل میں انعام اور عظیم مقام پائے گا، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ اکثریت اس چند روزہ فانی اور جانی دنیا میں اپنی جنت سجانے میں لگی رہتی ہے، میرا گھر ایسا ہو، بیوی ایسی ہو، گاڑی ایسی ہو، بچے ایسے ہوں، کاروبار کارخانے، دکان اور آفس ایسے ہوں، لمبی آرزوئیں، لمبی لمبی سوچیں ہوتی ہیں، خیالی دنیا میں آسمان پر باغ بناتے ہیں، اسے یہ خیال ہی نہیں ہوتا کہ زندگی کتنی مختصر ہے اور موت اس کے کتنی ہی زیادہ قریب ہے، اور ملک الموت ہمیشہ دیکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حکم کے منتظر ہیں، حکم آتے ہی دنیا ہی بدل جائے گی، نام بھی بدل جائے گا اور حال بھی۔ ہماری آنکھوں کے سامنے جنازے اٹھتے ہیں، گھر سے جنازے اٹھتے ہیں، پڑوس سے اٹھتے ہیں، محلے سے اٹھتے ہیں، بچوں کے اٹھتے ہیں، جوانوں کے اٹھتے ہیں، بوڑھوں کے اٹھتے ہیں، مردوں کے اٹھتے ہیں، عورتوں کے اٹھتے ہیں، مالداروں کے اٹھتے ہیں، غریب اور فقیروں کے اٹھتے ہیں، ظالموں کے اٹھتے ہیں، مظلوموں کے اٹھتے ہیں، طاقتوروں کے اٹھتے ہیں، کمزوروں کے اٹھتے ہیں، پھر بھی ہم موت، قبر اور میدان حشر کو بھول جاتے ہیں اس لئے دنیا کے لئے محنت کم اور آخرت کے لئے محنت زیادہ ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے بے انتہا نعمتوں سے مالا مال کر کے جنت

آخرت میں بنائی اور دنیا کوامتحان اور عمل کی جگہ بنایا ہے اور ہم اسی دنیا میں نقد جنت چاہتے ہیں ادھار کے معاملہ پر صبر کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے ، ہم دھوکے میں ہیں ہمیشہ موت کو یاد رکھنا چاہیے ، اور آخرت میں کامیابی کے لئے محنت اور عمل کو جاری رکھنا چاہیے ، اور آخرت میں کامیابی دلانے کے کاموں میں سے ایک کام اعتکاف ہے۔

اعتکاف اہم عبادت ہے

اعتکاف تمام مسنون عبادات میں بڑی اور اہم ترین عبادت ہے، تقرب الٰہی اور ثواب کا کام ہے، بندہ اپنے مالک اور آقا کے در پر اس کی رضا اور خوشنودی کے لئے پڑا رہتا ہے، اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے پوری امید لے کر آتا ہے، اور شب قدر کی فضیلت کو حاصل کرنا اس کے اولین مقاصد میں سے ہوتا ہے، اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد ہمیشہ نہایت پابندی سے اعتکاف فرمایا کرتے تھے، صرف ایک مرتبہ شدید عذر یعنی فتح مکہ کے لئے تشریف لے جانے کی وجہ سے مدینہ منورہ میں اعتکاف نہیں فرما سکے، ورنہ مدینہ منورہ میں رہتے ہوئے اعتکاف کبھی بھی نہیں چھوڑا، اس لئے فقہاء کرام نے اعتکاف کو سنت مؤکدہ قرار دیا ہے۔ [1]

(۱) حديث أبي هريرة و عائشة رضي الله عنهما : أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف في العشر الأواخر من رمضان منذ قدم المدينة إلى أن توفاه الله تعالىٰ ، وقال الزهري : عجبًا من النّاس كيف تركوا الاعتكاف ورسول الله صلى الله عليه وسلم كان يفعل الشئ ويتركه ، وما ترك الاعتكاف حتى قبض ، وفي الاعتكاف تفريغ القلب عن أمور الدنيا وتسليم النفس إلى بارئها والتحصن بحصن حصين وملازمة بيت الله تعالىٰ (قال) عطاء مثل المعتكف كمثل رجل له حاجة إلى عظيم فيجلس على بابه ، ويقول : لا ابرح حتى تقضى حاجتي ، والمعتكف يجلس في بيت الله تعالىٰ ويقول : لا ابرح حتى يغفرلي ، فهو اشرف الأعمال إذا كان عن إخلاص . (المبسوط للسرخسي : (۱۱۴/۳، ۱۱۵) باب الاعتكاف ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت)

معتکف کا اصل مقصد

معتکف کا اصل مقصد مسجد میں محصور ہو کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا، اللہ کے گھر پڑے رہنا، یہ ایک مستقل عبادت، غلامی اور عبدیت کی شان ہے، اور ہر معتکف نے اعتکاف کی نیت کے ذریعہ یہ عہد کیا ہے کہ اے اللہ! تیرے گھر اتنے دن پڑا رہوں گا جب تک رمضان المبارک کا مہینہ ختم نہ ہوگا، اس لئے شدید ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا اس عہد کے خلاف ہوگا۔

اور ایسی شدید ضرورت جو مسجد سے باہر ادا ہوتی ہے وہ پاخانہ پیشاب اور جنابت کا غسل ہے، اس لئے معتکف کو پاخانہ پیشاب اور جنابت کے غسل کے علاوہ کسی اور کام کے لئے نکلنا جائز نہیں ہے۔ [1]

اعتکاف کی حقیقت

اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ ہر طرف سے یکسو اور سب سے ہر قسم کا تعلق ختم کر کے بس اللہ تعالیٰ سے لو لگا کے مسجد کی کسی جگہ پر بیٹھ جائے، اور سب سے الگ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اسی کے ذکر و فکر میں مشغول رہے یہ خواص بلکہ اسپیشل لوگوں کی عبادت ہے، اس عبادت کے لئے بہترین وقت رمضان المبارک بلکہ اس کا آخری عشرہ ہی ہے۔

اعتکاف کا مقصد

اعتکاف کا مقصد شب قدر کو تلاش کرنا، اور اس کی فضیلت کو حاصل کرنا ہے

(۱) وفي الاعتكاف تفريغ القلب عن أمور الدنيا وتسليم النفس إلى بارئها والتحصن بحصن حصين وملازمة بيت الله تعالىٰ (قال) عطاء مثل المعتكف كمثل رجل له حاجة إلى عظيم فيجلس على بابه، ويقول: لا ابرح حتى تقضى حاجتي، والمعتكف يجلس في بيت الله تعالىٰ، ويقول: لاابرح حتى يغفرلي فهو أشرف الأعمال إذا كان عن إخلاص. (المبسوط للسرخسي: (۳/ ۱۱۵) باب الاعتكاف، ط: إدارة القرآن)

اعتکاف کی حالت میں چونکہ پورا وقت مسجد میں گزرتا ہے اس لئے اعتکاف کی حالت میں مسجد میں سونا اور آرام کرنا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے، اس لئے ہمیشہ اعتکاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اعتکاف کرنے کا خیال کس کے دل میں آتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ جب کسی کے ساتھ خاص رحمت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے قلب میں خلوت اور عزلت کا داعیہ پیدا فرما دیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کے قصہ میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وإذ اعتزلتموهم وما يعبدون إلا الله فأووا إلى الكهف ينشر لكم ربكم من رحمته ويهيئ لكم من أمركم مرفقًا﴾
[سورة الكهف: ٦١]

ترجمہ: اور جب تم ان لوگوں سے الگ ہو گئے ہو اور ان کے معبودوں سے بھی مگر اللہ سے تو تم (فلاں) غار میں چل کر پناہ لو تو تم پر تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے لئے تمہارے اس کام میں بھی کامیابی کا سامان درست کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ کے علاوہ باقی تمام مخلوق سے الگ ہونے کی برکات

جب بندہ ہر چیز سے الگ تھلگ ہو کر اللہ تعالیٰ کا ہو کر رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بے شمار برکات سے نوازتے ہیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تمام کفار اور ان کے باطل معبودوں سے الگ تھلگ ہو کر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہ گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاق جیسا بیٹا اور حضرت یعقوب جیسا پوتا عطا کیا اور ہر ایک کو نبوت کے منصب پر فائز کیا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی غار حرا جا کر

اعتکاف فرماتے اور کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے اور وہاں رہ کر اللہ کی عبادت اور بندگی کرتے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، مراقبہ تفکر اور تذکر آپ کی عبادت تھی، مزید یہ کہ فاسق، فاجر، مشرکین اور کفار سے علیحدہ رہنا یہ بھی خود ایک مستقل عبادت ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿ فلما اعتزلهم وما يعبدون من دون الله وهبنا له اسحق ويعقوب وكلا جعلنا نبيًا ﴾

[سورة مريم : ٤٩]

ترجمہ: پس جب ان لوگوں سے اور جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ان سے علیحدہ ہوگئے (تو) ہم نے اس کو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمایا، اور ہم نے (ان دونوں میں سے) ہر ایک کو نبی بنایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، اس لئے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، قیامت تک دوبارہ نہیں کھولا جائے گا، البتہ ولایت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس لئے اللہ کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے الگ تھلگ ہو کر خالص اور خالص اللہ کے لئے اعتکاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ یقیناً ولایت کے درجہ پر فائز فرمائیں گے۔

ہاں! اگر ہماری جانب سے کمی کوتاہی ہوگی تو وہ محروم ہونے کا سبب بنے گی پھر برائے نام اعتکاف میں بیٹھنے کی صورت میں خالی ہاتھ لوٹنا پڑے گا، اللہ تعالیٰ ہر آدمی کو صحیح معنی میں اعتکاف کرنے اور اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

اعتکاف کا سلسلہ

اعتکاف کرنے کا سلسلہ آج کا نہیں بلکہ جب سے اللہ کا گھر بیت اللہ شریف کو اس دنیا میں بنایا گیا ہے اس وقت سے اعتکاف کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

امام الامم، فخر عالم، بانی اور معمار کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، اور حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو حکم دیا تھا کہ میرے اس مبارک گھر کو ہر قسم کی ناپاکیوں سے پاک رکھنا، طواف کرنے والوں کے لئے اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے یعنی نماز پڑھنے والوں کے لئے اس کو پاک وصاف رکھنا۔

﴿ وعهدنا إلى إبراهيم وإسماعيل أن طهرا بيتي للطائفين والعاكفين والركع السجود ﴾

[سورة البقرة: ١٢٥]

ترجمہ: اور ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل (علیہما السلام) کی طرف حکم بھیجا کہ میرے (اس) گھر کو خوب پاک رکھا کرو اور بیرونی اور مقامی لوگوں (کی عبادت) کے واسطے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے۔

کفار ومشرکین بتوں کے پاس اعتکاف کرتے تھے

سورۃ الانبیاء میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں؟ جن کے تم معتکف اور مجاور بنے ہوئے ہو اور جن کی عبادت پر تم جمے بیٹھے ہو، وہ بولے ہم نے اپنے باپ دادوں کو انہی کی پوجا کرنے والا پایا، لہٰذا ہم ان کی تقلید کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب

دیا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادے کھلی گمراہی میں پڑے رہے، ان کا یہ عمل کسی حجت اور برہان کی بنا پر نہ تھا بلکہ محض ان کے نفس کی خواہش تھی، اور ایسی کھلی گمراہی تھی جو کسی عاقل پر مخفی نہیں رہ سکتی۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿ ولقد آتينا إبراهيم رشده من قبل و كنّا به علمين إذ قال لأبيه وقومه ما هذه التماثيل التي أنتم لها عكفون قالوا وجدنا آباء نا لها عبدين قال لقد كنتم أنتم وآباء كم في ضلل مبين ﴾

[سورة الانبياء: ٥٢، ٥٣، ٥٤]

ترجمہ: اور ہم نے اس (زمانہ موسوی) سے پہلے ابراہیم کو ان کی (شان کے مناسب) خوش فہمی عطا فرمائی تھی، اور ہم ان کو خوب جانتے تھے۔ (ان کا وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب کہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی برادری سے فرمایا کہ یہ کیا (واہیات) مورتیاں ہیں جن (کی عبادت) پر تم جمے بیٹھے ہو، وہ لوگ جواب میں کہنے لگے کہ ہم نے اپنے بڑوں کو ان کی عبادت کرتے دیکھا ہے، ابراہیم نے کہا کہ بے شک تم اور تمہارے باپ دادے (ان کو لائق عبادت سمجھنے میں) صریح غلطی میں ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے بھی بتوں کے پاس اعتکاف کرتے تھے لیکن اسلام میں مرد کے لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے۔

سورہ اعراف میں ہے:

﴿ و جوزنا ببني إسرائيل البحر فأتوا على قوم يعكفون على أصنام لهم قالوا يموسى اجعل لنا إلها

کما لهم الهة قال إنكم قوم تجهلون﴾

[سورة اعراف: ۱۳۸]

ترجمہ: اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار اتار دیا پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا جو اپنے چند بتوں کو لگے بیٹھے تھے، کہنے لگے: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک (مجسم) معبود ایسا ہی مقرر کر دیجیے جیسے ان کے یہ معبود ہیں، آپ نے فرمایا: واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں بنی اسرائیل کی بعض جہالتوں کا ذکر کیا ہے کہ وہ بت پرستوں کو دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام سے ویسی ہی درخواست کرنے لگے، موسیٰ علیہ السلام نے اس جاہلانہ درخواست پر انہیں سخت سرزنش کی اور حق جل شانہ کے انعامات اور احسانات یاد دلائے کہ اتنے احسانات کے باوجود تم یہ چاہتے ہو کہ ایسے عظیم الشان نعمت دینے والے منعم اور محسن کو چھوڑ کر بتوں کو اپنا معبود بناؤ اور پتھروں کے سامنے اپنا سر جھکاؤ، چنانچہ فرماتے ہیں: اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کے ہلاک کرنے کے بعد بنی اسرائیل کو صحیح سالم سمندر کے پار اتار دیا، پس ان کا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جو اپنے بتوں کی پرستش پر جمے بیٹھے تھے کہ اس بت کدے کے مجاور اور معتکف بنے ہوئے تھے ان بتوں کو دیکھ کر بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہمارے لیے بھی ایک مورت اور بت بنا دیجیے جیسے اس قوم کے لیے معبود ہیں کہ انہیں یہ لوگ پوجتے ہیں، یعنی جس طرح اس قوم کا معبود مجسم ہے اسی طرح ہمارے لئے بھی ایک مجسم معبود بنا دیجیے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم عجیب قوم ہو کہ وقتاً فوقتاً نئی نئی جہالتوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہو، تم جاہلوں کو اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کی خبر نہیں کہ اللہ ہر شبیہ اور مثال سے پاک اور منزہ ہے۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل موحد تھے ان کو توحید میں

شک نہ تھا مگر اپنی جہالت سے یہ خیال کر بیٹھے کہ جب تک کوئی صورت اور مجسم شئ سامنے نہ ہو اس وقت تک خدا کی عبادت نہیں ہو سکتی، اس لئے انہوں نے یہ درخواست کی کہ آپ ہمارے لئے کوئی بت یا کوئی مورت بنا دیجئے، جس کو ہم اپنے آگے رکھ کر خدا کی عبادت کیا کریں، اس لئے کہ انسانی طبیعت کا خاصہ ہے کہ وہ ایک محسوس چیز کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے، اور ان لوگوں نے اپنی جہالت اور حماقت سے یہ خیال کیا کہ یہ امر دیانت اور وحدانیت کے منافی نہیں۔

چنانچہ شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ جاہل آدمی نرے بے صورت معبود کی عبادت سے تسکین نہیں پاتا، جب تک سامنے کوئی ایک صورت نہ ہو، (ان لوگوں نے) وہ قوم دیکھی کہ گائے کی صورت پوجتی تھی، ان کو بھی یہ ہوس آئی، آخر سونے کا بچھڑا بنایا اور پوجا (موضح القرآن)

بنی اسرائیل مدت تک مصری بت پرستوں کے ساتھ رہے ان کی بری صحبت کے اثر سے یہ جاہلانہ خیال دل میں آیا، موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم بڑے ہی سخت جاہل ہو جو ایسی درخواست کرتے ہو، تم نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت نہیں بن سکتی اور نہ اس کی عبادت کے وقت کسی محسوس اور مجسم شئ کو سامنے رکھا جا سکتا ہے، یہ سب مشرکانہ اور جاہلانہ خیالات ہیں۔ (معارف القرآن کاندھلوی رحمہ اللہ: ۱۶۹/۳، ۱۷۰)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی کفار و مشرکین میں بتوں کے پاس اعتکاف کرنے کا رواج تھا، لیکن اللہ کی رضا کے لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر اعتکاف کرنا جہالت اور گمراہی ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

کوہ طور میں اعتکاف

فرعون مصر جیسی ایک چھوٹی سی سلطنت کا بادشاہ بنا تھا اکڑ اور غرور کی وجہ سے

خود کو "رب" اور پروردگار کہتا تھا، بنی اسرائیل کو سخت ترین عذاب کی تکلیف دے رہا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا، اور عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا، اور ان پر وحشیانہ مظالم ڈھاتا تھا، اور ان سے سخت ترین مشقت کا کام لیتا تھا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس اللہ کا حکم آیا کہ بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ لے کر مصر سے شام ہجرت کریں تاکہ بنی اسرائیل پر فرعون کے ظلم کا خاتمہ ہو جائے اور اللہ کے ماننے والے اور نہ ماننے والے ایک دوسرے سے جدا اور ممتاز ہو جائیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام رات میں بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے بحر قلزم پار کر رہے تھے، جب صبح ہوئی تو فرعون اور قبطی قوم کو معلوم ہوا کہ پورے شہر میں بنی اسرائیل میں سے کوئی فرد نہیں، تو فرعون لشکر لے کر بنی اسرائیل کے تعاقب میں نکلا اور بنی اسرائیل کو دیکھا کہ دریا میں بارہ خشک راستوں سے گزر رہے ہیں، اور دونوں طرف پانی کی دیواریں کھڑی ہیں، تو اس نے اپنے لشکروں کو ان دریائی راستوں پر چلنے کا حکم دیا، اس عجیب وغریب منظر کو دیکھ کر فرعون کے خوشامدی بولے کہ یہ سب حضور فیض گنجور فرعون کا کمال ہے، جب بنی اسرائیل دریا سے پار نکل گئے اور فرعون لشکر کے ساتھ دریا کے بیچ پہنچ گیا تو اللہ کے حکم سے دونوں طرف کی پانی کی دیواریں ختم ہو گئیں اور پانی جاری ہو گیا اور ایک بڑی ہولناک موج نے ان سب کو آغوش میں لے لیا اور بدبخت، بدقسمت، بدنصیب متکبر فرعون اپنی قوم اور لشکر کے ساتھ بحر قلزم میں غرق ہو گیا، اور عبرت کا نشان بن گیا، اس طرح بنی اسرائیل نے اپنے بڑے دشمن فرعون سے نجات حاصل کی۔

فرعون کے غرق ہونے کے بعد بنی اسرائیل واپس مصر میں داخل ہو گئے، تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ درخواست کی کہ ہمیں کوئی ہدایت کا دستور اور شریعت کا قانون چاہیے تاکہ ہم اس پر چلیں، موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے

درخواست کی، تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے توریت عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا کہ ہم تم کو ایسی کتاب عطا کریں گے جس میں شریعت کے احکام جمع ہوں گے اور یہ بھی وعدہ فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر چالیس رات اعتکاف فرمائیں، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے گئے اور اعتکاف کرنے لگے، جیسے سورۂ بقرہ میں ہے:

﴿وإذ وٰعدنا موسىٰ أربعين ليلة﴾
[آیۃ: ۵۱]

ترجمہ: اور (وہ زمانہ یاد کرو) جب کہ وعدہ کیا تھا ہم نے موسیٰ سے چالیس رات کا۔

سامری کے پیروکار بتوں کے پاس اعتکاف میں بیٹھے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے وقت اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا جانشین بنا کر گئے تھے، اور یہ ہدایت فرما گئے تھے کہ ان کو توحید اور ہدایت پر قائم رکھنا، ''موسیٰ بن ظفر سامری'' موسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک منافق تھا ہر وقت بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر چلے جانے کے بعد اس نے چاندی سونے کا ایک بچھڑا بنالیا، اور بنی اسرائیل سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے، یہ تمہارا خدا ہے، بنی اسرائیل اس کو پوجنے لگے، اور بارہ ہزار بنی اسرائیل کے علاوہ باقی سارے بنی اسرائیل اس بچھڑے کی عبادت میں مبتلاء ہوگئے، اور اس کے پاس جم کر بیٹھ گئے یہاں تک کہ اس کے پاس اعتکاف بھی کرنے لگے۔

حضرت ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اے میری قوم! اصل بات یہ ہے کہ تم اس بچھڑے کی وجہ سے آزمائش اور امتحان میں ڈال دیئے گئے ہو، یہ

سب فتنہ اور ابتلاء ہے، اور سراسر گمراہی کا سامان ہے، اس بچھڑے کے پتلے کا معبود اور خدا ہونا محال اور ناممکن ہے، اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار خدائے رحمٰن ہے، جس کی رحمت اور نعمت تمام عالم کو محیط ہے، اس کو اپنا معبود بناؤ، پس اس رب، رحمٰن کی عبادت میں تم میری پیروی کرو، اور میرا حکم مانو، وہ بولے جب تک موسیٰ علیہ السلام ہمارے پاس نہ آئے تو ہم اس پر جمے بیٹھے رہیں گے، اور اعتکاف کریں گے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ولقد قال لهم هرون من قبل يقوم إنّما فتنتم به وإن ربكم الرحمٰن فاتّبعوني وأطيعوا أمري قالوا لن نبرح عليه عٰكفين حتى يرجع إلينا موسىٰ﴾
[سورہ طٰہ: ۹۰، ۹۱]

ترجمہ: اور ان لوگوں سے ہارون نے (موسیٰ علیہ السلام کے لوٹنے سے) پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تم اس (گوسالہ) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو، اور تمہارا رب (حقیقی) رحمٰن ہے، سو تم میری راہ پر چلو اور میرا کہا مانو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس (ہوکر) آئیں اسی (کی عبادت) پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿وانظر إلى إلٰهك الّذي ظلت عليه عاكفا لنحرّقنّه ثم لننسفنّه في اليمّ نسفًا﴾
[سورہ طٰہ: ۹۷]

ترجمہ: اور تو اپنے اس معبود (باطل) کو دیکھ جس پر تو جما ہوا بیٹھا تھا (دیکھ) ہم اس کو جلادیں گے، پھر اس (کی راکھ) کو دریا میں بکھیر کر بہادیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اعتکاف

قرآن مجید کے نزول سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک طبیعت میں سب سے یکسو اور سب سے الگ ہو کر تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر و فکر کا جو بیتابانہ جذبہ پیدا ہوا تھا، جس کے نتیجہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل چند مہینے ''غار حرا'' میں خلوت میں بیٹھا کرتے تھے، یہ گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اعتکاف تھا، اور اس اعتکاف ہی میں آپ کی روحانیت اس مقام تک پہنچ گئی تھی کہ آپ پر قرآن مجید کا نزول شروع ہو جائے، چنانچہ ''غار حرا'' کے اس اعتکاف کے آخری ایام ہی میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سورۃ العلق کی ابتدائی آیتیں لے کر نازل ہوئے، یہ رمضان المبارک کا مہینہ، اور اس کا آخری عشرہ تھا اور شب قدر کی رات تھی، اس لئے اعتکاف کے لئے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا انتخاب کیا گیا۔

(معارف الحدیث: ۴/۱۱۷، ۱۱۸)

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں قیام فرما ہوتے تو اعتکاف کبھی بھی ترک نہ فرماتے، ہاں اگر سفر میں ہوتے جیسا کہ آپ نے فتح مکہ کے موقع پر رمضان المبارک میں سفر کیا تو ایسی صورت میں آپ کا اعتکاف چھوٹ جاتا، اور آئندہ رمضان المبارک میں اس کی تلافی فرماتے، اور بیس دن کا اعتکاف فرماتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ عادت یہ تھی کہ آپ جو عبادت کرتے اس میں دوام اور ہمیشگی ملحوظ رکھتے، اور اگر کسی وجہ سے چھوٹ جاتا تو دوسرے اوقات میں اس کی تلافی فرماتے، اور دائمی عبادت کے نور اور برکت کی حفاظت فرماتے۔

نبی کریم ﷺ پابندی سے تہجد کی نماز ادا فرماتے اگر کسی وجہ سے کسی رات تہجد چھوٹ جاتی تو دن میں اس کی تلافی فرماتے، اسی طرح نبی کریم ﷺ کی پابندی سے

اعتکاف کرنے کی عادت تھی، اگر اتفاق سے رمضان المبارک میں سفر کی وجہ سے ناغہ ہوجاتا تو شوال میں یا آئندہ سال رمضان المبارک میں اس کی تلافی فرماتے۔ [1]

مزاج بدل گیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ کو اعتکاف کرتے ہوئے دیکھ کر ازواج مطہرات کے دل میں بھی اعتکاف کرنے کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی، نبی کریم ﷺ نے اعتکاف کرنے کی اجازت دیدی، یہ سن کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی اعتکاف کا ارادہ کیا۔ [2]

---

(۱) كان صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الأواخر من رمضان ، حتى توفاه الله عز وجلّ ، وتركه مرة ، فقضاه في شوال .

واعتكف مرة في العشر الأوّل ، ثم الأوسط ، ثم العشر الأخير ، يلتمس ليلة القدر ، ثم تبين له أنها في العشر الأخير ، فداوم على اعتكافه حتى لحق بربّه عزّ وجلّ ...... وترك الاعتكاف في شهر رمضان حتى اعتكف في العشر الأوّل من شوال . (زاد المعاد : (۲/ ۸۹،۸۸) فصل في هديه صلى الله عليه وسلم في الاعتكاف ، ط: مؤسّسة الرسالة ، بيروت)

☜ وعن انس قال : كان النّبي صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الأواخر من رمضان ، فلم يعتكف عاما ، فلما كان في العام المقبل اعتكف عشرين ، رواه أحمد والترمذي وصححه ، ولأحمد وابي داود وابن ماجه هذا المعنى من رواية ابي بن كعب . (نيل الأوطار شرح منتقى الأخبار : (۲۷۸/۳) كتاب الإعتكاف ، ط: إدارة القرآن)

(۲) حدثنا أبو النعمان ، حدثنا حماد بن زيد ، حدثنا يحيى ، عن عمرة ، عن عائشة رضي الله عنها ، قالت : كان النّبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان ، فكنت أضرب له خباء فيصلي الصبح ثم يدخله ، فاستأذنت حفصة عائشة أن تضرب خباء ، فأذنت لها ، فضربت خباء ، فلما رأته زينب ابنة جحش ضربت خباء آخر ، فلمّا أصبح النّبي صلى الله عليه وسلم رأى الأخبية ، فقال : " ما هذا ؟ " فأخبر ، فقال النّبي صلى الله عليه وسلم : " آلبر ترون بهن " فترك الاعتكاف ذالك الشهر ، ثم اعتكف عشرا من شوال . (صحيح البخاري : (۲۷۲/۱) كتاب الصوم ، باب اعتكاف النساء ، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

یہ تھا دینی مزاج، یہ تھی سچی محبت، یہ تھی فرمانبرداری اور اطاعت، محبت کی وجہ سے آدمی محبوب کے طریقہ کی اتباع اور پیروی کرتا ہے، چنانچہ آپ کو اعتکاف کرتے ہوئے دیکھ کر ازواج مطہرات کو بھی اعتکاف کرنے کا شوق پیدا ہوا، لیکن افسوس کی بات یہ ہے، بلکہ جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے اور جتنے بھی آنسو بہائے جائیں، تلافی نہیں ہوسکتی، کہ آج کل اس دور میں نیکی اور عبادت کو دیکھ کر نیکی اور عبادت کا شوق پیدا نہیں ہوتا، ہاں برائی، خرابی، انارکی، یا فیشن دیکھ کر اس کا شوق پیدا ہو جاتا ہے، یہ دین سے بے رغبتی، بیزاری، دشمنی اور عداوتی کی بات ہے، یہ اللہ ورسول کو ناراض کر کے آخرت کو تباہ و برباد کرنے والی بات ہے، دین دار کو دہشت گرد اور دہشت گرد کو دیندار کہا جاتا ہے، یہ تو بکرے کو خنزیر کہنا اور خنزیر کو بکرا کہنا ہے، گدھے کو گھوڑا کہنا اور گھوڑے کو گدھا کہنا ہے، کیا ایسے لوگوں کو اللہ کا ڈر نہیں ہے، کل قیامت کے دن تمام انبیاء، تمام صحابہ، تمام اولیاء اور تمام لوگوں کی موجودگی میں اللہ کے سامنے حساب و کتاب دینا ہے اگر کامیاب ہو گیا تو ٹھیک ورنہ جہنم کا دردناک عذاب منتظر ہے۔

مزاج بدلنے کی وجہ سے آج دین کی برکات، اور دین پر اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل نہیں ہو رہی ہے، عجیب بات ہے کہ دنیا دیکھ کر دنیا کے طالب ہو جاتے ہیں، مگر دین وعبادت دیکھ کر دین کا شوق پیدا نہیں ہوتا، جو ہونا چاہیے تھا وہ نہیں ہو رہا اور جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ ہو رہا ہے، اور اس کا احساس تک نہیں ہو رہا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

یہ قلب میں ایمان اور اللہ کی معرفت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سرایت نہ کرنے کی علامت ہے، اور علامت بھی ایک دلیل ہوتی ہے۔

اعتکاف کے بارے میں اللہ کا حکم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿ولا تباشروهنّ وأنتم عٰكفون في المسٰجد﴾ (البقرة: ۱۸۷)

ترجمہ: اور ان بیبیوں (کے بدن) سے اپنا بدن بھی مت ملنے دو جس زمانہ میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو مسجدوں میں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی بیویوں کو اس حالت میں ہاتھ مت لگاؤ، جب تم مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہو، اگر چہ تم کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلے ہو، خواہ دن ہو یا رات ہو بہر حال اعتکاف کی حالت میں بیوی کے پاس جانا حرام ہے، سورج غروب ہونے سے روزہ ختم ہو جاتا ہے لیکن اعتکاف دن کے ساتھ مخصوص نہیں اعتکاف رات اور دن دونوں ہی کا ہوتا ہے۔ اگر معتکف استنجاء وغیرہ کسی شرعی یا طبعی ضرورت وغیرہ کی بنا پر مسجد سے باہر آ جائے تو بھی وہ مسجد ہی میں معتکف اور مقیم کے حکم میں ہے، اس لئے معتکف کو مسجد سے باہر جا کر بھی صحبت کرنے کی اجازت نہیں، یہ تمام احکام اللہ کی حدود ہیں، جو حلال اور حرام میں حد فاصل ہیں، لہٰذا ذرہ برابر ان سے تجاوز نہ کرو بلکہ ان کے قریب بھی نہ جاؤ، قریب جانے سے اندیشہ ہے کہ کہیں ممنوعہ حدود میں داخل ہو جاؤ، اگر دین کی حفاظت چاہتے ہو تو شبہات سے بھی بچو۔

اس آیت سے چند احکامات معلوم ہوئے:

۱۔ اعتکاف کی حالت میں بیوی سے مباشرت کرنا حرام ہے، اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

۲۔ مرد حضرات کا اعتکاف مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ صحیح نہیں۔

۳۔اعتکاف ہر مسجد میں درست ہے، کسی مسجد کی خصوصیت نہیں، اس لئے کہ آیت میں لفظ "مساجد" عام ہے۔

عورتوں کے لئے بھی اعتکاف سنت ہے

جس طرح مرد حضرات کے لئے عبادت کرنا اور ثواب حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ آخرت میں پریشانی نہ ہو، اور جنت حاصل کرنا آسان ہو، اسی طرح عورتوں کے لئے بھی عبادت کرنا اور ثواب حاصل کرنا لازم ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کی محبت اور اتباع میں ازواج مطہرات وغیرہ نے بھی اعتکاف کیا، اور آپ کے بعد بھی ازواج مطہرات وغیرہ نے اس سنت پر عمل کیا، اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔

آج کل عورتوں میں اعتکاف کرنے کا رواج کم ہوگیا ہے، یہ عورتوں میں دینداری، تقویٰ، زہد، آخرت کی طرف رغبت، اور دینی مزاج نہ ہونے کی وجہ سے ہے، حالانکہ عورتوں کے لئے اعتکاف کرنا بہت ہی زیادہ آسان ہے، اگر گھر میں پہلے سے نماز پڑھنے کی کوئی خاص جگہ متعین ہو تو وہاں بستر لگائے اور بیٹھ جائے، صرف پاخانہ پیشاب کے لئے نکلے، باقی اسی جگہ بیٹھی بیٹھی گھر کا کام کاج بھی کرسکتی ہے، اور لڑکیوں کو رہنمائی بھی کرسکتی ہے، اور کام کاج کی تعلیم بھی کرسکتی ہے، اس طرح ایک تیر سے دو شکار ہو جائیں گے، ان کا اعتکاف بھی ہو جائے گا اور گھر کا کام کاج بھی ہو جائے گا، اور اعتکاف جیسی سنت عبادت سے گھر میں خیر و برکت بھی نازل ہوگی، اتنی آسانی کے باوجود عورتیں اعتکاف نہ کریں تو یہ بہت ہی بڑا نقصان ہے۔

---

(۱) عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف أزواجه من بعده . (صحيح البخاري : (۱/ ۲۷۱) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف في العشر الأواخر ، ط: قديمي)

خاص کمرہ

مسلمان اللہ پر ایمان رکھنے والے، اللہ کی عبادت کرنے والے، اللہ کا حکم ماننے والے، اور اللہ سے سب سے زیادہ شدید محبت رکھنے والے ہیں، مسلمان ہی اللہ کے دوست ہیں، اور اللہ مسلمانوں کے دوست ہیں، اس کے برخلاف کفار و مشرکین اللہ پر ایمان نہیں رکھتے، وہ اللہ کے دشمن ہیں، اللہ کے رسول کے دشمن ہیں، قرآن مجید کے دشمن ہیں، اللہ کے نبی کی حدیث کے دشمن ہیں، دینی علماء، طلباء اور دینداروں کے دشمن ہیں، دینی مدارس اور دینی مکاتب کے دشمن ہیں، دین و شریعت کے دشمن ہیں، مساجد کے دشمن ہیں، اور ملعون جہنمی گمراہ فتنہ و فساد کا مرکز شیطان ابلیس کے دوست اور چیلے ہیں۔

اس لئے دنیا کی ابتداء سے دو جماعتیں کام کر رہی ہیں ایک ''حزب اللہ'' اللہ والوں کی جماعت، دوسری ''حزب الشیطان'' شیطان کی جماعت، دونوں کا منصوبہ، دونوں کا کام، دونوں کے نتائج الگ الگ ہیں، یہاں تک کہ گھر بنانے کا منصوبہ (PLAN) میں بھی فرق ہے، مسلمان جب گھر بناتا ہے تو اس میں ایک کمرہ یا ایک جگہ عبادت کے نام پر رکھتا ہے، اس میں قالین بچھا ہوا ہوتا ہے، یا جائے نماز بچھی ہوئی ہوتی ہیں، یا لکڑی کے تخت بنا کے رکھتے ہیں، وہاں اللہ کا کلام قرآن مجید موجود رہتا ہے، عورتوں کے لئے موٹے کپڑے کے نقاب یا دوپٹے رکھے ہوئے ہوتے ہیں، تسبیح رکھی ہوئی ہوتی ہے، رحل یا تپائی رکھی ہوئی ہوتی ہے، گھر کے بچے بچیاں اور خواتین اس کمرے میں نماز پڑھتی ہیں، اور خواتین کو اعتکاف کے لئے بیٹھنا ہو تو اس مخصوص کمرے میں جا کر بیٹھتی ہیں، اس کمرہ کو گھر کی مسجد بھی کہتے ہیں، لیکن آج کل افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گھر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نسبت سے کسی کمرے کو خاص کر رکھا ہوا ہے، یہ کہ میرے اللہ کی عبادت

کے لئے ہے کہ میں یہاں اپنے موتی سے مالا تیار کروں گا اور قرآن مجید کی تلاوت کی صورت میں بات چیت کروں گا۔

مسجد سے دل لگانے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے، دنیا کے بادشاہوں سے ان کی حکومت چھینی جا چکی ہوگی، دنیا میں عزت اور روئے زمین پر انسانوں کے ساتھ بڑائی اور تکبر سے پیش آنے کے بعد ذلت و رسوائی ان کے ساتھ چمٹی ہوئی ہوگی۔ پھر وحشی جانور اپنے ٹھکانوں سے سر اٹھائے آئیں گے حالانکہ وہ لوگوں سے دور بھاگتے تھے، اور جنگلوں اور بیابانوں میں الگ تھلگ رہتے تھے، وہ وحشی جانور اس دن کی ہولناکی کی وجہ سے دبے سہمے اور ڈرے ڈرے ہوں گے، حالانکہ ان کے ذمہ نہ کوئی گناہ ہوگا نہ وہ کسی ممنوع چیز میں پڑے ہوں گے، وہ تمام مخلوق کے پیچھے اپنے پروردگار کے سامنے بڑے ذلیل و متواضع ہو کر کھڑے ہو جائیں گے۔

پھر وہ شیاطین جو بڑے سرکش تھے وہ اللہ جل شانہ کے سامنے ذلیل و متواضع ہو کر پیش ہوں گے، پھر جب روئے زمین کے انسانوں، جنوں، شیاطین، وحشی درندوں، پرندوں، چوپایوں اور پروانوں کی تعداد پوری ہو جائے گی، تو آسمان کے ستارے تتر بتر اور سورج و چاند بے نور ہو جائیں گے، دنیا تاریک ہو جائے گی، اور آسمان لوگوں کے سروں پر چکر لگانے لگے گا، سب ان ہولناک چیزوں کو دیکھ رہے ہوں گے ابھی وہ اس حالت میں ہوں گے کہ آسمان باوجود اس موٹائی اور مضبوطی کے ان کے سروں پر پھٹ پڑے گا، حالانکہ اس میں اور ان کے سروں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہوگا، اور اس طرح وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، اس کے پھٹنے کی بڑی شدید آواز مخلوق کے کانوں میں آئے گی، چنانچہ آسمان اس دن کی ہولناکی سے پھٹ

کر پگھل کر پگھلی ہوئی چاندی کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو جائے گا جو سب سے کمزور ترین اون ہوتی ہے، پھر فرشتے آسمان سے زمین پر اتریں گے اور تمام مخلوق کو صف بنا کر چاروں طرف سے گھیر لیں گے، سب پر خوف طاری ہوگا، اور اس دن کے خوف اور ہولناکی کی وجہ سے سب کے سر جھکے ہوئے ہوں گے۔

پھر جب وہ سب کے سب میدان حشر میں جمع ہو جائیں گے اور ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والے سب کے سب جمع ہو جائیں گے تو سورج کی گرمی دس سال کی گرمی کے برابر بڑھ جائے گی، پھر سورج کو مخلوق سے ایک یا دو کمانوں کے برابر قریب کر دیا جائے گا، اس دن عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا، اس دن بعض عرش کے سائے تلے ہوں گے، بعض اس سورج کی گرمی میں ہوں گے جس نے انہیں جھلسا دیا ہوگا، اس کی وجہ سے وہ سخت پریشان و بے چین ہوں گے، بھیڑ بھاڑ کی کثرت سے دم گھٹ رہا ہوگا، اور پیاس سے جان نکل رہی ہوگی، اس موقع پر سورج کی گرمی کے ساتھ ساتھ سانسوں اور مجمع کی کثرت کی وجہ سے گرمی اور بڑھ گئی ہوگی، پسینہ زمین پر بہہ رہا ہوگا۔ ان میں سے بعض کے کاندھے تک پسینہ پہنچ گیا ہوگا اور بعض کے گلے تک، بعض کے کانوں کی لو تک اور بعض کے پسینہ نے ان کے منہ تک کو ڈھانپا ہوا ہوگا، اور وہ ان کو پورا ڈبونے کے قریب ہوگا۔

امام غزالی نے لکھا ہے کہ مخلوق ایک دوسرے میں اژدھام کرے گی اور ایک دوسرے کو دھکا دیں گے، اور ایک ایک پاؤں پر ہزار پاؤں پڑ جائیں گے، لوگ پسینہ پسینہ ہو جائیں گے، حدیث میں آتا ہے کہ اگر اس دن لوگوں کے پسینے میں کشتیاں چلا دی جائیں تو وہ اس میں چلنے لگیں، غرض کہ قیامت کے دن کی ہولناکی کے بارے میں جتنا بھی لکھا جائے کم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن (ایسی گرمی اور اس

ہولناک حالت میں) سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں جگہ ملے گی، ان میں ایک وہ بندہ بھی ہے جس کا دل مسجد کے اندر اٹکا رہتا ہے۔ (بخاری) یعنی وہ کام کاج کے لئے گھر آئے، دفتر جائے، آفس جائے، کارخانے میں جائے، یا دنیا کے دوسرے معاملات کرے، تو وہ پریشان رہے، اور جیسے ہی فارغ ہو کر فوراً مسجد پہنچے تو وہاں جا کر اسے سکون آئے، ایسے لوگوں کو قیامت کے دن عرش کے سائے کے نیچے جگہ ملے گی، اور جو آدمی مسجد میں اعتکاف کی نیت سے بیٹھ جائے گا اس کو تو عرش کا سایہ بطریق اولیٰ ملے گا، اس لئے اعتکاف میں بیٹھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

مسجد میں بیٹھنے کی ترغیب

میدان حشر میں سختی اور پریشانی کے دن نرمی اور آسانی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اعمال کی تعلیم دی جن سے انسان مسجد میں بیٹھنے کا عادی بنے، مثلاً فرمایا: ''جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر اپنی جگہ پر بیٹھا رہے، سورج طلوع ہونے تک ذکر و عبادت کرتا رہے، اور پھر اگر دو رکعت نفل پڑھ لے تو دو رکعت پڑھنے پر اللہ تعالیٰ ایک حج یا ایک عمرے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ [1]

اس حدیث میں فجر سے اشراق تک بیٹھنے کی فضیلت اس لئے بتائی کہ ایمان والوں کو مسجد میں بیٹھنے کی عادت ہو جائے اور اللہ اور اس کے گھر کی محبت میں اضافہ ہو جائے، اور آخرت میں ثواب کی وجہ سے کامیابی حاصل ہو جائے۔

جمعہ کے دن جو آدمی مسجد میں سب سے پہلے آ جاتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ انعام دیتے ہیں، یہاں تک کہ گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک جتنے گناہ کئے اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (بخاری، ص: ۱۲۰)

---

(۱) من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله تعالىٰ حتى يطلع الشمس، ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة و عمرة. (كنز العمال: ...... (رقم: ۲۱۵۰۸ ......)

جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک جو اسی مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے اسی سال کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

اسی طرح علمی مذاکرہ، فقہ اور ذکر کے حلقہ اور تعلیم وتعلم کے فضائل بیان کرنے کا مقصد اور منشا یہ ہے کہ ایماندار حضرات زیادہ سے زیادہ مسجد میں بیٹھنے کی عادت ڈالیں تا کہ اللہ بھی راضی رہے، مسجد بھی آباد رہے اور نامۂ اعمال میں ثواب بھی جمع ہوتا رہے۔

اور مسجد میں اعتکاف کرنا سنت بھی ہے اور ان تمام عبادتوں کا جامع بھی ہے اور ہر آن ہر لحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے، اس لئے اعتکاف کرنے والے بڑے خوش نصیب ہیں۔

مومن اور کافر کی زندگی کا محور

مساجد بیت اللہ شریف کی شاخیں ہیں، قیامت کے دن تمام مساجد کو بیت اللہ شریف کے ساتھ ملا کر جنت کا حصہ بنا دیا جائے گا، مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس میں عبادت کرنا، اس میں اعتکاف کرنا، اس کو پاک وصاف رکھنا اور اس سے محبت رکھنا اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کی دلیل ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مسجد سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتے ہیں۔ [1]

انسان کی فطرت یہ ہے کہ اسے جس گھر سے محبت ہوتی ہے اس جگہ پہ وقت زیادہ گزارنا چاہتا ہے، اور جس جگہ سے نفرت ہوتی ہے اس جگہ کے قریب سے بھی گزرنا نہیں چاہتا، اس لئے مسلمانوں کی زندگیوں میں مسجد کو ایک مرکزی حیثیت

(۱) من الف المسجد الفه الله تعالىٰ . (الجامع الصغير للسيوطي : حرف الميم، برقم: ۸۵۲۲، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان . ۲۰۰۸ء)

حاصل ہے، مسلمانوں کی زندگی مسجد کے اعمال کے گرد گھوم رہی ہوتی ہے، اور مسلمان مسجد میں آکر اس طرح پرسکون ہوجاتا ہے جیسے بچہ ماں کی گود میں آکر پرسکون ہوجاتا ہے، اور مچھلی پانی میں آکر خوش ہوجاتی ہے۔ اگر بچہ ماں سے جدا ہوجائے تو روتا ہے اور مچھلی پانی سے جدا ہوجائے تو تڑپتی ہے، اسی طرح مومن اور مسلمان کا حال ہوتا ہے کہ مسجد میں رہ کر پرسکون ہوتا ہے اور مسجد سے جدا ہوکر پریشان اور بے قرار ہوتا ہے۔

اس کے برخلاف کافروں کی زندگی کا محور اور مرکز پیٹ اور شہوت ہے، ان کی زندگی پیٹ اور شہوت کے اردگرد گھوم رہی ہوتی ہے، کھانے کا چکر، پینے کا چکر، دنیا میں انجوائے کرنے کا چکر، نائٹ کلب کا چکر، بازارِ حسن کا چکر وغیرہ لیکن مسلمانوں کی زندگی کا مرکز مسجد ہے، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آئے تو سب سے پہلے قباء میں مسجد بنائی، پھر مسجد نبوی کی تعمیر کی اور اس کو دین کا مرکز بنایا، عبادت کا مرکز بنایا۔

لہٰذا مسلمانوں کو اپنی زندگی کا محور و مرکز مسجد کو بنانا چاہیے اور اس سے محبت رکھنی چاہیے، جس کے اظہار کا ایک بہترین طریقہ اعتکاف بھی ہے۔

کتبہ

| محمد انعام الحق قاسمی |

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۸/۵/۲۵ھ

۲۰۱۷/۲/۲۳ء

آخری عشرہ

☆.....رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے دس دن کے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہونے سے مسنون اعتکاف ہوگا۔(۱)

---

(۱) (قوله صلى الفجر ثم دخل معتكفه) بصيغة المفعول أى مكان اعتكافه أى انقطع فيه وتخلى بنفسه بعد صلاة الصبح لا أن ذلك وقت ابتداء اعتكافه بل كان يعتكف من الغروب ليلة الحادى والعشرين وإلا لما كان معتكفا العشر بتمامه الذى ورد فى عدة أخبار أنه كان يعتكف العشر بتمامه وهذا هو المعتبر عند الجمهور لمريد اعتكاف عشر أو شهر وبه قال الأئمة الأربعة ذكره الحافظ العراقیؒ كذا فى "شرح الجامع الصغير للمناویؒ". وقال الحافظ بن حجرؒ فى "الفتح": فيه أن أول الوقت الذى يدخل فيه المعتكف بعد صلاة الصبح وهو قول الأوزاعیؒ والليثؒ والثوریؒ وقال الأئمة الأربعة وطائفة يدخل قبيل غروب الشمس وأولوا الحديث على أنه دخل من أول الليل ولكن إنما تخلى بنفسه فى المكان الذى أعده لنفسه بعد صلاة الصبح انتهى كلام الحافظ) [تحفة الأحوذى بشرح جامع الترمذى: (۳/۳۲۱)أبواب الصوم،باب ماجاء فى الاعتكاف، ط:دار الكتب العلمية بيروت]

(قال الحافظؒ: وفى الحديث أن أول الوقت الذى يدخل فيه المعتكف بعد صلاة الصبح وهو قول الأوزاعیؒ والليثؒ والثوریؒ وقال الأئمة الأربعة وطائفة: يدخل قُبيل غروب الشمس، وأولوا الحديث على أنه دخل من أول الليل ولكن إنما تخلى بنفسه فى المكان الذى أعده لنفسه بعد صلاة الصبح...... بل معنى الحديث أنه اذا أراد أن يعتكف العشر الأواخر من رمضان دخل المسجد قُبيل ليلة احدى وعشرين وقت فى المسجد بالليل حتى صلى الفجر ثم دخل معتكفه. ا ه) [بذل المجهود للسهارنفورى: (۳/۳۹۳) كتاب الصيام،باب الاعتكاف بيان وقت الدخول فى الاعتكاف،ط:معهدالخليل كراچى]

[شرح النووى على الصحيح لمسلم: (۱/۳۷۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، ط:قديمى كراچى]

[مرقاة المفاتيح: (۳/۵۲۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:حقانية پشاور]

[الدر مع الرد: (۲/۳۵۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،قبيل مطلب فى ليلة القدر،ط:سعيد كراچى]

[البحر الرائق: (۲/۳۰۵) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچى]

☆......رمضان شریف کے آخری عشرہ میں دس دن سے کم کی نیت سے اگر اعتکاف کیا تو وہ مسنون اعتکاف نہیں ہوگا، بلکہ نفلی اعتکاف ہوجائے گا۔(۱)

☆......آخری عشرہ کے اعتکاف میں مغرب کے بعد داخل ہوا، یا آفتاب غروب ہونے کے بعد نیت کی تو یہ مسنون اعتکاف نہیں ہوگا، بلکہ نفلی اعتکاف ہوجائے گا۔(۲)

---

(۱) (قولہ: وَشرطُ الصَّومِ لِصِحَّةِ الأوَّلِ) أي النَّذرِ حتّى لو قال: لِلّٰہِ عَلَيَّ أن أعتكفَ شهرًا بِغَيرِ صَومٍ فَعَلَيهِ أن يَعتَكِفَ وَيَصُومَ "بحرٌ" "عَن" "الظَّهِيرِيَّةِ". (قولہ: عَلَى المَذهَبِ) رَاجِعٌ لِقَولِهِ فَقَط وَهُوَ رِوَايَةُ الأصلِ وَمُقَابِلُهُ رِوَايَةُ الحَسَنِ أنّهُ شَرطٌ لِلتَّطَوُّعِ أيضًا وَهُوَ مَبنِيٌّ عَلَى اختِلافِ الرِّوَايَةِ فِي أنَّ التَّطَوُّعَ مُقَدَّرٌ بِيَومٍ أو لا فَفِي رِوَايَةِ الأصلِ غَيرُ مُقَدَّرٍ فَلَم يَكُنِ الصَّومُ شَرطًا لَهُ وَعَلَى رِوَايَةِ تَقدِيرِهِ بِيَومٍ وَهِيَ رِوَايَةُ الحَسَنِ أيضًا يَكُونُ الصَّومُ شَرطًا لَهُ كَمَا فِي البَدَائِعِ وَغَيرِهَا.

قُلتُ: وَمُقتَضَى ذٰلِكَ أنَّ الصَّومَ شَرطٌ أيضًا فِي الاعتِكَافِ المَسنُونِ لِأنَّهُ مُقَدَّرٌ بِالعَشرِ الأخِيرِ حَتّى لَو اعتَكَفَهُ بِلا صَومٍ لِمَرَضٍ أو سَفَرٍ يَنبَغِي أن لا يَصِحَّ عَنهُ بَل يَكُونُ نَفلًا فَلا تَحصُلُ بِهِ إقَامَةُ سُنَّةِ الكِفَايَةِ وَيُؤَيِّدُهُ قَولُ "الكَنزِ": سُنَّ لُبثٌ فِي مَسجِدٍ بِصَومٍ وَنِيَّةٍ فَإنَّهُ لا يُمكِنُ حَملُهُ عَلَى المَنذُورِ لِتَصرِيحِهِ بِالسُّنِّيَّةِ وَلا عَلَى التَّطَوُّعِ لِقَولِهِ بَعدَهُ وَأقَلُّهُ نَفلًا سَاعَةٌ فَتَعَيَّنَ حَملُهُ عَلَى المَسنُونِ سُنَّةً مُؤَكَّدَةً فَيَدُلُّ عَلَى اشتِرَاطِ الصَّومِ فِيهِ.اھ) [الدرمع الرد:(۲/۴۴۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

▭ [امداد الفتاویٰ بترتیب جدید:(۲/۱۸۴،۱۸۵) کتاب الصوم والاعتکاف، باب الاعتکاف، بعض جزئیات متعلق اعتکاف، (سوال نمبر:۲۲۷) ط: مکتبہ دار العلوم کراچی]

▭ [البحر الرائق: ۱/۳۰۰، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید]

(۲) (وَسُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ فِي العَشرِ الأخِيرِ مِن رَمَضَانَ) أي سُنَّةُ كِفَايَةٍ كَمَا فِي البُرهَانِ وَغَيرِهِ لِاقتِرَانِهَا بِعَدَمِ الإنكَارِ عَلَى مَن لَم يَفعَلهُ مِنَ الصَّحَابَةِ. [الدرمع الرد:(۲/۴۴۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

▭ (وَيَنقَسِمُ إلَى وَاجِبٍ وهو المَنذُورُ تَنجِيزًا او تَعلِيقًا وَإلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في العَشرِ الأخِيرِ من رَمَضَانَ وَإلَى مُستَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هٰكَذَا في "فتح القَدِيرِ") [الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما تفسيره، ط: رشيدية كوئته].

▭ [البحر الرائق: (۲/۲۹۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

▭ [فتح القدیر: (۲/۳۹۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیة]

▭ [مرقاة المفاتیح: (۴/۵۲۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: حقانیة پشاور]

▭ [فتاویٰ دار العلوم دیوبند: (۶/۳۱۳) کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل (س: ۴۸۶: عشرہ اخیرہ رمضان المبارک کا اعتکاف نفل ہے یا واجب؟) ط: دار الاشاعت کراچی]

▭ [انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۲۲۲۲۲.

☆......جن لوگوں کو رمضان شریف میں مسنون اعتکاف کرنے کا موقع نہ ملتا ہو ان کو چاہیے کہ وہ اعتکاف سے بالکل محروم نہ رہیں، بلکہ نفلی اعتکاف کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جتنے اعتکاف کر سکتے ہوں نفلی اعتکاف کر لیں، اگر زیادہ دن نہ کر سکیں تو چھٹی کے دن ایک ہی روز کا اعتکاف کر لیں، یہ بھی ممکن نہ تو چند گھنٹے کا اعتکاف کر لیں، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو کم از کم مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت ضرور کریں کہ جتنی دیر مسجد میں رہیں گے اعتکاف کی حالت میں رہیں گے۔(۱)

☆......اگر آخری عشرہ کے اعتکاف کا موقع نہ ملے، تو ایسی صورت میں صرف طاق راتوں کا اعتکاف کرے، مثلاً ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ کی رات سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے جب صبح ہو جائے تو صبح کے وقت نکل جائے، تا کہ ان راتوں میں سے کسی رات میں شب قدر ہو اور وہ پالے، جو اعتکاف کا مقصد ہے۔(۲)

(۲،۱) ((قَولُهُ: وَأَقَلُّهُ نَفلًا سَاعَةٌ) لِقَولِ محمدٍ فی "الأَصلِ": إذَا دخل المَسجِدَ بِنِيَّةِ الِاعتِكَافِ فَهُوَ مُعتَكِفٌ ما أَقَامَ، تَارِكٌ له إذَا خَرَجَ فَكَانَ ظَاهِرَ الرِّوَايَةِ، وَاستَنبَطَ المَشَايِخُ منه أَنَّ الصَّومَ لَيسَ من شَرطِهِ على ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ لِأَنَّ مبنى النَّفلِ على المُسَامَحَةِ حتى جَازَت صَلَاتُهُ قَاعِدًا أو رَاكِبًا مع قُدرَتِهِ على الرُّكُوبِ وَالنُّزُولِ...... اه) [البحر الرائق: (۳۰۰/۲) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

(فأما التطوع من الاعتكاف في رواية الحسن عن أبي حنيفة رحمهما الله تعالى لا يكون إلا بصوم ولا يكون أقل من يوم فيجعل الصوم للاعتكاف كالطهارة للصلاة وفي ظاهر الرواية: يجوز التنفل بالاعتكاف من غير صوم فإنه قال في الكتاب: إذا دخل المسجد بنية الاعتكاف فهو معتكف ما أقام، تارك له إذا خرج وهذا لأن مبنى النفل على المساهلة والمسامحة حتى تجوز صلاة النفل قاعدا مع القدرة على القيام وراكبا مع القدرة على النزول والواجب لا يجوز تركه). [المبسوط للسرخسي: (۱۳۰/۳) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: دار الکتب العلمیة]

☐ [الجوهرة النيرة: (۱۷۵/۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

☐ [الفتاوى الهندية: (۲۱۱/۱) کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وأما شروطه، ط: رشیدیة کوئٹه]

☐ [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانه کراچی/(ص: ۵۷۸) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: مکتبه التجارية هرات افغانستان]

☐ [بدائع الصنائع: ۱۱۵/۲، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصلٌ: وَأَمَّا ركن الاعتكاف ومحظوراته، ط: سعید کراچی]

آخری عشرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اعتکاف فرماتے تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرماتے۔(۱)

آخری عمر میں عبادت زیادہ کرنی چاہیے

ابن القیم نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دس دن کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، مگر جس سال وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا، اور قرآن پاک کا دور بھی دو مرتبہ کیا۔(زاد المعاد)

اس سے معلوم ہوا کہ آخری عمر میں عبادت، ذکر، تلاوت، درود، استغفار اور نیک عمل میں کمی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ زیادتی کرنی چاہیے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر میں وفات کے سال دس کی بجائے بیس دن کا اعتکاف کیا، تا کہ آخری انجام بہتر سے بہتر ہو۔(۲)

آداب

اعتکاف کے آداب یہ امور ہیں:

---

(۱) عن عبد اللّٰه بن عمر قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الأواخر من رمضان. (صحيح البخاري: (۱/ ۲۷۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف في العشر الأواخر، ط: قديمي)

☐ عن ابن عمر أنّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان . (سنن أبي داود : (كتاب الصوم ، باب أين يكون الاعتكاف ، (۱/ ۳۳۲) ط: سعيد)

☐ عن ابن عمر أنّ النّبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف في العشر الأواخر من رمضان . (صحيح مسلم : (۱/ ۳۷۱) كتاب الاعتكاف ، ط: قديمي)

(۲) وكان يعتكف كل سنة عشرة أيام ، فلما كان في العام الذي قبض فيه اعتكف عشرين يوما ، =

۱......معتکف پہنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ بھی لباس لے کر آئے، کیوں کہ بعض اوقات لباس بدلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔(۱)

۲......اگر اعتکاف کی مدت عید تک پہنچ جائے تو عید کی رات مسجد ہی میں گزارے تا کہ مسجد سے نکل کر عید گاہ کی طرف روانگی ہو، اور ایک عبادت (اعتکاف) دوسری (عید کی نماز) کے ساتھ مل جائے۔(۲)

۳......مسجد کے اندرونی حصہ میں اعتکاف کرے تا کہ بات چیت سے اعتکاف میں خلل واقع نہ ہو۔(۳)

۴......اعتکاف رمضان کے مہینے میں ہو، اور شب قدر پانے کی امید میں آخری دس دنوں میں ہو، کیوں کہ شب قدر آخری دس راتوں میں سے کسی ایک رات

= وكان يعارضه جبريل بالقرآن كل سنة مرّة، فلما كان ذلك العام عارضه به مرتين، وكان يعرض عليه القرآن أيضًا في كل سنة مرة فعرض عليه تلك السنة مرتين. (زاد المعاد في هدى خير العباد: (۸۹/۲) فصل في هديه صلى الله عليه وسلم في الاعتكاف، ط: مؤسسة الرسالة، بيروت)

(۱-۳) (وأما آدابه: فمنها أن يستصحب ثوبا غير الذى عليه لأنه ربما احتاج له، ومنها مكثه في مسجد اعتكافه ليلة العيد إذا اتصل انتهاء اعتكافه بها ليخرج من المسجد إلى مصلى العيد فتتصل عبادة بعبادة، ومنها مكثه بمؤخر المسجد ليبعد عمن يشغله بالكلام معه، ومنها إيقاعه برمضان، ومنها أن يكون في العشر الأواخر منه لالتماس ليلة القدر فإنها تغلب فيها ومنها لا ينقص اعتكافه عن عشرة أيام ..... وأما آدابه: فمنها أن لا يتكلم إلا بخير وأن يختار أفضل المساجد وهي المسجد الحرام ثم الحرم النبوى ثم المسجد الأقصى لمن كان مقيما هناك ثم المسجد الجامع ويلازم التلاوة والحديث والعلم وتدريسه ونحو ذلك) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۲۹۸/۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف مكروهات الاعتكاف وآدابه، ط: دارالحديث القاهرة]

(وأمّا آدابُهُ): فأن لا يتكلّمَ إلّا بخيرٍ وأن يُلازِمَ بالاعتِكافِ عَشرًا من رَمَضانَ، وأن يختارَ أفضلَ المساجِدِ كالمسجِدِ الحَرامِ والمسجِدِ الجامِعِ كذا في "السّراج الوَهّاج". ويُلازِمَ التّلاوةَ والحديثَ والعِلمَ وتدريسَهُ وسِيَرَ النبى صلى الله عليه وسلم والأنبياء عليهم السّلامُ وأخبارَ الصّالِحِينَ وكتابةَ أُمورِ الدِّينِ كذا في "فتح القديرِ". ولا بأسَ أن يتحدّثَ بما لا إثمَ فيه كذا في "شرح الطّحاوي"

[الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما آدابه، ط: رشيديه كوئٹه]

[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۶۳۰،۶۲۹/۲) الباب الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتِكاف، المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط: الحقانية پشاور]

میں ہے۔(۱)

۵......اعتکاف مسنون دس دن سے کم نہ ہو۔(۲)

۶......ضروری اور اچھی بات کے علاوہ اور کوئی بات چیت نہ کرے۔(۳)

۷......اعتکاف کے لیے سب سے اچھی مسجد کا انتخاب کیا جائے، مثلاً مسجد حرام، اس کے بعد مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ، اور یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو وہاں رہتے ہوں، اس کے بعد جامع مسجد کا درجہ ہے۔(۴)

۸......اعتکاف کے دوران قرآن شریف کی تلاوت اور حدیث کا مطالعہ، دینی علوم اور اس کی تعلیم وغیرہ میں لگا رہے۔(۵)

آزاد ہونا

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے آزاد ہونا شرط نہیں ہے، اسی وجہ سے مسلم غلام کا اعتکاف کرنا بھی درست ہے۔(۶)

آفس کے کام کے لیے نکلنا

"کام کے لیے نکلنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۳۳۳)

(۱-۵) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی الصفحة: ۶۳، ((وأما آدابه: فمنها أن یستصحب)

(۶) ((ولا تشترط الذكورة والحرية فيصح من المرأة والعبد بإذن المولى والزوج إن كان لها زوج كذا في "البدائع".)) [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما شروطه، ط: رشيدية كوئته]

☐ ((فصل: وأما شرائط صحته فنوعان نوع يرجع إلى المعتكف ... ولا تشترط الذكورة والحرية فيصح من المرأة والعبد بإذن المولى والزوج إن كان لها زوج لأنهما من أهل العبادة وإنما المانع حق الزوج والمولى فإذا وجد الإذن فقد زال المانع)) [بدائع الصنائع: (۲/ ۱۰۸) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما شرائط صحته، ط: سعيد كراچي]

☐ ((ومنها الإسلام والعقل والطهارة عن الجنابة والحيض والنفاس وأما البلوغ فليس بشرط حتى يصح اعتكاف الصبي العاقل كالصوم وكذا الذكورة والحرية فيصح من المرأة والعبد بإذن الزوج والمولى.اه)) [البحر الرائق: (۲/ ۲۹۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

آگ بجھانے کے لیے نکلنا

اگر معتکف آگ بجھانے کے لیے مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔(۱)

اجازت کے بغیر کوئی چیز لینا

معتکف کے لیے بھی مالک کی اجازت کے بغیر کوئی چیز لینا اور کھا، پی لینا جائز نہیں ہے، (۲) یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے، اگر لینا بھی ہے تو

(۱) (وَعَلٰی هٰذَا إِذَا خَرَجَ لِإِنْقَاذِ غَرِيقٍ أَوْ حَرِيقٍ أَوْ جِهَادٍ عَمَّ نَفِيرُهُ فَسَدَ وَلَا يَأْثَمُ) [رد المحتار: (۲/ ۴۴۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

(وَعَلٰی هٰذَا إِذَا خَرَجَ لِإِنْقَاذِ غَرِيقٍ أَوْ حَرِيقٍ أَوْ جِهَادٍ عَمَّ نَفِيرُهُ يَفْسُدُ وَلَا يَأْثَمُ.) [فتح القدير: (۲/ ۴۰۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیة].

(وَلَوْ خَرَجَ لِجِنَازَةٍ يَفْسُدُ اعْتِكَافُهُ وَكَذَا لِصَلَاتِهَا وَلَوْ تَعَيَّنَتْ عليه أو لإِنْجَاءِ الغَرِيقِ أو الحَرِيقِ أو الجِهَادِ إِذَا كَانَ النَّفِيرُ عَامًّا او لِأَدَاءِ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا فی "التَّبْيِين") [الفتاوی الهندية: (۱/ ۲۱۲) کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف وما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه]

🗀 [تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: (۲/ ۲۲۸) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت]

🗀 [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

🗀 [حاشية الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۸۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانه کراچی/(ص: ۵۷۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: مکتبه انصارية هرات افغانستان]

(۲) (لا يحل مال امرئ مسلم إلا بطيب نفس منه) [كنز العمال فی سنن الاقوال: (۱/ ۹۲)، (رقم الحديث: ۳۹۷) الكتاب الأول من حرف الهمزة، الباب الأول، الفصل الرابع فی أحكام الإيمان و الاسلام، الفرع الثانی فی أحكام الإيمان المتفرقة، ط: مؤسسة الرسالة بيروت]

🗀 [سنن الدارقطنی: (۳/ ۲۶)، (رقم الحديث: ۹۲) كتاب البيوع، ط: الناشر: دار المعرفة بيروت]

🗀 [مسند احمد: (۵/ ۸۸)، (رقم الحديث: ۲۰۷۲۲)، ط: ...]

اجازت لے کرلے، باقی اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

اجازت لیناشوہرسے

''عورت کواعتکاف کرنے کے لیےشوہرسےاجازت لینا''عنوان کےتحت دیکھیں!

اجازت ہے

☆......معتکف کوضرورت کےمطابق تکیہ،چادر،بستر،برتن،صابن اورکپڑا وغیرہ مسجد میں رکھناجائز ہے۔(۲)

= [المبسوط للسرخسي: (۱۱/ ۵۳) كتاب الغصب،ط:دار الكتب العلمية بيروت لبنان]

(۱) (وإذا سَكِرَ الْمُعتكِفُ لَيْلًا لم يَفسد اعتِكافُهُ لِأَنَّهُ تَناوَلَ مَحظُورَ الدِّينِ لا مَحظُورَ الاعتِكافِ كما لو أَكَلَ مَالَ الغيرِ كَذا في "فَتاوَى قاضِي خان") [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأمامحظوراته،ط:رشيدية كوئته]

(وإذا سَكِرَ الْمُعتكِفُ لَيْلًا لم يَفسد اعتِكافُهُ لِأَنَّهُ تَناوَلَ مَحظُورَ الدِّينِ لا مَحظُورَ الاعتِكافِ فلا يفسدُ اعتِكافُهُ كما لو أَكَلَ مَالَ الغيرِ) [الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۲۵) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط:رشيدية كوئته]

[الفتاوى التاتارخانية: (۲/ ۲۱۴) كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط: قديمي كتب خانه كراچي]

(ولَوْ سَكِرَ لَيْلًا لا يفسد اعتِكافُه كما لو أَكَلَ حَرَامًا) [خلاصة الفتاوى: (۱/ ۲۶۹) كتاب الصوم، الفصل السادس في الاعتكاف،جنس آخر،ط:مكتبه حبيبه كوئته]

(۲) (قولُهُ: وَلَا بَأسَ أن يَبِيعَ وَيَبتَاعَ فِي المَسجِدِ مِن غَيرِ أن يُحضِرَ السِّلعَةَ) يَعنِي مَا لَا بُدَّ مِنهُ كَالطَّعَامِ وَالكِسوَةِ لِأَنَّهُ قَد يَحتَاجُ إِلَى ذَلِكَ بِأَن لَا يَجِدَ مَن يَقُومُ بِحَاجَتِهِ) [الجوهرة النيرة: (۱/ ۱۷۷) باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:قديمي كتب خانه كراچي].

(قوله:لأَنَّ المَسجِدَ مُحرِرٌ) أي مخلص وفي نسخة بالزاي آخره: أي محفوظ، لأن فيه شغله،...... قلت: والظاهر أنه لا يكره إحضار المأكول لأنه يتناوله فيه ومثله المشروب، فتحمل الكراهة على ما لا يحتاجه لنفسه فيه. وفي" الحموي" عن "البرجندي": إحضار الثمن أو المبيع الذي لا يشغل في المسجد جائز) [حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي]

[الدر مع الرد:(۲/ ۴۴۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي] =

☆......معتکف کو اعتکاف کی حالت میں لباس بدلنا، خوشبو اور تیل لگانا اور سر اور ڈاڑھی کے بال کی کنگھی کرنا جائز ہے۔(۱)

☆......معتکف کے لیے مسجد میں وضو اور غسل کرنا درست ہے، بشرطیکہ وضو اور غسل کا پانی مسجد میں نہ گرے۔(۲)

= ☜ [بدائع الصنائع: (۱۱۷/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته...... الخ. ط: سعيد كراجي]

(۱) (وَلَا بَأسَ أنْ يَتَنَظَّفَ بِأَنْوَاعِ التَّنَظُّفِ، لِأنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يُرَجِّلُ رَأسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ" وَلَهُ أنْ يَتَطَيَّبَ وَيَلْبَسَ الرَّفِيعَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلٰكِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ بِمُسْتَحَبٍّ) [الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۲۲۸/۲) البابُ الثالثُ: الصِّيامُ والاعتكافُ، الفصلُ الثاني: الاعتكافُ، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له. ط: الحقانية بشاور]

☜ (وَلَا بَأسَ لِلْمُعْتَكِفِ أنْ يَبِيعَ وَيَشْتَرِيَ وَيَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ وَيَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَيَدَّهِنَ وَيَأكُلَ وَيَشْرَبَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إلى طُلُوعِ الفجرِ ... وكذا الأكلُ وَالشُّربُ وَاللُّبسُ وَالطِّيبُ وَالنَّومُ لقولهِ تعالى: ﴿وَكُلُوا واشربوا﴾ وقوله تعالى: ﴿يا بني آدم خُذُوا زِينَتَكُم عِندَ كل مَسجِدٍ﴾ وقوله تعالى: ﴿قُل من حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰه التي أخرج لعباده والطَّيِّبَاتِ من الرِّزقِ﴾ وقوله عز وجل: ﴿وَجَعَلنَا نَومَكُم سُبَاتًا﴾ وقد رُوِيَ أنَّ النبي صلى اللّٰه عليه وسلم كان يفعلُ ذلك في حالِ اعتكافِهِ في المَسجِدِ مع ما إنَّ الأكلَ وَالشُّربَ وَالنَّومَ في المسجدِ في حالِ الإعتكافِ لو مُنِعَ منه لَمُنِعَ من الإعتكافِ إذ ذلك أمرٌ لا بُدَّ منه) [بدائع الصنائع: (۱۱۶/۲، ۱۱۷) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراجي]

☜ (وَيَلْبَسُ الْمُعْتَكِفُ وَيَتَطَيَّبُ وَيَدْهُنُ رَأسَهُ كَذَا في "الخُلَاصَةِ") [الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأمامحظوراته، ط: رشيدية كوئته]

(۲) ((وفي "البَدَائِعِ": وَإِن غَسَلَ الْمُعْتَكِفُ رَأسَهُ في المَسجِدِ فَلَا بَأسَ بِهِ إذَا لم يُلَوِّثْ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ فَإن كان بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجِدُ يُمنَعُ منه لِأنَّ تَنظِيفَ المَسجِدِ وَاجِبٌ وَلَو تَوَضَّأَ في المَسجِدِ في إنَاءٍ فَهُوَ على هذا التَّفصِيلِ اه. بِخِلَافِ غَيرِ المُعتَكِفِ فإنه يُكرَهُ له التَّوَضُّؤُ في المَسجِدِ وَلَو في إناءٍ إلّا أن يَكُونَ مَوضِعًا اتُّخِذَ لِذٰلِكَ لا يُصَلّى فيه.)) [البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي]

☜ (وَلَا بَأسَ أن يُخرِجَ رَأسَهُ إلى بَعضِ أهلِهِ لِيَغسِلَهُ كَذَا في "التَّتَارخَانِيَّةِ" هذا كُلُّهُ في الإعتِكَافِ الوَاجِبِ أمَّا في النَّفلِ فَلَا بَأسَ بِأن يَخرُجَ بِعُذرٍ وَغَيرِهِ في ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ...... ثُمَّ إن أمكَنَهُ الإغتِسَالُ في =

غیر معتکف کے لیے مسجد میں وضو اور غسل کرنے کی اجازت نہیں۔(۱)

☆......معتکف کو ضرورت کی وجہ سے دنیا کی مباح بات کرنے کی اجازت ہے، اور غیر معتکف کو اس کی اجازت نہیں، ایسی ضرورت ہو تو مسجد سے باہر نکل کر دنیا کی بات کرے۔(۲)

= الْمَسْجِدِ فِي إِنَاءٍ فَهُوَ عَلَى هذَا التَّفْصِيلِ هٰكَذَا فِي "الْبَدَائِعِ" وَ"فَتَاوٰى قَاضِي خَانَ") [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۳) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية / الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۲۳) كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئته]

☜ (وَلَوِ احْتَلَمَ الْمُعْتَكِفُ لَا يَفْسُدُ اعْتِكَافُهُ لِأَنَّهُ لَا صُنْعَ لَهُ فِيهِ فَلَمْ يَكُنْ جِمَاعًا وَلَا فِي مَعْنَى الْجِمَاعِ ثُمَّ إِنْ أَمْكَنَهُ الِاغْتِسَالُ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَلَوَّثَ الْمَسْجِدُ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَإِلَّا فَيَخْرُجُ فَيَغْتَسِلُ وَيَعُودُ إِلَى الْمَسْجِدِ) [بدائع الصنائع: (۲/ ۱۱٦) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ.ط: سعيد كراچي]

(۱) (بِخِلَافِ غَيْرِ الْمُعْتَكِفِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لَهُ التَّوَضُّؤُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَوْ فِي إِنَاءٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَوْضِعًا اتُّخِذَ لِلذٰلِكَ لَا يُصَلّٰى فِيهِ) [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

(قوله: وأكل المعتكف الخ)... بخلاف غير المعتكف فإنه يكره له التوضؤ في المسجد ولو في إناء إلا أن يكون في موضع أعد للذلك لا يصلى فيه.) [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ (ص: ۵۸۰) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان]

((قَوْلُهُ: لٰكِنْ إلخ)...... وَمُفَادُ كَلَامِ الشَّارِحِ: تَرْجِيحُ هٰذَا الِاسْتِدْرَاكِ وَالظَّاهِرُ أَنَّ مِثْلَ النَّوْمِ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ إِذَا لَمْ يَشْغَلِ الْمَسْجِدَ وَلَمْ يُلَوِّثْهُ لِأَنَّ تَنْظِيفَهُ وَاجِبٌ كَمَا مَرَّ لٰكِنْ قَالَ فِي "مَتْنِ الْوِقَايَةِ": وَيَأْكُلُ أَيِ الْمُعْتَكِفُ وَيَشْرَبُ وَيَنَامُ وَيَبِيعُ وَيَشْتَرِي فِيهِ لَا غَيْرُهُ قَالَ مُنْلَا عَلِيٌّ فِي "شَرْحِهِ": أَيْ لَا يَفْعَلُ غَيْرُ الْمُعْتَكِفِ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمُورِ فِي الْمَسْجِدِ اهـ وَمِثْلُهُ فِي "الْقُهُسْتَانِيِّ" ثُمَّ نَقَلَ مَا مَرَّ عَنِ "الْمُجْتَبَى") [ردالمحتار: (۲/ ۴۴۹) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچي]

(۲) (وَأَمَّا الثَّالِثُ: وَهُوَ أَنَّهُ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ فَلِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾. [الإسراء: ۵۳] وَهُوَ بِعُمُومِهِ يَقْتَضِي أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ إِلَّا بِخَيْرٍ فَالْمَسْجِدُ أَوْلٰى كَذَا فِي "غَايَةِ الْبَيَانِ". وَفِي "التَّبْيِينِ": وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيْرِ خَيْرٍ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ فَمَا ظَنُّكَ لِلْمُعْتَكِفِ اهـ. وَظَاهِرُهُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْخَيْرِ هُنَا مَا لَا إِثْمَ فِيهِ فَيَشْمَلُ الْمُبَاحَ وَبِغَيْرِ الْخَيْرِ مَا فِيهِ إِثْمٌ وَالْأَوْلٰى تَفْسِيرُهُ بِمَا فِيهِ ثَوَابٌ يَعْنِي أَنَّهُ يُكْرَهُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْمُبَاحِ بِخِلَافِ غَيْرِهِ وَلِهٰذَا قَالُوا الْكَلَامُ الْمُبَاحُ فِي الْمَسْجِدِ مَكْرُوهٌ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ صَرَّحَ بِهِ "فَتْحُ الْقَدِيرِ" قُبَيْلَ بَابِ =

☆......معتکف کے لیے کھانے پینے کی تمام ضروری اور مناسب چیزوں کو ساتھ رکھنا درست ہے۔(۱)

☆......اگر پان تمبا کو بدبودار نہ ہو تو معتکف مسجد میں کھا سکتا ہے۔(۲)

☆......معتکف ڈاکٹر مریض کو مسجد میں دیکھ کر اور حال سن کر نسخہ لکھ سکتا ہے اور علاج کر سکتا ہے۔(۳)

= الوِتر لکِن قال الأسبیجابی: وَلَا بَأسَ أن یَتَحَدَّثَ بِمَا لَا إثمَ فیه،وقال فی "الهِدَایَة": لٰکِنَّهُ یَتَجَنَّبُ مَا یَکُونُ مَأثمًا) [البحر الرائق: (۲/۳۰۳) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

▭ [الدر مع الرد: (۲/۴۵۰)باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: سعید کراچی]

▭ [حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۸۴) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانه کراچی/(ص: ۵۸۱) کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:مکتبه انصاریة هرات افغانستان]

(۱) ((قوله لأن المسجد محرر) أی مخلص وفی نسخة بالزای آخره: أی محفوظ، لأن فیه شغله، ولهذا قالوا: لا یجوز غرس الأشجار فیه. قلت: والظاهر أنه لا یکره إحضار المأکول لأنه یتناوله فیه ومثله المشروب، فتحمل الکراهة علی ما لا یحتاجه لنفسه فیه. وفی" الحموی عن "البرجندی": إحضار الثمن أو المبیع الذی لا یشغل فی المسجد جائز .) [حاشیة الطحطاوی علی المراقی :(ص: ۳۸۴) کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:میر محمد کتب خانه کراچی/ (ص: ۵۸۰) باب الاعتکاف، کتاب الصوم،ط:مکتبه انصاریة هرات افغانستان]

▭ [الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۹) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی]

▭ [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط:سعید کراچی]

(۲) ["پان" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!]

(۳) (ویجوز له أن یبیع ویبتاع أی یشتری فیه أی فی المسجد بلا إحضار السلعة فإنه مکروه لأنه من إمارات السوق،وقال یعقوب باشا: الظاهر من هذا الإطلاق جواز البیع والشراء مطلقا لکن فی "الذخیرة": أن المراد به ما لا بد منه من الطعام ونحوه. وأما إذا أراد أن یتخذ ذلک متجرا فیکره. وقال الزیلعی: الصحیح هذا،وفی بعض الشروح: أن فی قول صاحب الهدایة: لأنه یحتاج إلی ذلک بأن لا یجد من یقوم بحوائجه دلالة علی هذا وفیه منع الدلالة کما لا یخفی فلیتأمل) [مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر لشیخی زاده : (۱/۳۷۹)ط: دار الکتب العلمیة لبنان بیروت]

▭ (قولُهُ: وَلَا بَأسَ أن یَبِیعَ وَیَبتَاعَ فِی المَسجِدِ مِن غَیرِ أن یُحضِرَ السِّلعَةَ) یَعنِی مَا لَا بُدَّ مِنهُ کَالطَّعَامِ وَالکِسوَةِ لِأَنَّهُ قَد یَحتَاجُ إلَی ذٰلِکَ بِأن لَا یَجِدَ مَن یَقُومُ بِحَاجَتِهِ) [الجوهرة النیرة: (۱/ ۱۷۷) باب الاعتکاف، کتاب الصوم،ط:قدیمی کتب خانه کراچی]=

☆......معتکف مسجد میں چار پائی استعمال کرسکتا ہے، بشرطیکہ دوسرے نمازیوں کے لیے پریشانی کا باعث نہ ہو۔(۱)

☆......اگر معتکف کو شوگر، بلڈ پریشر، کولسٹرول یا ہضم ہونے یا گیس کی وجہ سے مسجد میں ٹہلنے کی ضرورت ہو تو مسجد میں ٹہل سکتا ہے، جبکہ ٹہلنا مسجد کے احترام کے خلاف نہ ہو۔(۲)

☆......معتکف اپنا کپڑا مسجد میں سی سکتا ہے۔(۳)

= (قوله: لأنّ المسجد مُحرر) أى مخلص وفى نسخة بالزاى آخره: أى محفوظ، لأن له شغله، ... قلت: والظاهر أنه لا يكره إحضار المأكول لأنه يتناوله فيه ومثله المشروب، فتحمل الكراهة على ما لا يحتاجه لنفسه فيه. وفى "الحموى" عن "البرجندى": إحضار الثمن أو المبيع الذى لا يشغل فى المسجد جائز) [حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۸۴م كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراجى/ (ص: ۵۸۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان]

(۱) (عن ابن عمر رضى الله عنهما: "عن النبى صلى الله عليه و سلم أنه كان إذا اعتكف طرح له فراشه، أو يوضع له سريره وراء أسطوانة التوبة") [سنن ابن ماجة: (ص: ۱۲۷) ابواب ماجاء فى الصيام، باب فى المعتكف يلزم مكانا من المسجد، ط: قديمى كتب خانه كراجى]. [مشكوة المصابيح: (۱۸۳/۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثالث، ط: قديمى كراجى]

(وكان ﷺ إذا اعتكف طُرِحَ له فراشُه ووضع له سريرُه فى معتكفه) [زاد المعاد فى هدى خير العباد: (۹۰/۲) فصل: فى هديه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فى الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت]

[مرقاة المفاتيح: (۵۳۲/۴) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثالث، ط: حقانية بشاور]

(۲) [احسن الفتاوی: (۵۱۱/۴) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (س: معتکف کا مسجد میں ٹہلنا)، ط: سعید کراچی]

[فتاوی رحیمیہ: (۲۸۱/۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (سوال: ۳۶۱) معتکف مسجد میں ضرورتاً چہل قدمی کرسکتا ہے، ط: دارالاشاعت کراچی]

[امداد الفتاوی: (۶۷۲،۶۷۱/۲) کتاب الوقف، احکام المسجد تفریحاً مشی در مسجد، سوال: ۸۰۷، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی]

(۳) (قوله: ولا بأس أن يبيع ويبتاع فى المسجد من غير أن يحضر السّلعة) يعنى ما لا بُدّ منه كالطّعام والكسوة لأنّه قد يحتاج إلى ذلك بأن لا يجد من يقوم بحاجته إلّا أنّه يكره إحضار السّلعة لأنّ المسجد منزّه عن حقوق العباد وأمّا البيع والشّراء للتّجارة فمكروه للمعتكف وغيره إلّا أنّ المعتكف أشدّ فى الكراهة وكذلك يكره أشغال الدّنيا فى المساجد كتحبيل القماند والخياطة =

☆.....معتکف مسجد میں وہ اخبار پڑھ سکتا ہے جس میں دنیا کی صحیح خبریں ہوں اور جاندار کی تصویر نہ ہو۔(۱)

اجتماعی اعتکاف

صحابہ کرام کی ایک جماعت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے، اس لئے مشائخ، اکابرین اور صوفیاء کرام کا احباب، متعلقین اور مریدین کی جماعت کے ساتھ اعتکاف کرنے کا جو دستور ہے، یہ درست ہے، اس قسم کے اجتماعی اعتکاف کو بدعت یا رسم قرار دینا درست نہیں ہے۔

بخاری شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے (صحابہ کرام کی ایک جماعت نے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ماہ مبارک کے درمیانی عشرہ کا اعتکاف کیا، پس ۲۰ کی صبح کو ہم لوگ اعتکاف سے باہر آگئے (کہ اس دن اعتکاف پورا ہوگیا) تو آپ نے بیس کی صبح کو تقریر فرمائی، اور فرمایا کہ مجھے شب قدر خواب میں دکھادی گئی تھی پھر بھلادی گئی، اسے آخری عشرہ کی

=والنساجة والتعليم إن كان يعمله بأجرة، وإن كان بغير أجرة أو يعمله لنفسه لا يكره إذا لم يضر بالمسجد [الجوهرة النيرة: (۱/ ۱۷۷) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: قديمي كتب خانه كراچي]

🗀 (قوله: لأن المسجد محرز)... قلت: والظاهر أنه لا يكره إحضار المأكول لأنه يتناوله فيه ومثله المشروب، فتحمل الكراهة على ما لا يحتاجه لنفسه فيه.)[حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ (ص: ۵۸۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان].

(۱) (وَيُلَازِمُ التِّلَاوَةَ وَالْحَدِيثَ وَالْعِلْمَ وَتَدْرِيسَهُ وَسِيَرَ النبي صلى الله عليه وسلم وَالْأَنْبِيَاءِ عليهم السَّلَامُ وَأَخْبَارَ الصَّالِحِينَ وَكِتَابَةَ أُمُورِ الدِّينِ كَذَا في "فتح القدير") [فتاوى الهنديه: (۱/ ۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وأما آدابه، ط: رشيديه كوئٹه]

🗀 [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد]

🗀 [الدر المختار: (۲/ ۴۵۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

طاق راتوں میں تلاش کرو۔(۱)

اس روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا، اس سے واضح طور پر معلوم ہوا

(۱) عن ابي سعيد الخدري أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعتكف في العشر الأوسط من رمضان ، فاعتكف عاما حتى إذا كان ليلة احدى و عشرين وهي الليلة التي يخرج من صبيحتها من اعتكافه ، قال من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الأواخر فقد اريت هذه الليلة ثم انسيتُها وقد رايتني اسجد في ماء و طين من صبيحتها فالتمسوها في العشر الأواخر والتمسوها في كل وتر ، فمطرت السماء تلك اللّيلة وكان المسجد على عرش فوكف المسجد ، فبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبهته أثر الماء والطين من صبح إحدى وعشرين . (صحيح البخاري : (۱/ ۲۷۱) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف في العشر الأواخر ، ط: قديمى)

عن ابي سعيد الخدري قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاور في رمضان العشر التي في وسط الشهر فإذا كان حين يمسي من عشرين ليلة تمضي ، ويستقبل احدى و عشرين رجع إلى مسكنه و رجع من كان يجاور معه ، وانّه اقام في شهر جاوز فيه الليلة التي كان يرجع فيها فخطب النّاس فامرهم ما شاء الله ، ثم قال : كنت اجاور هذه العشر ، ثم قد بدالي أن أجاور هذه العشر الأواخر ، فمن كان اعتكف معي فليثبت في معتكفه ، وقد اريت هذه الليلة ثم انسيتها فابتغوها في العشر الأواخر ، وابتغوها في كل وتر ورايتني اسجد في ماء و طين ، فاستهلت السماء تلك الليلة فامطرت فوكف المسجد في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة احدى و عشرين فبصرت عيني فنظرت إليه انصرف من الصبح و وجهه ممتلئ طينا وماء . (صحيح البخاري : (۱/ ۲۷۰) كتاب الصوم ، باب فضل ليلة القدر ، قال سمعت ابا سلمة بن عبدالرحمن قال سألت ابا سعيد الخدري قلت : هل سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر ليلة القدر ، قال : نعم ، اعتكفنا مع رسول اللّه صلى الله عليه وسلم العشر الأوسط من رمضان قال : فخرجنا صبيحة عشرين قال : فخطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صبيحة عشرين ، فقال انى رأيت ليلة القدر وانى نسيتها فالتمسوها في العشر الأواخر في الوتر ، فإنّي رايت اني اسجد في ماء و طين فمن كان اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فليرجع فرجع النّاس إلى المسجد ، وما نرى في السماء قزعة قال : فجاءت سحابة فمطرت واقيمت الصلوة فسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطين والماء حتى رأيت الطين في ارنبته و جبهته . (البخارى : (۱/ ۲۷۲، ۲۷۳) باب الاعتكاف وخروج النّبي صلى الله عليه وسلم صبيحة عشرين ، ط: قديمى)

کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔

اجرت دے کر اعتکاف کرانا

اجرت دے کر اعتکاف کرانا جائز نہیں ہے، کیوں کہ اعتکاف عبادت ہے اور عبادت کے لیے اجرت دینا اور لینا دونوں ناجائز ہیں، ہاں اگر اجرت دینے کی بات کرنے کے بغیر اعتکاف کرایا، اور وہاں اعتکاف کرا کے اجرت دینا معروف ومشہور بھی نہ ہو تو اس کی خدمت میں کچھ پیش کرنا جائز ہے۔(۱)

اجرت لے کر کام کرنا

معتکف کے لیے اعتکاف کی حالت میں مسجد کے اندر اجرت لے کر کوئی کام کرنا جائز نہیں، خواہ مذہبی تعلیم دینا ہو یا دین ودنیا کا کوئی کام ہو۔(۲)

(۱) (قوله: لتعينه عليه)...... ولا يجوز أخذ الأجرة على الطاعة كالمعصية وفيه أن أخذ الأجرة على الطاعة لا يجوز مطلقا عند المتقدمين وأجازه المتأخرون على تعليم القرآن والأذان والإمامة.) [ردالمحتار: (۱۹۹/۲) باب صلاة الجنائز، بحث غسل الميت، مطلب في حديث كل سبب ونسب منقطع إلا سببي ونسبي، ط: سعيد كراچی]

الأصل أن كل طاعة يختص بها المسلم لا يجوز الاستئجار عليها عندنا لقوله عليه الصلاة والسلام: اقرؤا القرآن ولا تأكلوا به...... الخ، فالاستئجار على الطاعات مطلقا لا يصح عند أئمتنا الثلاثة أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد...... [تنقيح الفتاوى الحامدية: ۱۳۷/۲، كتاب الإجارة، مطلب: في حكم الاستئجار على التلاوة، ط: رشيدية]

[الهندية: ۴۴۸/۴، كتاب الإجارة، الباب الخامس عشر في بيان ما يجوز من الإجارة وما لا يجوز، الفصل الرابع: في فساد الإجارة، ط: رشيدية]

(۲) (قوله: ولهذا كره الخياطة ونحوها) كبيع وشراء وتعليم كتابة بأجر وكل شيء يكره فيه يكره في سطحه كذا في "البحر".

(قوله: مطلقا) أي سواء حضر المبيع أم لا احتاج إليه أم لا كان للتجارة أم لا كما يفاد من "البحر" [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۴) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچی/(ص: ۵۸۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان]

(ولا يجوز البيع والشراء في المسجد وكذا كره فيه التعليم والكتابة والخياطة بأجر وكل شيء كره =

اچھی باتیں

معتکف کے لیے اچھی باتوں کی مختصری فہرست یہ ہے:(۱)

۱- قرآن شریف پڑھنا۔

۲- درود شریف پڑھنا، استغفار و تسبیحات میں مشغول رہنا۔

۳- اچھی باتیں کرنا، انہیں کا سیکھنا سکھانا، دینی کتابوں کا مطالعہ کرنا، سننا، سنانا۔

۴- وعظ و نصیحت کرنا۔

احاطۂ مسجد

☆...... مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی چار دیواری، فرش اور صحن پر ہی ہوتا ہے اور وہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، اس کے علاوہ جو مسجد کی زمین کا احاطہ ہوتا ہے وہ مسجد نہیں ہوتی، اس لیے معتکف کے لیے مسجد سے نکل کر احاطہ میں جانا جائز نہیں ہے اور اگر

= فيه كره في سطحه واستثنى البزازي من كراهة التعليم باجر فيه ان يكون لضرورة ، وفي الشمني ان الخياط يحفظ المسجد فلا بأس بخياطته فيه لغيره اى غير المعتكف واما الأكل والشرب فلا يكره على الصحيح) [مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر لشيخي زاده: (۱/ ۳۷۹) ط: دار الكتب العلمية لبنان بيروت]

🗀 (قَوْلُهُ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ وَيَبْتَاعَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحْضِرَ السِّلْعَةَ) يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ كَالطَّعَامِ وَالْكِسْوَةِ لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَاجُ إلَى ذَلِكَ بِأَنْ لَا يَجِدَ مَنْ يَقُومُ بِحَاجَتِهِ إلَّا أَنَّهُ يُكْرَهُ إحْضَارُ السِّلْعَةِ لِأَنَّ الْمَسْجِدَ مُنَزَّهٌ عَنْ حُقُوقِ الْعِبَادِ وَأَمَّا الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ لِلتِّجَارَةِ فَمَكْرُوهٌ لِلْمُعْتَكِفِ وَغَيْرِهِ إلَّا أَنَّ الْمُعْتَكِفَ أَشَدُّ فِي الْكَرَاهَةِ وَكَذَلِكَ يُكْرَهُ أَشْغَالُ الدُّنْيَا فِي الْمَسَاجِدِ كَخِيَاطِ الْمَقَاعِدِ وَالْخِيَاطَةِ وَالنِّسَاجَةِ وَالتَّعْلِيمِ إنْ كَانَ يَعْمَلُهُ بِأُجْرَةٍ) [الجوهرة النيرة: (۱/ ۱۴۷) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: قديمي كتب خانه كراچي]

(۱) (وَيُلَازِمُ التِّلَاوَةَ وَالْحَدِيثَ وَالْعِلْمَ وَتَدْرِيسَهُ وَسِيَرَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَالْأَنْبِيَاءِ عليهم السَّلَامُ وَأَخْبَارَ الصَّالِحِينَ وَكِتَابَةَ أُمُورِ الدِّينِ كَذَا فِي "فتح القدير") [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما آدابه، ط: رشيديه كوئته]

🗀 [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

🗀 [التاتار خانية: (۲/ ۲۱۳) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي]

وہاں چلا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔(۱)

☆......جب کسی مسجد میں اعتکاف کرنا ہو تو پہلے مسجد کے متولی یا امام صاحب یا کسی عالم دین سے یہ معلوم کرلے کہ اصل مسجد کہاں تک ہے، کیونکہ مسجد ہمیشہ سب سے باہر کے دروازے تک ہی نہیں ہوتی، مسجد اور چیز ہے اور اس کا احاطہ اور چیز ہے، اس لیے جو حصہ شرعی مسجد کے حدود سے باہر ہو وہاں پر اعتکاف کے دوران نہ جایا کرے۔

احتلام ہو جائے

☆......معتکف کو دن یا رات میں کتنی بار بھی بدخوابی یا احتلام ہو جائے تو اس

---

(۱) (مَا يُعْتَبَرُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَمَا لَا يُعْتَبَرُ): اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي يَصِحُّ فِيهِ الِاعْتِكَافُ مَا كَانَ بِنَاءً مُعَدًّا لِلصَّلَاةِ فِيهِ. أَمَّا رَحْبَةُ الْمَسْجِدِ، وَهِيَ سَاحَتُهُ الَّتِي زِيدَتْ بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَسْجِدِ لِتَوْسِعَتِهِ وَكَانَتْ مُحَجَّرًا عَلَيْهَا فَالَّذِي يُفْهَمُ مِنْ كَلَامِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ فِي الصَّحِيحِ مِنَ الْمَذْهَبِ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَمُقَابِلُ الصَّحِيحِ عِنْدَهُمْ أَنَّهَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَجَمَعَ أَبُو يَعْلَى بَيْنَ الرِّوَايَتَيْنِ بِأَنَّ الرَّحْبَةَ الْمَحُوطَةَ وَعَلَيْهَا بَابٌ هِيَ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَذَهَبَ الشَّافِعِيَّةُ إِلَى أَنَّ رَحْبَةَ الْمَسْجِدِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَوِ اعْتَكَفَ فِيهَا صَحَّ اعْتِكَافُهُ وَأَمَّا سَطْحُ الْمَسْجِدِ فَقَدْ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: يَجُوزُ لِلْمُعْتَكِفِ صُعُودُ سَطْحِ الْمَسْجِدِ وَلَا نَعْلَمُ فِيهِ خِلَافًا.

أَمَّا الْمَنَارَةُ فَإِنْ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ بَابُهَا فِيهِ فَهِيَ مِنَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ. وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِي رَحْبَتِهِ فَهِيَ مِنْهُ وَيَصِحُّ فِيهَا الِاعْتِكَافُ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ. وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَيَجُوزُ أَذَانُ الْمُعْتَكِفِ فِيهَا سَوَاءٌ أَكَانَ مُؤَذِّنًا أَمْ غَيْرَهُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَأَمَّا عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ فَقَدْ فَرَّقُوا بَيْنَ الْمُؤَذِّنِ الرَّاتِبِ وَغَيْرِهِ فَيَجُوزُ لِلرَّاتِبِ الْأَذَانُ فِيهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ دُونَ غَيْرِهِ قَالَ النَّوَوِيُّ: وَهُوَ الْأَصَحُّ.)["الموسوعة الفقهية الكويتية": (۲۲۴،۲۲۳/۵)، ط: صادر عن: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت]

(۲) (وأكل المعتكف وشربه ونومه وعقده البيع لما يحتاجه لنفسه أو عياله، لايكون الافي المسجد لضرورة الاعتكاف، حتى لو خرج لهذه الاشياء، يفسد اعتكافه.)[مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امداديه ملتان]

(۳) (قال المفتی عزیز الرحمٰن: مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری، اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس سے تجاوز کرے اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا)[فتاوی دارالعلوم دیوبند: (۲۱۳/۶، ۲۱۴) کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل[س: ۲۸۸، احاطہ مسجد کی زمین مسجد میں داخل ہے یا نہیں؟] ط: دارالاشاعت کراچی]

سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا، معتکف کو چاہیے کہ آنکھ کھلتے ہی تیمم کرے، جس کے لیے یا تو پہلے ہی سے ایک کچی یا پکی اینٹ رکھ لی جائے، ورنہ مجبوری کی وجہ سے مسجد کے صحن یا دیوار پر ہاتھ مار کر مسنون طریقہ کے مطابق تیمم کرے، پھر غسل کا انتظام کرے۔(۱)

☆......غسل کا انتظام خود بھی کر سکتا ہے، دوسرا کوئی کر دے یہ بھی جائز ہے، مثلاً پانی کا بھرنا، پانی ڈالنے کے لیے لوٹا یا کوئی برتن لانا، اگر دوسرا کوئی انتظام کر رہا ہے تو اتنی دیر معتکف تیمم کے ساتھ مسجد میں رہے، پھر نہا کر کپڑے پہن کر مسجد میں آجائے۔(۲)

☆......سردیوں میں احتلام ہو جائے اور ٹھنڈے پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو معتکف تیمم کر کے مسجد میں رہے اور اپنے گھر اطلاع کر دے تاکہ گرم پانی کا انتظام ہو جائے، اگر قرب وجوار میں کوئی گرم حمام ہو تو قریب والی دکان پر غسل کر کے آسکتا ہے، اگر ہو سکے تو حمام والے کو اپنے آنے کی اطلاع کر دے اور غسل

---

(۱) (قَولُهُ وَدُخُولُ مَسجِدٍ) أي يَمنَعُ الحَيضُ دُخُولَ المَسجِدِ وَكَذَا الجنابة، ... وفي مُنيَةِ المُصَلِّي وَإِن احتَلَمَ فِي المَسجِدِ تَيَمَّمَ لِلخُرُوجِ إِذَا لَم يَخَف وَإِن خَافَ يَجلِسُ مع التَّيَمُّمِ وَلَا يُصَلِّي وَلَا يَقرَأُ اه. وَصَرَّحَ فِي الذَّخِيرَةِ أَنَّ هذا التَّيَمُّمَ مُستَحَبٌّ وَظَاهِرُ ما قَدَّمنَاهُ في التَّيَمُّمِ عن المُحِيطِ أَنَّهُ وَاجِبٌ ثُمَّ الظَّاهِرُ أَنَّ المُرَادَ بِالخَوفِ الخَوفُ من لُحُوقِ ضَرَرٍ بِهِ بَدَنًا أو مَالًا كَأَن يَكُونَ لَيلًا) [البحر الرائق: ۱/۱۹۶، ۱۹۵، کتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد كراچي]

▭ [الدر مع الرد: ۱/۱۷۲، کتاب الطهارة قبيل مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد كراچي]

▭ [الدر مع الرد: ۱/۲۳۳، باب التيمم فرع في البحر عن المبتغى بالغين المعجمة، ط: سعيد كراچي]

(۲) (فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا ولا نهارا الا بعذر وان خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه) [الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئته]

▭ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، کتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۸، ۵۷۹ باب الاعتكاف، کتاب الصوم، ط: مكتبه التجارية هرات افغانستان]

▭ [الدر مع الرد: ۲/۴۴۴، ۴۴۵، کتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

▭ [البحر الرائق: ۲/۳۰۱، ۳۰۲، کتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

کر کے فوراً واپس آجائے۔(۱)

☆……موجودہ دور میں اکثر بڑے بڑے شہروں کی مساجد کے غسل خانے میں گرم پانی کا انتظام ہوتا ہے، لہٰذا وہاں فوراً غسل خانہ میں جا کر غسل کر کے واپس آجائے، تاخیر نہ کرے۔

☆……مزید ''گرم پانی'' کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔ (ص:۳٤۸)

اخبار پڑھنا

☆……معتکف کو اعتکاف کی حالت میں ایسی کتابیں اور رسالے جن میں بے کار جھوٹے قصے کہانیاں ہوں، دہریت کے مضامین ہوں، اسلام کے خلاف تحریرات ہوں، فحش لٹریچر ہو، جاندار کی تصاویر ہوں، کفر و شرک کی تبلیغ ہو، اس قسم کے اخبارات پڑھنا، سننا اور مسجد میں لانا جائز نہیں ہے، اس لیے ان سب باتوں سے معتکف کو بچنا چاہیے، اور جس مقصد کے لیے گھر بار، دکان، کارخانہ، کاروبار اور آفس دفاتر وغیرہ چھوڑ کر اعتکاف کے لیے مسجد میں بیٹھا ہے اس میں لگا رہے، ورنہ نام کے اعتکاف سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) (وَيَجُوزُ التَّيَمُّمُ إذَا خَافَ الْجُنُبُ إذَا اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ أَنْ يَقْتُلَهُ الْبَرْدُ أَوْ يُمْرِضَهُ هذا إذَا كَانَ خَارِجَ الْمِصْرِ إجْمَاعًا فَإِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ فَكَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ خِلَافًا لَهُمَا وَالْخِلَافُ فِيمَا إذَا لَمْ يَجِدْ مَا يَدْخُلُ بِهِ الْحَمَّامَ فَإِنْ وَجَدَ لَمْ يَجُزْ إجْمَاعًا وَفِيمَا إذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى تَسْخِينِ الْمَاءِ فَإِنْ قَدَرَ لَمْ يَجُزْ هَكَذَا فِي السِّرَاجِ الْوَهَّاجِ) [الفتاوى الهندية: ۲۸/۱، كتاب الطهارة،الباب الرابع في التيمم، الفصل الاول في امور لابدمنها في التيمم، ط:رشيدية كوئٹه]

☜ [الجوهرة النيرة: ۲٦،۲٥/۱، كتاب الطهارة،باب التيمم، ط:قديمي كراچي]

☜ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: كتاب الطهارة،باب التيمم ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي/ص: ۹۲، كتاب الطهارة،باب التيمم، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان]

(۲) ((وشرع لهم الاعتكاف الذي مقصوده وروحه عكوف القلب على الله تعالى وجمعيته عليه والخلوة به والانقطاع عن الاشتغال بالخلق والاشتغال به وحده سبحانه بحيث يصير ذكره وحبه والإقبال عليه في محل هموم القلب وخطراته فيستولي عليه بدلها ويصير الهم كله به والخطرات كلها بذكره والتفكر في تحصيل مراضيه وما يقرب منه فيصير أنسه بالله بدلا عن أنسه بالخلق فيعده بذلك لأنسه به يوم الوحشة في القبور حين لا أنيس له ولا ما يفرح به سواه فهذا مقصود الاعتكاف الأعظم) [زاد المعاد في=

☆......جس اخبار میں دنیا کی صحیح خبریں ہوں، اور اس میں جاندار کی تصاویر نہ ہوں، معتکف مسجد میں پڑھ سکتا ہے، لیکن اس کی بجائے تلاوت اور ذکر واذکار میں مشغول رہنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اذان

اذان حاجتِ شرعیہ میں داخل ہے اس لیے معتکف کو اذان دینے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے، البتہ اذان سے فارغ ہوتے ہی فوراً مسجد میں واپس آجائے۔(۲)

☆......اذان حاجت شرعیہ میں داخل ہے، لہٰذا اذان دینے کے لیے مسجد

= هدى خير العباد: ۸۷/۲، فصل: في هديه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت]

▭ [فضائل رمضان حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی ص:۵۳، فصل ثالث: اعتکاف کے بیان میں، ط: کتب خانہ فیضی لاہور]

▭ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۶-۳۸۷، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراجي/ص: ۵۸۳، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان]

▭ [الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم الباب السابع في الاعتكاف، وما لمحاسنه، ط: رشيدية كوئته]

▭ [الجوهرة النيرة: ۱۷۵/۱، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراجي]

(۱) "اچھی باتیں" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!

(۲) (الخروج الا لحاجة الانسان)...(أو) شرعية كعيد وأذان لو مؤذنا و باب المنارة خارج المسجد". وفي "الشامية": "(قوله: لو مؤذنا) هذا قول ضعيف والصحيح أنه لا فرق بين المؤذن وغيره كما في" البحر" و" الامداد" "ح".

(قوله: وباب المنارة خارج المسجد) أما إذا كان داخله فكذلك بالأولى فقال في "البحر": وصعود المأذنة إن كان بابها في المسجد لا يفسد وإلا فكذلك في ظاهر الرواية اه. ولو قال الشارح: وأذان ولو غير مؤذن وباب المنارة خارج المسجد لكان أولى "ح". قلت: بل ظاهر "البدائع": أن الأذان أيضا غير شرط فإنه قال: "ولو صعد المنارة لم يفسد بلا خلاف وإن كان بابها خارج المسجد لأنها منه لأنه يمنع فيها كل ما يمنع فيه من البول ونحوه فأشبه زاوية من زوايا المسجد اه. لكن ينبغي فيما إذا كان بابها خارج المسجد أن يقيد بما إذا خرج للأذان لأن المنارة وإن كانت من المسجد لكن خروجه إلى بابها لا للأذان خروج منه بلا عذر وبهذا لا يكون كلام الشارح مفرعا على الضعيف ويكون قوله وباب المنارة الخ جملة حالية معتبرة المفهوم فافهم) [الدر مع الرد: (۳۳۵/۲، ۳۳۶) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي]

▭ وانظر الى الحاشية الآتية ايضا.

سے باہر نکلنا جائز ہے۔(۱)

اذان دینے کے لیے جانا

☆ ......اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ اور محراب وغیرہ مسجد کے اندر ہو تو معتکف مؤذن کو خواہ اذان دینے کے لیے مقرر کیا ہو، یا نہ مقرر کیا ہو، اذان دینے کے لیے اس جگہ جانا بلاشبہ جائز ہے، اور اذان کے علاوہ کسی اور غرض سے اس جگہ جانا مثلاً کھانے، پینے، لیٹنے کے لیے بھی درست ہے۔(۲)

☆ ......اذان دینے کی جگہ مثلاً منارہ، حجرہ یا محراب کی بغل میں کوئی جگہ مقرر ہے جو مسجد سے خارج ہے مگر اس کا دروازہ مسجد کے اندر سے ہے تو معتکف مؤذن اور غیر مؤذن دونوں کو اس جگہ اذان کے لیے جانا یا کسی اور غرض سے جانا سب جائز ہے۔(۳)

(۱) (ولو صعد المئذنة لم يفسد اعتكافه بلا خلاف وإن كان باب المئذنة خارج المسجد كذا في البدائع والمؤذن وغيره فيه سواء هو الصحيح هكذا في الخلاصة وفتاوى قاضي خان) [الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۲، ۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئته]
☐ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۵، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته الخ ط: سعيد كراجي]
☐ [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي]
☐ [التاتار خانيه: ۲/ ۴۱۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراجي]

(۲) (قال: "ولو صعد المنارة لم يفسد بلا خلاف وإن كان بابها خارج المسجد لأنها منه لأنه يمنع فيها كل ما يمنع فيه من البول ونحوه فأشبه زاوية من زوايا المسجد اه) [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۵، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته الخ. ط: سعيد كراجي]
☐ [الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۶، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي]
☐ [الهندية: ۱/ ۲۱۲، ۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع: في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه]

(۳) (قال: وصعود المعتكف على المئذنة لا يفسد اعتكافه أما إذا كان باب المئذنة في المسجد فهو والصعود على سطح المسجد سواء وإن كان بابها خارج المسجد فكذلك من أصحابنا من يقول: هذا قولهما، فأما عند أبي حنيفة رضي الله عنه فينبغي أن يفسد اعتكافه للخروج من المسجد =

☆......اذان دینے کی جگہ جیسے منارہ یا حجرہ وغیرہ اگر مسجد سے خارج ہے اور ان میں جانے کا دروازہ (راستہ) بھی مسجد سے باہر ہے تو معتکف مؤذن اور غیر مؤذن اس جگہ صرف اذان دینے کے لیے جا سکتے ہیں، اذان کے علاوہ کسی اور غرض مثلاً کھانا کھانے، لیٹنے، بیٹھنے اور ہوا خوری کے لیے مؤذن اور غیر مؤذن دونوں کا اعتکاف کی حالت میں اس جگہ جانا جائز نہیں ہے، اور معتکف مؤذن کو بھی اذان دے کر فوراً واپس آ جانا چاہیے۔

☆......اگر اذان کی جگہ تک جانے کے لیے دو راستے ہیں، ایک راستہ مسجد کی حد کے اندر ہی ہے اور دوسرا باہر ہے تو مؤذن کو مسجد کے راستہ سے جانا چاہیے۔

نوٹ: اوپر جو احکامات لکھے گئے ہیں وہ صرف اعتکاف مسنون اور اعتکاف واجب

=من غير ضرورة والأصح أنه قولهم جميعا واستحسن أبو حنيفة هنا لأنه من جملة حاجته فإن مسجده إنما كان معتكفا لإقامة الصلاة فيه بالجماعة وذلك إنما يتأتى بالأذان وهو بهذا الخروج غير معرض عن تعظيم البقعة أصلا بل هو ساع فيما يزيد في تعظيم البقعة فلهذا لا يفسد اعتكافه) [المبسوط للسرخسي: (٣/ ١٢٠، ١٢١) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان]

🗀 ((أو) شرعية كعيد وأذان لو مؤذنا و باب المنارة خارج المسجد". وفي "الشامية": (قوله: لو مؤذنا) هذا قول ضعيف والصحيح أنه لا فرق بين المؤذن وغيره كما في " البحر" و" الامداد" " ح ".

🗀 (قوله: وباب المنارة خارج المسجد) أما إذا كان داخله فكذلك بالأولى لما قال في "البحر": وصعود المأذنة إن كان بابها في المسجد لا يفسد وإلا فكذلك في ظاهر الرواية، اهـ. ولو قال الشارح: وأذان ولو غير مؤذن وباب المنارة خارج المسجد لكان أولى " ح ". قلت: بل ظاهر "البدائع " : أن الأذان أيضا غير شرط فإنه قال: "ولو صعد المنارة لم يفسد بلا خلاف وإن كان بابها خارج المسجد لأنها منه لأنه يمنع فيها كل ما يمنع فيه من البول ونحوه فأشبه زاوية من زوايا المسجد، اهـ. لكن ينبغي فيما إذا كان بابها خارج المسجد أن يقيد بما إذا خرج للأذان لأن المنارة وإن كانت من المسجد لكن خروجه إلى بابها لا للأذان خروج منه بلا عذر وبهذا لا يكون كلام الشارح مفرعا على الضعيف ويكون قوله وباب المنارة الخ جملة حالية معتبرة المفهوم فافهم) [الدر مع الرد: (٢/ ٣٣٥، ٣٣٦) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

کرنے والوں کے لیے ہیں، نفلی اعتکاف کرنے والے ان جگہوں پر ہر وقت جاسکتے ہیں۔ (۱)

ازواج مطہرات کا اعتکاف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، وفات تک آپ ﷺ کا یہ معمول رہا، آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔ (۲)

واضح رہے کہ ازواج مطہرات اپنے کمروں میں اعتکاف فرماتی تھیں، مسجد میں نہیں، (۳) اور خواتین کے لیے اعتکاف کی جگہ ان کے گھر کی وہی جگہ ہے جو

---

(۱) (هذا كُلُّهُ في الإعتِكافِ الوَاجِبِ، أمّا في النَّفلِ فَلا بَأسَ بِأن يَخرُجَ بِعُذرٍ وَغيرِهِ في ظاهِرِ الرِّوايَةِ؛ وفي " التُّحفَةِ ": لا بَأسَ فيه بِأن يَعُودَ المَرِيضَ وَيَشهَدَ الجِنازَةَ كَذا في " شَرحِ النِّقايَةِ " لِلشَّيخِ أبي المَكارِمِ) [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وامامفسداته، ط: رشيديه كوئٹه]

◻ وَقد عَلِمتَ أنَّ الفَسادَ لا يَتَصَوَّرُ إلّا في الوَاجِبِ، وَإذا فَسَدَ وَجَبَ عَلَيهِ القَضاءُ بِالصَّومِ عِندَ القُدرَةِ جَبرًا لِما فاتَهُ إلّا في الرِّدَّةِ خاصَّةً.) [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

◻ (وَهذا كُلُّهُ في الإعتِكافِ الوَاجِبِ، أمّا في الإعتِكافِ النَّفلِ فَلا بَأسَ بِأن يَخرُجَ بِعُذرٍ وَبِغَيرِ عُذرٍ، وَ هذا عَلى ظاهِرِ الرِّوايَةِ.). (التاتارخانية: (۲/ ۳۱۳) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمى)

(۲) (حَدَّثَنا اللَّيثُ عَن عُقَيلٍ عَنِ ابنِ شِهابٍ عَن عُروَةَ بنِ الزُّبَيرِ عَن عائِشَةَ زَوجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: " أنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كانَ يَعتَكِفُ العَشرَ الأواخِرَ مِن رَمَضانَ حَتّى تَوَفّاهُ اللّٰهُ. ثُمَّ اعتَكَفَ أزواجُهُ مِن بَعدِهِ") [صحيح البخاري: (۱/ ۲۷۱) كتاب الصوم، ابواب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، ط: قديمى كتب خانه كراچي]

◻ [صحيح مسلم: (۱/ ۳۷۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، ط: قديمى كتب خانه كراچي]

◻ [سنن أبي داود: (۱/ ۳۳۱) كتاب الصوم، باب الإعتِكافِ، ط: حقانيه ملتان].

(۳) (قوله: ثمّ اعتكف أزواجه) أي: في بيوتهن لماسبق من علم رضائه عليه الصلاة والسلام لفعلهن، ولقال الفقهاء: يستحب للنساء أن يعتكفن في مكانهن) [مرقاة المفاتيح: (۴/ ۵۲۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الاول، ط: حقانية پشاور]

◻ [شرح النووي على صحيح مسلم: (۱/ ۳۷۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، ط: قديمى كتب خانه كراچي]

انہوں نے نماز کے لیے مقرر کر رکھی ہے، اگر گھر میں نماز کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہیں ہے تو اعتکاف کرنے والی خواتین کو اعتکاف کی جگہ مقرر کر لینی چاہیے۔(۱)

ازواجِ مطہرات میں اعتکاف کا شوق

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں اعتکاف فرماتے تھے، جب صبح کی نماز پڑھتے تو اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوجاتے (ایک موقع پر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اجازت چاہی کہ اعتکاف کروں تو ان کو اجازت مل گئی، ان کے لیے مسجد میں ایک ''قبہ'' بنایا گیا، چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو انہوں نے بھی اعتکاف کے شوق میں ''قبہ'' بنایا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے سنا تو انہوں نے بھی (اعتکاف کے شوق میں) ''قبہ'' بنایا۔(۲)

(۱) (وَالْمَرْأَةُ تَعْتَكِفُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا إِذَا اعْتَكَفَتْ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا فَتِلْكَ الْبُقْعَةُ فِي حَقِّهَا كَمَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فِي حَقِّ الرَّجُلِ لَا تَخْرُجُ منه إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ... وَلَهَا أَنْ تَعْتَكِفَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاتِهَا من بَيْتِهَا إِذَا اعْتَكَفَتْ فيه كَذَا في التَّبْيِينِ وَلَو لم يَكُن في بَيْتِهَا مَسْجِدٌ تَجْعَلُ مَوْضِعًا منه مَسْجِدًا فَتَعْتَكِفُ فيه كَذَا في الزَّاهِدِيِّ)

[الفتاوی الهندیه: ۱/ ۲۱۱، کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وأماشروطه، ط: رشیدیه کوئٹه]

[البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط: سعید کراچی]

[التاتار خانیه: ۲/ ۲۱۱، کتاب الصوم،الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف،ط: قدیمی کتب خانه کراچی]

(۲) (حدثنا محمد...... عن عائشة رضی الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يعتكف في كل رمضان وإذا صلى الغداة دخل مكانه الذى اعتكف فيه . قال فاستأذنته عائشة أن تعتكف فأذن لها فضربت فيه قبة فسمعت بها حفصة فضربت قبة وسمعت زينب بها فضربت قبة أخرى فلما انصرف رسول الله صلى الله عليه و سلم من الغداة أبصر أربع قباب فقال: (ما هذا). فأخبر خبرهن فقال: (ما حملهن على هذا؟ آلبر؟ انزعوها فلا أراها). فنزعت فلم يعتكف في رمضان حتى اعتكف في آخر العشر من شوال) [صحیح البخاری: ۱/ ۲۷۳، کتاب الصوم،ابواب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی شوال، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]. [صحیح مسلم: ۱/ ۳۷۱، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]. [سنن ابی داود: ۱/ ۳۳۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: حقانیه ملتان]

استثنا

اعتکاف منذور میں زبانی طور پر کسی کام کے لیے استثنا کرنے کی اجازت ہے،(۱) لیکن اعتکاف مسنون میں زبانی طور پر کسی کام کے لیے استثنا کرنا درست نہیں، اور اعتکاف مسنون کو اعتکاف منذور پر قیاس کرنا بھی درست نہیں، کیوں کہ اعتکاف مسنون شارع کی جانب سے مسنون ہے، بندے کی جانب سے نہیں، اور اعتکاف منذور بندے کی جانب سے واجب کرنے سے واجب ہوتا ہے، اس لیے بندے کی جانب سے واجب کرتے وقت اس کی کیفیت اور استثنا کے بارے میں اختیار ہوگا، اور جو اعتکاف مسنون سنت سے ثابت ہے اس میں سنت ہی کی رعایت کی جائے گی، اور کسی قسم کا استثنا سنت اور حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا اعتکاف مسنون کو سنت کے مطابق ادا کرے، استثنا بالکل نہ کرے ورنہ مسنون اعتکاف نفلی اعتکاف بن جائے گا، اگر چہ بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے لیکن اس پر عمل نہ کرنے میں عافیت ہے۔(۲)

(۱) (وفي "التاتارخانية" عن "الحجة": لو شرط وقت النذر أن يخرج لعيادة مريض وصلاة جنازة وحضور مجلس علم جاز ذلك فليحفظ، و في "الشامية": (قوله: وفي التاترخانية) ومثله في القهستاني، (قوله: لو شرط) فيه إيماء إلى عدم الاكتفاء بالنية أبو السعود، (قوله: جاز ذلك) قلت: يشير إليه قوله في الهداية وغيرها عند قوله ولا يخرج إلا لحاجة الإنسان لأنه معلوم وقوعها فلابد من الخروج فيصير مستثنى اه، و الحاصل ان ما يغلب وقوعه يصير مستثنى حكما وإن لم يشترطه وما لا فلا إلا إذا شرطه) [الدرمع الرد: ۲/۴۴۸، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط. سعيد كراچي]

☆ [احسن الفتاوی: ۴/۵۰۹، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، معتکف کا نماز جنازہ یا عیادت کے لئے نکلنا، ط: سعید کراچی]

☆ [الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئٹه]

☆ [التاتارخانية: ۲/۳۱۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي]

(۲) (ولو شرط وقت النذر والالتزام ان يخرج الى عيادة المريض او صلاة الجنازة وحضور مجلس العلم يجوز له ذلك كذا في التتارخانية ناقلا عن الحجة) [الفتاوى العالمگيرية (۱/۲۱۲) الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه]

☆ قلت: قوله "وقت النذر" محمول على الاعتكاف المنذور فقط لا على الاعتكاف المسنون كما يفهم من العبارة الآتية. ـ

اشراق کی نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کرے، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس قدر صدقہ کرنے کی کس آدمی کو طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں اگر تھوک وغیرہ موجود ہو اس کو صاف کر دینا اور راستے میں تکلیف دینے والی چیزیں پڑی ہوئی ہوں تو ان کو وہاں سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اگر تین سو ساٹھ کے برابر صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اشراق کی نماز کی دو رکعت تیرے لئے کافی ہیں۔(۱)

اعتکاف ان چیزوں سے فاسد نہیں ہوتا

حاجت طبعیہ ضروریہ اور حاجت شرعیہ ضروریہ کے پیش آنے پر مسجد سے نکلنے کی صورت میں اعتکاف فاسد نہیں ہوتا، ہر ایک کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں۔(۲)

--- وهذا كله في الاعتكاف الواجب، اما في النفل فلاباس بان يخرج بعذر وغيره. [الفتاوى العالمگيرية (۱/۲۱۳) الباب السابع في الاعتكاف، واما مفسداته، ط: مكتبه ماجديه كوئته]

[فعلم من هذه العبارة ان هذا الحكم مخصوص بالاعتكاف المنذور واما حكم الاعتكاف المسنون فلا ذكر هنا. محمد انعام الحق]

(۱) (عن بريدة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: في الإنسان ثلاث مائة وستون مفصلا، فعليه أن يتصدق عن كل مفصل منه بصدقة، قالوا: ومن يطيق ذالك يا نبي الله! قال: النخاعة في المسجد تدفنها والشيء تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحىٰ تجزئك) [مشكاة المصابيح، باب صلاة الضحىٰ، الفصل الثاني، ص: ۱۱٦ ط: قديمي]

(۲) (قوله: وَلَا يَخْرُجُ منه إلّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالبَولِ وَالغَائِطِ) اى لا يَخْرُجُ المُعتَكِفُ اعتكافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كان عليه السّلام لا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ وَلِأنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا) [البحر الرائق: ۲/۳۰۱، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

[الفتاوی الهندية: ۱/۲۱۲، كتاب الصوم الباب السابع في الاعتكاف، واما مفسداته، ط: رشيديه كوئٹه]

[التاتار خانيه: ۲/۳۱۲، كتاب الصوم الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچی]

اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم

☆......نفل اعتکاف کی قضا واجب نہیں کیوں کہ نفل اعتکاف مسجد سے نکلنے سے نہیں ٹوٹتا، بلکہ ختم ہو جاتا ہے اور اعتکاف ختم ہونے کی صورت میں قضا لازم نہیں ہوتی۔(۱)

☆......نذر کا اعتکاف خواہ معین ہو یا معین نہ ہو، ٹوٹ جانے کی صورت میں نئے سرے سے تمام دنوں کی قضا روزے کے ساتھ لازم ہوگی، کیونکہ نذر کے اعتکاف میں تسلسل لازم ہے۔(۲)

---

(۱)((قال): (وإذا اعتكف الرجل من غير أن يوجبه على نفسه فهو معتكف ما أقام في المسجد وإن قطعه فلا شيء عليه) لأنه لبث في مكان مخصوص فلا يكون مقدرا باليوم كالوقوف بعرفة، وهذا لأن المقصود تعظيم البقعة وذلك يحصل ببعض اليوم وقد بينا في هذا رواية الحسن) [المبسوط للسرخسي:(۱۳۵/۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت لبنان]

[البحر الرائق:(۳۰۰/۲، ۳۰۱، ۳۰۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچی]

(هذا كُلُّهُ في الاعتِكَافِ الوَاجِبِ أمَّا في النَّفلِ فَلا بَأسَ بِأن يَخرُجَ بِعُذرٍ وَغَيرِهِ في ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ) [الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،ومما يتصل بذالك مسائل،ط:رشيديه كوئٹه]

(هذا كُلُّهُ في الاعتِكَافِ الوَاجِبِ، أمَّا في الاعتِكَافِ النَّفلِ فَلا بَأسَ بِأن يَخرُجَ بِعُذرٍ وَبِغَيرِ عُذرٍ، وَهذا على ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ،فإنَّ محمدقَالَ في "الأصلِ": مُعتَكِفٌ بِقدرِ ما أقَامَ تَارِكٌ له إذَا خَرَجَ) [التاتار خانيه:(۳۱۳/۲) كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط:قديمي كتب خانه كراچی]

((فَلَو شَرَعَ في نَفلِهِ ثُمَّ قَطَعَهُ لا يَلزَمُهُ قَضَاؤُهُ) لِأنَّهُ لا يُشتَرَطُ لَهُ الصَّومُ (عَلَى الظَّاهِرِ) مِن المَذهَبِ ...... (وَحَرُمَ عَلَيهِ) أي عَلَى المُعتَكِفِ اعتِكَافًا وَاجِبًا أمَّا النَّفلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لِأنَّهُ مُنهٍ لا مُبطِلٌ كَمَا مَرَّ (الخُرُوجُ إلَّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ) طَبِيعِيَّةٍ كَبَولٍ وَغَائِطٍ وَغُسلٍ لو احتَلَمَ وَلا يُمكِنُهُ الاغتِسَالُ في المَسجِدِ كَذَا في النَّهرِ (أو) شَرعِيَّةٍ كَعِيدٍ وَأذَانٍ لو مُؤَذِّنًا وَبَابُ المَنَارَةِ خَارِجَ المَسجِدِ وَ(الجُمُعَةِ وَقتَ الزَّوَالِ ......)) [الدر المختار:(۴۴۴/۲، ۴۴۵) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچی]

(۲)((وَإن قَالَ لِلَّهِ عَلَيَّ صَومُ شَهرٍ ولم يُعَيِّن إن قال مُتَتَابِعًا لَزِمَهُ مُتَتَابِعًا وَإن أطلَقَ لا يَلزَمُهُ التَّتَابُعُ، وفي الاعتِكَافِ يَلزَمُهُ بِصِفَةِ التَّتَابُعِ في المُعَيَّنِ وَغَيرِ المُعَيَّنِ)[البحر الرائق:۳۰۶/۲،كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچی] =

☆ ......رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف ٹوٹنے کی صورت میں صرف اس دن کی قضاواجب ہے، جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے، فساد کے بعد یہ اعتکاف نفل ہوگیا، ایک دن کی قضا چاہے رمضان ہی میں کرے یا رمضان کے بعد روزے کا ساتھ کر لے، دونوں صورتیں صحیح ہیں، ایک دن کی قضا میں رات دن دونوں کی قضالازم ہے۔(۱)

= (الفتاوی الهندیه: ۲۱۲/۱، کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف،وممايتصل بهالک مسائل،ط:رشيديه كوئٹه)

(الدرالمختار: ۴۵۱/۲،کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط،سعید کراچی)

(۱) (ثم رأیت المحقق ابن الهمامؒ قال: ومقتضى النظر لو شرع فی المسنون أعنی العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسفؒ في الشروع في نفل الصلاة ناويا أربعا لا على قولهما اه أي يلزمه قضاء العشر كله لو أفسد بعضه كما يلزمه قضاء أربع لو شرع في نفل ثم أفسد الشفع الأول عند أبي يوسفؒ، لكن صحح في " الخلاصة " أنه لا يقضي إلا ركعتين كقولهما، نعم! اختار في " شرح المنية ": قضاء الأربع اتفاقا في الراتبة كالأربع قبل الظهر والجمعة وهو اختيار الفضلي وصححه في "النصاب" وتقدم تمامه في النوافل، وظاهر الرواية خلافه،وعلى كل فيظهر من بحث ابن الهمامؒ لزوم الاعتكاف المسنون بالشروع وإن لزم قضاء جميعه أو باقيه مخرج على قول أبي يوسفؒ أما على قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه وإنما قلنا أي باقيه بناء على أن الشروع ملزم كالنذر وهو لو نذر العشر يلزمه كله متتابعا ولو أفسد بعضه قضى باقيه على ما مر في نذر صوم شهر معين . والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع فيما عندهما بناء على لزوم صومه بخلاف الباقي لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية وإن كان المسنون هو اعتكاف العشر بتمامه ، تأمل .)
(الدرالمختار: (۴۴۴/۲، ۴۴۵) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط،سعید کراچی).

((ثم رأيت المحقق ابن الهمامؒ قال: ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة ناويا أربعا لا على قولهما. اه.)(فتح القدير: (۳۹۸/۲، ۳۹۹) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:رشیدیه کوئٹه).

(المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له (اتفق الفقهاء على أنه يلزم المعتكف في الاعتكاف الواجب البقاء في المسجد لتحقيق ركن الاعتكاف وهو المكث والملازمة والحبس ولا يخرج إلا لعذر شرعي أو ضرورة أو حاجة) =

اعتکاف توڑنا ان صورتوں میں جائز ہے

☆ ......اعتکاف کے دوران ایسی بیماری ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔(۱)

= قال الحنفية: يجوز للمعتكف الخروج في اعتكاف النفل أو السنة المؤكدة لأن الخروج ينهي الاعتكاف ولا يبطله لكن لو شرع في المسنون وهو العشر الأواخر من رمضان بنيته ثم أفسده يجب عليه قضاؤه: أي قضاء العشر كله في رأي أبي يوسف وقضاء اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه في رأي جمهور الحنفية) [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/۲۲۲)البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثاني: الاعتِكاف ،المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له،ط : الحقانيّة بشاور]

▭ (القضاء هنا يجب بما أوجب الأداء أي النذر، وهو يقتضي صوما مخصوصا بالاعتكاف لكنه أي الصوم المخصوص بالاعتكاف سقط في رمضان الأول بعارض شرف الوقت فإذا فات هذا أي عارض شرف الوقت بحيث لايمكن دركه الا بوقت مديد يستوي فيه الحيوة والموت وهو من شوّال الى رمضان آخر عاد الى الأصل موجبا لصوم مقصود أي لصوم مخصوص بالاعتكاف فوجوب القضاء مع سقوط شرف الوقت أحوط من وجوبه مع رعاية شرف الوقت أو سقوطه يوجب صوما مقصودا وفضيلة الصوم المقصود أحوط من فضيلة شرف الوقت......) [التوضيح مع التلويح مع شرح الشرح: ۱/۳۰۰، فصل: الاتيان بالمامور به أداء وقضاء، ط: نعمانية]

▭ ان من نذر باعتكاف رمضان صحّ نذره كذا في الذخيرة فان صام رمضان ولم يعتكف كان عليه أن يقضي اعتكاف شهر آخر متتابعا ويصوم فيه، هكذا في المحيط، وان لم يعتكف حتى دخل رمضان آخر فاعتكف فيه لم يجزئه لأن الصوم صار دينا في ذمته، لما فات عن وقته صار مقصودا بنفسه والمقصر لايتأذى بغيره ......) [الهندية (۱/۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع، في الاعتكاف، واماشروطه، ط: رشيدية]

▭ [البحر الرائق (۲/۳۰۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد]

(۱) (قوله:فان خرج ساعةبلاعذرفسد)...وَرَجّحَ المُحقّقُ في فتح القَدِيرِ قولَهُ لِأنّ الضّرُورَةَ التي يُناطُ بها التخفيفُ اللّازمَةُ او الغالِبَةُ وَلَيسَ هُنا كَذٰلِكَ وَأرَادَ بالعُذرِ ما يَغلِبُ وُقُوعَهُ كالمَوَاضِعِ التي قَدّمَهَا وَإلّا لَو أُرِيدَ مُطلَقُهُ لَكانَ الخُرُوجُ ناسِيًا او مُكرَهًا غير مُفسِدٍ لِكَونِهِ عُذرًا شَرعِيًا وَلَيسَ كَذٰلِكَ بَل هو مُفسِدٌ كما صَرّحُوا به ، وبِما قَرّرناهُ ظَهَرَ القولُ بِفَسَادِهِ فيما إذا خَرَجَ لانهِدامِ المَسجدِ او لِتَفَرّقِ أهلِهِ او أخرَجَهُ ظالِمٌ او خافَ على متاعِهِ كما في فتاوى قاضيخان وَالظّهِيرِيّةِ خِلافًا لِلشّارِحِ الزّيلَعِيّ او خَرَجَ لِجنازَةٍ وَإن تَعَيّنَت عليه او لِنَفِيرٍ عامٍّ او لِأداءِ شَهَادَةٍ او لِعُذرِ المَرَضِ او لِإنقاذِ غَرِيقٍ او حَرِيقٍ فَفَرّقَ الشّارِحُ هُنا بين هذه المَسَائِلِ حيثُ جَعَلَ بَعضَهَا مُفسِدًا وَالبعضَ لا تَبَعًا لِصاحِبِ البَدائِعِ مِمّا لا يَنبَغِي، نعم الكُلُّ عُذرٌ مُسقِطٌ لِلإثمِ بل قد يَجِبُ عليه الإفسادُ إذا تَعَيّنَت عليه صَلاةُ الجنازةِ او أداءُ الشّهادَةِ بِأن كان يَنوِي حَقّهُ =

☆......کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لیے بھی اعتکاف توڑ کر باہر نکل آنا جائز ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی جنازہ آ گیا اور نماز پڑھانے والا کوئی نہیں تو اعتکاف توڑ کر نماز پڑھانا جائز ہوگا۔(۲)

☆......اگر معتکف کو زبردستی مسجد سے باہر نکال دیا جائے، مثلاً حکومت کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ آ جائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔(۳)

= إن لم يشهد أو لإنجاء غريقٍ ونحوهِ والدَّليلُ على ما ذكرَهُ القاضي ما ذكرَهُ الحاكمُ في "كافِيه" بقولِهِ: فَأَمَّا في قولِ أبي حَنِيفَةَ فاعتِكافُهُ فاسدٌ إذا خرَجَ ساعةً لِغيرِ غائِطٍ أو بَولٍ أو جُمُعَةٍ اهـ. فكان مُفسِدًا لِلعُذرِ المُسقِطِ لِلفَسادِ) [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۲، ۳۰۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

🗀 [ردالمحتار: ۲/ ۴۴۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

🗀 [الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، وأما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه]

(۱) (وَعلَى هذا إذا خرَجَ لِإنقاذِ غريقٍ أو حريقٍ أو جهادٍ عمَّ نفيرُهُ فسَدَ ولا يأثمُ) [ردالمحتار: ۲/ ۴۴۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

🗀 [الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، وأما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه]

🗀 [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

(۲) (وَلا يخرُجُ لِعِيادَةِ المَرِيضِ كذا في "البحرِ الرَّائقِ". ولو خرَجَ لِجنازةٍ يفسُدُ اعتِكافُهُ وَكذا لِصلاتِها ولو تعيَّنَت عليه أو لِإنجاءِ الغريقِ أو الحريقِ أو الجهادِ إذا كان النَّفيرُ عامًّا أو لِأداءِ الشَّهادةِ هكذا في "التَّبيينِ" وَكذا إذا خرَجَ ساعةً بِعُذرِ المَرَضِ فسَدَ اعتِكافُهُ هكذا في "الظَّهِيرِيَّةِ") [الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، وأما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه]

🗀 [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

🗀 [ردالمحتار: ۲/ ۴۴۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

(۳) (فلو (خرج) ولو ناسيا (ساعة) زمانية لا رملية كما مر (بلا عذر فسد) فيقضيه إلا المسلط بالردة واعتبر أكثر النهار قالوا: وهو الاستحسان وبحث فيه الكمال (و) إن خرج (بعذر يغلب وقوعه) وهو ما مر لا غير (لا يفسد) وأما لا يغلب كإنجاء غريق وانهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان وإلا لكان النسيان أولى بعدم الفساد كما حققه الكمال خلافا لما فصله الزيلعي وغيره، وفي "الشامية": (قوله: كما حققه الكمال) حيث قال والذي في الخانية و الخلاصة أنه لو خرج ناسيا أو مكرها أو لبول فحبسه الغريم ساعة أو لمرض فسد عنده. [ردالمحتار مع الدر: ۲/ ۴۴۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی] =

☆......اگر مسجد کے کنویں یا حوض میں کوئی بچہ گر جائے اور کوئی دوسرا آدمی نہ ہو تو اعتکاف توڑنا درست ہے۔(۱)

☆......کوئی ناگہانی حادثہ یا بیماری وغیرہ میں مبتلا ہو جائے اور مسجد سے باہر جانے کے بغیر کوئی چارہ نہیں، خواہ اس کا تعلق دوسرے سے ہو، مثلاً والدین، بیوی وغیرہ کی وفات یا مرض کی شدت ہو یا خود معتکف سے متعلق ہو، مثلاً ایسا مرض لاحق ہو جائے جس کی وجہ سے مسجد میں قیام کرنا مشکل ہو یا مسجد گندہ ہونے کا خطرہ ہو، مثلاً بخار بہت زیادہ ہو یا دست یا کوئی سخت مرض ہو تو اس وقت اعتکاف توڑنا جائز ہوتا ہے، ان صورتوں میں اعتکاف توڑنے سے گناہ نہیں ہوگا، البتہ ایک دن ایک رات کی قضا روزے کے ساتھ کرنا لازم ہوگا۔(۲)(۳)

اعتکاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۵۰)

---

(۱) ("حوالہ بالا" کے تحت تخریج کو دیکھیں!)

(۲) (قوله : أو حاجة ضرورية الخ) قال السيد في شرحه: اعلم أن ما ذكره المصنف من عدم فساد الاعتكاف بالخروج لأجل انهدام المسجد وما بعده من الأعذار التي ذكرها هو مذهب الصاحبين وأما عند الإمام فيفسد لأن العذر في هذه المسائل مما لا يغلب وقوعه اهـ. وفي "الدر المختار": وأما ما لا يغلب كانجاء غريق وانهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان وإلا لكان النسيان أولى بعدم الفساد كما حققه الكمال ...(قوله :بلا عذر معتبر) أي في عدم الفساد، فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجته فسد لأنه وإن كان عذرا إلا أنه لم يعتبر في عدم الفساد ،(قوله:ولا إثم عليه به) أي بالعذر أي وأما بغير العذر فيأثم لقوله تعالى: .﴿ولا تبطلوا أعمالكم﴾. [محمد: ٣٣].)
[حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ٣٨٣، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ص: ٥٧٩، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:مكتبه الصاريه هرات افغانستان]
☜ [ردالمحتار: ٢/ ٣٣٧، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]
☜ [البحر الرائق: ٢/ ٣٠٣، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

(۳) ("اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)

اعتکاف رمضان کے مقاصد کی تکمیل کے لیے ہے

رمضان المبارک کے فوائد اور مقاصد کی تکمیل کے لیے اعتکاف کو مقرر کیا گیا ہے۔ اگر روزہ دار کو رمضان کے پہلے حصہ میں امن، قلبی سکون، باطنی اطمینان، فکر وخیال کی مرکزیت، ساری دنیا سے کٹ کر صرف اللہ کے ساتھ مشغول ہونے کی دولت، اللہ سے رجوع کرنے کی حقیقت اور اللہ کی رحمت کے دروازے پر پڑے رہنے کی سعادت حاصل نہیں ہوسکی تو اس اعتکاف کے ذریعہ اس کی تلافی کرسکتا ہے۔(۱)

اعتکاف صحیح ہونے کی شرائط

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔ معتکف کے اندر ان شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے، ورنہ اعتکاف درست نہ ہوگا۔(۲)

(۱) (وربما يتفطن الانسان بضرر توغله في معاشه، وامتلاء حوسه مما يدخل عليه من خارج وينلفع الطرغ للعبادة في مسجد بني للصلاة، فلايمكنه ادامة ذلک، ومالايدرک كله لايترک كله، فيختطف من احواله فرصا فيعتكف ماقدر له، ويتلوه: المتلقى له من المخبر الصادق بشهادة قلبه، والعاصي المغلوب عليه، كما مر وربما يصوم ولايستطيع تنزيه لسانه الابالاعتكاف......الخ) [حجة الله البالغة (۱/ ۱۷۳،۱۷۳) باب اسرار الصوم]

(۲) (فصلٌ وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ فَنَوعَانِ نَوعٌ يَرجِعُ إلَى المُعتَكِفِ وَنَوعٌ يَرجِعُ إلَى المُعتَكَفِ فِيهِ أَمَّا مَا يَرجِعُ إلَى المُعتَكِفِ فَمِنهَا الإِسلَامُ وَالعَقلُ وَالطَّهَارَةُ عن الجَنَابَةِ وَالحَيضِ وَالنِّفَاسِ وَأَنَّهَا شَرطُ الجَوَازِ فِي نَوعَيِ الإِعتِكَافِ الوَاجِبِ وَالتَّطَوُّعِ جميعا لِأَنَّ الكَافِرَ لَيسَ من أَهلِ العِبَادَةِ وَكَذَا المَجنُونُ لِأَنَّ العِبَادَةَ لَا تُؤَدَّى إلَّا بِالنِّيَّةِ وهو لَيسَ من أَهلِ النِّيَّةِ وَالجُنُبُ وَالحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ مَمنُوعُونَ عن المَسجِدِ وَهَذِهِ العِبَادَةُ لَا تُؤَدَّى إلَّا في المَسجِدِ، وَأَمَّا البُلُوغُ فَلَيسَ بِشَرطٍ لِصِحَّةِ الإِعتِكَافِ فَيَصِحُّ مِن الصَّبِيِّ العَاقِلِ لِأَنَّهُ من أَهلِ العِبَادَةِ كما يَصِحُّ منه صَومُ التَّطَوُّعِ وَلَا تُشتَرَطُ الذُّكُورَةُ وَالحُرِّيَّةُ فَيَصِحُّ من المَرأَةِ وَالعَبدِ بِإِذنِ المَولَى وَالزَّوجِ إن كان لها زَوجٌ لِأَنَّهُمَا من أَهلِ العِبَادَةِ وَإِنَّمَا المَانِعُ حَقُّ الزَّوجِ وَالمَولَى فإذا وُجِدَ الإِذنُ فَقَد زَالَ المَانِعُ) [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۰۸، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: واما شرائط صحته، ط: سعيد كراجي]

☜ [الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ولماشروطه، ط: رشيدية كوئٹہ]

☜ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۲، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۷، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: المكتبة الانصارية هرات افغانستان]

۱- مسلمان ہونا: لہٰذا کسی بھی کافر، مثلاً: یہود ونصاریٰ، ہندو، بدھ، ذکری، شیعہ اور قادیانی وغیرہ کا اعتکاف درست نہیں۔ ایمان اور اسلام عبادت کے لیے بنیادی شرط ہیں، ورنہ عبادت درست نہیں ہوتی۔

۲- عقل مند ہونا: لہٰذا مجنون اور پاگل کا اعتکاف درست نہیں، کیوں کہ ان میں نیت کرنے کی اہلیت نہیں۔

۳- جنابت، حیض اور نفاس سے پاک ہونا، ان حالتوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہونا اور رکنا حرام اور ناجائز ہے۔ اور اعتکاف مسجد میں ہی ٹھہرنے کا نام ہے۔

☆...... بالغ ہونا اعتکاف صحیح ہونے کی شرط نہیں ہے، اسی وجہ سے سمجھدار بچہ کا اعتکاف درست ہے، اور ثواب کا باعث ہے۔

☆...... مذکر اور آزاد ہونا بھی اس کے لیے شرط نہیں، اسی وجہ سے عورت اور غلام کا بھی اعتکاف درست ہے۔

اعتکاف فاسد ہوجائے تو کیا کرے؟

☆...... اگر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف کسی وجہ سے فاسد ہوجائے، تو اسی وقت پھر نیت کرلے، اب اس کا یہ اعتکاف نفلی ہوگا، اور ایک دن ایک رات کے اعتکاف کی قضا لازم ہوگی، خواہ رمضان میں قضا کرے خواہ رمضان کے بعد، دونوں صورتیں درست ہیں۔(۱)

☆...... اگر اسی وقت اعتکاف کی قضا کی نیت سے دوبارہ بیٹھ جائے تو قضا ادا ہوجائے گی۔(۲)

(۱)("اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)

(۲) (ثم رأيت المحقق ابن الهمام قال: ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة ناويا أربعا لا على قولهما اه أي يلزمه قضاء العشر كله لو أفسد بعضه كما يلزمه قضاء أربع لو شرع في نفل ثم أفسد الشفع الأول عند أبي يوسف، لكن صحح في "الخلاصة" أنه لا يقضي =

....

= إلا ركعتين كـقـولهما، نعم اختار في "شرح المنية": قضاء الأربع اتفاقا في الراتبة كالأربع قبل الظهر والجمعة وهو اختيار الفضلي وصححه في "النصاب" وتقدم تمامه في النوافل، وظاهر الرواية خلافه وعلى كل فيظهر من بحث ابن الهمام لزوم الاعتكاف المسنون بالشروع وإن لزم قضاء جميعه أو باقيه مخرج عـلـى قـول أبي يوسفؒ أما على قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه وإنما قلنا أي باقية بناء على أن الشروع ملزم كالنذر وهو لو نذر العشر يلزمه كله متتابعا ولو أفسد بعضه قضى باقيه على ما مر في نذر صوم شهر معين. والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع فيما عندهما بناء على لزوم صـومـه بـخـلاف الـبـاقـي لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية وإن كان المسنون هو اعتكاف العشر بتمامه؛ تأمل) [الدر المختار: (۲/ ۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچی]

🗀 ((ثم رأيت المحقق ابن الهمامؒ قال: ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة ناويا أربعا لا على قولهما. اه.) [فتح القدير: (۲/ ۳۹۸، ۳۹۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه]

🗀 (المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له (اتفق الفقهاء على أنه يلزم المعتكف في الاعتكاف الواجب البقاء في المسجد لتحقيق ركن الاعتكاف وهو المكث والملازمة والحبس ولا يخرج إلا لعذر شرعي أو ضرورة أو حاجة)

قال الحنفية: يجوز للمعتكف الخروج في اعتكاف النفل أو السنة المؤكدة لأن الخروج ينهي الاعتكاف ولا يبطله لكن لو شرع في المسنون وهو العشر الأواخر من رمضان بنيته ثم أفسده يجب عليه قضاؤه: أي قضاء العشر كله في رأي أبي يوسف وقضاء اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه في رأي جمهور الحنفية) [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۲/ ۲۲۲) البابُ الثّالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتِكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوزله، ط: الحقانيّة بشاور]

🗀 (القضاء هنا يجب بما أوجب الأداء أي النذر، وهو يقتضي صوما مخصوصا بالاعتكاف لكنه اي الصوم المخصوص بالاعتكاف سقط في رمضان الأول بعارض شرف الوقت فاذا فات هذا أي عارض شرف الوقت بحيث لايمكن دركه الا بوقت مديد يستوي فيه الحيوة والموت وهو من شوّال الى رمضان آخر عاد الى الأصل موجبا لصوم مقصود أي لصوم مخصوص بالاعتكاف فوجوب القضاء مع سقوط شرف الوقت احوط من وجوبه مع رعاية شرف الوقت أو سقوطه يوجب صوما مقصودا وفضيلة الصوم المقصود أحوط من فضيلة شرف الوقت ...) [التوضيح مع التلويح مع شرح الشرح: ۱/ ۳۰۰، فصل: الاتيان بالمامور به أداء وقضاء، ط: نعمانية]

🗀 ان من نذر باعتكاف رمضان صحّ نذره كذا في الذخيرة فان صام رمضان ولم يعتكف كان عليه أن يقضي اعتكاف شهر آخر متتابعا ويصوم فيه، هكذا في المحيط، وان لم يعتكف حتى دخل رمضان آخر فاعتكف فيه لم يجزئه لأن الصوم صار دينا في ذمته، لما فات عن وقته صار مقصودا بنفسه والمقصود لايتأدى بغيره ...) [الهندية (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع، في الاعتكاف، وأماشروطه، ط: رشيدية]

🗀 [البحر الرائق (۲/ ۳۰۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد]

اعتکاف کا ثبوت

نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم اجمعین سے اعتکاف کا اہتمام کرنا ثابت ہے۔ ''مسلم شریف'' میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے رمضان المبارک کے شروع کے دس دن کا اعتکاف کیا، پھر فرمایا کہ میں نے شب قدر کی تلاش میں شروع کے دس دن کا اعتکاف کیا، پھر درمیان کے دس دن کا اعتکاف بھی اسی واسطے کیا تھا، پھر مجھے کسی بتانے والے (فرشتے) نے بتایا کہ وہ آخری دس دن میں ہے، (اس لیے آخری دس دن کا اعتکاف کرنا ہے)۔ جو شخص تم میں سے اعتکاف کرنا چاہے کر لے۔ چناں چہ آخری دس دن کا اعتکاف فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ [مسلم (۳۷۰/۱)] (۱)

''بخاری شریف'' میں یہ الفاظ ہیں: جن لوگوں نے میرے ساتھ پہلے دس

(۱) (وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ الأَعلَى...... عَن أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ رضي الله عنه قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم اعتَكَفَ العَشرَ الأَوَّلَ مِن رَمَضَانَ ثُمَّ اعتَكَفَ العَشرَ الأَوسَطَ فِي قُبَّةٍ تُركِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ القُبَّةِ ثُمَّ أَطلَعَ رَأسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوا مِنهُ فَقَالَ إِنِّي اعتَكَفتُ العَشرَ الأَوَّلَ أَلتَمِسُ هَذِهِ اللَّيلَةَ ثُمَّ اعتَكَفتُ العَشرَ الأَوسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي العَشرِ الأَوَاخِرِ فَمَن أَحَبَّ مِنكُم أَن يَعتَكِفَ فَليَعتَكِف. فَاعتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيلَةَ وِترٍ وَأَنِّي أَسجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ. فَأَصبَحَ مِن لَيلَةِ إِحدَى وَعِشرِينَ وَقَد قَامَ إِلَى الصُّبحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ المَسجِدُ فَأَبصَرتُ الطِّينَ وَالمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِن صَلَاةِ الصُّبحِ وَجَبِينُهُ وَرَوثَةُ أَنفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيلَةُ إِحدَى وَعِشرِينَ مِنَ العَشرِ الأَوَاخِرِ.)

[صحیح مسلم: ۳۷۰/۱، کتاب الصیام، باب فضل لَيلَةِ القَدرِ وَالحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا وَبَيَانِ محلها وَأَرجَى أَوقَاتِ طَلَبِهَا، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی]

[صحیح البخاری: ۲۷۱/۱، کتاب الصوم، ابواب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، والاعتکاف فی المساجد کلها، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی]

[سنن ابی داود: ۲۰۳/۱، کتاب الصلوۃ، باب فیمن قال لیلۃ احدی وعشرین، ط: حقانیہ ملتان]

دن کا اعتکاف کیا ہے وہ آخری دس دن کا بھی اعتکاف کریں۔(۱)

''مسلم شریف'' کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کے لیے بھی خیمے لگائے گئے، لیکن نبی کریم ﷺ نے اس کو پسند نہیں کیا۔ اور ناپسند کرنے کی وجہ یا تو مخلص نہ ہونے کا اندیشہ ہوا، یا غیرت کی وجہ سے پسند نہیں کیا کہ مسجد میں مرد بھی ہوں گے اوران کے ساتھ خواتین بھی ہوں تو یہ غیرت کے خلاف ہے، یا منافق، دیہاتی ہر قسم کے لوگ آئیں گے، پھر طبعی اور شرعی ضرورت کے لیے ان کو نکلنا بھی لازم ہوگا۔ یا اس وجہ سے کہ آپ ﷺ کا ازواج مطہرات کے ساتھ مسجد میں ہونے سے دنیا اور بیویوں سے الگ ہو کر عبادت کرنے کا مقصد فوت ہو جائے گا، اس لیے پسند نہیں کیا۔ (۲)

(۱) (حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن يزيد بن عبد الله بن الهاد عن محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه: أن رسول الله صلى الله عليه و سلم كان يعتكف في العشر الأوسط من رمضان فاعتكف عاما حتى إذا كان ليلة إحدى وعشرين وهي الليلة التي يخرج من صبيحتها من اعتكافه قال من كان اعتكف معي فليعتكف العشر الأواخر وقد أريت هذه الليلة ثم أنسيتها وقد رأيتني اسجد في ماء وطين من صبيحتها فالتمسوها في العشر الأواخر والتمسوها في كل وتر. فمطرت السماء تلك الليلة وكان المسجد على عريش فوكف المسجد فبصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه و سلم على جبهته أثر الماء والطين من صبح إحدى وعشرين) [صحيح البخارى: ۱/ ۲۷۱، كتاب الصوم، ابواب الاعتكاف باب الاعتكاف في العشر الاواخر والاعتكاف في المساجد كلها، ط: قديمى كتب خانه كراچى]

(۲) (قوله: نظر فاذا الأخبية فقال آلبر يردن فامر بخبائه فقوض) "قُوِّض"..... اى ازيل، وقوله: "آلبر" اى الطاعة، قال القاضي: قال صلى الله عليه و سلم هذا الكلام انكاراً لفعلهن وقد كان صلى الله عليه و سلم أذن لبعضهن في ذلك كما رواه "البخارى" قال وسبب انكاره أنه خاف ان يكن غير مخلصات في الاعتكاف بل أردن القرب منه لغيرتهن عليه أو لغيرته عليهن فكره ملازمتهن المسجد مع أنه يجمع الناس ويحضره الاعراب والمنافقون وهن محتاجات إلى الخروج والدخول لما يعرض لهن فيبتذلن بذلك، او لأنه صلى الله عليه و سلم رآهن عنده في المسجد وهو في المسجد فصار كأنه في منزله بحضوره مع أزواجه وذهب المهم من مقصود الاعتكاف وهو التخلي عن الأزواج ومتعلقات الدنيا وشبه ذلك، او لأنهن ضيقن المسجد بأبنيتهن، وفي هذا الحديث دليل لصحة اعتكاف النساء لأنه صلى الله عليه و سلم كان أذن لهن وانما منعهن بعد ذلك لعارض وفيه أن للرجل منع زوجته من الاعتكاف بغير اذنه) [شرح النووى على صحيح مسلم: ۱/ ۳۷۱، ۳۷۲، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف شرح حديث بالا، ط: قديمى كتب خانه كراچى] =

اعتکاف کا ثواب

اگر خالص اللہ کو راضی کرنے کے لیے اعتکاف کیا جائے تو بہت اونچی اور عظیم الشان عبادت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ امام شہاب زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ بہت سے کام کبھی کرتے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے لیکن جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے اخیر زندگی تک کبھی بھی رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف نہیں چھوڑا۔ لیکن حیرت ہے کہ لوگ اس کی پوری طرح پابندی نہیں کرتے۔(۱)

اعتکاف کرنے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"ھو یعکف الذنوب ویجري لـه من الحسنات کعامل

= [عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ۱۱/۲۱۱، کتاب الاعتكاف، باب اعتكاف النساء، ط: دار الكتب العلمية]

[فتح الباری شرح صحیح البخاری: ۴/۲۷۶، کتاب الاعتکاف بباب اعتکاف النساء، ط: دار المعرفة]

[بذل المجهود للسهارنفوری: ۳/۲۹۵، کتاب الصیام، باب الاعتکاف، بیان وقت الدخول فی الاعتکاف، ط: معهد الخليل كراچی]

(۱) (والاعتکاف مشروع بالكتاب لما تلونا من قوله تعالى: ﴿ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد﴾ فالإضافة إلى المساجد المختصة بالقرب وترك الوطء المباح لأجله دليل على أنه قربة والسنة لما روى أبو هريرة وعائشة رضي الله عنهما "أن النبي صلى الله عليه و سلم كان يعتكف في العشر الأواخر من رمضان منذ قدم المدينة إلى أن توفاه الله تعالى". وقال الزهري رضي الله عنه: "عجبا من الناس كيف تركوا الاعتكاف ورسول الله صلى الله عليه و سلم كان يفعل الشيء ويتركه وما ترك الاعتكاف حتى قبض". وأشار إلى ثبوته بضرب من المعقول فقال: وهو من أشرف الأعمال إذ كان عن إخلاص لله تعالى لأن منتظر للصلاة كالمصلي وهي حال القرب وانقطاع محاسنها لا تحصل) [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۶) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی/ (ص: ۵۸۳، ۵۸۴) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: المكتبة الانصاريه، هرات افغانستان]

[البحر الرائق: (۲/۲۹۹) کتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

[الجوهرة النيرة: (۱/۱۷۵) کتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي]

الحسنات کلھا۔" (رواہ ابن ماجہ عن ابن عباس) (۱)

ترجمہ: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کے لیے (بغیر کیے بھی) اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والے کے لیے لکھی جاتی ہیں۔

اس حدیث میں اعتکاف کے دو بڑے فائدے بیان کیے گئے ہیں:

۱- ایک تو یہ کہ آدمی گناہوں سے محفوظ رہتا ہے، ظاہر ہے کہ آدمی جہاں بھی بیٹھتا ہے ہر طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، اور پھر دنیا بھر کے قصے، قضیے پیش آتے ہیں جن میں جھوٹ، بچ، غیبت، بہتان وغیرہ ضرور ہوتا ہے۔ بچتے بچتے بھی آدمی اپنے ماحول کے اثرات سے بہت کم محفوظ رہتا ہے، لیکن مسجد میں بیٹھ کر آدمی ان تمام جھگڑوں سے بچ جاتا ہے۔

۲- دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ بہت سی نیکیوں کا ثواب کام کرنے کے بغیر مفت میں مل جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ پاک دینے کے لیے بہانے ڈھونڈتے ہیں کہ کوئی بہانہ مل جائے تو اپنے بندے کو نوازوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے دینے کا تو فیصلہ کر رکھا ہے، لیکن کسی نہ کسی بہانے سے دینا چاہتے ہیں۔

اعتکاف کرنے والا چوں کہ بہت سے نیک کام، جنازہ کی شرکت، مریض کی عیادت وغیرہ صرف اس وجہ سے نہیں کرتا کہ وہ مسجد میں اعتکاف میں بیٹھا ہے، تو کہیں بندہ یہ نہ سوچنے لگے کہ اچھا اعتکاف تو کیا لیکن سینکڑوں عبادتوں اور اچھے کاموں سے محروم رہ گیا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کے بغیر بھی یہ سب ثواب اس کے نامۂ اعمال میں جمع کر دیے۔ کیا ہی سنہرا موقع ہے، اسی کو دنیا والے گولڈن

---

(۱) [سنن ابن ماجہ: ص: ۱۲۷، ابواب ماجاء فی الصیام، باب فی ثواب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی]

[مشکوۃ المصابیح: ۱/۱۸۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی]

[مرقاۃ المفاتیح: ۴/۵۳۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، الفصل الثالث، ط: حقانیہ پشاور]

چانس کہتے ہیں۔ ہوسکتا تھا کہ آدمی اگر اعتکاف نہ کرتا تو اتنی نیکیاں کر بھی نہ سکتا، لیکن اب اعتکاف کی وجہ سے مفت میں یہ ثواب بھی مل رہا ہے۔(۱)

دوسری حدیث میں ہے:

"اعتكاف عشر في رمضان كحجّتين وعمرتين."

(رواه البيهقي، السراج المنير، ۱/۲۲۰، والترهيب، ۲/۱۳۹)

ترجمہ: رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کے اعتکاف کرنے کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔(۲)

---

(۱) (وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المعتكف اى في حقه وشانه وهو وفي نسخة هو يعتكف الذنوب منصوب بنزع الخافض اى يحتبس عن الذنوب بين بذلك ان شان المحتبس في المسجد الانحباس عن تعاطي أكثر الذنوب ولذا اختص الاعتكاف بالمسجد ويجرى بالجيم والراء مجهولا وقيل معلوما اى يمضي ويستمر له من الحسنات اى من ثوابها كعامل الحسنات اى كاجور عاملها وفي نسخة صحيحة بالجيم والزاى مجهولا أى يعطى له من الحسنات التى يمتنع عنها بالاعتكاف كعيادة المريض وتشييع الجنازة وزيارة الإخوان وغيرها فاللام في الحسنات للعهد كلها تاكيد للجنس المعهود، رواه ابن ماجه) [مرقاة المفاتيح: (۳/ ۵۳۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثالث، ط: حقانية بشاور]

[فضائل رمضان حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی: (ص: ۵۷) فصل ثالث: اعتکاف کے بیان میں، ط: کتب خانہ فیضی لاہور]

(۲) [أخبرنا أبو طاهر الفقيه أنا أبو طاهر المحمد آبادى نا أحمد بن يوسف السلمي نا سعيد بن سليمان نا هياج نا عنبسة بن عبد الرحمن بن سعيد بن العاص عن محمد بن زاذان عن علي بن حسين عن أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من اعتكف عشرا في رمضان كان كحجتين و عمرتين ". و إسناده ضعيف و ما قبله فيه ضعف و الله أعلم] [شعب الإيمان البيهقي: ۵/۳۳۶، رقم الحديث: ۳۶۸۰، الباب الرابع و العشرون من شعب الإيمان: و هو باب في الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت]

[كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ۸/۵۳۰ برقم الحديث: ۲۴۰۰۸، كتاب الصوم من قسم الأقوال، الباب الأول: في صوم الفرض، الفصل السابع: في الاعتكاف وليلة القدر الاعتكاف، ط: مؤسسة الرسالة بيروت]

[فضائل رمضان حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی: ص: ۵۹، فصل ثالث: اعتکاف کے بیان میں، ط: کتب خانہ فیضی لاہور]

قدر کرنے والوں کی ضرورت ہے، اگر کسی کام میں دنیا کا اتنا نفع تو کیا اس کا دسواں حصہ بھی ہم کو نظر آتا تو ہم خون پسینہ ایک کر کے کسی نہ کسی طرح اسے حاصل کرتے۔ لیکن دین کے کاموں کی ہمارے دلوں میں کوئی قدر ہی نہیں۔ اس لیے بڑے سے بڑا نفع سن کر بھی ہمارے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔

ایک لمبی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ جہنم کو اس سے زمین اور آسمان کے فاصلے سے تین گنا دور کر دیتے ہیں۔ یعنی جہنم سے اس کا گویا کوئی واسطہ ہی باقی نہیں رہتا۔ لیکن ہم میں سے کتنے ہوں گے جن کے دلوں میں یہ تمام فائدے اور اجر و ثواب سن کر اعتکاف کا شوق وجذبہ پیدا ہو، اور وہ اس نیک کام کے لیے آنے والے رمضان میں تیار ہوں۔ (۱)

کم سے کم اس ثواب کو حاصل کرنے کا ایک بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ پانچوں وقت جب نماز کے لیے مسجد میں داخل ہوں تو اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے اگر بالکل خاموش بیٹھے رہیں گے تب بھی اعتکاف کا

(۱) (اخبرنا ابو الحسن...... عَن عَطَاءٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ مُعتَكِفًا فِي مَسجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ لَهُ ابنُ عَبَّاسٍ: يَا فُلَانُ أَرَاكَ كَئِيبًا حَزِينًا قَالَ: نَعَم يَا ابنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لِفُلَانٍ عَلَيَّ حَقٌّ لَا وَحُرمَةِ صَاحِبِ هَذَا القَبرِ مَا أَقدِرُ عَلَيهِ قَالَ ابنُ عَبَّاسٍ: أَفَلَا أُكَلِّمُهُ فِيكَ قَالَ: إِن أَحبَبتَ قَالَ: فَانتَعَلَ ابنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ المَسجِدِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَنَسِيتَ مَا كُنتَ فِيهِ قَالَ: لَا وَلَكِنِّي سَمِعتُ صَاحِبَ هَذَا القَبرِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَالعَهدُ بِهِ قَرِيبٌ فَدَمَعَت عَينَاهُ وَهُوَ يَقُولُ: " مَن مَشَى فِي حَاجَةِ أَخِيهِ وَبَلَغَ فِيهَا كَانَ خَيرًا مِنِ اعتِكَافِ عَشرِ سِنِينَ وَمَنِ اعتَكَفَ يَومًا ابتِغَاءَ وَجهِ اللهِ تَعَالَى جَعَلَ اللهُ بَينَهُ وَبَينَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ أَبعَدَ مَا بَينَ الخَافِقَينِ") [شعب الإيمان للبيهقي: ۳/۴۲۴، الباب الرابع و العشرون من شعب الإيمان و هو باب في الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت]

[المعجم الأوسط للطبراني: ۷/۲۲۰، ط: دار الحرمين القاهرة]

[كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ۸/۵۳۲، كتاب الصوم من قسم الأقوال، الباب الأول: في صوم الفرض، الفصل السابع: في الاعتكاف وليلة القدر الاعتكاف، ط: مؤسسة الرسالة بيروت]

ثواب ملتا رہے گا، اور اگر قرآن شریف یا تسبیحات وغیرہ پڑھتے رہے تو اس کا ثواب الگ ملے گا۔(۱)

اعتکاف کا معنی

☆......''اعتکاف'' کا معنی لغت میں: ''رکنا اور قیام کرنا'' ہے۔(۲)

☆......شریعت کی اصطلاح میں ''اعتکاف'': ثواب کی نیت سے مسجد میں رکنا ہے''۔(۳)

(۱) ((وعنه) أی عن أبی هریرة (قال: قال رسول الله من أتی المسجد لشیء) أی لقصد حصول شیء أخروی أو دنیوی (فهو) أی ذلک الشیء (حظه) ونصیبه، کقوله علیه السلام: "إنما لکل امریء ما نوی". ففیه تنبیه علی تصحیح النیة فی إتیان المسجد لئلا یکون مخلطا بغرض دنیوی. کالمشیة والمصاحبة مع الأصحاب، بل ینوی الإعتکاف والعزلة والإنفراد والعبادة وزیارة بیت الله واستفادة علم وإفادته ونحوها. (رواه أبو داود) [مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: ۲/ ۴۰۷، کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: حقانیة بشاور]

(فینبغی لکل جالس فی المسجد لإنتظار الصلاة أو لشغل آخر من آخرة أو دنیا أن ینوی الإعتکاف فإذا خرج ثم دخل یجدد النیة اه وهو قول الإمام محمد من أصحابنا فی اعتکاف النفل فینبغی إذا دخل المسجد أن یقول نویت الإعتکاف ما دمت فی المسجد) [مرقاة المفاتیح: ۳/ ۵۲۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: حقانیة بشاور]

[الفتاوی الهندیه: ۵/ ۳۲۱، کِتَابُ الکَرَاهِیَةِ، البَابُ الخَامِسُ فی آدَابِ المَسجِدِ وَالقِبلَةِ وَالمُصحَفِ، ط: رشیدیه کوئٹه]

[الفِقهُ الإسلامیُّ وأدلّتُهٗ: (۱/ ۳۷۴) البابُ الأوَّلُ: الطَّهارات، الفَصلُ الخَامس: الفَصل، الملحق الأول: فی أحکام المسجد، ط: الحقانیة بشاور]

(۲،۳) (إن الاعتکاف لیس إلا اللبث وَالإقَامَة) [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۰۹، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما شرائط صحته، ط: سعید کراچی]

(وَالاعتِکَافُ فِی اللُّغَةِ: مُشتَقٌّ مِن العُکُوفِ وَهُوَ المُلَازِمَةُ وَالحَبسُ وَالمَنعُ وَمِنهُ قَولُهُ تَعَالَی: ﴿وَالهَدیَ مَعکُوفًا أَن یَبلُغَ مَحِلَّهُ﴾ أی مَمنُوعًا عَن أَن یَبلُغَ مَحِلَّهُ وَهُوَ الحَرَمُ مَوضِعُ نَحرِهِ وَفِی الشَّرعِ: هُوَ اللُّبثُ وَالقَرَارُ فِی المَسجِدِ مَعَ نِیَّةِ الاعتِکَافِ) [الجوهرة النیرة: ۱/ ۱۷۵، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]

[حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانه کراچی / ص: ۵۷۶، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: المکتبه الانصاریه، هرات افغانستان]

☆......"درمختار" میں ہے کہ مسجد جماعت میں اعتکاف کی نیت سے قیام کرنا ہے۔(۱)

اعتکاف کا مقصد

☆......شب قدر کی عظیم فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا یقینی طریقہ اعتکاف ہے۔(۲)

☆......ہر مسلمان جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شب قدر کی تعیین کو پوشیدہ رکھا ہے، اور اس کو پوشیدہ رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ آخری دس دن کی طاق راتوں میں اس کو حاصل کرنے کے لیے عبادت میں مشغول رہیں، لیکن انسانی مزاج، اس کی مصروفیات، اس کے مشاغل اور بشری تقاضے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ رات دن ہر وقت عبادت اور ذکر ہی میں لگا رہے، اور ہر لمحہ عبادت میں صرف کرے،

(۱) (هو) لغة: اللبث، وشرعا: (لبث)بفتح اللام وتضم: المكث (ذكر) ولو مميزا في (مسجد جماعة) هو ما له إمام ومؤذن أديت فيه الخمس أولا. وفي "الشامية": (قوله: هو لغة اللبث) أي المكث في أي موضع كان وحبس النفس فيه؛ قال في "البحر": هو لغة افتعال من عكف إذا دام من باب طلب وعكفه حبسه؛ ومنه ﴿والهدى معكوفا﴾ سمي به هذا النوع من العبادة لأنه إقامة في المسجد مع شرائط "مغرب"؛ وفي "النهاية": مصدر المتعدي العكف ومنه الاعتكاف في المسجد واللازم العكوف ومنه ﴿يعكفون على أصنام لهم﴾ [الأعراف:۱۳۸]) [الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۰، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچى]

(۲) ("باب الاعتكاف"وجه المناسبة والتعقيب اشتراط الصوم فيه وطلبه في العشر الأخير...في الصحيحين وغيرهما عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله تعالى ثم اعتكف أزواجه من بعده وقد اقترنت هذه المواظبة بعدم الإنكار على من تركه من الصحابة وإلا كانت دليل الوجوب والأصل في اعتكاف العشر الأواخر التماس ليلة القدر كما دلت الآيات على ذلك ومجموع الأحاديث الثابتة يدل على أنها دائرة في العشر الأخير من رمضان ومهما يكن فإن الاعتكاف من أعظم القربات لما فيه من التفرغ عن الدنيا والإقبال على الله وفي ذلك تطهير القلب وإخلاصه وإصلاحه الخلالة الله الفاضلة المحمودة نسأل الله التوفيق لذلك الانقطاع من غير رهبانية.) [اللباب في شرح الكتاب عبد الغني الغنيمي الدمشقي الميداني: ۱/ ۸۸، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتاب العربي بيروت]

اس امت کو اعتکاف کی ایک ایسی دولت دی گئی کہ وہ اعتکاف کی حالت میں خواہ رات کو سوتا ہی کیوں نہ ہو، یوں ہی بیٹھا کیوں نہ ہو، اس کا ہر ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوگا، اسے شب قدر کی دولت اعتکاف کی صورت میں نصیب ہوگی، شب قدر کا ایک ایک لمحہ عبادت میں صرف کرنے کی فضیلت حاصل ہوگی، اس بیش بہا دولت، اس عظیم الشان فضیلت کو حاصل کرنے کا آسان طریقہ اعتکاف ہے۔(۱)

اس لیے حضور اقدس ﷺ خاص طور پر آخری عشرہ ہی کا اعتکاف فرماتے تھے، آپ ﷺ کا مقصد لیلۃ القدر کی فضیلت کو حاصل کرنا تھا، (۲) اس لیے مشہور صحیح قول کے مطابق لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔(۳)

---

(۱) (وفی فتح القدیر وأجاب أبو حنیفة عن الأدلة المفیدة لکونها فی العشر الأواخر بأن المراد بذلک فی رمضان الذی کان علیه الصلاة والسلام التمسها فیه والسیاقات تدل علیه لمن تأمل طرق الأحادیث وألفاظها کقوله إن الذی تطلب أمامک وإنما کان یطلب لیلة القدر من تلک السنة ومن علاماتها أنها بلجة ساکنة لا حارة ولا قارة تطلع الشمس صبیحتها بلا شعاع کأنها طست کذا قالوا، وإنما أخفیت لیجتهد فی طلبها فینال بذلک أجر المجتهدین فی العبادة کما أخفی سبحانه الساعة لیکونوا علی وجل من قیامها بغتة والله سبحانه وتعالی أعلم) [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۶، کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

☐ [حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۲، ۳۸۳، کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: نور محمد کتب خانه کراچی/ ص: ۵۷۸ باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: مکتبه انصاریة هرات افغانستان]

☐ (اعلم أن لیلة القدر یستحب طلبها وهی أفضل لیالی السنة هکذا فی معراج الدرایة وعن أبی حنیفة رحمه الله تعالی أنها فی رمضان ولا ندری أیة لیلة هی وقد تتقدم وتتأخر وعندهما کذلک إلا أنها متعینة لا تتقدم ولا تتأخر هکذا نقل عنهم فی المنظومة وشروحها کذا فی فتح القدیر فی باب الاعتکاف) [الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۶، کتاب الصوم، المتفرقات، قبیل کتاب المناسک، ط: رشیدیة کوئٹه]

☐ [رد المحتار: ۲/ ۴۵۲، ۴۵۳، کتاب الصوم باب الاعتکاف مطلب فی لیلة القدر، ط: سعید کراچی]

(۲،۳) ((وحدثنی محمد بن عبد الأعلی ...... عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال إن رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتکف العشر الأول من رمضان ثم اعتکف العشر الأوسط فی قبة ترکیة علی سدتها حصیر قال فأخذ الحصیر بیده فنحاها فی ناحیة القبة ثم أطلع رأسه فکلم الناس فدنوا منه فقال إنی اعتکفت العشر الأول ألتمس هذه اللیلة ثم اعتکفت العشر الأوسط ثم أتیت فقیل لی إنها فی العشر الأواخر فمن أحب منکم أن یعتکف فلیعتکف) [صحیح مسلم: ۱/ ۳۷۰، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر والحث علی طلبها وبیان محلها وأرجی أوقات طلبها، ط: قدیمی کتب خانه کراچی] =

☆......اعتکاف کا بڑا مقصد شب قدر کی تلاش ہے، اس لیے اعتکاف کے دوران نماز، تلاوت، ذکر اذکار، درود شریف اور استغفار وغیرہ عبادات کے ذریعہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی مکمل کوشش کرنی چاہیے، گپ شپ اور فضولیات میں لگ کر مقصد کو ضائع نہیں کرنا چاہیے، ورنہ زبردست غلطی ہوگی۔(۱)

اعتکاف کرنے سے پہلے مسجد کے احاطہ کے بارے میں معلوم کرے

''احاطۂ مسجد'' کے عنوان کو دیکھیں!(ص: ۷٤)

اعتکاف کسی سال نہ کرسکے تو

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ اگر کسی سال سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ کر پاتے تو آئندہ سال بیس دن کا اعتکاف کرتے، اس لیے عام آدمی کو بھی چاہیے کہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے آئندہ سال اس کی تلافی کرے اور بیس دن اعتکاف کرے۔(۲)

= 🗁 [صحیح البخاری: ۱/ ۲۷۱، کتاب الصوم، ابواب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاواخر، والاعتکاف فی المساجد کلها، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]

🗁 [سنن أبی داود: ۱/ ۲۰۳، کتاب الصلوۃ، باب فیمن قال لیلة احدیٰ وعشرین، ط: حقانیه ملتان]

(۱) (وَیُلَازِمُ التِّلَاوَةَ وَالْحَدِیثَ وَالْعِلْمَ وَتَدْرِیسَهُ وَسِیَرَ النبی صلی اللّٰهُ علیه وسلم وَالْأَنْبِیَاءِ علیهم السَّلَامُ وَأَخْبَارَ الصَّالِحِینَ وَکِتَابَةَ أُمُورِ الدِّینِ کَذَا فی "فتح القدیر") [الفتاوی الهندیه: (۱/ ۲۱۲) کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما آدابه، ط: رشیدیه کوئٹه]

🗁 [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

🗁 [التاتار خانیه: (۲/ ۳۱۳) کتاب الصوم، الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]

(۲) (حدثنا محمد بن یحیی . حدثنا عبد الرحمن بن مهدی عن حماد بن سلمة عن ثابت عن أبی رافع عن أبی بن کعب : أن النبی صلی الله علیه و سلم کان یعتکف العشر الأواخر من رمضان فسافر عاما. فلما کان من العام المقبل اعتکف عشرین یوما") [سنن ابن ماجه: ص: ۱۲٦، ابواب ماجاء فی الصیام، باب ماجاء فی الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]

🗁 [سنن أبی داود: ۱/ ۳۳۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: حقانیه ملتان] =

اعتکاف کی افضل جگہ

☆......اعتکاف کے لیے سب سے افضل ترین جگہ مکہ مکرمہ کی مسجد حرام ہے، اس کے بعد مسجد نبوی ﷺ، اس کے بعد مسجد بیت المقدس، اس کے بعد اس جامع مسجد کا درجہ ہے جس میں پانچ وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ ہوتی ہوں، اگر جامع مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا انتظام نہیں ہے تو محلے کی مسجد بہتر ہے، اس کے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو۔(۱)

☆......عورتوں کو اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہیں اس جگہ پر اعتکاف کرنا بہتر ہے۔(۲)

اعتکاف کی جگہ سے باہر ہونا

☆......معتکف مرد جس مسجد میں اعتکاف کرتا ہے اس مسجد کی پوری جگہ میں

= ▭ [سنن الترمذی: ۱/ ۱۶۵، ابواب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم، باب ما جاء فی الاعتکاف اذا خرج منہ، ط: سعید کراچی]

▭ [مشکوۃ المصابیح: ۱/ ۱۸۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی]

(۱) (قَالَ فِيْ "النَّهْرِ" وَ "الْفَتْحِ": وَأَمَّا أَفْضَلُ الِاعْتِكَافِ فَفِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ثُمَّ فِي مَسْجِدِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ثُمَّ فِي الْجَامِعِ قِيلَ إِذَا كَانَ يُصَلَّى فِيهِ بِجَمَاعَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي مَسْجِدِهِ أَفْضَلُ لِئَلَّا يَحْتَاجَ إِلَى الْخُرُوجِ ثُمَّ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَكْثَرَ) [رد المحتار: (۲/ ۴۴۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

▭ [فتح القدیر: (۲/ ۳۹۹، ۴۰۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیۃ کوئٹہ]

▭ [البحر الرائق: (۲/ ۳۲۴) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

(۲) (قَوْلُهُ" وَالْمَرْأَةُ تَعْتَكِفُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا" يُرِيدُ بِهِ الْمَوْضِعَ الْمُعَدَّ لِلصَّلَاةِ لِأَنَّهُ أَسْتَرُ لَهَا) [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

▭ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۳، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: واما رکن الاعتکاف، ومحظوراتہ ...... الخ. ط: سعید کراچی]

▭ [الفتاوی الھندیۃ: ۱/ ۲۱۱، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وما شروطہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ]

جس جگہ چاہے رہ سکتا ہے اور سو سکتا ہے، اس لیے مسجد کے اندر اعتکاف کے لیے جو جگہ مقرر کرلی جاتی ہے رات یا دن کے وقت اس سے باہر دوسری جگہ پر بھی سو سکتا ہے، رہ سکتا ہے، (۱) البتہ مسجد سے باہر رہنے یا سونے کی اجازت نہیں ہے، اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (۲)

☆.....عورتوں کو اعتکاف کی جگہ سے صرف پاخانہ یا پیشاب کے لیے یا نماز اور تلاوت کے لیے وضو نہ ہو تو وضو کرنے کے لیے یا غسل واجب ہو تو غسل کے لیے متعینہ جگہ سے باہر جانے کی اجازت ہوگی، اس کے علاوہ کسی اور کام کے لیے ذرا بھی

(۱) ((قوله: هو لغة اللبث) أي المكث في أي موضع كان وحبس النفس فيه. قال في "البحر" هو لغة افتعال من عكف إذا دام من باب طلب وعكفه حبسه ومنه ﴿والهدى معكوفا﴾ سمي به هذا النوع من العبادة لأنه إقامة في المسجد مع شرائط. "مغرب".)[ردالمحتار: (۲/۴۴۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

ﷲ (قوله: وخص المعتكف بأكل إلخ) أي في المسجد والباء داخلة على المقصور عليه بمعنى أن المعتكف مقصور على الأكل ونحوه في المسجد لا يحل له في غيره ولو كانت داخلة على المقصور كما هو المتبادر يرد عليه أن النكاح والرجعة غير مقصورين عليه لعدم كراهيتهما لغيره في المسجد) [ردالمحتار: (۲/۴۴۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

ﷲ (ولو اقتدى بالإمام في أقصى المسجد والإمام في المحراب جاز؛ لأن المسجد وإن اتسع لكنه حكم بقعة واحدة) [الجوهرة النيرة: (۱/۴۷) كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراچی]

(۲) [فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا ولا نهارا إلا بعذر وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه) [الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته ط: رشيديه كوئٹه]

ﷲ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۴،۳۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچی/ ص: ۵۷۸، ۵۷۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه الفاروقية هرات افغانستان]

ﷲ [الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۷، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

باہر جائے گی تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

☆......اگر شوہر کو کھانا دینے کے لیے یا بچوں کو پاخانہ، پیشاب دھلانے کے لیے بھی مجبوراً باہر جائے گی تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

☆......اگر کسی شدید ضرورت یا ناگہانی حادثہ، مصیبت کی وجہ سے اعتکاف کی مخصوص جگہ سے باہر جائے گی، مثلاً: بچہ آگ میں جلنے لگا، یا کنوئیں میں گرنے لگا تو اس کو بچانے کے لیے اعتکاف کی مخصوص جگہوں سے باہر نکلی تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، البتہ گناہ نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) (وَأَمَّا شُرُوطُهُ...... وَالْمَرْأَةُ تَعْتَكِفُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا إِذَا اعْتَكَفَتْ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا فَتِلْكَ الْبُقْعَةُ فِي حَقِّهَا كَمَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فِي حَقِّ الرَّجُلِ لَا تَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ كَذَا فِي شَرْحِ الْمَبْسُوطِ لِلْإِمَامِ السَّرَخْسِيِّ) [الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئٹه]

☐ [الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۲۲۱، كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه]

☐ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان]

(۲) (فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا ولا نهارا إلا بعذر، وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه) [الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئٹه]

☐ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۸، ۵۷۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان]

☐ [الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۷، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

(۳) (قوله: أو حاجة ضرورية الخ) قال السيد في شرحه: اعلم أن ما ذكره المصنف من عدم فساد الاعتكاف بالخروج لأجل انهدام المسجد وما بعده من الأعذار التي ذكرها هو مذهب الصاحبين وأما عند الإمام فيفسد لأن العذر في هذه المسائل مما لا يغلب وقوعه اه. وفي "الدر المختار": وأما ما لا يغلب كإنجاء غريق وانهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان وإلا لكان النسيان أولى بعدم الفساد كما حققه الكمال ... (قوله: بلا عذر معتبر) أي في عدم الفساد، فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجته فسد لأنه وإن كان عذرا إلا أنه لم يعتبر في عدم الفساد «(قوله: ولا إثم عليه به) أي بالعذر أي وأما بغير العذر فيأثم لقوله تعالى: ﴿ولا تبطلوا أعمالكم﴾. [محمد: ۳۳]) =

اعتکاف کی جگہ کو گھیر لینا

''جگہ کو گھیر لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۱۸۰)

اعتکاف کی حالت میں طلاق ہو جائے

''طلاق ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں (ص: ۲۸۳)

اعتکاف کی حقیقت

☆......اللہ تعالیٰ نے روزے کے ذریعہ انسان کی نفسیات کو اعتدال پر لاکر اسے شریعت کے تقاضے پورا کرنے کے لائق بنایا تھا، اب جب اس نے اس طریقے پر بیس دن گزار دیے اور گویا روحانی دور کا ایک کورس پورا ہو گیا تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ میرا بندہ میرے سوا تمام مخلوقات سے غیر ضروری میل جول ترک کر کے میرے ہی در پر آ پڑے اور میرے سوا اس کا کسی سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رہے۔

☆......روزے میں محبوب بیوی صرف دن دن کے لیے چھڑائی تھی، جب بندہ اس میں پورا اترا تو اب دن رات اس سے الگ کر کے اس کی تمام تنہائیاں اپنے لیے مخصوص کر لیں، اور فرمادیا کہ کھانا پینا، لیٹنا سونا سب ہمارے ہی در پر کرو، اور ہماری یاد جو اب تک دنیا کے کام دھندوں میں لگ کر کرتے تھے اب وہ سب سے الگ تھلگ ہمارے عبادت خانہ ہی میں ہوا کرے گی، تاکہ دنیا کے گندے ماحول سے یکسو ہو کر دل و دماغ میں ہماری محبت خوب رچ بس جائے، اور اب بندہ کے دل کی دنیا پر صرف ایک اللہ ہی کی حکومت باقی رہے، کسی اور کی حکومت کی گنجائش ہی باقی

= [حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۳، ۳۸۴، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی/ ص: ۵۷۹، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: مکتبہ انصاریۃ ہرات افغانستان]
[ردالمحتار: ۴۴۷/۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]
[البحر الرائق: ۳۰۳/۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

نذر ہے۔(۱)

☆......نیز یہ کہ مسجد اللہ کا گھر ہے، اور مسجد میں اعتکاف کرنے والے اللہ کے مہمان اور اللہ ان کے میزبان ہیں، اور کریم میزبان ہمیشہ گھر آنے والے مہمانوں کا اکرام کرتا ہے، اور اللہ سے بڑھ کر کوئی کریم نہیں ہے۔ اور کریم اس کو کہتے ہیں جو نالائق کو بھی دیتا ہے تو لائقوں کا کیا حال ہوگا!(۲)

☆......مسجد اللہ کا قلعہ ہے، اور بندہ اللہ کے قلعہ میں آ کر محفوظ ہو جاتا ہے، اور دشمن کی رسائی وہاں تک نہیں ہوتی۔(۳)

☆......اعتکاف میں چوں کہ آنا جانا اور اِدھر اُدھر کے کام بھی کچھ نہیں رہتے اس لیے عبادت اور کریم آقا کی یاد کے علاوہ اور کوئی مشغلہ بھی نہیں رہتا ہے۔(۴)

(۱)[''اعتکاف کی روح'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں]

(۲) (ولفدروی ابن ابی شیبة:... وعن ابن عمر، قال: "المساجد بیوت الله فی الأرض، وحق علی المزور أن یکرم زائره") [مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: ۳۶۰/۲، کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، ط: حقانیة بشاور]

☐ [مصنف ابن ابی شیبه: ۳۱۸/۱۳، رقم الحدیث: ۳۵۷۵۶، کتاب الزهد، زهد الصحابة الکرام رضی الله عنهم اجمعین، باب ماجاء فی لزوم المساجد، ط: دار القبلة]

☐ [کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ۳۱۳/۸، رقم الحدیث: ۲۳۰۷۴، کتاب الصلوٰة من قسم الأقوال، الباب الخامس: فی الجماعة وفضلها وأحکامها، فصل: فیما یتعلق بالمسجد، ط: مؤسسة الرسالة بیروت]

(۳) (ولفدروی ابن ابی شیبة...... عن الأعمش عن عبد الرحمن بن معقل، قال: "کنا نتحدث أن المسجد حصن حصین من الشیطان") [مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح: ۳۶۰/۲، کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، ط: حقانیة بشاور]

☐ [مصنف ابن ابی شیبه: ۳۱۸/۱۳، رقم الحدیث: ۳۵۷۵۸، کتاب الزهد، زهد الصحابة الکرام رضی الله عنهم اجمعین، باب ماجاء فی لزوم المساجد، ط: دار القبلة]

☐ [فضائل رمضان حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی: ص: ۵۳، فصل ثالث: اعتکاف کے بیان میں، ط: کتب خانہ فیضی لاہور]

(۴) انظر الی الحاشیة الاتیة، رقم: ۱، علی الصفحة: ؟؟؟؟؟. (وشروع فہم الاعتکاف).

اعتکاف کی روح

اعتکاف کا مقصد اور اس کی روح دل کو اللہ کی پاک ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا ہے، کہ ہر طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ لگ جائے اور ساری مشغولیات کے بدلے میں اسی کی پاک ذات سے مشغول ہو جائے، اور اس کے غیر کی طرف سے الگ تھلگ ہو کر اس طرح اس میں لگ جائے کہ خیالات و تفکرات سب کی جگہ اس کا پاک ذکر اور اس کی محبت میں سما جائے، یہاں تک کہ مخلوق کے ساتھ انس و محبت کے بدلے اللہ کے ساتھ محبت پیدا ہو جائے کہ یہ انس قبر کی وحشت میں کام دے، اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا نہ کوئی مونس ہو گا نہ دل بہلانے والا، اگر دل اس کے ساتھ مانوس ہو چکا ہو گا تو کس قدر لذت سے وقت گزرے گا۔(١)

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

١-اعتکاف واجب۔ ٢-اعتکاف مسنون۔ ٣-اعتکاف مستحب۔

(١) (وشرع لهم الاعتكاف الذي مقصوده وروحه عكوف القلب على الله تعالى وجمعيته عليه والخلوة به والانقطاع عن الاشتغال بالخلق والاشتغال به وحده سبحانه بحيث يصير ذكره وحبه والإقبال عليه في محل هموم القلب وخطراته فيستولي عليه بدلها ويصير الهم كله به والخطرات كلها بذكره والتفكر في تحصيل مراضيه وما يقرب منه فيصير أنسه بالله بدلا عن أنسه بالخلق فيعده بذلك لأنسه به يوم الوحشة في القبور حين لا أنيس له ولا ما يفرح به سواه فهذا مقصود الاعتكاف الأعظم) [زاد المعاد في هدي خير العباد: ٨٧/٢، فصل: في هديه صلى الله عليه وسلم في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت]

☐ [فضائل رمضان حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی:ص:٥٣، فصل ثالث: اعتکاف کے بیان میں، ط: کتب خانہ فیضی لاہور]

☐ [حاشية الطحطاوي على المراقي:ص: ٣٨٦، ٣٨٧، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ص: ٥٨٣، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبة العصرية هرات افغانستان]

☐ [الفتاوى الهندية: ٢١٢/١، كتاب الصوم الباب السابع في الاعتكاف، والمندرجات، ط: رشيدية كوئٹہ]

☆ہر ایک کی تفصیل اپنے اپنے عنوان کے تحت دیکھیں!(۱)

اعتکاف کی قضا کا حکم

''اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم'' کے تحت دیکھیں!(ص:۸۵)

اعتکاف کی قضا کب لازم ہوتی ہے؟

☆اعتکاف کی قضا اس وقت واجب ہوتی ہے جب کہ اس آدمی میں قضا کرنے کی قدرت ہو، مثلاً: بیمار ہوگیا، یا ایسا عذر لاحق ہوگیا کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا، اور مسجد میں قیام نہیں کرسکتا تو قضا واجب نہیں ہوگی۔(۲)

اعتکاف کی نذر کا طریقہ

☆......اگر کسی نے ایک رات کے اعتکاف کی نذر کی، یا اس نے کسی ایسے

---

(۱) (وَيَنْقَسِمُ إلَى وَاجِبٍ وهو الْمَنْذُورُ تَنجِيزًا أو تَعليقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في الْعَشْرِ الْأَخِيرِ من رَمَضَانَ وَإِلَى مُسْتَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هَكَذَا في "فَتْحِ الْقَدِيرِ") [الفتاوى الهندية:(۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئته]

[مراقي الفلاح: (ص:۱۷۸، ۱۷۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امداديه]

[حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۲، ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/(ص: ۵۷۷، ۵۷۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان]

(۲) (قال): (وإن كان مريضا حين نذر الاعتكاف فلم يبرأ حتى مات فلا شيء عليه) لأنه ليس للمريض ذمة صحيحة في وجوب أداء الصوم والاعتكاف بناء عليه، ألا ترى أنه لا يلزمه أداء صوم رمضان بشهوده الشهر فكذلك لا يلزمه الأداء بالنذر والفدية تنبني على وجوب الأداء) [المبسوط للسرخسي: ۳/ ۱۳۸، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان]

[الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۴، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ومما يتصل بذلك، ط: رشيدية كوئته]

[بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۸، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما بيان حكمه إذا فسد، ط: سعيد كراچي]

دن کے اعتکاف کی نذر کی جس میں کچھ کھا چکا ہے تو نذر صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر کسی نے یوں کہا کہ اللہ کے لیے میرے ذمہ ایک مہینے کا اعتکاف روزہ کے بغیر واجب ہے، تو اس پر بھی ایک مہینے کا اعتکاف روزوں کے ساتھ واجب ہے، کیوں کہ نذر کے اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا شرط ہے۔(۲)

☆......اگر کسی نے رمضان کے اعتکاف کی نذر کی تو یہ نذر درست ہے۔ اگر اس نے رمضان کے روزے رکھے اور اعتکاف نہیں کیا، تو اس پر اس کی قضا کے لیے روزے کے ساتھ ایک مہینے کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا۔ اور اگر اس نے کسی دوسرے مہینے میں روزے کے بغیر اعتکاف کی قضا کی تو وہ نذر ادا نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) (وَلَوْ فَرَّعُوا عليه بِأَنَّهُ لو نَذَرَ اعتِكَافَ لَيلَةٍ لم يَصِحَّ لِأَنَّ الصَّومَ من شَرطِهِ وَاللَّيلُ ليس بِمَحَلٍّ له وَلَو نَوَى اليَومَ مَعَهَا لم يَصِحَّ "كَذَا في الظَّهِيرِيَّةِ... وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ يَومٍ قد أَكَلَ فيه لم يَصِحَّ ولم يَلزَمهُ شَيءٌ لِأَنَّهُ لا يَصِحُّ بِدُونِ الصَّومِ وَتَأَتِّي بَقِيَّةُ تَفَارِيعِ النَّذرِ) [البحر الرائق: ۳۰۰/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

☐ [الفتاوى الهندية: ۲۱۱/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ولماشروطه، ط: رشيدية كوئٹہ]

☐ [الفتاوى التاتارخانية: ۳۱۴/۲، ۳۱۵، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمی كراچی]

(۲) (وَأَمَّا شُرُوطُهُ)... وَمِنهَا الصَّومُ... وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ لَيلَةٍ او يَومٍ قد أَكَلَ فيه لم يَصِحَّ وَلَو قال لِلَّهِ عَلَيَّ أَن أَعتَكِفَ شَهرًا بِغَيرِ صَومٍ فَعَلَيهِ أَن يَعتَكِفَ وَيَصُومَ كَذَا في الظَّهِيرِيَّةِ) [الفتاوى الهندية: ۲۱۱/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأماشروطه، ط: رشيدية كوئٹہ]

☐ [البحر الرائق: ۳۰۰/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

☐ [الفتاوى التاتارخانية: ۳۱۵/۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمی كراچی]

(۳) (وَأَمَّا شُرُوطُهُ)... وَمِنهَا الصَّومُ... وَيُشتَرَطُ وُجُودُ ذَاتِ الصَّومِ لا الصَّومُ بِجِهَةِ الاعتِكَافِ حتى إنَّ مَن نَذَرَ بِاعتِكَافِ رَمَضَانَ صَحَّ نَذرُهُ كَذَا في الذَّخِيرَةِ فَإِن صَامَ رَمَضَانَ ولم يَعتَكِف كان عليه أَن يَقضِيَ اعتِكَافَ شَهرٍ آخَرَ مُتَتَابِعًا وَيَصُومُ فيه هَكَذَا في المُحِيطِ وَإِن لم يَعتَكِف حتى دخل رَمَضَانُ آخَرُ فَاعتَكَفَ فيه لم يُجزِئهُ لِأَنَّ الصَّومَ صَارَ دَينًا في ذِمَّتِهِ لَمَّا فَاتَ عن وَقتِهِ وَصَارَ مَقصُودًا بِنَفسِهِ وَالمَقصُودُ لا يَتَأَدَّى بِغَيرِهِ حتى لو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ ثُمَّ اعتَكَفَ رَمَضَانَ لا يُجزِيهِ وَلَو أَفطَرَ وَقَضَى صَومَ الشَّهرِ مع الاعتِكَافِ أَجزَأَهُ لِأَنَّ القَضَاءَ مِثلُ الأَدَاءِ هَكَذَا في مُحِيطِ السَّرخَسِيِّ وَالخُلَاصَةِ =

☆......اگر رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کے اعتکاف کی نذر کی اور رمضان میں اعتکاف کیا تو یہ جائز نہیں ہوگا، کیوں کہ نذر کا روزہ مستقل طور پر لازم ہوتا ہے، اور اس کو مستقل رکھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆......اگر اعتکاف میں روزہ توڑ دیا پھر ایک ماہ کے روزے اعتکاف کے ساتھ قضا کیے تو جائز ہے۔(۲)

☆......اگر صبح کے وقت کسی کا نفل روزہ تھا، پھر کچھ وقت گزر جانے کے بعد اس نے یہ کہا کہ اللہ کے لیے آج کے روزہ کا اعتکاف کرنا مجھ پر واجب ہے، تو اس کا اعتکاف صحیح نہیں ہوگا؛ اس لیے کہ واجب اعتکاف، واجب روزہ کے بغیر صحیح نہیں ہوتا، اور صبح کا وقت روزہ نفل تھا، واجب نہیں تھا۔لہٰذا اب واجب نہیں ہوسکتا۔(۳)

اعتکاف کے آداب

''آداب'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:٦٢)

اعتکاف کے ساتھ لاپرواہی

''افسوس'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:١٢٤)

اعتکاف کے لیے خاص طور پر روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے

نفل اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا ضروری نہیں۔اور مسنون اعتکاف صرف

= إذا أصبح الرَّجُل صائما مُتطوّعًا ثُمّ قال في بعض النّهار لِلّٰه عَلَيّ أن اعتكف هذا اليوم فلا اعتكاف في قياس قول ابي حنيفة رَحِمَهُ اللّٰهُ تعالى لِأَنّ الإعتكاف الوَاجب لا يَصِحُّ إلّا بالصَّوم الوَاجب وَالصَّومُ في أوّلِ اليوم انعَقَد تَطوُّعًا فلا يُمكِنُ جعلُهُ وَاجبًا بعد ذلک كَذَا في المُحِيط) [الفتاوى الهندية: (١/ ٢١١) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه،ط:رشيدية كوئته]

[البحر الرائق: ٢/ ٣٠٠،كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراجي]

[المبسوط للسرخسي: ٣/ ١٣٢، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط : دار الكتب العلمية بيروت لبنان]

(١،٢،٣) انظر الى الحاشية السابقة، رقم: ٣، على الصفحة: ١١٠. ((وَأمّا شُرُوطُهُ)...وَمنها)

رمضان میں ہوتا ہے۔ البتہ واجب اعتکاف یا اعتکاف کو فاسد کرنے کے بعد قضا کرنے کی صورت میں روزہ رکھنا ضروری ہے۔ لیکن یہ روزہ خاص اعتکاف کی نیت سے رکھنا ضروری نہیں، بلکہ کسی بھی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف صحیح ہونے کے لیے کافی ہے۔ مثلاً: کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لیے بھی کافی ہے۔ ہاں اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے، نفل روزے اس کے لیے کافی نہیں۔ مثلاً: کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں۔ (۱)

اعتکاف کے لیے شوہر سے اجازت لینا

''عورت کو اعتکاف کرنے کے لیے شوہر سے اجازت لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۹۱)

---

(۱) (وَأَمَّا شُرُوطُهُ)..... وَمِنهَا الصَّومُ وهو شَرطُ الوَاجِبِ منه رِوَايَةً وَاحِدَةً وَظَاهِرُ الرِّوَايَةِ عن أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وهو قَولُهُمَا إنَّ الصَّومَ لَيسَ بِشَرطٍ في التَّطَوُّعِ... وَيُشتَرَطُ وُجُودُ ذَاتِ الصَّومِ لا الصَّومُ بِجِهَةِ الاعتِكَافِ حتى إنْ من نَذَرَ بِاعتِكَافِ رَمَضَانَ صَحَّ نَذرُهُ كَذَا في الذَّخِيرَةِ فَإِن صَامَ رَمَضَانَ ولم يَعتَكِف كان عليه أن يَقضِيَ اعتِكَافَ شَهرٍ آخَرَ مُتَتَابِعًا وَيَصُومَ فيه هَكَذَا في المُحِيطِ وَإِن لم يَعتَكِف حتى دخل رَمَضَانُ آخَرُ فَاعتَكَفَ فيه لم يُجزِئهُ لِأَنَّ الصَّومَ صَارَ دَينًا في ذِمَّتِهِ لَمَّا فَاتَ عن وَقتِهِ وَصَارَ مَقصُودًا بِنَفسِهِ وَالمَقصُودُ لا يَتَأَدَّى بِغَيرِهِ حتى لو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ ثُمَّ اعتَكَفَ رَمَضَانَ لا يُجزِيهِ وَلَو أَفطَرَ وَقَضَى صَومَ الشَّهرِ مع الاعتِكَافِ أَجزَأَهُ لِأَنَّ القَضَاءَ مِثلُ الأَدَاءِ هَكَذَا في مُحِيطِ السَّرَخسِيِّ وَالخُلَاصَةِ إذَا أَصبَحَ الرَّجُلُ صَائِمًا مُتَطَوِّعًا ثُمَّ قال في بَعضِ النَّهَارِ لِلَّهِ عَلَيَّ أَن أَعتَكِفَ هذا اليَومَ فَلَا اعتِكَافَ في قِيَاسِ قَولِ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَنَّ الاعتِكَافَ الوَاجِبَ لا يَصِحُّ إلَّا بِالصَّومِ الوَاجِبِ وَالصَّومُ في أَوَّلِ اليَومِ انعَقَدَ تَطَوُّعًا فَلَا يُمكِنُ جَعلُهُ وَاجِبًا بَعدَ ذلك كَذَا في المُحِيطِ) [الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئته]

☜ [البحر الرائق: ۲/ ۲۹۹، ۳۰۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]

☜ [المبسوط للسرخسي: ۳/ ۱۳۳، ۱۳۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان]

اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے

☆......امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مسنون اور واجب اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے ایسی مسجد میں ہونا ضروری ہے جس میں پانچوں وقتوں کی نماز باقاعدہ جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔(۱)

☆......جس مسجد میں تین یا چار وقتوں کی باقاعدہ جماعت ہوتی ہے، کسی ایک وقت کی جماعت نہیں ہوتی، تو ایسی مسجد میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک واجب اور مسنون اعتکاف درست نہیں، صرف نفلی اعتکاف ہوسکتا ہے۔ البتہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہو یا نہیں دونوں صورتوں میں اعتکاف درست ہے۔ لہٰذا جہاں پانچ وقت نمازوں کو جماعت کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے وہاں جماعت نہ ہونے والی مسجد میں اعتکاف کے لیے نہ بیٹھے، اور جہاں جماعت والی مسجد نہ ملے وہاں صاحبین رحمہما اللہ کے مسلک کے مطابق ایسی مسجد میں بھی اعتکاف کے لیے بیٹھ جائے۔(۲)

---

(۱) (وَصُحِّحَ فِی "فَتْحِ الْقَدِیرِ" عَنْ بَعْضِ الْمَشَایِخِ مَا رُوِیَ عَنْ أَبِی حَنِیفَةَ أَنَّ کُلَّ مَسْجِدٍ لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ مَعْلُومٌ وَیُصَلَّی فِیهِ الْخَمْسُ بِالْجَمَاعَةِ یَصِحُّ الِاعْتِکَافُ فِیهِ) [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

◻ [الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/ ۲۲۱، کتاب الصوم، فصل فی الاعتکاف، ط: رشیدیة کوئٹه]

◻ [الفتاوی التاتارخانیة: ۲/ ۳۱۱، کتاب الصوم،الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، ط: فهمی کراچی]

(۲) (وشرعا(هو الإقامة بنیة) أی بنیة الاعتکاف (فی مسجد تقام فیه الجماعة بالفعل للصلوات الخمس) لقول علی وحذیفة رضی الله عنهما: "لا اعتکاف إلا فی مسجد جماعة". ولأنه انتظار الصلاة علی أکمل الوجوه بالجماعة (فلا یصح فی مسجد لا تقام فیه الجماعة للصلاة) فی الأوقات الخمس (علی المختار) وعن أبی یوسف: الاعتکاف الواجب لا یجوز فی غیر مسجد الجماعة، والنفل یجوز، وهذا فی حق الرجال) [مراقی الفلاح: ۱۷۸، کتاب الصوم، باب الاعتکاف،ط:مکتبه امدادیة ملتان]=

☆......مرد کے لیے ہر قسم کے اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا ضروری ہے، اگر مرد گھر میں اعتکاف کرے گا تو اس کا اعتکاف درست نہ ہوگا۔(۱)

☆......اور عورت گھر میں اعتکاف کے لیے بیٹھے گی مسجد میں نہیں۔(۲)

اعتکاف کے مباحات

''مباحات'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳٥٤)

اعتکاف کے مستحبات

''مستحبات'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۷۱)

اعتکاف مستحب

اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں ہے، اور اس کے لیے کوئی مقدار بھی مقرر

= ▭ [حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۲،۳۸۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی/٥٧٦، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: مکتبہ انصاریة هرات افغانستان]

▭ [انظر الی الحاشیة السابقة]

(۲،۱) (واما شروطه ....ومنها وقوعه في المسجد فلا يصح في بيت ونحوه على أنه لا يصح في كل مسجد بل لا بد أن تتوافر في المسجد الذي يصح فيه الاعتكاف شروط مفصلة في المذاهب مذكورة تحت الخط......

الحنفية قالوا: يشترط في المسجد أن يكون مسجد جماعة، وهو ما له إمام ومؤذن سواء أقيمت فيه الصلوات الخمس أو لا. هذا إذا كان المعتكف رجلا، أما المرأة فتعتكف في مسجد بيتها الذي أعدته لصلاتها، ويكره تنزيها اعتكافها في مسجد الجماعة المذكور، ولا يصح لها أن تعتكف في غير موضع صلاتها المعتاد، سواء أعدت في بيتها مسجدا لها أو اتخذت مكانا خاصا بها للصلاة) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۹۳، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف۔ شروط الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة]

▭ [الفِقهُ الإسلاميُ وأدلّتُهُ: ۲/ ٦۱۰، ٦۲۰، البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتكاف، المبحث الاول: تعريف الاعتكاف و المبحث الثالث: شروط الاعتكاف، ط: الحقانية بشاور]

▭ [الفتاوى الهندية: ۲۱۱/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيديه كوئٹہ]

نہیں ہے۔ ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم وقت کا ہوسکتا ہے۔ لہٰذا جب بھی مسجد میں داخل ہو تو دایاں پاؤں اندر داخل کرتے ہی اعتکاف کی نیت کرلیا کرے، تاکہ نماز اور دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ اعتکاف کا ثواب بھی ملے۔(۱)(۲)

اعتکاف مسجد میں درست ہے

نبی کریم ﷺ نے مسجد ہی میں اعتکاف فرمایا ہے، گھر میں جہاں نوافل وتہجد ادا فرماتے تھے وہاں کبھی اعتکاف نہیں فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ مرد حضرات کے لیے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر اعتکاف کرنا درست نہیں، البتہ عورتوں کے لیے مسجد میں

---

(۱) ((قولُهُ: وَأَقَلُّهُ نفلاً ساعةٌ) لقول محمدٍ في "الأصلِ": إذا دخل المسجِدَ بنِيَّةِ الاعتكافِ فهو مُعتكِفٌ ما أقام، تارِكٌ له إذا خرَجَ، فكانَ ظاهِرَ الرِّوايَةِ، وَاستَنبَطَ المَشايِخُ منه أنَّ الصَّومَ ليس من شرطِهِ على ظاهِرِ الرِّوايَةِ لِأنَّ مبنى النَّفلِ على المُسامَحَةِ حتى جازَت صَلاتُهُ قاعِدًا او رَاكِبًا مع قُدرَتِهِ على الرُّكُوبِ وَالنُّزُولِ.)[البحر الرائق: (۲/۳۰۰) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:سعید کراچی]

[الدر المختار: (۲/۴۴۲،۴۴۳،۴۴۴) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

[حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص:۳۸۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی/(ص:۵۷۸) باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: مکتبہ انصاریۃ ہرات افغانستان]

(۲) (احکام المساجد:...... [۲۱]: ینبغی للجالس في المسجد لانتظار صلاۃ أو اشتغال بعلم أو لشغل آخر من طاعة او مباح: أن ینوی الاعتکاف فإنه یصح وإن قل زمانه......

[۲۹]: یستحب أن یقول عند دخوله المسجد: اعوذ بالله العظیم ووجهه الکریم وسلطانه القدیم من الشیطان الرجیم باسم الله والحمد لله اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل محمد وسلم اللهم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

وإذا خرج من المسجد قال مثله إلا انه یقول: وافتح لی ابواب فضلک.

ویقدم رجله الیمنی في الدخول والیسری في الخروج) [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ: (۱/۳۷۴، ۳۷۵) البابُ الأوَّلُ: الطَّهارَات، الفَصلُ الخامِس: الغُسل، ملحقان بالغسل: الملحق الأول في أحكام المساجد، ط: الحقانیۃ پشاور]

(وأما المستحب: فهو في أي وقت سوی العشر الأخیر ولم یکن منذوراً کأن ینوی الاعتکاف عند دخول المسجد والمدة: مدة یسیرة ولو کانت ماشیاً علی المفتی به.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ: (۲/ ۲۱۶) البابُ الثالث: الصِّیامُ والاعتکاف، الفصلُ الثاني: الاعتِکاف، المبحث الثاني حکم الاعتکاف وما یوجبه النذر علی المعتکف: المطلب الأوّل: حکم الاعتکاف، ط: الحقانیۃ پشاور]

اعتکاف کرنا منع ہے، وہ گھر میں متعینہ جگہ پر اعتکاف کرے گی۔(۱)(۲)

اعتکاف مسنون

☆......اس میں روزہ ہوتا ہی ہے، اس لیے اس کے واسطے روزہ شرط کرنے کی ضرورت نہیں، یعنی رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف سنت مؤکدہ واجب کے قریب ہے۔ یہ بیس تاریخ کی شام کو سورج غروب کے وقت سے شروع ہوجاتا ہے اور عید کا چاند (خواہ انتیس کا ہو یا تیس کا) ہوتے ہی ختم ہوجاتا ہے۔ یہ اعتکاف رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ بڑی پابندی کے ساتھ کیا ہے۔(۳)

---

(۱) (كان صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعتكف العشر الأواخر من رمضان، حتى توفاه الله عزّ وجلّ، وتركه مرة، فقضاه في شوّال. واعتكف مرة في العشر الأول، ثم الأوسط، ثم العشر الأخير، يلتمس ليلة القدر، ثم تبيّن له أنها في العشر الأخير، فداوم على اعتكافه حتى لحق بربه عزّ وجلّ. وكان يأمر بخباءٍ فيُضرب له في المسجد يخلو فيه بربه عزّ وجلّ... وكان إذا اعتكف، دخل قُبّته وحده، وكان لا يدخل بيته في حال اعتكافه إلا لحاجة الإنسان، وكان يُخرِجُ رأسه من المسجد إلى بيت عائشة، فترجّله، وتغسله وهو في المسجد وهي حائض) [زاد المعاد في هدى خير العباد: ۲/ ۸۸، ۸۹، فصل: في هديه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت]

(۲) (انظر الى الحاشية السابقة) "اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!

(۳) ((وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان)أي سنة كفاية كما في البرهان وغيره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة (مستحب في غيره من الأزمنة) هو بمعنى غير المؤكدة (وشرط الصوم) لصحة (الأول) اتفاقا (فقط) على المذهب، وفي "الشامية": (قوله: أي سنة كفاية) نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترك السنة المؤكدة إثما دون إثم ترك الواجب كما مر بيانه في كتاب الطهارة، (قوله: لاقترانها الخ) جواب عما أورد على قوله في الهداية والصحيح أنه سنة مؤكدة لأن النبي واظب عليه في العشر الأواخر من رمضان والمواظبة دليل السنة اه من أن المواظبة بلا ترك دليل الوجوب والجواب كما في العناية أنه عليه الصلاة والسلام لم ينكر على من تركه ولو كان واجبا لأنكر اه ، وحاصله: أن المواظبة إنما تفيد الوجوب إذا اقترنت بالإنكار على التارك،..... (قوله: وشرط الصوم لصحة الأول) أي النذر..... (قوله: على المذهب)راجع لقوله فقط وهو رواية الأصل ومقابله رواية الحسن أنه شرط للتطوع أيضا وهو مبني على اختلاف الرواية في أن التطوع مقدر بيوم أو لا ففي رواية

☆......یہ اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، یعنی محلہ یا بستی میں بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتا ہے، اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب کے اوپر اس کا وبال اور گناہ ہوگا۔(۱)

= فلم يكن الصوم شرطا له وعلى رواية تقديره بيوم وهي رواية الحسن أيضا يكون الصوم شرطا له كما في البدائع وغيرها

قلت: ومقتضى ذلك أن الصوم شرطا أيضا في الاعتكاف المسنون لأنه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلا صوم لمرض أو سفر، ينبغي أن لا يصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل به إقامة سنة الكفاية ويؤيده قول "الكنز": "سن لبث في مسجد بصوم ونية"، فإنه لا يمكن حمله على المنذور لتصريحه بالسنية ولا على التطوع لقوله بعده: "وأقله نفلا ساعة" فتعين حمله على المسنون سنة مؤكدة فيدل على اشتراط الصوم فيه، وقوله في "البحر" لا يمكن حمله عليه لتصريحهم بأن الصوم إنما هو شرط في المنذور فقط دون غيره فيه نظر لأنهم إنما صرحوا بكونه شرطا في المنذور غير شرط التطوع، وسكتوا عن بيان حكم المسنون لظهور أنه لا يكون إلا بالصوم عادة ولهذا قسم في متن الدرر الاعتكاف إلى الأقسام الثلاثة المنذور والمسنون والتطوع) [الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى]

☐ [البحر الرائق: ۲/ ۲۹۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى]

☐ [حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۸۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچى/ ص: ۵۷۷، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان]

(۱) ((وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان) أى سنة كفاية كما في البرهان وغيره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة (مستحب في غيره من الأزمنة) هو بمعنى غير المؤكدة (وشرط الصوم) لصحة (الأول) اتفاقا (فقط) على المذهب) وفي "الشامية": (قوله: أى سنة كفاية) نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترك السنة المؤكدة إثما دون إثم ترك الواجب كما مر بيانه في كتاب الطهارة.) [الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى]

☐ [الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ: (۲/ ۶۱۶) البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتكاف، المبحث الثاني: حكم الاعتكاف......، ط: الحقانية پشاور]

☐ [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/ ۳۹۲) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، أقسامه وملله، ط: دار الحديث القاهرة]

☆......بڑی بستی یا شہر کے ایک سے زائد محلے ہوتے ہیں، تو ہر محلے والوں پر عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ لہٰذا بڑی بستی یا شہر کے کسی ایک محلے کا اعتکاف دوسرے محلے والوں کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ جس محلہ یا جس گاؤں میں اعتکاف کیا گیا ہے اسی بستی یا گاؤں والوں کا سنت کفایہ ادا ہو جائے گا، خواہ اعتکاف کرنے والے نے کسی دوسرے محلے یا بستی سے آکر اعتکاف کیا ہو۔(۱)

اعتکاف مسنون ٹوٹ جائے

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں ہے، بلکہ آخری عشرہ کے باقی دنوں میں نفل اعتکاف کی نیت سے بھی اعتکاف کو جاری رکھا جاسکتا ہے، اور اگر چاہے تو قضا کی نیت سے دوبارہ اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے۔(۲)

اعتکاف مسنون میں استثنا

''استثنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۸۳)

اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے

معتکف کو اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ وہ واجب، مسنون اور مستحب اعتکاف میں سے کون سا اعتکاف کرنا چاہتا ہے، اور جس مسجد میں اعتکاف کرنے کے لیے بیٹھنا چاہتا ہے وہ اس مسجد میں درست ہوتا ہے یا نہیں؟(۳)

---

(۱) (انظر الى الحاشية السابقة) (وسنة مؤكدة في العشر الأخير)

(۲) [احسن الفتاوی ۴/۵۱۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، اعتکاف ٹوٹنے پر حکم قضا، ط: سعید کراچی]

(۳) (وَيَنقَسِمُ إلى وَاجِبٍ وهو المَنذُورُ تَنجِيزًا او تعليقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في العَشرِ الأخيرِ من رَمَضَانَ وَإِلَى مُستَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هَكَذَا في "فَتحِ القَدِيرِ") [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئٹه] =

اعتکاف میں حرام ہے

"حرام ہے" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۲)

اعتکاف میں حیض آجائے

☆......اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو اعتکاف چھوڑ دے، اس حالت میں اعتکاف درست نہیں، لیکن پاک ہونے کے بعد ایک دن کی قضا کرنا ضروری ہے، اگر یہ قضا رمضان ہی میں کی تو رمضان ہی کا روزہ کافی ہوگا، اور اگر رمضان کے بعد قضا کی تو اس دن روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۱)(۲)

اعتکاف واجب

☆......اگر کسی نے اعتکاف کی منت (نذر) مانی، خواہ نذر غیر معلق ہو، جیسے کوئی شخص کسی شرط کے بغیر اعتکاف کی نذر کرے کہ میں اللہ کے لیے تین دن کا اعتکاف کروں گا، یا معلق ہو جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے گا تو میں اللہ کے لیے دو دن کا اعتکاف کروں گا، تو یہ اعتکاف کرنا واجب ہوگیا، اور

= [مراقی الفلاح: (ص: ۱۷۸، ۱۷۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: امدادیہ]
[حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۸۲، ۳۸۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی/ (ص: ۵۷۷، ۵۷۸) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: مکتبہ لتجاریۃ ھرات الفانستان]

(۱) (وَلَو حَاضَت المَرأَۃُ فِی حَالِ الِاعتِکَافِ فَسَدَ اعتِکَافُهَا لِأَنَّ الحَیضَ یُنَافِی أَهلِیَّۃَ الِاعتِکَافِ لِمُنَافَاتِهَا الصَّومَ لِهَذَا وَلِهَذَا مُنِعَت مِن انعِقَادِ الِاعتِکَافِ فَتُمنَعُ مِن البَقَاءِ) [بدائع الصنائع: ۱۱۶/۲، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ۔ ط: سعید کراچی]
[الفتاوی الھندیۃ: ۲۱۱/۱، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما شروطه، ط: رشیدیۃ کوئٹہ]
[الدر مع الرد: ۴۴۱/۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

(۲) "اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!

اس کے ساتھ خود بخود روزہ بھی واجب ہوگیا، کیونکہ واجب اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے، جب کوئی شخص اعتکاف کرے گا تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا، بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔

☆.....اسی وجہ سے اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ فضول سمجھی جائے گی، کیوں کہ رات روزہ کا محل نہیں، ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے، یا صرف چند دن کی نیت کرے تو پھر رات خود بخود داخل ہو جائے گی، اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔ اور صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات خود بخود داخل نہیں ہوگی۔

☆.....اعتکاف کے لیے خاص کر کے روزے رکھنا ضروری نہیں، خواہ کسی بھی غرض سے روزہ رکھا جائے واجب اعتکاف درست ہونے کے لیے کافی ہے، مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لیے بھی کافی ہے، ہاں اس روزہ کا واجب ہونا ضروری ہے، نفل روزے اس کے لیے کافی نہیں، مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور اس کے بعد اسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہیں، اگر کوئی شخص پورے رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کر سکے تو کسی اور مہینے میں اس کے بدلے کر لینے سے اس کی نذر پوری ہو جائے گی، مگر مسلسل روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

(۱) (وَأَمَّا شُرُوطُهُ) ..... وَمِنْهَا الصَّوْمُ ..... وَيُشْتَرَطُ وُجُودُ ذَاتِ الصَّوْمِ لَا الصَّوْمُ بِجِهَةِ الِاعْتِكَافِ حَتَّى إنَّ مَنْ نَذَرَ بِاعْتِكَافِ رَمَضَانَ صَحَّ نَذْرُهُ كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ فَإِنْ صَامَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ اعْتِكَافَ شَهْرٍ آخَرَ مُتَتَابِعًا وَيَصُومُ لَهُ هَكَذَا فِي الْمُحِيطِ وَإِنْ لَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى دَخَلَ رَمَضَانُ آخَرُ فَاعْتَكَفَ فِيهِ لَمْ يُجْزِئْهُ لِأَنَّ الصَّوْمَ صَارَ دَيْنًا فِي ذِمَّتِهِ لَمَّا فَاتَ عَنْ وَقْتِهِ وَصَارَ مَقْصُودًا بِنَفْسِهِ وَالْمَقْصُودُ لَا يَتَأَدَّى بِغَيْرِهِ حَتَّى لَوْ نَذَرَ اعْتِكَافَ شَهْرٍ ثُمَّ اعْتَكَفَ رَمَضَانَ لَا يُجْزِيهِ وَلَوْ أَفْطَرَ وَقَضَى صَوْمَ الشَّهْرِ مَعَ الِاعْتِكَافِ أَجْزَأَهُ لِأَنَّ الْقَضَاءَ مِثْلُ الْأَدَاءِ هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ وَالْخُلَاصَةِ إذَا أَصْبَحَ الرَّجُلُ صَائِمًا مُتَطَوِّعًا ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ النَّهَارِ لِلَّهِ عَلَيَّ أَنْ أَعْتَكِفَ هَذَا الْيَوْمَ فَلَا اعْتِكَافَ ؛

اعتکاف واجب کاحکم

اعتکاف واجب کا حکم یہ ہے کہ اس کا ادا کرنا واجب اور چھوڑ نا گناہ ہے، جیسے کسی نے کہا تین دن کے اعتکاف کی نذر مانتا ہوں، یا کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے گا تو میں تین دن کا اعتکاف کروں گا، ان دونوں صورتوں میں اس پر اعتکاف واجب ہوجائے گا، البتہ دوسری صورت میں کام ہونے کے بعد واجب ہوگا۔(۱)

اعتکاف واجب کے لیے روزہ شرط ہے

☆......واجب اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے، روزہ کے بغیر واجب اعتکاف درست نہیں ہوگا۔(۲)

= فی قیاسِ قولِ ابی حنیفۃ رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ لِأنَّ الاعتِکافَ الوَاجِبَ لَا یَصِحُّ إلّا بِالصَّوم الوَاجِب وَالصَّومُ فی أوّلِ الیَوم انعَقَدَ تَطَوُّعًا فَلا یُمکِنُ جَعلُہُ وَاجِبًا بَعدَ ذٰلک کَذا فی المُحِیط) [الفتاوی الھندیۃ: ۱/ ۲۱۱، کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وأماشروطہ،ط:رشیدیۃ کوئٹہ]

[البحر الرائق: ۲/ ۳۰۰، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:سعید کراچی]

[المبسوط للسرخسي:۳/ ۱۳۳، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط : دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان]

(۱) (ومن نذر نذرا مطلقا أو معلقا بشرط وکان من جنسہ واجب) ... (وھو عبادۃ مقصودۃ) ... (ووجد الشرط) أی المعلق بہ (لزم الناذر) لحدیث "من نذر وسمی فعلیہ الوفاء بما سمی" (کصوم وصلاۃ وصدقۃ ووقف (واعتکاف) ... (الدر مع الرد: ۳/ ۷۳۵، کتاب الأیمان، مطلب فی أحکام النذر، ط: سعید)

[البحر الرائق: ۴/ ۲۹۳، ۲۹۵، کتاب الأیمان، ط: سعید]

[طحطاوی علی الدر: ۲/ ۳۳۸، کتاب الأیمان، ط: رشیدیۃ]

(۲) ((وھو) لثلاثۃ السام (واجب بالنذر)...(وشرط الصوم)لصحۃ (الأول) اتفاقا (فقط)علی المذھب (فلو نذر اعتکاف لیلۃ لم یصح)وإن نوی معھا الیوم لعدم محلیتھا للصوم ...اھ.وفی "الشامیۃ": (قولہ: وشرط الصوم لصحۃ الأول)أی النذر حتی لوقال:للہ علیّ أن أعتکف شھرا بغیر صوم فعلیہ أن یعتکف ویصوم،"بحر" عن "الظھیریۃ"...وقولہ فی" البحر": لا یمکن حملہ علیہ لتصریحھم بأن الصوم إنما ھو شرط فی المنذور فقط دون غیرہ .) [الدرمع الرد : (۲/ ۴۴۱، ۴۴۲) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی]

[البحر الرائق: ۲/ ۲۹۹، ۳۰۰،کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط : سعید کراچی]

[حاشیۃالطحطاوی علی المراقی:ص: ۳۸۳، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: میرمحمدکتب خانہ کراچی]

☆......اگر کسی نے نذر کا اعتکاف ادا کیا مگر روزہ نہیں رکھا تو اس کا واجب اعتکاف ادا نہیں ہوگا، دوبارہ روزہ کے ساتھ اعتکاف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی نے روزہ کے بغیر اعتکاف کی نذر مانی، مثلاً یہ کہا کہ میرے ذمہ میں روزہ کے بغیر ایک مہینہ کا اعتکاف ہے تب بھی اس پر روزہ کے ساتھ ایک ماہ کا اعتکاف کرنا واجب ہوگا۔(۲)

اعتکاف ہر محلہ میں سنت ہے

☆......شہر کی صرف ایک مسجد میں اعتکاف کرنے سے پورے شہر والوں کی طرف سے سنت کفایہ ادا نہیں ہوگی۔(۳)

☆......جس طرح محلہ کی ہر مسجد میں تراویح کی جماعت قائم کرنا سنت کفایہ ہے اسی طرح ہر مسجد میں اعتکاف کے لیے بیٹھنا بھی سنت کفایہ ہے۔(۴)

اعتکاف ہر مسجد میں ہوسکتا ہے

قرآن مجید کی آیت ﴿وَأَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ سے ثابت ہوتا ہے

(۲،۱) (وأما شروطه)...ومنها الصوم... ولو نذر اعتكاف ليلة أو يوم قد أكل فيه لم يصح ولو قال لله علي أن أعتكف شهرا بغير صوم فعليه أن يعتكف ويصوم كذا في "الظهيرية"..)[الفتاوى الهندية: ۲۱۱/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئٹہ]. (ولو نذر اعتكاف ليلة لم يصح سواء كان نواها فقط أو لم تكن له نية فإن نوى اليوم معها لم يصح كما في المناة عن "الظهيرية".) [البحر الرائق: ۳۰۰/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

[رد المحتار: ۴۴۲/۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]

[حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی]

(۴،۳) (انظر الی الحاشیة السابقة) "اعتکاف مسنون" عنوان کے تحت مکمل تخریج کو دیکھیں!

کہ اعتکاف ہر مسجد میں ہوسکتا ہے۔(۱)

اعمال

☆......اعتکاف کے دوران چوں کہ انسان دوسرے تمام کاموں سے الگ ہو کر مسجد میں جا کر رہتا ہے، دنیاوی کسی کام سے اس کا تعلق باقی نہیں رہتا، اس لیے اس وقت کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور اس کو فضول باتوں میں، گپ شپ میں یا سونے میں ضائع نہیں کرنا چاہیے، زیادہ سے زیادہ تلاوت، عبادت، اللہ کا ذکر، تسبیحات اور اوراد میں صرف کرنا چاہیے۔

☆......اعتکاف کے لیے کوئی خاص نفلی عبادتیں نہیں ہیں، بلکہ جس وقت جس عبادت کی توفیق ہو جائے اسے غنیمت سمجھنا چاہیے، البتہ بعض عبادتیں ایسی ہیں جن کی عام حالات میں توفیق نہیں ہوتی، اعتکاف ان عبادتوں کو انجام دینے کا بہترین سنہرا

(۱) (وظاهر قوله "وأنتم عاكفون في المساجد" يبيح الاعتكاف في سائر المساجد لعموم اللفظ ومن اقتصر به على بعضها فعليه بإقامة الدلالة وتخصيصه بمساجد الجماعات لا دلالة عليه كما أن تخصيص من خصه بمساجد الأنبياء لما لم يكن عليه دليل سقط اعتباره)[أحكام القرآن للجصاص: ۳۰۲/۱، باب الاعتكاف، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت]

☜ [أحكام القرآن الكريم للطحاوي: ۳۶۱/۱، ۳۶۳، كِتَابُ الاعتِكَافِ، قَالَ الله تعالى: وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُم عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ، ط: مركز البحوث الإسلامية التابع لوقف الديانة التركي استانبول]

☜ [الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: ۳۳۲/۲، ۳۳۳، السابعة والعشرون: قوله تعالى: وَأَنْتُم عَاكِفُونَ، ط: دار عالم الكتب الرياض المملكة العربية السعودية].

☜ (وَأَطْلَقَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَفَادَ أَنَّ الِاعْتِكَافَ يَصِحُّ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ وَصَحَّحَهُ فِي غَايَةِ الْبَيَانِ لِإِطْلَاقِ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿ وَأَنْتُم عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ [البقرة: ۱۸۷] وَصَحَّحَ قَاضِيخَانْ فِي فَتَاوَاهُ: أَنَّهُ يَصِحُّ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ لَهُ أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ ...اهـ.)[البحر الرائق: ۳۰۱/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

☜ [بدائع الصنائع: ۱۱۲/۲، ۱۱۳، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما شرائط صحته، ط: سعيد كراچی]

☜ [الدر مع الرد: ۴۴۰/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]

موقع ہے، اس لیے تہجد کی نماز، صلوٰۃ التسبیح، صلوٰۃ الحاجت، تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، اشراق کی نماز، چاشت کی نماز، زوال کے بعد والی نماز اور اوابین کی نمازیں پڑھنے کی عادت بنالینی چاہیے، تاکہ اعتکاف سے نکلنے کے بعد بھی ان نمازوں کی عادت باقی رہے، باقی ان نمازوں کی تفصیلات ان کے عنوانات کے تحت دیکھیں!

افسوس

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ہجرت کر کے تشریف لانے کے بعد ہمیشہ دوام اور پابندی سے رمضان المبارک میں اعتکاف کرتے رہے، اور وصال تک پابندی سے کرتے رہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی بیویوں نے اس کو زندہ رکھا اور صحابہ کرام اس پر عمل کرتے رہے، لیکن آج امت کی اکثریت نے اس سنت کو چھوڑ دیا، اور اس کو معمولی سمجھنے لگے، بوڑھوں، ریٹائرڈ اور بے کار لوگوں کا کام خیال کرنے لگے۔

عظیم محدث ابن شہاب زہری نہایت حیرت اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑا، لوگوں نے اسے نظر انداز کر دیا ہے، اس سے لاپرواہی برت لی ہے۔(۱)

افضل ترین مقام

اعتکاف کے لیے افضل ترین مقام مسجد حرام ہے، اس کے بعد مسجد نبوی، اس کے بعد مسجد بیت المقدس، پھر بستی اور محلّہ کی جامع مسجد جہاں پانچ وقت نماز

---

(۱) کان الزهری یقول: "عجباً من الناس کیف ترکوا الاعتکاف، و رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یفعل الشیء ویترکه، وما ترک الاعتکاف حتی قبض". (عمدة القاری: ۱۱/۱۴۰) کتاب الاعتکاف، ط: مکتبه رشیدیه، سرکی روڈ، کوئٹه پاکستان)

جماعت کے ساتھ پابندی سے ہوتی ہو، پھر محلے کی وہ جامع مسجد جس میں نمازی زیادہ ہوتے ہوں۔(۱)

افطار مسجد میں کرنا

''معتکف کے ساتھ افطار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۹۷)

اکیسویں رات میں اعتکاف میں بیٹھنے کا حکم

☆......اکیسویں رات میں اعتکاف میں بیٹھنے سے سنت اعتکاف ادا نہیں ہوگا، بلکہ نفل اعتکاف ہو جائے گا، سنت اعتکاف کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی، اس کا اجر بھی نہیں ملے گا، البتہ نفل اعتکاف کا ثواب ملے گا۔(۲)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف کیا ہے، اور یہ رمضان کی بیسویں تاریخ کی شام ہی سے پورا ہو سکتا ہے اس کے بعد نہیں۔(۳)

اگالدان

''تھوکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۷۸)

امام کا کمرہ

''موذن کا کمرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۴۰۷)

انتظار کرنا

''قبض'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:)۳۲۶

(۱) ''اعتکاف کی افضل جگہ'' کے عنوان کے تحت اس کی مکمل تخریج دیکھیں!
(۳،۲) ''آخری عشرہ'' کے عنوان کے تحت اس کی مکمل تخریج کو دیکھیں!

انزال

"مباشرت" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۳۰۹)

انزال ہونا

"جماع" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۸۶)

ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ مسجد نبوی میں معتکف تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے چپ چاپ بیٹھ گیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں، کیا بات ہے؟ اس نے کہا اے رسول اللہ کے چچا کے بیٹے! میں بیشک پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے کہا، اس قبر والے کی عزت کی قسم میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اچھا کیا میں اس سے تیری سفارش کروں؟ اس نے عرض کیا جیسے آپ مناسب سمجھیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے، اس شخص نے عرض کیا، آپ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا بھولا نہیں ہوں بلکہ میں نے اس قبر والے (ﷺ) سے سنا ہے، اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گزرا (یہ لفظ کہتے ہوئے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے کہ "جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے پھرے اور کوشش کرے، اس کے لیے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے، اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں، جن کی مسافت آسمان اور زمین کے

درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے"۔(جب ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو دس برس کے اعتکاف کی فضیلت کی کیا مقدار ہوگی، انداز ہ کرلیں۔)(۱)

نوٹ: کسی مسلمان کی حاجت پوری کرنے کے لیے بھی مسجد سے نکلنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، اگر اعتکاف واجب اور سنت مؤکدہ ہے تو قضا واجب ہوگی، اور اگر نفلی ہے تو قضا نہیں ہوگی۔(۲)

ایک ماہ کا اعتکاف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان المبارک کے پورے ایک ماہ یعنی تینوں عشروں کا اعتکاف کرنا ثابت ہے، لہٰذا پورے مہینے کا اعتکاف بھی سنت سے ثابت ہے، مشائخ اور صوفیاء کرام کے یہاں رمضان المبارک کا پورا ایک ماہ اعتکاف کرنے کا رواج ہے، خاص طور پر مریدین اپنے شیخ کی صحبت میں رہ کر پورے مہینے کا اعتکاف کیا کرتے ہیں، یہ مشائخ اور صوفیاء کرام کا اختراع اور مبالغہ نہیں ہے، بلکہ یہ

---

(۱) [أخبرنا أبو الحسن... عن عطاء عن ابن عباس أنه كان معتكفا في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاه رجل فسلم عليه ثم جلس فقال له ابن عباس: يا فلان أراك كئيبا حزينا قال: نعم يا ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم لفلان علي حق لا وحرمة صاحب هذا القبر ما أقدر عليه قال ابن عباس: أفلا أكلمه فيك قال: إن أحببت قال: فانتعل ابن عباس ثم خرج من المسجد فقال له الرجل: أنسيت ما كنت فيه قال: لا ولكني سمعت صاحب هذا القبر صلى الله عليه وسلم والعهد به قريب فدمعت عيناه وهو يقول: "من مشى في حاجة أخيه وبلغ فيها كان خيرا من اعتكاف عشر سنين ومن اعتكف يوما ابتغاء وجه الله تعالى جعل الله بينه وبين النار ثلاث خنادق أبعد ما بين الخافقين" [شعب الإيمان للبيهقي: ۳/۴۲۴، الباب الرابع و العشرون من شعب الإيمان و هو باب في الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت]

[المعجم الأوسط للطبراني: ۷/۲۲۰، ط: دار الحرمين القاهرة]

[كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ۸/۵۳۲، كتاب الصوم من قسم الأقوال، الباب الأول: في صوم الفرض، الفصل السابع: في الاعتكاف وليلة القدر الاعتكاف، ط: مؤسسة الرسالة بيروت]

(۲) ["اعتکاف توڑنا ان صورتوں میں جائز ہے" کے عنوان کے تحت اس کی مکمل تخریج کو دیکھیں!]

حدیث اور روایت سے ثابت ہے، البتہ شروع کے بیس دن کا اعتکاف نفل ہوگا، اور آخری عشرہ کا سنت مؤکدہ ہوگا۔(۱)

---

(۱) عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتكف العشر الأول من رمضان ثم اعتكف العشر الأوسط في قبة تركية ثم طلع رأسه فقال إني اعتكفت العشر الأول ألتمس هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الأوسط ثم أتيت فقيل لي إنها في العشر الأواخر فمن كان اعتكف معي فليعتكف العشر الأواخر فقد أريت هذه الليلة ثم أنسيتها وقد رأيتني أسجد في ماء وطين من صبيحتها فالتمسوها في العشر الأواخر والتمسوها في كل وتر (مشكوٰة المصابيح (ص ۱۸۱، ۱۹۰، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، الفصل الأول، قديمي)

بات

☆......معتکف ضروری باتیں کرسکتا ہے، غیر ضروری دنیوی باتیں اگرچہ گناہ کی نہ ہوں پھر بھی مسجد میں درست نہیں ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی شخص مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے لگتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں "اسکت یا وليّ الله" (اے اللہ کے ولی چُپ رہ) اور اگر چپ نہیں رہتا اور بات چیت جاری رکھتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں" اسکت يابغيض الله" (اے اللہ کے دشمن چُپ رہ) اس کے بعد اگر دنیوی باتوں میں لگا رہتا ہے تو کہتے ہیں "اسکت لعنة الله عليك" (تجھ پر اللہ کی لعنت، چپ رہ)۔(۱)

☆......اگر معتکف کو ضرورت ہو تو دنیا کی مباح بات مسجد میں کرسکتا ہے،

---

(۱) قال النبي صلى الله عليه وسلم : يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم في أمر دنياهم ليس لله فيهم حاجة فلاتجالسوهم .

قال العراقي : أخرجه البيهقي في الشعب من حديث الحسن مرسلاً وأسنده الحاكم في حديث أنس وصحح إسناده ولابن حبان نحوه من حديث ابن مسعود اهـ .

قلت : لفظ حديث ابن مسعود سيأتي على الناس زمان يقعدون في المجالس حلقًا حلقًا إنما همتهم الدنيا فلاتجالسوهم فإنه ليس لله فيهم حاجة ولفظ حديث أنس عند الحاكم يأتي على الناس زمان يتحلقون في مساجدهم وليس همهم إلا الدنيا ليس لله فيهم حاجة فلاتجالسوهم ولفظ البيهقي المرسل مثل ما ساقه المصنف غير أنه قال فلا تجالسوهم فليس لله فيهم حاجة وأورد ابن الحاج في المدخل حديثًا مرفوعًا بلفظ إذا أتى الرجل المسجد فأكثر من الكلام فتقول الملائكة له اسكت يا ولي الله فإن زاد فتقول له اسكت يا بغيض الله فإن زاد فتقول اسكت عليك لعنة الله والله أعلم .(إحياء علوم الدين : (۱/ ۲۳۰) الباب روى عمر ابن عبد الله ، ط: دار العاصمة للنشر الرياض)

لیکن غیر معتکف کے لیے اس کی اجازت نہیں ہے، ایسی ضرورت ہو تو مسجد سے باہر نکل کر دنیا کی بات کرے۔(۱)

بات چیت کرنا

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والا جب کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے مسجد سے باہر نکلے تو اسے بات چیت کرنا جائز نہیں، یہ غلط ہے، چلتے چلتے بات چیت کرنا جائز ہے، ہاں بات چیت کے لیے یا کسی اور کام کے لیے ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

بات زیادہ کرنا

☆......امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زیادہ بات چیت کرنے سے قلب

---

(۱)(وَأَمَّا الثَّالِثُ: وهو أنَّهُ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ فَلِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾. [الإسراء: ۵۳] وهو بِعُمُومِهِ يَقْتَضِي أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ خَارِجَ المَسْجِدِ إِلَّا بِخَيْرٍ فَالمَسْجِدُ أَوْلَى كَذَا فِي "غَايَةِ البَيَانِ". وفي "التَّبْيِينِ": وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيْرِ خَيْرٍ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيْرِ المُعْتَكِفِ فَمَا ظَنُّكَ بِالمُعْتَكِفِ ه. وَظَاهِرُهُ أَنَّ المُرَادَ بِالخَيْرِ هُنَا مَا لَا إِثْمَ فِيهِ فَيَشْمَلُ المُبَاحَ وَبِغَيْرِ الخَيْرِ مَا فِيهِ إِثْمٌ وَالأَوْلَى تَفْسِيرُهُ بِمَا فِيهِ ثَوَابٌ يَعْنِي أَنَّهُ يُكْرَهُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالمُبَاحِ بِخِلَافِ غَيْرِهِ وَلِهَذَا قَالُوا الكَلَامُ المُبَاحُ فِي المَسْجِدِ مَكْرُوهٌ يَأْكُلُ الحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الحَطَبَ صَرَّحَ بِهِ "فَتْحُ القَدِيرِ" قُبَيْلَ بَابِ الوِتْرِ لَكِنْ قَالَ الأَسْبِيجَابِيُّ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَحَدَّثَ بِمَا لَا إِثْمَ فِيهِ وَقَالَ فِي "الهِدَايَةِ": لَكِنَّهُ يَتَجَانَبُ مَا يَكُونُ مَأْثَمًا)(البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي).

🗁 الدر مع الرد: ۴۵۰/۲ باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراجي.

🗁 حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۴، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراجي/ص: ۵۸۱، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

(۲) (وَأَشَارَ إِلَى أَنَّهُ لَوْ خَرَجَ لِحَاجَةِ الإِنْسَانِ ثُمَّ ذَهَبَ لِعِيَادَةِ المَرِيضِ أَوْ لِصَلَاةِ الجَنَازَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ لِذَلِكَ قَصْدٌ فَإِنَّهُ جَائِزٌ بِخِلَافِ مَا إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةِ الإِنْسَانِ وَمَكَثَ بَعْدَ فَرَاغِهِ أَنَّهُ يَنْتَقِضُ). (البحر الرائق: ۳۰۲/۲، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي)

🗁 بدائع الصنائع: ۱۱۵/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، و محظوراته... الخ، ط: سعيد كراجي.

مردہ ہوجاتا ہے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی قابلیت ہی نہیں رہتی، ایک موقعہ پر لکھتے ہیں: ''جتنی دیر فضول بات چیت میں مشغول رہا، اگر یہ وقت اللہ کے ذکر میں لگاتا تو نیکیوں کا کتنا بڑا خزانہ جمع ہوجاتا، بھلا خزانے کو چھوڑنا اور مٹی کے ڈھیلے کو جمع کرنا کون سی عقلمندی ہے؟ فضول بات کرنے کی عادت جنت میں جانے سے روکنے والی چیز ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کا کفیل ہوگیا، میں اس کے لیے جنت کا کفیل ہوں۔(۱)

بات کرنے میں لگا رہا

☆......معتکف وضو کرنے کے لیے نکلا، وضو کرنے کے بعد وضو خانہ میں

---

(۱) واما المزاح فمطايبة وفيه انبساط وطيب قلب فلم ينهى عنه فاعلم أن المنهي عنه الإفراط فيه او المداومة عليه أما المداومة فلأنه اشتغال باللعب والهزل فيه واللعب مباح ولكن المواظبة عليه مذمومة وأما الإفراط فيه فإنه يورث كثرة الضحك وكثرة الضحك تميت القلب وتورث الضغينة في بعض الأحوال وتسقط المهابة والوقار فما يخلو عن هذه الأمور فلا يلم. (إحياء علوم الدين: ۲۱۱/۳، كتاب آفات اللسان، ط: دار المعرفة)

🗀 حدثنا محمد بن أبي بكر المقدمي حدثنا عمر بن علي سمع أبا حازم عن سهل بن سعد: عن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة. (صحيح البخاري: (۹۵۸/۲) كتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

🗀 رياض الصالحين للنووي: (ص: ۳۳۵) كتاب الأمور المنهي عنها، باب تحريم الغيبة والأمر بحفظ اللسان، ط: الميزان.

🗀 كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ۵۵۲/۳ برقم الحديث: ۷۸۷۳، الكتاب الثالث في الأخلاق، في كتاب الأخلاق من قسم الأقوال الباب الثاني: في الأخلاق والأفعال المذمومة الفصل الثالث: في أخلاق وأفعال مذمومة تختص باللسان، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

🗀 وقال سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من يتكفل لي بما بين لحييه ورجليه أتكفل له بالجنة". حديث سهل بن سعد: "من يتوكل لي بما بين لحييه ورجليه أتوكل له بالجنة". رواه البخاري. (إحياء علوم الدين: (۱۰۹/۳) كتاب آفات اللسان بيان عظيم خطر اللسان و فضيلة الصمت، ط: دار المعرفة)

بات کرنے میں لگا رہا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

☆......معتکف استنجا اور پاخانہ کرنے کے لیے گیا اور فارغ ہونے کے بعد وہاں یا راستہ میں کسی سے رک کر بات کرنے میں لگا رہا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

باتھ روم کے لیے نکلنا

''بیت الخلاء کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱٤٥)

بال بنوانے کے لیے نکلنا

معتکف کے لیے سر منڈانے اور بال بنوانے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا درست نہیں ہے اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۳)

(۲،۱) (قوله: أو حاجة طبيعية) أى يدعو إليها طبع الإنسان ولو ذهب بعد أن خرج إليها لعيادة مريض أو صلاة جنازة من غير أن يكون لذلك قصدا جاز بخلاف ما إذا خرج لحاجة الإنسان ومكث بعد فراغه فإنه ينتقض اعتكافه عند الإمام. "بحر". (حاشية الطحطاوى على المراقى :ص: ۳۸۳، كتاب الصوم باب الاعتكاف ،ط: مير محمد كتب خانه كراچى/،ص: ، كتاب الصوم باب الاعتكاف ،ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان)

☐ الدر مع الرد: ۴۴۵/۲ باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچى .

☐ بدائع الصنائع: ۱۱۴/۲ ، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف فصل: وأما ركن الاعتكاف ، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچى.

(۳) (ولا يخرج منه) أى من معتكفه، ... (إلا لحاجة شرعية)... (أو) حاجة (طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام "لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان"... (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم به. (مراقى الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان)

☐ فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا ولا نهارا إلا بعذر وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع فى الاعتكاف وما يفسده، ط: رشيديه كوئته)

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى :ص: ۳۸۳، كتاب الصوم باب الاعتكاف ،ط: مير محمد كتب خانه كراچى/ص: ۵۷۹،۵۷۸ باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان.

سر منڈوانا یا بال بنوانا ضروری ہو تو اعتکاف کی جگہ میں چادر وغیرہ بچھا کر منڈوا سکتا ہے، بال بنوا سکتا ہے، اور اس بات کا خیال رکھے کہ بال وغیرہ مسجد میں نہ گریں ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

بالغ ہونا

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، بلکہ سمجھ دار ہونا اور اعتکاف کے مفہوم سے واقف ہونا ضروری ہے۔(۲)

بال کو صاف رکھنا

معتکف کو اعتکاف کے دوران بدن اور بال صاف ستھرے رکھنے چاہئیں اور کپڑے بھی صاف ستھرے پہننے چاہئیں، پراگندہ بال، میلے کچیلے کپڑوں سے احتراز کرنا چاہیے، اللہ کے گھر مسجد کا ادب یہ ہے کہ صاف ستھرا، بہتر حال میں اچھے کپڑے اور پاک صاف بدن کے ساتھ رہے اور خوشبو وغیرہ بھی استعمال کرے۔

جیسا کہ یہ باتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات سے معلوم ہوتی ہیں۔

---

(۱) سُئِلَ ابو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عن المُعتَكِف إذَا احتَاجَ إلَى الفَصدِ أو الحِجَامَةِ هل يَخرُجُ ؟ فقال: لا . (الفتاوى الهندية: ۵/۳۲۰، ۳۲۱، كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ ،البَابُ الخَامِسُ في آدَابِ المَسجِدِ وَالقِبلَةِ...اہ،ط:رشیدیہ کوئٹہ)

(۲) وَأَمَّا البُلُوغُ فَلَيسَ بِشَرطٍ لِصِحَّةِ الاعتِكَافِ فَيَصِحُّ من الصَّبِيِّ العَاقِلِ.(الفتاوى الهندية : (۱/۲۱۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأماشروطه،ط:رشيدية كوئٹه)

بدائع الصنائع:(۲/۱۰۸) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وَأَمَّا شرائط صحته، ط: سعيد كراچي.

البحر الرائق:(۲/۲۹۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں ہوتے، میری جانب سر مبارک فرمادیتے تو میں آپ کے بال مبارک میں کنگھا کردیتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں ہوتے اپنے سر مبارک کو حجرے کی جانب سے میری طرف فرمادیتے، میں آپ کے سر مبارک کو دھودیتی۔(۱)

باہر آنا

''مسجد سے باہر آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۳۷۹)

باہر آنے کی تین قسمیں ہیں

☆......فطری عذر کی بنا پر مسجد سے باہر نکلنا، جیسے: پاخانہ، پیشاب کے لیے نکلنا، یا احتلام ہوجائے اور مسجد میں غسل کرنا ممکن نہ ہو وغیرہ۔ ایسی صورت میں معتکف صرف جنابت کے غسل کے لیے یا صرف قضائے حاجت کے لیے مسجد سے

---

(۱) عن عمرة بنت عبدالرحمن أنّ عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: وان كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم ليدخل عليّ رأسه وهو في المسجد فارجله وكان لايدخل البيت الاّ لحاجة إذا كان معتكفا. (البخارى: (۱/۲۷۲) باب المعتكف لايدخل البيت إلاّ لحاجة، ط: قديمى)

—— عن عائشة قالت: كان النبيّ صلى الله عليه وسلم يباشرني وانا حائض وكان يخرج رأسه من المسجد وهو معتكف فاغسله وأنا حائض. (البخارى: (۱/۲۷۲) باب غسل المعتكف، ط: قديمى)

—— عن عائشة زوج النّبي صلى الله عليه وسلم قالت: كان النّبي صلى الله عليه وسلم يصغي إلى رأسه وهو مجاور في المسجد فارجله وأنا حائض. (البخاري: (۱/۲۷۱) باب الحائض ترجل المعتكف، ط: قديمى)

—— (قوله ترجل) الترجيل بالجيم: المشط والدهن. فيه دليل على انّه يجوز للمعتكف التنظيف والطيب والغسل والحلق والتزيين الحاقًا بالترجيل. (نيل الأوطار: (۴/۲۸۱) كتاب الاعتكاف، تحت رقم الحديث: ۸، ط: إدارة القرآن)

نکلے اور اتنی ہی دیر کے لیے کہ یہ مقصد پورا ہو جائے۔(۱)

☆.....شرعی عذر کی بنا پر مسجد سے نکلنا، مثلاً: یہ کہ جس مسجد میں اعتکاف کررہا ہے اس میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہو، اور جمعہ کی نماز کے لیے دوسری مسجد میں جانا ہو تو ایسی صورت میں صرف اتنی دیر پہلے مسجد سے نکلے کہ اس مسجد میں پہنچ کر خطبہ کی اذان سے پہلے چار رکعتیں ادا کر سکے، اور نماز پڑھنے کے بعد صرف اتنی دیر قیام کرے کہ جس میں چار یا چھ رکعتیں پڑھی جا سکیں، اگر اس سے زیادہ ٹھہرا تو اعتکاف تو فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ اس دوسری مسجد میں بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے، البتہ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ ابتدا میں جہاں پر اعتکاف کرنا اختیار کیا تھا، ضرورت کے بغیر اس کے خلاف کیا گیا۔(۲)

---

(۱) (قَولُهُ: وَلَا يَخرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالبَولِ وَالغَائِطِ) أى لَا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكَافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عائشة كان عليه السَّلَامُ لَا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُ ج لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا.

(البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، کتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

☐ الفتاوى الهنديه: ۱/ ۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما يفسده، ط: رشيديه كوئته.

☐ التاتار خانيه: ۲/ ۳۱۲، كتاب الصوم، الفصل الثانى عشر في الاعتكاف، ط: قديمى كتب خانه كراچى.

(۲) (وحرم عليه)... (الخروج إلا لحاجة الإنسان)... (أو) شرعية كعيد وأذان لو مؤذنا وباب المنارة خارج المسجد و (الجمعة وقت الزوال ومن بعد منزله) أى معتكفه (خرج في وقت يدركها) مع سنتها يحكم في ذلك رأيه، ويستن بعدها أربعا أو ستا على الخلاف، ولو مكث أكثر لم يفسد لأنه محل له وكره تنزيها لمخالفة ما التزمه بلا ضرورة)وفي الشامية(قوله: لمخالفة ما التزمه) أى من الاعتكاف في المسجد الأول لأنه لما ابتدأ الاعتكاف فيه فكأنه عينه لذلك فيكره تحوله عنه مع إمكان الإتمام فيه بدائع. (الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۵، ۴۴۶، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

☐ مراقي الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان. [حاشية الطحطاوى على المراقي: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچى/ ص: ۵۷۸، ۵۷۹ باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه الصارية هرات افغانستان.

☐ البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، ۳۰۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى.

☐ الفتاوى الهنديه: ۱/ ۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما يفسده، ط: رشيديه كوئته.

☆......ایسے اعذار کی بنا پر مسجد سے نکلنا جو مجبوری کے ہیں، مثلاً جس مسجد میں اعتکاف کیا ہو، اب وہاں جان، مال کا خطرہ لاحق ہو جائے یا مسجد منہدم ہونے لگے تو ایسی صورت میں مسجد سے نکل کر فوراً کسی دوسری مسجد میں اعتکاف کی نیت سے چلا جانا چاہیے۔(۱)

باہر نکال دیا جائے

اگر کسی معتکف کو مسجد سے باہر نکال دیا جائے تو اس کا اعتکاف باقی نہیں رہے گا، مثلاً کسی جرم میں عدالت یا وقت کے حاکم کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوا اور پولیس یا سپاہی اس کو گرفتار کر لیں اور مسجد سے باہر نکال لیں، یا کسی سے قرض لیا تھا اور معتکف نے ابھی تک ادا نہیں کیا اور قرض دینے والا اس کو مسجد سے باہر نکال لے، اسی طرح اگر معتکف کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے مسجد سے باہر نکلا اور راستہ میں کوئی قرض خواہ یا سپاہی روک لے، یا بیمار ہو جائے اور مسجد تک واپس پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں اعتکاف باقی نہیں رہے گا، (۲) اور ایک دن ایک

(۱)(ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية أو طبيعية)(أو)حاجة(ضرورية كانهدام المسجد)وأداء شهادة تعينت عليه(وإخراج ظالم كرها وتفرق أهله)لفوات ما هو المقصود منه (وخوف على نفسه أو متاعه من المكابرين فيدخل مسجدا من ساعته) يريد أن لا يكون خروجه إلا ليعتكف في غيره ولا يشتغل إلا بالذهاب إلى المسجد الآخر (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر(فسد الواجب)ولا إثم به.
(مراقي الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان).[حاشية الطحطاوي على المراقي:ص: ۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۹،۵۷۸باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان]
الدر مع الرد: ۴۴۷/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط،سعيد كراچي.
البحر الرائق: ۳۰۲/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچي.
الفتاوى الهندية : ۲۱۲/۱ ، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأما مفسداته،ط:رشيديه كوئته.
(۲) أو أخرجه السلطان مكرها،أو أخرجه الغريم، أو خرج هو لبول أو غائط، فحبسه الغريم ساعة فسد اعتكافه في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۲۲/۱ ، كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف، ط:رشيدية كوئته) =

رات کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہوگی۔(۱)

بجلی استعمال کرنا

مسجد کی بجلی دستور کے مطابق جب تک جلتی رہے استعمال کرنا درست ہے، مقررہ وقت کے بعد جلانا درست نہیں، اسی طرح پنکھے کا بھی یہی حکم ہے، اگر کمیٹی کی جانب سے ۲۴ گھنٹوں کے لیے اجازت ہے تو بہتر، ورنہ مقررہ وقت کے بعد بتی جلانے اور پنکھا چلانے کا بل مسجد میں جمع کرادیں، تا کہ مسجد کا کوئی حق اپنے ذمہ میں باقی نہ رہے۔(۲)

بچوں کو پڑھانا

اگر کوئی شخص مکتب کا استاذ ہے، اور پڑھانے کی تنخواہ بھی لیتا ہے، تو ایسا آدمی

= الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۸، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

مراقی الفلاح: ص: ۱۷۹، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط:امدادیة ملتان.

(۱) (''اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)

(۲) وَلَا بَأسَ بِأن يَترُکَ سِرَاجَ المَسجِدِ فِيه من المَغرِب إلى وَقتِ العِشَاءِ وَلَا يَجُوزُ أن يَترُکَ فِيه كُلَّ اللَّيلِ إلَّا فِي مَوضِعٍ جَرَت العَادَةُ فِيه بِذَلِکَ كَمَسجِدِ بَيتِ المَقدِسِ وَمَسجِدِ النبي وَالمَسجِدِ الحَرَامِ أو شَرَطَ الوَاقِفُ تَركَهُ فِيه كُلَّ اللَّيلِ كما جَرَت العَادَةُ بِهِ فِي زَمَانِنَا وَيَجُوزُ الدَّرسُ بِسِرَاجِ المَسجِدِ إن كان مَوضُوعًا فِيه لَا لِلصَّلَاةِ بِأن فَرَغَ القَومُ من الصَّلَاةِ وَذَهَبُوا إلى بُيُوتِهِم وَبَقِيَ السِّرَاجُ فِيه قالوا لَا بَأسَ بِأن يَدرُسَ بِنُورِهِ إلى ثُلُثِ اللَّيلِ لِأنَّهُم لو أخَّرُوا الصَّلَاةَ إلى ثُلُثِ اللَّيلِ لَا بَأسَ بِهِ فَلَا يَبطُلُ حَقُّهُ بِتَعجِيلِهِم وَفِيمَا زَادَ على الثُّلُثِ لَيسَ لهم تَأخِيرُهَا فَلَا يَكُونُ لهم حَقُّ الدَّرسِ. (البحر الرائق:۵/ ۲۵۰، كِتَابُ الوَقفِ،فَصلٌ لَمَّا اختَصَّ المَسجِدُ بِأحكَامٍ تُخَالِفُ أحكَامَ مُطلَقِ الوَقفِ،ط:سعید کراچی)

الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۱۰، كتاب الصلوة،الباب السابع فيما يفسد الصلوة ،الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة ومالايكره ، ومما يتصل بذالک مسائل،ط:رشيدية كوئٹه.

خلاصة الفتاوى: ۴/ ۴۲۲، كِتَابُ الوَقفِ،الفصل الرابع في المسجد واوقافه ومسائله،ط:مكتبه حبيبه كوئٹه.

فتاوى رحيميه: ۷/ ۲۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ، سوال: ۳۵۶، ط: دار الاشاعت کراچی.

اعتکاف میں بیٹھنا چاہے تو اعتکاف کے ایام کی رخصت لے لے، تا کہ مسجد میں تنخواہ لے کر بچوں کی تعلیم دینے کی ضرورت نہ ہو، اور اگر رخصت نہیں ملتی تو مجبوراً اعتکاف کے دوران بچوں کو مسجد کے اندر پڑھا سکے گا، البتہ تعلیم اس طرح دے کہ دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو خلل نہ ہو۔(۱)

بدبو آتی ہے

☆......اگر کسی آدمی کے جسم کے کسی حصہ سے بدبو آتی ہے، علاج معالجہ سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اور اس کی بدبو سے لوگوں کو ناگواری اور اذیت ہوتی ہے تو اس کو مسجد میں نہیں آنا چاہیے، اور اعتکاف میں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔

☆......"وسیلہ احمدیہ شرح طریقۂ محمدیہ" میں ہے کہ جس شخص کے بدن میں ایسی ناگوار بدبو پائی جائے جس کی وجہ سے لوگوں کو اذیت اور تکلیف ہو تو اس کو نکال دینا چاہیے۔(۲)

☆......حدیث شریف میں ہے" جو اس بدبودار درخت سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، اس لیے کہ اس چیز سے فرشتے اذیت پاتے ہیں جس

---

(۱) وَيُكرَهُ كُلُّ عَمَلٍ من عَمَلِ الدُّنيا فى المَسجِدِ وَلَو جَلَسَ المُعَلِّمُ فى المَسجِدِ وَالوَرَّاقُ يَكتُبُ فَإن كَانَ المُعَلِّمُ يُعَلِّمُ لِلحِسبَةِ وَالوَرَّاقُ يَكتُبُ لِنَفسِهِ فَلا بَأسَ بِهِ لِأَنَّهُ قُربَةٌ وَإن كان بِالأُجرَةِ يُكرَهُ إلَّا أن يَقَعَ لَهُمَا الضَّرُورَةُ كَذا فى مُحِيطِ السَّرَخسِيِّ. (الفتاوى الهنديه : ۵/ ۳۲۱، كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ ،البَابُ الخَامِسُ فى آدَابِ المَسجِدِ،ط: رشيديه كوئته)

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط: مير محمد كتب خانه كراچى/ص: ۵۸۰، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

☐ رد المحتار: ۶/ ۴۲۸، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع،ط: سعيد كراچى.

(۲) قال الفقهاء: وكل من وجد فيه رائحة كريهة يتأذى به الانسان يلزم اخراجه. (وسيله احمديه شرح طريقه محمديه: بحواله "اسلام كا نظام مساجد" لمولانا ظفير الدين ؒ: ص: ۲۰۵، دربار الٰہی کی صفائی حتی کاتیل وغیرہ جلانا،ط: دار الاشاعت کراچی)

سے انسان اذیت پاتا ہے۔"(۱)

☆......اور اگر بدبو ایسی ہے کہ نمازی حضرات اور اعتکاف میں بیٹھنے والے اسے برداشت کر لیتے ہیں یا عادی ہو گئے ہوں تو پھر اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے، تاہم ایسے آدمی کو مسجد میں آنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۲)

بدخوابی

"احتلام ہو جائے" عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۷۵)

بدن سے بدبو آنے والے آدمی کا اعتکاف میں بیٹھنا

"بدبو آتی ہے" عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۳۸)

بدن کو صاف رکھنا

"بال کو صاف رکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۳۳)

بدن ناپاک ہو گیا

معتکف کا بدن یا کپڑے ناپاک ہو جائیں تو خود بھی مسجد سے باہر جا کر

---

(۱) عن جابر رضی الله عنه قال: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ. فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا، فَقَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ ". (صحيح مسلم: ۲۰۹/۱، كتاب الصلوة، كتاب المساجد، باب نهي من أكل ثومًا أو بصلاً أو كراثًا أو نحوها عن حضور المسجد، ط: قديمي كراچي)

▭ صحيح البخاري: ۱۱۸/۱، كتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء والبصل والكراث، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

▭ سنن ابي داود: ۱۷۹/۲، كتاب الأطعمة، باب في أكل الثوم، ط: حقانيه ملتان.

▭ (قوله : واكل نحو ثوم) . (الدر مع الرد : (۶۶۱/۱، ۶۶۲) كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة، احكام المساجد، ط: سعيد)

(۲) فتاوى رحيميه: ۲۸۴/۷، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، سوال: ۳۶۹، ط: دار الاشاعت كراچي.

دھوسکتا ہے،(۱)

کیونکہ ناپاکی اور ناپاک چیز سے مسجد کو بچانا واجب ہے۔(۲)

برآمدہ

''مسجد کی حدود'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۸۳)

برتن

☆......معتکف مسجد میں اپنے ساتھ برتن رکھ سکتا ہے۔(۳)

☆......معتکف کے لیے برتن دھونے کی اجازت ہے لیکن اس کی صورت یہ ہے کہ معتکف برتن دھوتے وقت خود مسجد کے اندر رہے اور پانی مسجد سے باہر

(۱) (ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية أو) حاجة (طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة والاغتسال من جنابة باحتلام لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان. (مراقي الفلاح: ص:۱۷۹، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:امدادية ملتان)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي:ص: ۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۹،۵۷۸باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان.

☜ الدر مع الرد: ۴۴۵/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط،سعيد كراچي.

(۲) وَرُوِيَ عن عائشة رضي اللّٰهُ عنها انها قالت كان رسول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم يُخرِجُ رَأسَهُ من المَسجِدِ فيغسِلُ رَأسَهُ وَإِن غَسَلَ رَأسَهُ في المَسجِدِ في إناءٍ لا بَأسَ بِهِ إذَا لم يُلَوِّثِ المَسجِدَ بالمَاءِ المُستَعمَلِ فإن كان بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجِدُ يُمنَعُ منه لِأَنَّ تَنظِيفَ المَسجِدِ وَاجِبٌ . (بدائع الصنائع: ۱۱۵/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي:ص: ۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۸۰ ، باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان.

☜ رد المحتار: ۴۴۵/۲،/ البحر الرائق: ۳۰۳/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط،سعيد كراچي.

(۳) (''اجازت ہے'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں)

کرے۔(۱)

☆......اگر معتکف صرف برتن دھونے کے لیے مسجد سے باہر جائے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔(۲)

بڑی مسجد میں اعتکاف کرنے سے چھوٹی مسجد والے کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگی

بڑی مسجد میں اعتکاف کرنے سے چھوٹی مسجد والوں کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگی، اس لیے چھوٹی مسجد میں بھی اعتکاف کے لیے بیٹھنا ضروری ہے، ورنہ سنت کفایہ ادانہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) عن عائشة رضی الله عنها: "أنها كانت ترجل النبی صلی الله علیه و سلم وهی حائض وهو معتكف فی المسجد وهی فی حجرتها يناولها رأسه". (صحیح البخاری: ۱/۲۷۳، كتاب الصوم، ابواب الاعتكاف، باب المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل، ط: قديمی كتب خانه كراچی)

☐ صحیح مسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمی كتب خانه كراچی.

☐ سنن الترمذی: ۱/۱۶۵، ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه و سلم، باب المعتكف يخرج لحاجته، ط: سعيد كراچی.

☐ قَولُهُ: وَكُلَّمَا إذَا دَخَلَ دِهلِيزَهَا)...وَلَو أَدخَلَ رَأسَهُ أَو إحدَى رِجلَيهِ أَو حَلَفَ لَا يَخرُجُ فَأَخرَجَ إحدَاهُمَا أَو رَأسَهُ لَم يَحنَث وَبِهِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَحمَدُ وَمَالِكٌ رَحِمَهُمُ اللهُ وَقَد كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُ عَائِشَةَ رَأسَهُ لِتُصلِحَهُ وَهُوَ مُعتَكِفٌ فِي المَسجِدِ وَهِيَ فِي بَيتِهَا. لِأَنَّ قِيَامَهُ بِالرِّجلَينِ فَلَا يَكُونُ بِإِحدَاهُمَا دَاخِلًا وَلَا خَارِجًا. (فتح القدير: ۵/۹۶، كِتَابُ الأَيمَانِ بَابُ اليَمِينِ فِي الدُّخُولِ وَالسُّكنَى، ط: رشيدية كوئٹه)

(۲) (فإن خرج ساعة بلا عذر معتبر (فسد الواجب) ولا إثم به. (مراقی الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان)

☐ الفتاوی الهندية: ۱/۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتكاف وأما مفسداته، ط: رشيديه.

☐ الفتاوی الخانية علی هامش الهندية: ۱/۲۲۲، كتاب الصوم، فصل فی الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) (انظر الی حاشية "اعتكاف مسنون" السابقة)((وسنة مؤكدة فی العشر الأخير من رمضان) أی سنة كفاية كما فی البرهان وغيره لاقترانها بعدم الإنكار علی من لم يفعله من الصحابة (مستحب =

بستر

معتکف کا اپنا بستر مسجد میں لگانا درست ہے حدیث سے ثابت ہے۔(۱)

بستی

☆......بڑی بستی یا شہر کے ایک سے زائد محلے ہوتے ہیں تو ہر محلے والے پر عشرۂ اخیر کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے، لہٰذا بڑی بستی یا شہر کے کسی ایک محلے کا اعتکاف دوسرے محلے والوں کے لیے کافی نہیں ہوگا۔(۲)

= فی غیره من الأزمنة)هو بمعنی غیر المؤکدة (وشرط الصوم) لصحة(الأول)اتفاقا(فقط)علی المذهب وفی "الشامیة": (قوله:أی سنة کفایة)نظیرها اقامة التراویح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقین فلم یأثموا بالمواظبة علی الترک بلا عذر، ولو کان سنة عین لأثموا بترک السنة المؤکدة إثما دون إثم لترک الواجب کما مر بیانه فی کتاب الطهارة. (الدرمع الرد: ۲/۴۴۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

☜ الفِقهُ الإسلاميُ وأدلّتهُ: ۲/۶۱۶،البابُ الثالث: الصّیامُ والاعتکاف،الفصلُ الثّاني: الاعتِکاف، المبحث الثاني:حکم الاعتکاف...،ط : الحقانیۃ بشاور.

☜ کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۳۹۲، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف،السامه ومدته، ط: دارالحدیث القاهرة.

(۱) عن ابن عمررضی الله عنهما:"عن النبی صلی الله علیه و سلّم انه کان إذا اعتکف طرح له فراشه ،أو یوضع له سریره وراء أسطوانة التوبة". (سنن ابن ماجه:ص:۱۲۷ ،ابواب ماجاء فی الصیام،باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد،ط:قدیمی کتب خانه کراچی)

☜ مشکوة المصابیح: ۱/۱۸۳، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،الفصل الثالث،ط:قدیمی کراچی.

☜ وکان ﷺ إذا اعتکف طُرِحَ له فراشه ووضع له سریرُه فی معتکفه. (زاد المعاد فی هدی خیر العباد: ۲/۹۰، فصل: فی هدیه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فی الاعتکاف : مؤسسة الرسالة بیروت)

(۲) (وسنة مؤکدة فی العشر الأخیر من رمضان)أی سنة کفایة کما فی البرهان وغیره لاقترانها بعدم الإنکار علی من لم یفعله من الصحابة (مستحب فی غیره من الأزمنة)هو بمعنی غیر المؤکدة (وشرط الصوم) لصحة(الأول)اتفاقا(فقط)علی المذهب وفی "الشامیة": (قوله:أی سنة کفایة)نظیرها إقامة التراویح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقین فلم یأثموا بالمواظبة علی الترک بلا عذر، ولو کان سنة عین لأثموا بترک السنة المؤکدة إثما دون إثم =

☆......اگر بستی یا محلے کے کسی ایک شخص نے بھی ثواب کے لیے اعتکاف کرلیا تو باقی تمام لوگوں سے یہ ذمہ داری ساقط ہو جائے گی۔(۱)

☆......بستی یا محلے میں کسی ایک شخص نے بھی مسنون اعتکاف نہیں کیا تو اس صورت میں تمام لوگ گناہ گار ہوں گے اور قیامت کے دن سب سے مؤاخذہ ہوگا۔(۲)

☆......جس محلہ یا جس گاؤں یا جس بستی میں اعتکاف کیا گیا ہے اسی بستی یا گاؤں والوں کا سنت کفایہ ادا ہوگا، خواہ اعتکاف کرنے والے نے کسی دوسرے محلے یا بستی سے آ کر اعتکاف کیا ہو۔(۳)

☆......کوئی بڑا قصبہ ہے، اس کے بغل میں کوئی چھوٹی بستی اور گاؤں ہے، تو بڑے قصبہ میں اعتکاف ہونے سے چھوٹی بستی والوں کا اعتکاف ساقط نہیں ہوگا، بلکہ اس چھوٹی بستی میں بھی اعتکاف کرنا لازم ہوگا۔(۴)

☆......معتکف خواہ کسی محلے یا بستی کا ہو جہاں اعتکاف کرے گا وہیں کے لوگوں کا مسنون اعتکاف ادا ہوگا۔(۵)

= لترک الواجب کما مر بیانه فی کتاب الطهارة)(الدر مع الرد : ۲/ ۴۴۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

۞ الفقهُ الإسلاميُّ وادلّتُهٗ: ۲/ ۶۱۶، الباب الثالث: الصّیام والاعتکاف، الفصل الثانی: الاعتکاف، المبحث الثانی: حکم الاعتکاف...، ط : الحقانیۃ بشاور.

۞ کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۹۲، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، السامه ومللله، ط: دار الحدیث القاهرة.

(۱، ۲، ۳، ۴، ۵) (وسنة مؤكدة فی العشر الأخیر من رمضان)ای سنة كفاية كما فی البرهان وغیره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة (مستحب فی غیره من الأزمنة)هو بمعنی غیر المؤكدة (وشرط الصوم) لصحة(الأول)اتفاقا(فقط)على المذهب(وفی "الشامية": (قوله:ای سنة كفاية)نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترک بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترک السنة المؤكدة إثما دون إثم ترک الواجب كما مر بیانه فی کتاب الطهارة)(الدر مع الرد : ۲/ ۴۴۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی) =

☆......اگر کسی محلے یا بستی میں نابالغ مگر سمجھ دار بچے نے اعتکاف کیا ہے تو اس کا اعتکاف تو درست ہوجائے گا، اور یہ اعتکاف نفلی ہوگا، اس کے اعتکاف سے بستی اور محلے والوں کا سنت مؤکدہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

بھول کر پانی پی لیا

''بھول کر دن میں کھانا کھالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱٤٤)

بھول کر دن میں کھانا کھالیا

اگر معتکف نے دن میں بھول کر کھانا کھالیا یا پانی پی لیا تو روزہ اور اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

= الفقه الإسلامي وأدلّته: ۲/ ۷۱۶ الباب الثالث: الصيام والاعتكاف، الفصل الثاني: الاعتكاف، المبحث الثاني: حكم الاعتكاف... ط: الحقانية بشاور.

☐ كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۹۲، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، السنه ومعنله، ط: دار الحديث القاهرة.

(۱) وَأَمَّا الْبُلُوغُ فَلَيْسَ بِشَرْطٍ لِصِحَّةِ الِاعْتِكَافِ فَيَصِحُّ مِن الصَّبِيِّ الْعَاقِلِ لِأَنَّهُ من أَهْلِ الْعِبَادَةِ كما يَصِحُّ منه صَوْمُ التَّطَوُّعِ. (بدائع الصنائع: ۲/ ۱۰۸، كِتَابُ الصَّوْمِ، كِتَابُ الِاعْتِكَافِ، فَصلٌ وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ ط: سعيد كراچی)

☐ الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۱، كِتَابُ الصَّوْمِ، الْبَابُ السَّابِعُ فِي الِاعْتِكَافِ، وَأَمَّا شُرُوطُهُ، ط: رشيديه كوئته.

☐ الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۰، / البحر الرائق: ۲/ ۲۹۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی.

(۲) إذَا أَكَلَ الْمُعْتَكِفُ نَهَارًا نَاسِيًا لَا يَضُرُّهُ لِأَنَّ حُرْمَةَ الْأَكْلِ لِأَجْلِ الصَّوْمِ لَا لِأَجْلِ الِاعْتِكَافِ كَذَا فِي "النِّهَايَةِ". (الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراته، ط: رشيديه)

☐ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۲۲۲، كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئته.

☐ الدر مع الرد: (۲/ ۴۵۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

بھول کر نکل جائے

اگر معتکف بھولے سے ایک ساعت کے لیے بھی مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، مزید ''فاسد کرنے والی چیزیں'' عنوان کے تحت [اشارنمبر:11] میں دیکھیں!(۱)

بھیڑ

''قبض'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۲٦)

بے عقل

''مدہوش'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳٦٦)

بیت الخلاء کے لیے نکلنا

اگر معتکف پاخانہ کرنے کے لیے مسجد سے باہر جائے تو فارغ ہونے کے بعد وہاں قیام نہ کرے، اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت پوری کرے جو اس مسجد سے زیادہ قریب ہو، ہاں اگر اس کی طبیعت ایسی ہے کہ قریب کے باتھ روم میں جانے سے ضرورت رفع نہ ہوتی ہو تو پھر دور کے باتھ روم میں جانے کی اجازت ہوگی۔(۲)

(۱) (فلو خرج) ولو ناسيا (ساعة) زمانية لا رملية كما مر (بلا عذر فسد) فيقضيه إلا المفسد بالردة واعتبر أكثر النهار قالوا وهو الاستحسان وبحث فيه الكمال. (الدر المختار: (۲/۴۴۷) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: ۱۱۴/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله: إلا لحاجة الإنسان الخ) ولا يمكث بعد فراغه من الطهور ولا يلزمه أن يأتي بيت صديقه القريب. واختلف فيما لو كان له بيتان فأتى البعيد منهما قيل فسد وقيل: لا وينبغي أن يخرج على القولين ما لو ترك بيت الخلاء للمسجد القريب وأتى بيته نهر ولا يعد الفرق بين الخلائية وهذه لأن الإنسان قد لا يألف غير بيته رحمتي أي فإذا كان لا يألف غيره بأن لا يتيسر له إلا في بيته =

بیت اللہ کو بنانے کا مقصد

بیت اللہ شریف کو بنانے کا مقصد طواف، اعتکاف اور نماز ہے۔(۱)
اور طواف نفل نماز سے مقدم ہے اور اطراف عالم سے جانے والے حجاج کے
لیے نفل نماز پڑھنے سے طواف کرنا زیادہ افضل ہے۔(۲)

بیڑی

''سگریٹ'' کے عنوان کو دیکھیں!(ص:۲۶۳)

بیس دن کا اعتکاف

☆ ......بیس دن کا اعتکاف کرنا بھی حدیث سے ثابت ہے، البتہ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کی عام عادت طیبہ دس دن کی تھی۔(۳)

= فلایبعد الجواز بلا خلاف ولیس کالمکث بعدها ما لو خرج لها لم لعب لعیادة مریض أو صلاة جنازة من غیر أن یکون خرج للملک قصدا فإنه جائز کما فی البحر عن "البدائع".) [رد المحتار: ۴۴۵/۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی. (الفتاوی الهندیة: ۲۱۲/۱، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه)

🗀 النهر الفائق: ۳۶/۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: امدادیة ملتان.

(۱) ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ﴾ [سورة البقرة: ۲:۱۲۵].

(۲) وَإِنَّمَا قَالَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ كُلَّمَا بَدَا لَهُ لِيُنَبِّهَ بِهٰذَا عَلَى أَنَّ الطَّوَافَ لِلْغُرَبَاءِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَلِأَهْلِ مَكَّةَ الصَّلَاةُ أَفْضَلُ مِنْهُ لِأَنَّ الْغُرَبَاءَ يَفُوتُهُمُ الطَّوَافُ إِذَا رَجَعُوا إِلَى بِلَادِهِمْ وَلَا تَفُوتُهُمُ الصَّلَاةُ وَأَهْلُ مَكَّةَ لَا يَفُوتُهُمُ الْأَمْرَانِ وَعِنْدَ اجْتِمَاعِهِمَا فَالصَّلَاةُ أَفْضَلُ. (الجوهرة النيرة: ۱۸۷/۱، كتاب الحج، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

🗀 مراقی الفلاح: ص: ۱۸۷، کتاب الحج، فصل: فی کیفیة ترکیب افعال الحج، ط: امدادیة ملتان.

(۳) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: "کان النبی صلی الله علیه و سلم یعتکف فی کل رمضان عشرة أیام فلما کان العام الذی قبض فیه اعتکف عشرین یوما". (صحیح البخاری: ۲۷۴/۱، کتاب الصوم، ابواب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان، ط: قدیمی کتب خانه کراچی) =

☆......جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا، حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال دس دن میں قرآن مجید کا ایک دور فرماتے تھے، آخری سال میں دو مرتبہ دور فرمایا، اس وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا، یا اس وجہ سے کہ یہ آخری سال ہے زیادہ موقع مل جائے۔(۱)

بیسویں رات کے بعد اعتکاف میں بیٹھنا

اگر معتکف بیسویں رمضان کی رات کا کچھ حصہ یا پوری رات گزر جانے کے بعد اعتکاف میں داخل ہوا تو آخری دس دن کے اعتکاف کرنے کی سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ نفل اعتکاف کا ثواب ملے گا۔(۲)

= سنن أبي داود: ۱/ ۳۳۱، كتاب الصوم، باب اين يكون الاعتكاف، ط: حقانيه ملتان.

سنن ابن ماجه: ص: ۱۲٦، ابواب ماجاء في الصيام، باب ماجاء في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۱) عن أبي هريرة قال: "كان يعرض على النبي صلى الله عليه و سلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض فيه و كان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض فيه". (صحيح البخاري: ۲/ ۷٤۸، كتاب فضائل القرآن، باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي صلى الله عليه و سلم، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

قوله: فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض فيه في رواية إسرائيل عرضتين وقد تقدم ذكر الحكمة في تكرار العرض في السنة الأخيرة ويحتمل أيضا أن يكون السر في ذلك أن رمضان من السنة الأولى لم يقع فيه مدارسة لوقوع ابتداء النزول في رمضان ثم فتر الوحي ثم تتابع فوقعت المدارسة في السنة الأخيرة مرتين ليستوي عدد السنين والعرض قوله وكان يعتكف في كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض فيه ظاهره أنه اعتكف عشرين يوما من رمضان وهو مناسب لفعل جبريل حيث ضاعف عرض القرآن في تلك السنة. (فتح الباري لا بن حجر العسقلاني الشافعي شرح صحيح البخاري: ۹/ ٤۳، كتاب فضائل القرآن تحت قوله باب كان جبريل يعرض القرآن على النبي صلى الله عليه و سلم، ط: دار المعرفة بيروت)

(۲) (وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان) أي سنة كفاية كما في البرهان وغيره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة. (الدر مع الرد: ۲/ ٤٤۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي) =

بیمار ہوگیا

☆......اگر معتکف اعتکاف کی حالت میں بیمار ہوگیا اور دوا لا کر دینے والا کوئی نہیں یا ڈاکٹر کے پاس جانا ضروری ہے تو دوا کے لیے یا ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے مسجد سے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا، اور ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ کرنا لازم ہے، البتہ سخت مجبوری کی وجہ سے نکلنے سے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......معتکف خود سخت بیمار ہوجائے اور مسجد میں ٹھہرنا مشکل ہوجائے تو معتکف گھر جاسکتا ہے، اس کے چلے جانے سے اعتکاف تو ٹوٹ جائے گا لیکن گناہ نہ ہوگا لیکن بعد میں ایک رات ایک دن کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہوگی۔(۲)

= ☜ الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۱، کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وأما تفسیره، ط: رشیدیة کوئٹه.

☜ مرقاة المفاتیح: ۴/ ۵۲۹، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: حقانیة پشاور.

(۱) "اعتکاف توڑنا ان صورتوں میں جائز ہے" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) (قوله: فان خرج ساعة بلا عذر فسد)... وَرَجَّحَ الْمُحَقِّقُ فی فتحِ القدیرِ قولَهُ لِأَنَّ الضَّرُورَةَ التی یُنَاطُ بها التخفیفُ اللّازِمَةُ او الغالِبَةُ وَلَیسَ هُنَا کَذٰلِکَ وَأَرَادَ بِالعُذرِ ما یَغلِبُ وُقُوعُهُ کالمَوَاضِعِ التی قَدَّمَهَا وَإِلَّا لو أُرِیدَ مُطلَقُهُ لَکَانَ الخُرُوجُ نَاسِیًا او مُکرَهًا غیر مُفسِدٍ لِکَونِهِ عُذرًا شَرعِیًّا وَلَیسَ کَذٰلِکَ بَل هو مُفسِدٌ کما صَرَّحُوا بِهِ، وَبِمَا قَرَّرنَاهُ ظَهَرَ القَولُ بِفَسَادِهِ فیما إذا خَرَجَ لِانهِدَامِ المَسجِدِ او لِتَفَرُّقِ أَهلِهِ او أَخرَجَهُ ظَالِمٌ او خَافَ علی مَتَاعِهِ کما فی "فتاوی قاضیخان" وَ"الظَّهِیرِیَّة" خِلَافًا لِلشَّارِحِ الزَّیلَعِیِّ او خَرَجَ لِجَنَازَةٍ وَإِن تَعَیَّنَت علیه او لِنَفِیرٍ عَامٍّ او لأداء شَهَادَةٍ او لِعُذرِ المَرَضِ او لِإِنقَاذِ غَرِیقٍ او حَرِیقٍ فَفَرَّقَ الشَّارِحُ هُنَا بین هذه المسائل حَیثُ جَعَلَ بَعضَهَا مُفسِدًا وَالبَعضَ لَا تَبَعًا لِصَاحِبِ البَدَائِعِ مِمَّا لَا یَنبَغِی، نعم الکُلُّ عُذرٌ مُسقِطٌ لِلإِثمِ بَل قد یَجِبُ علیه الإِفسَادُ إذا تَعَیَّنَت علیه صَلَاةُ الجِنَازَةِ او أَدَاءُ الشَّهَادَةِ بِأَن کان یَتوِی حَقُّهُ إن لم یَشهَد او لِإِنجَاءِ غَرِیقٍ وَنَحوِهِ وَالدَّلِیلُ علی ما ذَکَرَهُ القاضی ما ذَکَرَهُ الحَاکِمُ فی "کَافِیهِ" بِقَولِهِ: فَأَمَّا فی قول ابی حَنِیفَةَ فَاعتِکَافُهُ فَاسِدٌ إذا خَرَجَ سَاعَةً لِغَیرِ غَائِطٍ او بَولٍ او جُمُعَةٍ اھ. فَکَانَ مُفَسِّرًا لِلعُذرِ المُسقِطِ لِلفَسَادِ ... فَسَدَ بِصُنعِهِ لِعُذرٍ کما إذا مَرِضَ فَاحتَاجَ إلی الخُرُوجِ فَخَرَجَ او بِغَیرِ صُنعِهِ رَأسًا کَالحَیضِ وَالجُنُونِ وَالإِغمَاءِ الطَّوِیلِ وَالقِیَاسُ فی الجُنُونِ الطَّوِیلِ أَن یَسقُطَ القَضَاءُ کما فی صَومِ رَمَضَانَ إِلَّا أَنَّ فی الِاستِحسَانِ یَقضِی لِأَنَّهُ لَا حَرَجَ فی قَضَاءِ الِاعتِکَافِ کَذَا فی البَدَائِعِ.

(البحر الرائق: ۲/ ۳۰۲، ۳۰۳، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی) =

بیوی سے بات چیت کرنا

''بیوی سے ملاقات'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۱۵۰)

بیوی سے کام لینا

☆......اعتکاف کی حالت میں بیوی سے کام لینے کی گنجائش ہے اور معتکف کے لیے جسم کا کوئی حصہ مسجد سے باہر نکالنے کی اجازت ہے، مگر پورے جسم کو باہر نکالنا درست نہیں۔(۱)

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے اور اپنے سر مبارک کو میری جانب کر دیتے تھے، میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ ﷺ مسجد میں ہوتے تھے۔(۲)

= ☐ رد المحتار: ۲/۴۴۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

☐ الفتاوی الهندية: ۱/۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف وما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) وَلا بَأسَ بِأن يُخرِجَ رَأسَهُ إلى بَعضِ أهلِهِ لِيَغسِلَهُ، لأنَّ الخُرُوجَ يُبطِلُ الاعتِكافَ بِآلةِ الخُرُوجِ الرِّجلُ والرَّأسُ. (الفتاوى الولوالجية: ۱/۲۲۳، الفصل الرابع في الاعتكاف وصدقة الفطر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه)

☐ وفي "فتاوى قاضي خان": وَلا بَأسَ أن يُخرِجَ رَأسَهُ إلى بَعضِ أهلِهِ لِيَغسِلَهُ كَذَا في التَّاتارخَانِيَّة. (الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه)

☐ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۲۳، كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) عن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: "كان النبي ﷺ يصغي إليَّ رأسه وهو مجاور في المسجد فأرجّله وأنا حائض". (صحيح البخاري: ۱/۲۷۱، كتاب الصوم، أبواب الاعتكاف، باب الحائض ترجّل المعتكف، ط: قديمي كتب خانه)

1 صحيح مسلم: ۱/۱۴۲، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمي كتب خانه كراچي. =

بیوی سے ملاقات

معتکف اعتکاف کی حالت میں مسجد میں رہ کر بیوی سے ملاقات اور بات چیت کرسکتا ہے۔(۱)

بیوی شوہر کی اجازت سے اعتکاف کرے

☆......اگر بیوی اعتکاف میں بیٹھنا چاہتی ہے تو شوہر سے اجازت لے کر اعتکاف میں بیٹھے اور شوہر کو بھی چاہیے کہ جب بیوی کے شوق اور رغبت کو دیکھے اور اس سے کوئی حرج نہ ہو تو اعتکاف کی اجازت دے دے۔(۲)

= 🗁 سنن الترمذی: ۱۶۵/۱ ، ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه و سلم،باب المعتكف يخرج لحاجته،ط: سعيد كراچي.

(۱) حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني علي بن الحسين رضي الله عنهما أن صفية زوج النبي صلى الله عليه و سلم أخبرته : أنها جاء ت رسول الله صلى الله عليه و سلم تزوره في اعتكافه في المسجد في العشر الأواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلى الله عليه و سلم معها يقلبها حتى إذا بلغت باب المسجد عند باب ام سلمة مر رجلان من الأنصار فسلما على رسول الله صلى الله عليه و سلم فقال لهما النبي صلى الله عليه و سلم على رسلكما إنما هي صفية بنت حيي . فقالا سبحان الله يا رسول الله و كبر عليهما فقال النبي صلى الله عليه و سلم إن الشيطان يبلغ من الإنسان مبلغ الدم وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شيئا ". (صحيح البخاري: ۲۷۲/۱ ، كتاب الاعتكاف هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد؟،ط: قديمي كتب خانه كراچي)

🗁 سنن أبي داود: ۳۳۲،۳۳۱/۱ ،كتاب الصوم،باب المعتكف يدخل البيت لحاجته،ط: حقانيه ملتان.

🗁 سنن ابن ماجه: ص: ۱۲۷ ، أبواب ماجاء في الصيام،باب في المعتكف يزوره أهله في المسجد،ط:قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) وَلَا تُشْتَرَطُ الذُّكُورَةُ وَالْحُرِّيَّةُ فَيَصِحُّ مِن الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ بِإِذْنِ الْمَوْلَى وَالزَّوْجِ إن كان لها زَوْجٌ كَذَا في الْبَدَائِعِ فَإِنْ أَذِنَ لها الزَّوْجُ بِالِاعْتِكَافِ لم يَكُن له أن يَمْنَعَهَا بَعْدَ ذلك. (الفتاوى الهندية: ۲۱۱/۱ ، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيديه)

🗁 الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۲۳/۱ ،كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف، ط:رشيدية كوئته . =

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان المبارک کے آخری دس دن کے اعتکاف کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اعتکاف کرنے کی اجازت دے دی۔(۱)

☆......مزید ''عورت کو اعتکاف کرنے کے لیے شوہر سے اجازت لینا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

بیوی شوہر کے پاس آئے

''بیوی کا معتکف شوہر کے پاس آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۵۱)

بیوی کا معتکف شوہر کے پاس آنا

☆......اگر کوئی ضروری کام ہے تو بیوی پردہ کے اہتمام کے ساتھ معتکف شوہر کے پاس مسجد میں جا کر ضروری بات کر سکتی ہے، اس میں قباحت نہیں ہے، مگر اس سے زائد کسی اور بات کی اجازت نہیں۔(۲)

☆......اگر بیوی یا مستورات میں سے کچھ مستورات معتکف کے پاس آئیں

= الدر المختار: ۲/ ۴۴۰، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

(۱) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یعتکف فی کل رمضان وإذا صلی الغداة دخل مکانه الذی اعتکف فیه . قال فاستأذنته عائشة أن تعتکف فأذن لها فضربت فیه قبة فسمعت بها حفصة فضربت قبة وسمعت زینب بها فضربت قبة أخری فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم من الغد ابصر أربع قباب فقال:(ما هذا).فأخبر خبرهن فقال:(ما حملهن علی هذا ؟ آلبر؟ انزعوها فلا أراها).فنزعت فلم یعتکف فی رمضان حتی اعتکف فی آخر العشر من شوال. (صحیح البخاری: ۱/ ۲۷۳، کتاب الصوم،أبواب الاعتکاف باب الاعتکاف فی شوال،ط: قدیمی کتب خانه کراچی)

صحیح مسلم: ۱/ ۳۷۱، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف،ط:قدیمی کتب خانه کراچی.

سنن أبی داود: ۱/ ۳۳۱، کتاب الصوم، باب الإعتکاف،ط: حقانیه ملتان.

(۲) ''بیوی سے ملاقات'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

اور کوئی دوسرا شخص دیکھ رہا ہو تو اسی وقت صفائی کر دینی چاہیے کہ ان سے میرا یہ رشتہ ہے، یا یہ میری بیوی ہے، تا کہ دوسرے کو بدگمانی نہ ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی ثابت ہے۔(۱)

☆......موجودہ دور میں موبائل عام ہے اس لیے کوئی اہم بات ہو تو موبائل کے ذریعہ کر لی جائے اور معتکف موبائل کو ہمیشہ سائلینٹ میں رکھے، تا کہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

بیوی کے لئے معتکف شوہر کی خدمت کرنا

اگر بیوی مسجد سے باہر رہ کر معتکف شوہر کی خدمت کر سکتی ہے تو کرے، یہ جائز ہے، سنت سے ثابت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اعتکاف کی حالت میں) مسجد میں ہوتے، میری جانب سر مبارک فرمادیتے میں آپ کے بال مبارک میں کنگھا کر دیتی۔(۲)

بے ہوش ہو جائے

اگر معتکف بے ہوش ہو جائے یا دیوانہ، پاگل ہو جائے، یا جن بھوت کے

---

(۱) ''بیوی سے ملاقات'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) عن عمرة بنت عبدالرحمٰن انّ عائشة زوج النّبي صلى الله عليه وسلم قالت: وان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدخل عليّ راسه وهو في المسجد فارجله وكان لايدخل البيت الّا لحاجة إذا كان معتكفا. (البخارى: (۱/۲۷۲) باب المعتكف لايدخل البيت إلّا لحاجة، ط: قديمى)

ـــ عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اعتكف يُدني إلى راسه، فارجّله، وكان لايدخل البيت إلّا لحاجة الإنسان. (سنن ابى داود: (۱/۳۳۳) كتاب الصيام، باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، ط: سعيد كراچى)

اثرات سے بے عقل ہو جائے اور ایک رات دن سے زیادہ یہی حالت رہی تو ایک دن کا درمیان میں وقفہ ہو گیا اور تسلسل باقی نہ رہا، اس لیے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور اگر ایک رات دن گزرنے سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(۱)

بے ہوشی

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک معتکف کو اگر چند روز تک یا ایک دن ایک رات سے زیادہ بے ہوشی لاحق رہے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، یہی حکم جنون کا بھی ہے، لیکن نشے کی حالت رات میں آئے اور دن میں ٹھیک رہے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وَمِنهَا الإِغمَاءُ وَالجُنُونُ نَفسُ الإِغمَاءِ وَالجُنُونُ لَا تفسد بِلَا خِلَافٍ حتى لا يَنقَطِعَ التَّتَابُعُ وَإِن أُغمِيَ عليه أيَامًا او أَصَابَهُ لَمَمٌ يُفسِد اعتِكَافَهُ وَعَلَيهِ إِذَا بَرِئَ أَن يَستَقبِلَ فَإِن تَطَاوَلَ الجُنُونُ وَبَقِيَ سِنِينَ ثُمَّ أَفَاقَ يَجِبُ عليه أَن يَقضِيَ هَكَذَا فِي "البَدَائِعِ" وَإِن صَارَ مَعتُوهًا ثُمَّ أَفَاقَ بَعدَ سِنِينَ يَجِبُ عليه القَضَاءُ كَذَا فِي "فَتَاوَى قَاضِي خَانَ". (الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه)

☐ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۲۳، ۲۲۴) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه.

☐ البحر الرائق: (۲/۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي.

(۲) "بے ہوش ہو جائے" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

پاخانہ

☆...... بیت الخلاء (باتھ روم) مسجد کے ساتھ نہ ہو، بلکہ محلے سے ہٹ کر آبادی سے باہر جانا پڑتا ہے تو جانا درست ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، البتہ راستہ میں رک کر کسی سے بات چیت نہ کرے ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

☆...... بیت الخلاء مسجد میں نہیں ہے گھر میں ہے تو پاخانہ کے لیے گھر آنا درست ہے، خواہ مسجد کے قریب کسی دوسرے کے مکان میں بیت الخلاء ہو۔(۲)

(۱) قولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إلّا لِحَاجَةٍ شرعِيَّةٍ كالجُمُعَةِ او طبيعيّةٍ كالبَولِ والغائط) أى لا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكافًا وَاجبًا من مَسجِدِهِ إلّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عائشة كان عليه السَّلَامُ لا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ فى بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا. (البحر الرائق: (۳۰۱/۲)، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچى)

☐ الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱)، كتاب الصوم،الباب السابع فى الاعتكاف، وامامفسد اته،ط: رشيدية كوئته.

☐ الدرالمختار: (۴۴۵/۲)، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچى.

(۲) فَإِذَا خَرَجَ لِبَولٍ او غائطٍ لَا بَأسَ بِأَن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ فى بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإِن كان سَاعَةً عِندَ ابى حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَا فى المُحِيطِ وَلَو كان بِقُربِ المَسجِدِ بَيتُ صَدِيقٍ له لم يَلزَم قَضَاءُ الحَاجَةِ فيه. (الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱)، كتاب الصوم،الباب السابع فى الاعتكاف، وامامفسد اته،ط: رشيدية كوئته)

☐ شامى: (۴۴۵/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

☐ النهر الفائق: (۳۶/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امداديه.

☆...... پاخانہ کے لیے بیت الخلاء گیا، قبض کی وجہ سے دیر ہوگئی تو کوئی حرج نہیں، اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ (۱)

☆...... پاخانہ، پیشاب کے لیے نکلا اور واپسی میں وضو کرکے آیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ (۲)

---

(۱) قولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كالبَولِ والغائط) أي لا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عائشة رَضِيَ اللهُ عنها: "كان عليه السَّلَامُ لَا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ" وَلِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطهور لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يتقدر بِقَدرِهَا. (البحر الرائق: (۳۰۱/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

☐ الهداية: (۲۲۷/۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: رحمانيه لاهور.

☐ المبسوط للسرخسي: (۱۳۰/۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

☐ (الحنفية قالوا: خروج المعتكف من المسجد له حالتان:

الحالة الأولى: أن يكون الاعتكاف واجبا بنذر وفي هذه الحالة لا يجوز له الخروج من المسجد مطلقا ليلا أو نهارا عمدا أو نسيانا فمن خرج بطل اعتكافه إلا بعذر والأعذار التي تبيح للمعتكف اعتكافا واجبا الخروج من المسجد تنقسم إلى ثلاثة أقسام: الأول: أعذار طبيعية كالبول أو الغائط أو الجنابة بالاحتلام حيث لا يمكنه الاغتسال في المسجد ونحو ذلك فإن المعتكف يخرج من المسجد للاغتسال من الجنابة ولقضاء حاجة الإنسان بشرط أن لا يمكث خارج المسجد إلا بقدر قضائها. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۳۹۵/۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة)

(۲) وَمِن أعذَارِ الخُرُوجُ للغائط وَالبَولِ وَأَدَاءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غائط لا بَأسَ بِأَن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلَى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإِن كان سَاعَةً عِندَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا في "المُحِيطِ". (الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته)

☐ إذا خَرَجَ لِبَولٍ او غائط لَا بَأسَ بِأَن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلَى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإِن كان سَاعَةً عِندَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى. (الفتاوى التاتارخانيه: (۲۱۲/۲) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ المبسوط للسرخسي: (۱۳۰/۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

☆......مسجد کے قریب دوست کا گھر ہے اور اپنا گھر ذرا دور ہے، تو اسے دوست کے قریبی مکان میں جانا ضروری نہیں ہے، بلکہ اپنے گھر میں جا کر بیت الخلاء سے فارغ ہو کر آسکتا ہے۔(۱)

☆......اگر معتکف کے دو مکان ہیں، ایک مسجد سے قریب ہے، ایک مسجد سے دور ہے، تو وہ مسجد کے قریب والے مکان کے بیت الخلاء میں جائے، دور کے مکان میں نہیں، دور کے مکان کے بیت الخلاء میں جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

☆......مسجد سے باہر پاخانہ ہے تو پاخانہ جانے کے لیے تیز رفتاری سے جانا ضروری نہیں، مناسب رفتار سے جا سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) قوله: إلا لحاجة الإنسان الخ) ولا يمكث بعد فراغه من الطهور ولا يلزمه أن يأتي بيت صديقه القريب. واختلف فيما لو كان له بيتان فأتى البعيد منهما قيل فسد وقيل: لا وينبغي أن يخرج على القولين ما لو ترك بيت الخلاء للمسجد القريب وأتى بيته نهر ولا يبعد الفرق بين الخلافية وهذه لأن الإنسان قد لا يألف غير بيته رحمتي أي فإذا كان لا يألف غيره بأن لا يتيسر له إلا في بيته فلا يبعد الجواز بلا خلاف وليس كالمكث بعدها ما لو خرج لها ثم ذهب لعيادة مريض أو صلاة جنازة من غير أن يكون خرج لذلك قصدا فإنه جائز كما في البحر عن " البدائع ". (رد المحتار: ۴۴۵/۲، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط سعيد كراچي)
☐ الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسده، ط: رشيدية كوئته.
☐ النهر الفائق: ۲/ ۳۶، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان.
☐ وَلَو كَانَ بِقُربِ المَسجِدِ بَيتُ صَدِيقٍ لَهُ لَم يَلزَمهُ قَضَاءُ الحَاجَةِ فِيهِ وَإِن كَانَ لَهُ بَيتَانِ قَرِيبٌ وَبَعِيدٌ قَالَ بَعضُهُم لَا يَجُوزُ أَن يَمضِيَ إِلَى البَعِيدِ فَإِن مَضَى بَطَلَ اعتِكَافُهُ وَقَالَ بَعضُهُم يَجُوزُ وَيَأكُلُ المُعتَكِفُ وَيَنَامُ فِي مُعتَكَفِهِ لِأَنَّهُ يُمكِنُهُ ذَلِكَ فِي المَسجِدِ فَلَا ضَرُورَةَ إِلَى الخُرُوجِ. (الجوهرة النيرة: (۱۷۷/۱)، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي)
(۲) انظر إلى الحاشية السابقة.
(۳) وَإِن كَانَ خَرَجَ لِحَاجَةِ الإِنسَانِ لَهُ أَن يَمشِيَ عَلَى التُّؤَدَةِ كَذَا فِي النِّهَايَةِ وَهَكَذَا فِي العِنَايَةِ. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسده، ط: رشيدية كوئته)
☐ بدائع الصنائع: ۱۱۵/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي.

☆...... مسجد میں بیت الخلاء ہے لیکن نہایت ہی گندا اور تکلیف کا باعث ہے، اور معتکف کو صاف بیت الخلاء استعمال کرنے کی عادت ہے اور مسجد کے بیت الخلاء میں یہ سہولت نہیں ہے تو گھر کے پاخانہ میں جاسکتا ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(۱)

☆...... اگر پاخانہ، پیشاب کے لیے نکلا اور فارغ ہونے کے بعد آدھا منٹ بھی رُکا رہا تو اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

☆...... پاخانہ پیشاب کے لیے مسجد سے باہر نکلا، کسی شخص نے مسجد سے باہر ایک آدھ منٹ کے لیے زبردستی رُوک لیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۳)

= 🕮 المبسوط للسرخسي: ۱۳۲/۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية،بيروت لبنان.

(۱) قوله: إلا لحاجة الإنسان الخ) ولا يمكث بعد فراغه من الطهور ولا يلزمه ان ياتي بيت صديقه القريب. واختلف فيما لو كان له بيتان فاتى البعيد منهما قيل فسد وقيل: لا وينبغي ان يخرج على القولين ما لو ترك بيت الخلاء للمسجد القريب واتى بيته نهر ولا يبعد الفرق بين الخلائية وحله لأن الإنسان قد لا يألف غير بيته رحمتي اى فإذا كان لا يألف غيره بأن لا يتيسر له إلا في بيته فلا يبعد الجواز بلا خلاف وليس كالمكث بعدها ما لو خرج لها ثم ذهب لعيادة مريض او صلاة جنازة من غير ان يكون خرج لذلك قصدا فإنه جائز كما في البحر عن البدائع. (رد المحتار: ۴۴۵/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط،سعيد كراچي)

(۲) وَمِن الأعذارِ الخُرُوجُ للغائط وَالبَولِ وَأَداءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غائط لَا بَأسَ بِأن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكافُهُ وَإن كان ساعَةً عِندَ ابي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعالى كَذا في المُحِيطِ. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، ومامفسداته، ط: رشيدية كوئته)

🕮 الفتاوى التاتارخانية: ۳۱۳/۲، كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط:قديمي كراچي.

🕮 الجوهرة النيرة: ۱۷۶/۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط:قديمي كتب خانه كراچي.

(۳) او خرج هو لبول او غائط، فحبسه الغريم ساعة فسد اعتكافه في قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۲۲/۱، كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف، ط:رشيدية كوئته)

🕮 الدر مع الرد: (۴۴۷/۲)، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

🕮 خلاصة الفتاوى: ۲۶۸/۱، كتاب الصوم،الفصل السادس في الاعتكاف،جنس آخر،ط:مكتبه الفاروقيه كوئته.

☆......مسجد میں پاخانے کم ہیں، یا معتکفین زیادہ ہیں، جس کی وجہ سے بسا اوقات انتظار کرنا پڑتا ہے تو شرعاً اس کی اجازت ہے، اس انتظار سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر مسجد میں پاخانہ نہ ہونے کی وجہ سے معتکف گھر گیا تو اسے چاہیے کہ فراغت کے بعد ذرا بھی نہ رُکے، اگر ذرا بھی رکا، اور بات کرنے لگا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا، البتہ آتے جاتے چلتے ہوئے بات کرلی تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اگر کپڑے میں پاخانہ پیشاب ہوگیا تو اس کو پاک کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا درست ہے اور دھوتے ہی فوراً مسجد میں واپس آجائے۔(۳)

---

(۱) قولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ أو طَبِيعِيَّةٍ كَالبَولِ و الغائط) أي لا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكَافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عائشة كان عليه السَّلامُ لا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ وَلِأَنَّهُ معلومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا. (البحر الرائق: ۳۰۱/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

☜ تفصیلاً "پاخانہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) وَمِنَ الأَعذَارِ الخُرُوجُ لِلغَائِطِ وَالبَولِ وَأَدَاءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ أو غائطٍ لا بَأسَ بِأَن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ، وَلَو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإِن كان سَاعَةً عِندَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى، كَذَا في "المُحِيطِ". (الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته)

☜ الفتاوى التاتارخانية: (۳۱۳/۲) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كراچي.

☜ الجوهرة النيرة: (۱۷٦/۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۳) المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له: اتفق الفقهاء على أنه يلزم المعتكف في الاعتكاف الواجب البقاء في المسجد لتحقيق ركن الاعتكاف وهو المكث والملازمة والحبس ولا يخرج إلا لعذر شرعي أو ضرورة أو حاجة.

قال الحنفية: ...وحرم على المعتكف اعتكافاً واجباً الخروج إلا لعذر شرعي كأداء صلاة الجمعة والعيدين فيخرج في وقت يمكنه إدراكها مع صلاة سنة الجمعة قبلها ثم يعود وإن أتم ٭

☆......جن کاموں کے لیے معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے، ان کاموں کے لیے تیز چلنا یا دوڑ کر جانا ضروری نہیں ہے، بلکہ اطمینان اور سکون کے ساتھ جائے، اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کر کے واپس آ جائے۔(۱)

پاخانہ کے لیے نکلا اور گھر چلا گیا

اگر پاخانہ کے لیے نکلا اور گھر چلا گیا اور وہاں کچھ ٹھہر بھی گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

پاخانہ کے لیے نکلنا

''بیت الخلاء کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱٤٥)

پاخانہ کے لیے جانا

''مسجد کی منزلہ ہو'' عنوان کے تحت دوسرے اسٹار میں دیکھیں!(ص:۳۸٤)

پاگل

''مجنون'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳٦۱)

= اعتکافه في الجامع صح و كره. أو لحاجة طبيعية: كالبول و الغائط وإزالة النجاسة والاغتسال من جنابة باحتلام؛ لأنه عليه الصلاة والسلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة. (الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهٗ: ۲/ ۲۲۱، ۲۲۲، البابُ الثّالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور)

▭ (أو) حاجة(طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام... الخ). (مراقي الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امداديه ملتان)

▭ حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه الصارية هرات افغانستان.

▭ ''پاخانہ'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۱) ''پاخانہ'' عنوان کے اسٹار:۷، کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) ''پاخانہ'' عنوان کے اسٹار:۱۲، کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

پاگل ہوجائے

''بے ہوش ہوجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۵۲)

پان

اگر پان اور تمبا کو بدبودار نہ ہو تو معتکف مسجد میں کھا سکتا ہے۔(۱)

پانی بھول کردن میں پی لیا

''بھول کر دن میں کھانا کھالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱٤٤)

پانی پینے کے لیے جانا

''پانی لانا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱٦۳)

پانی حاصل کرنے میں تاخیر ہوگئی

پاخانہ، پیشاب یا واجب غسل یا ضروری وضو کرنے کے لیے نکلا، اور پانی حاصل کرنے میں کچھ تاخیر ہوگئی، مثلاً نل پر بھیڑ تھی یا مسجد میں پانی ختم ہوگیا تھا، کسی دوسری جگہ سے پانی حاصل کیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) عَن جابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَن أكلِ البَصَلِ وَالكُرَّاثِ. فَغَلَبَتنَا الحَاجَةُ فَأَكَلنَا مِنهَا فَقَالَ مَن أَكَلَ مِن هٰذِهِ الشَّجَرَةِ المُنتِنَةِ فَلَا يَقرَبَنَّ مَسجِدَنَا فَإِنَّ الملائكة تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنهُ الإِنسُ. (صحیح مسلم: ۱/۲۰۹، کتاب الصلوۃ، کتاب المساجد، باب نهي من أكل ثوما أو بصلا أو كراثا أو نحوها عن حضور المسجد، ط: قديمي كراچي)

○ صحیح البخاری: ۱/۱۱۸، کتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء والبصل والكراث، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

○ سنن الترمذي: ۲/۳، ابواب الاطعمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية اكل الثوم والبصل، ط: سعيد كراچي.

(۲) قَولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إِلَّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالبَولِ والغائط) أي لا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكَافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إِلَّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عائشة كان عليه السَّلَامُ =

پانی ختم ہوگیا

مسجد میں وضو کا پانی ختم ہوگیا تو جہاں سے جلدی لاسکتا ہو وہاں جا کر پانی لاسکتا ہے، اور اگر گھر جانا پڑے تو گھر بھی جانا جائز ہے خواہ وہیں وضو کر کے آجائے یا مسجد میں آکر وضو خانے پر بیٹھ کر وضو کر لے، درمیان میں کہیں بلا ضرورت نہ ٹھہرے۔(۱)

پانی خشک کرنا

وضو کے بعد وضو خانہ پر کھڑے ہو کر رومال سے وضو کا پانی خشک کرنے سے

= لا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلّا لِحاجَةِ الإنسانِ وَلِأنّهُ معلومٌ وُقوعُها وَلا بُدَّ من الخُروجِ في بَعضِها فَيَصِيرُ الخُروجُ لها مُستَثنى وَلا يَمكُثُ بَعدَ فَراغِهِ من الطُّهورِ لِأنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِها. (البحر الرائق:(۲/ ۳۰۱) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی)

☜ تفصیلاً "پاخانہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۱) قَولُهُ وَلا يَخرُجُ منه إلّا لِحاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كالبَولِ وَالغائِطِ) أي لا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكافًا واجِبًا من مَسجِدِهِ إلّا لِضَرورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَديثِ عائِشَةَ كان عليه السَّلامُ لا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلّا لِحاجَةِ الإنسانِ وَلِأنّهُ معلومٌ وُقوعُها وَلا بُدَّ من الخُروجِ في بَعضِها فَيَصِيرُ الخُروجُ لها مُستَثنى وَلا يَمكُثُ بَعدَ فَراغِهِ من الطُّهورِ لِأنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِها. (البحر الرائق:(۲/ ۳۰۱) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی)

☜ وَمِن الأعذارِ الخُروجُ لِلغائِطِ وَالبَولِ وَأداءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غائِطٍ لا بَأسَ بِأن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضوءِ، وَلَو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكافُهُ وَإن كان ساعَةً عِندَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعالى كَذا في "المُحِيطِ". وَلَو كان بِقُربِ المَسجِدِ بَيتُ صَدِيقٍ له لَم يَلزَم قَضاءُ الحاجَةِ فيه وَإن كان له بَيتانِ قَرِيبٌ وَبَعِيدٌ قال بَعضُهُم لا يَجُوزُ أن يَمضِيَ إلى البَعِيدِ فَإن مَضى بَطَلَ اعتِكافُهُ كَذا في "السِّراجِ الوَهّاجِ". وَإن كان خَرَجَ لِحاجَةِ الإنسانِ له أن يَمشِيَ على التُّؤَدَةِ كَذا في "النِّهايَةِ" وَهَكَذا في "العِنايَةِ". (الفتاوى الهندية:(۱/ ۲۱۲) کتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وامامفسده،ط: رشيدية كوئٹه)

☜ الدر المختار: (۲/ ۴۳۵) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی۔

☜ الفتاوى التاتار خانيه:(۲/ ۲۱۳) کتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط: قديمى كتب خانه كراچى۔

اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

پانی گرم کرنا

معتکف غسل جنابت کے لیے نکل سکتا ہے، غسل جنابت کے علاوہ دوسرے غسل کے لیے نکل نہیں سکتا، اگر سردی کے موسم میں پانی ٹھنڈا ہے استعمال سے نقصان ہوتا ہے گرم پانی کا انتظام کرنے والا کوئی نہیں ہے، تو معتکف خود مسجد کے احاطہ میں چولہا جلا کر یا جلے ہوئے چولہے میں پانی گرم کر کے غسل کر سکتا ہے، یہ شرعی ضرورت ہے، لہٰذا اعتکاف میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) قوله: وَلَا يَخرُجُ منه إلّا لِحاجةٍ... او طبيعيةٍ كالبولِ وَالغائِطِ) أى لا يَخرُجُ المُعتكِفُ اعتكافًا وَاجبًا من مَسجِدِه إلّا لِضرورةٍ مُطلقةٍ...وَلا يَمكُثُ بَعدَ فَراغِهِ من الطُّهورِ لِأنَّ ما ثَبتَ بِالضَّرورةِ يَتقدَّرُ بِقدرِها.(البحر الرائق:(۳۰۱/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچى)

☐ احسن الفتاوى:(۵۱۸،۵۱۷/۴) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،(س: بعض امور مفسده و غير مفسده)، ط: سعيد كراچى.

☐ تفصیلاً "پاخانہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) وَحَرُمَ عَلَيهِ) أى عَلَى المُعتكِفِ اعتكافًا وَاجبًا أمّا النَّفلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لِأنَّهُ مِنهُ لا مُبطِلٌ كَما مَرَّ (الخُرُوجُ إلّا لِحاجةِ الإنسانِ) طَبيعيّةٍ كَبولٍ وَغائِطٍ وَغُسلٍ لَو احتَلَمَ وَلا يُمكِنُهُ الاغتِسالُ فِي المَسجِدِ كَذا فِي "النَّهرِ". وفي "الشامية": (قولُهُ: وَغُسلٌ) عَدُّهُ مِن الطَّبيعيّةِ تَبَعًا للاختيارِ وَ"النَّهرِ" وَغَيرِهِما، وَهُوَ مُوافِقٌ لِما عَلِمتَه مِن تَفسيرِها وَعَن هَذا اعتَرَضَ بَعضُ الشُّرّاحِ تَفسيرَ "الكنزِ" لَها بِالبولِ وَالغائِطِ بِأنَّ الأولى تَفسيرُها بِالطَّهارةِ وَمُقدِّماتِها لِيَدخُلَ الاستِنجاءُ وَالوُضوءُ وَالغُسلُ لِمُشارَكَتِها لَهُما فِي الاحتِياجِ وَعَدَمِ الجَوازِ فِي المَسجِدِ اهـ. فافهم. (قولُهُ: وَلا يُمكِنُهُ إلخ) فَلَو أمكَنَهُ مِن غَيرِ أن يُلَوِّثَ المَسجِدَ فَلا بَأسَ بِهِ بَدائِعُ أى بِأن كانَ فِيهِ بِركَةُ ماءٍ أو مَوضِعٌ مُعَدٌّ لِلطَّهارةِ أو اغتَسَلَ فِي إناءٍ بِحَيثُ لا يُصيبُ المَسجِدَ الماءُ المُستَعمَلُ قالَ فِي البَدائِعِ: فَإن كانَ بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ بِالماءِ المُستَعمَلِ يُمنَعُ مِنهُ لِأنَّ تَنظيفَ المَسجِدِ وَاجِبٌ اهـ. وَالتَّقييدُ بِعَدَمِ الإمكانِ يُفيدُ أنَّهُ لَو أمكَنَ كَما قُلنا فَخَرَجَ أنَّهُ يَفسُدُ.(الدر مع الرد:(۴۴۵/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچى)

☐ (المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له)اتفق الفقهاء على انه يلزم المعتكف فى الاعتكاف الواجب البقاء فى المسجد لتحقيق ركن الاعتكاف وهو المكث والملازمة والحبس =

پانی لانا

معتکف کو بہت سخت پیاس لگ رہی ہے، مسجد میں پانی نہیں ہے، اور پانی لاکر دینے والا بھی کوئی نہیں ہے، تو خود مسجد سے باہر جہاں پانی جلدی مل سکتا ہے جاکر لاسکتا ہے، اگر پانی کا برتن نہ ہو تو ایسی جگہ پانی پی کر بھی آسکتا ہے، گرمیوں کے موسم میں کبھی سحری کے وقت ایسی صورت معتکف کو پیش آجاتی ہے۔(۱)

پائپ

جہاں ''پائپ'' لگا رہتا ہے وہ حصہ بھی مسجد سے باہر ہوتا ہے۔(۲)

= ولا يخرج إلا لعذر شرعي أو ضرورة أو حاجة. قال الحنفية : ...وحرم على المعتكف اعتكافاً واجباً الخروج إلا لعذر شرعي كأداء صلاة الجمعة والعيدين فيخرج في وقت يمكنه إدراكها مع صلاة سنة الجمعة قبلها لم يعود وإن أتم اعتكافه في الجامع صح وكره. أو لحاجة طبيعية: كالبول والغائط وإزالة النجاسة والاغتسال من جنابة باحتلام؛ لأنه عليه الصلاة والسلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة. (الفِقهُ الإسلاميُ وادلّتُه: (۲/ ۶۲۱، ۶۲۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوزله، ط: الحقانية بشاور)

☐ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۱۶) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصلٌ وَأمّا رُكنُ الاعتِكافِ وَمحظورَاتِهِ وما يُفسِدُهُ وما لا يُفسِدُهُ، ط: سعيد كراجي.

(۱) قولُهُ : وَأكلُهُ وَشربُهُ وَنومُهُ وَمُبَايَعَتُهُ فِيهِ) يَعني يَفعَلُ المُعتَكِفُ هٰذِهِ الأشيَاءَ فِي المَسجِدِ فَإن خَرَجَ لِأجلِهَا بَطَلَ اعتِكَافُهُ ؛ لِأنَّهُ لَا ضَرُورَةَ إلَى الخُرُوجِ حَيثُ جَازَت فِيهِ وَ"الفَتَاوَى الظَّهِيرِيَّة" وَقِيلَ يَخرُجُ بَعدَ الغُرُوبِ وَلِلأكلِ وَالشُّربِ.اه. وَيَنبَغِي حَملُهُ عَلَى مَا إذَا لَم يَجِد مَن يَأتِي لَهُ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ مِن الحَوَائِجِ الضَّرُورِيَّةِ كَالبَولِ وَالغَائِطِ. (البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي)

☐ ردالمحتار: (۲/ ۴۴۸، ۴۴۹) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراجي.

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراجي/ (ص: ۵۸۰) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان.

(۲) ''احاطۂ مسجد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

پردہ

اعتکاف میں پردہ ڈالنا اور نہ ڈالنا دونوں طرح نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے۔
اگر پردہ ڈالنے سے ریاکاری، کبر وغیرہ پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو نہ ڈالیں، اور اگر ان امور کا اندیشہ نہ ہو تو یکسوئی کے لیے پردہ ڈال لینا بہتر ہے۔ البتہ فرض نماز کی جماعت ہونے لگے اور پردہ پڑے رہنے سے جماعت میں خلا رہ جانے کا خطرہ ہو تو پردہ ہٹا دینا چاہیے، بلکہ بستر اور سامان بھی اٹھا لینا چاہیے۔(۱)

پڑھانا

"بچوں کو پڑھانا" عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۳۷)

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت: كان النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يعتكفُ في العشرِ الأواخرِ من رمضانَ فكنتُ أضربُ له خِباءً فيُصلّي الصبحَ ثم يدخُلُه فاستأذنَت حفصةُ عائشةَ أن تضربَ خِباءً فأذِنت لها فضربَت خِباءً فلمّا رأته زينبُ ابنةُ جحشٍ ضربَت خِباءً آخرَ فلمّا أصبحَ النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رأى الأخبيةَ فقال ما هذا فأُخبِرَ فقال النبيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ آلبرَّ تُرَون بهنّ فترك الاعتكافَ ذلك الشهرَ ثم اعتكفَ عشرًا من شوّالٍ. (صحيح البخاري: ۱/۲۷۲، كتاب الصوم، ابواب الاعتكاف، باب اعتكاف النساء، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ سنن ابن ماجه: ص: ۱۲۷، ابواب ماجاء في الصيام، باب في ليلة القدر، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

☐ صحيح مسلم: ۱/۳۷۰، كتاب الصيام، باب فضل ليلةِ القدرِ والحثّ على طلبها وبيانِ محلّها وأرجى أوقاتِ طلبها، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

☐ واعتكف مرة في قبة تركية وجعل على سدتها حصيراً كلّ هذا تحصيلاً لمقصود الاعتكاف وروحه عكس ما يفعله الجهالُ من اتخاذ المعتكف موضعَ عِشرة ومجلبة للزائرين واخذهم باطراف الأحاديث بينهم فهذا لون والاعتكاف النبوي لون. والله الموفق. (زاد المعاد في هدى خير العباد: ۲/۹۰، فصل: في هديه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت)

☐ قوله: (وانه امر بخبائه فضرب) قالوا فيه دليل على جواز اتخاذ المعتكف لنفسه موضعا من المسجد ينفرد فيه مدة اعتكافه مالم يضيق على الناس واذا اتخذه يكون في آخر المسجد ورحابه لئلا يضيق على غيره وليكون اخلى له واكمل في انفراده. (شرح نووى على مسلم: ۱/۳۷۱، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

پلنگ

اگر پلنگ پر سونے کی ضرورت ہے تو معتکف اپنے اعتکاف کی جگہ میں پلنگ پر سو سکتا ہے اور اگر ضرورت نہیں تو مسجد میں پلنگ نہ لائے، چارپائی کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

پنجگانہ میں اعتکاف کرنا

☆......اگر کسی بستی میں مسجد نہیں ہے، لیکن ایک مکان میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا انتظام ہے (عرف میں اس کو "پنجگانہ" کہتے ہیں) تو اس میں اعتکاف کرنے کی صورت میں سنت مؤکدہ کا ثواب ملنے کی امید ہے، لہٰذا اعتکاف کرنا چاہیے، باقی قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔(۲)

☆......جس مکان میں نماز جماعت کے ساتھ ادا کرتے ہیں، وہاں جماعت کا ثواب مل جائے گا، لیکن مسجد کے ثواب سے محروم رہیں گے، اس لیے مسجد

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما: "عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم أنہ کان إذا اعتکف طرح لہ فراشہ أو یوضع لہ سریرہ وراء أسطوانۃ التوبۃ". (سنن ابن ماجہ: ص: ۱۲۷، ابواب ماجاء فی الصیام، باب فی المعتکف یلزم مکانا من المسجد، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

☐ مشکوۃ المصابیح: ۱/۱۸۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراجی.

☐ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد: ۲/۹۰، فصل: فی ھدیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فی الاعتکاف: مؤسسۃ الرسالۃ بیروت.

(۲) قال المفتی سید عبد الرحیم لاجپوری: جب کہ بستی میں مسجد ہی نہیں ہے، تو جس مکان میں پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرنے کا انتظام ہو، اس میں اعتکاف کیا جائے امید ہے کہ سنت مؤکدہ کا ثواب ملے گا، نہ کیا تو کوتاہی کا بار رب کا جتنا ہو سکے کر گذرنا چاہیے، قبول کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے. وقالوا: کما سقط عن المرأۃ فی صلوتھا المسجد الجامع کذلک سقط فی اعتکافھا المسجد الجامع أیضاً. (رسائل الارکان: (ص: ۲۲۹) باب الاعتکاف، خاتمۃ فی الاعتکاف، ط: مطبع یوسفی فرنگی محل لکھنو)

☐ فتاوی رحیمیہ: (۲۸۲/۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (ص: ۲۶۳: مسجد نہ ہونے کی وجہ سے ایسے مکان میں اعتکاف کرنا جہاں پنجوقتہ جماعت ہوتی ہے)، ط: دار الاشاعت کراچی.

بنانے کی کوشش جاری رکھنی چاہیے۔(۱)

پنکھا

''بجلی استعمال کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۳۷)

پورے ماہ کا اعتکاف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرنا بھی ثابت ہے، اس لیے پورے ماہ کا اعتکاف کرنا بھی ثواب کا کام ہے۔(۲)

---

(۱) قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ". (صحيح البخاري: (۱/۸۹) كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☜ البحث الثالث: قوله صلى الله عليه وآله وسلم: "صلاة الرجل في جماعة تضعف على صلاته في بيته وفي سوقه" يتصدى النظر هنا هل صلاته في جماعة في المسجد تفضل على صلاته في بيته وسوقه جماعة أو تفضل عليها منفردا أما الحديث فمقتضاه أن صلاته في المسجد جماعة تفضل على صلاته في بيته وسوقه جماعة وفرادى بهذا القدر لأن قوله صلى الله عليه وسلم: "صلاة الرجل في جماعة" محمول على الصلاة في المسجد لأنه قوبل بالصلاة في بيته وسوقه. (إحكام الأحكام شرح عمدة الأحكام لابن دقيق العيد: (۱/۱۱۳-۱۱۵) باب فضل الجماعة ووجوبها، ط: مؤسسة الرسالة)

☜ فتاوی رحیمیہ: (۲۸۲/۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (ص:۲۶۳: مسجد نہ ہونے کی وجہ سے ایسے مکان میں اعتکاف کرنا جہاں پنجوقتہ جماعت ہوتی ہے)، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى... عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أُتِيتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ. فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ قَالَ =

پہلا عشرہ

☆......رمضان المبارک کے پہلے اور دوسرے عشرہ کا اعتکاف نفلی ہے، اگر کسی نے اعتکاف کیا تو اس پر نفلی اعتکاف کے احکام جاری ہوں گے۔ (مزید "نفلی اعتکاف" کے عنوان کے تحت دیکھیں!)(۱)

☆......اگر کسی نے رمضان کے پہلے یا دوسرے عشرہ کا اعتکاف لازم کرلیا تو اس پر اعتکاف واجب کے احکام جاری ہوں گے۔ (مزید "اعتکاف واجب" کے عنوان کے تحت دیکھیں!)(۲)

= وَإِنِّي أُرِيتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَأَنِّي أَسْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ. فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَأَبْصَرْتُ الطِّينَ وَالْمَاءَ فَخَرَجَ حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أَنْفِهِ فِيهِمَا الطِّينُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. (صحيح مسلم: ۱/۳۷۰، كتاب الصيام، باب فضل لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحِلِّهَا وَأَرْجَى أَوْقَاتِ طَلَبِهَا، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ صحيح ابن خزيمة: ۳/ ۳۲۱، ۳۲۲، بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، ط: المكتب الإسلامي بيروت.

(۱) وَيَنْقَسِمُ إِلَى وَاجِبٍ وهو الْمَنْذُورُ تنجيزًا أو تعليقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في الْعَشْرِ الْأَخِيرِ من رَمَضَانَ وَإِلَى مُسْتَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هَكَذَا في "فَتْحِ الْقَدِيرِ". (الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۱)، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما تفسيره، ط: رشيدية كوئٹه)

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/(ص: ۵۷۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان.

☐ البحر الرائق: (۲/ ۲۹۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

(۲) (والاعتكاف) المطلوب شرعاً (على ثلاثة أقسام: واجب في المنذور) تنجيزاً أو تعليقاً. وتحته في حاشيته: (قوله: تنجيزا) كقوله لله على أن اعتكف كذا. (قوله: أو تعليقا) كقوله إن شفى الله مريضي فلانا لاعتكفن كذا. (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي، /(ص: ۵۷۷) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان) =

پیاس

معتکف کو پیاس لگ رہی ہے، پانی مسجد سے باہر ہے، کوئی لا کر دینے والا نہیں تو معتکف کا پانی لانے یا پینے کے لیے مسجد سے باہر جانا درست ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

پیشاب خانہ کے باہر انتظار کرنا

پیشاب خانہ کے باہر لائن لگی ہو تو وہاں انتظار میں کھڑے ہونے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

= (وهو) لثلاثة أقسام (واجب بالنذر) بلسانه وبالشروع وبالتعليق ذكره ابن الكمال. وفي حاشيته: (قوله: بلسانه) فلا يكفي لإيجابه النية "منح" عن خمس الأئمة. (قوله: وبالشروع) نقله في "البحر" عن "البدائع" ثم قال: ولا يخفى أنه مفرع على ضعيف وهو اشتراط الزمن للتطوع وأما على المذهب من أن أقل النفل ساعة فلا اهـ وسيأتي قريبا أيضا مع جوابه (قوله: وبالتعليق) عطف على قوله بالنذر وهذا قرينة على أنه أراد بالنذر النذر المطلق كما قيد به في "البدائع" فلا يرد أن صورة التعليق نذر أيضا وأن مقتضى العطف خلافه نعم الأظهر أن يقول واجب بالنذر منجزا أو معلقا كما عبر في "البحر" و"الإمداد" فافهم. (الدر مع الرد: ۲/۴۴۱، ۴۴۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

الفتاوى الهندية: (۲۱۱/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيديه كوئٹه.

(۱) (قوله: وأكله وشربه ونومه ومبايعته فيه) يعني يفعل المعتكف هذه الأشياء في المسجد فإن خرج لأجلها بطل اعتكافه، لأنه لا ضرورة إلى الخروج حيث جازت فيه وفي الفتاوى الظهيرية وقيل يخرج بعد الغروب وللأكل والشرب. اهـ. وينبغي حمله على ما إذا لم يجد من يأتي له به فحينئذ يكون من الحوائج الضرورية كالبول والغائط. (البحر الرائق: ۳۰۳/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

ردالمحتار: ۴۴۸/۲، ۴۴۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچي.

حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۴، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

النهر الفائق: ۴۷/۲، باب الاعتكاف، ط: امداديه ملتان.

(۲) (قوله ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية كالجمعة أو طبيعية كالبول والغائط) أي لا يخرج =

پیشاب کے لیے جانا

''مسجد کی منزلہ ہو'' عنوان کے تحت دوسرے اشارمیں دیکھیں! (ص: ۳۸٤)

پیشاب کے لیے نکلا اور گھر چلا گیا

''پاخانہ کے لیے نکلا اور گھر چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۱۵۹)

پینے کی ضروری چیزیں

''کھانے پینے کی ضروری چیزیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳٤٤)

= الْمُعْتَكِفُ اعْتِكَافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطْلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كان عليه السَّلَامُ لا يَخْرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الْخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الْخُرُوجُ لها مُستَثْنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا. (البحر الرائق: ۳۰۱/۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

المبسوط للسرخسي: ۱۲۰/۳، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: دار الکتب العلمیۃبیروت لبنان.

احسن الفتاوی: ۵۱۸،۵۱۷/۴، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،بعض امورمفسدہ و غیرمفسدہ، ط: سعید کراچی.

تالاب کنارے مسجد

''ندی کنارے مسجد'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۴۱۳)

تجارت کی ہدایت دینا

معتکف اگر تاجر یا کارخانہ دار ہو تو اپنے قائم مقام یا ماتحت ملازمین کو تجارت کی ضروری ہدایت دے سکتا ہے اور اس کے متعلق باتیں بھی دریافت کر سکتا ہے، کسی خریدار سے ضروری باتیں کرنی ہوں تو بقدر ضرورت لین دین، سودا سلف کی باتیں کرنے کی گنجائش ہے۔(۱)

تجارت کے لیے سامان خریدنا

اعتکاف کی حالت میں تجارت کرنے کے لیے کوئی سامان خریدنا تا کہ اسے بعد میں فروخت کرے گا، مکروہ ہے۔(۲)

(۱) وَلَا بَأْسَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَبِيعَ وَيَشْتَرِيَ وَيَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ وَيَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَيَدَّهِنَ وَيَأْكُلَ وَيَشْرَبَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَتَحَدَّثَ مَا بَدَا لَهُ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونَ صَائِمًا وَيَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ. وَالْمُرَادُ مِنَ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ هُوَ كَلَامُ الْإِيجَابِ وَالْقَبُولِ مِنْ غَيْرِ نَقْلِ الْأَمْتِعَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ؛ لِأَنَّ ذَلِكَ مَمْنُوعٌ عَنْهُ لِأَجْلِ الْمَسْجِدِ لِمَا فِيهِ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ مَتْجَرًا لَا لِأَجْلِ الِاعْتِكَافِ. (بدائع الصنائع: ۱۱۶/۲، ۱۱۷، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصلٌ وأما رُكْنُ الاعتكاف ومحظوراته وما يُفسده وما لا يُفسده، ط: سعید کراچی)

☜ البحر الرائق: ۳۰۳/۲، کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

☜ الجوهرة النيرة: ۱۷۷/۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.

(۲) (وَخُصَّ) الْمُعْتَكِفُ (بِأَكْلٍ وَشُرْبٍ وَنَوْمٍ وَعَقْدٍ احْتَاجَ إِلَيْهِ) لِنَفْسِهِ أَوْ عِيَالِهِ فَلَوْ لِتِجَارَةٍ كُرِهَ. وفي "الشامية": (قَوْلُهُ: فَلَوْ لِتِجَارَةٍ كُرِهَ) أي وَإِنْ لَمْ يُحْضِرِ السِّلْعَةَ وَاخْتَارَهُ قَاضِي خَانْ وَرَجَّحَهُ

تجارتی سامان

تجارتی یا غیر تجارتی سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا جائز ہے۔(۱)

تجدید وضو

"وضو پر وضو کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۴۳۱)

تحیۃ المسجد

☆ معتکف کے لیے دن میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھنا کافی ہے، بار بار پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

= الزيلعي، لأنه منقطع إلى الله تعالى فلا ينبغي له أن يشتغل بأمور الدنيا بحر. (الدر مع الرد: ۴۴۸/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي).

☐ مزید "تجارت کی ہدایت دینا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۱) "تجارت کی ہدایت دینا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) وَتُستحبُ التحيَّةُ لِدَاخِلِه .فإن كان مِمَّن يتكرّرُ دُخولُهُ كفتهُ ركعتانِ كُلَّ يوم.

وفي الشرح:(قولُهُ: فإن كان ممّن يتكرّرُ دُخولُهُ كفتهُ ركعتانِ كُلَّ يوم). أقولُ عَلَّلَهُ بعضُهُم بالحرج وفيه بحثٌ، لأنَّ ما سلفَ عن الصّحيحين يقتضي التكرارَ بينهما ومزيدُ القرب يحصلُ بما يوجبُ التقرُّبَ اللهُمَّ لا أن يختصَّ عدمُ التكرارِ بشيءٍ من الآثار.

وفي السّراجِ الوهّاج: فإن قيل هل تُسنُّ تحيةُ المسجدِ كُلّما دخلهُ أم لا قيل فيه خلافٌ قالَ بعضُهُم: نعم، لأنَّهُ معتبرٌ بتحيّةِ الإنسانِ فإنّهُ يحيّيهِ كُلّما لقيهُ وقالَ بعضُهُم مرّةً واحدةً وهذا إذا كان نائيًا أمّا إذا كانَ جارَ المسجدِ لا يصلّيها كما لا يحسُنُ لأهلِ مكّةَ طوافُ القدوم . انتهى). (غمز عيون البصائر في شرح الأشباه والنظائر، الفن الثالث، القول في أحكام المسجد، (۵۸،۵۷/۴) ط: دار الكتب العلمية)

وَتُستحبُ التحيَّةُ لِدَاخِلِه .فإن كان مِمَّن يتكرّرُ دُخولُهُ كفتهُ ركعتانِ كُلَّ يوم. (الأشباه والنظائر: ص: ۳۶۰، الفن الثالث، في احكام المسجد، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ ومنها: ركعتا تحيّةُ المسجدِ... ويكفيهِ لكلِّ يومٍ ركعتانِ وَ لايتكرّرُ بتكرُّرِ الدخولِ. (حلبي كبيرى: ص: ۴۳۰، كتاب الصلات، فصل في النوافل، تتمات من النوافل منها: ركعتا تحية المسجد، ط: سهيل اكيڈمي لاهور)

☐ وَلَا بُدَّ أن نذكرَ أحكامَ تحيّةِ المسجدِ و ..... قد قدّمنا أنّهُ إذا تكرّرَ دُخولُهُ في كل يوم فإنه يكفيه ركعتانِ لها في اليوم. (البحر الرائق: ۳۶/۲، كتاب الصلاة، فصل لمّا فرغ من بيان الكراهة في الصلاة شرع في بيانها خارجها مما هو من توابعها، ط: سعيد كراچي)

☆..... تحیۃ المسجد کی نماز اس شخص کے لیے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے اس لیے کہ مکان کے مالک کا خیال کر کے مکان کی تعظیم کی جاتی ہے۔(۱)

☆.....اگر مسجد میں آنے کے بعد مکروہ وقت نہیں ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو تحیۃ المسجد کی نماز کہتے ہیں۔(۲)

☆.....اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے تو نماز نہ پڑھے بلکہ صرف ان کلمات کو چار مرتبہ کہے "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُلِلّٰه ولا اله الا الله" اور اس کے بعد کوئی سا درود شریف پڑھتا رہے۔(۳)

---

(۱) (قوله يسن تحية) ...... لان المقصود منها التقرب الى الله تعالى لا الى المسجد، لان الانسان اذا دخل بيت الملك يحي الملك لا بيته. (شامي: ۱۸/۲ مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي)

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵ فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۳، ط: قديمي جديد.

(۲) سن تحية المسجد بركعتين يصليهما في غير وقت مكروه قبل الجلوس. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد وصلاة الضحى، ط: قديمي كراچي، و (ص: ۳۹۳) ط: قديمي جديد)

☐ مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: ۲/۲۱۰، كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته.

☐ شامي: ۱۸/۲، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۳) إلّا إذا دخل فيه بعد الفجر او العصر فانه يسبح ويهلل ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم فانه حينئذ يؤدي حق المسجد. (شامي: ۱۸/۲، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي)

☐ حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي، و (ص: ۳۹۳) ط: قديمي جديد كراچي.

☐ مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: ۲/۲۱۰، كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته.

☆......تحیۃ المسجد کی نماز کی نیت یہ ہے: نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ تَحِیَّۃَ الْمَسْجِدِ، یا اپنی زبان میں یوں کہے کہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھ رہا ہوں اَللّٰہُ اَکْبَرُ.

☆......دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں، اگر اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(۱)

☆......اگر مسجد میں آتے ہی بیٹھنے سے پہلے کوئی فرض نماز پڑھی جائے، یا اور کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر مسجد میں آکر کوئی شخص بیٹھ جائے، اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔(۳)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے، نہ بیٹھے۔(۴)

---

(۱) وسن تحیۃ المسجد ...... برکعتین وان شاء باربع والثنتان افضل قهستانی. (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، (ص: ۲۱۵)، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و (ص: : ۳۹۳) ط: قدیمی جدید)

۞ شامی ۱۸/۲ باب الوتر والنوافل مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید.

(۲) وینوب عنها کل صلاۃ صلاها عند الدخول فرضا کانت أو سنۃ. (شامی: ۱۸/۲، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی)

۞ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و: ص: ۳۹۳، ط: قدیمی جدید.

(۳) قوله لا تسقط بالجلوس عندنا...... واما حدیث الصحیحین اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتیٰ یصلی رکعتین فهو بیان للاولیٰ. (شامی: ۱۹/۲، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی)

۞ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و (ص: ۳۹۳) ط: قدیمی جدید.

(۴) سن تحیۃ المسجد برکعتین یصلیهما فی غیر وقت مکروہ قبل الجلوس لقوله علیه الصلاۃ والسلام اذا دخل احدکم المسجد فلا یجلس حتیٰ یرکع رکعتین. (حاشیۃ الطحطاوی علی =

☆......اگر مسجد میں ایک سے زائد مرتبہ جانے کا اتفاق ہو تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں، دونوں صحیح ہیں(۱)

☆......مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو مسجد میں آتے ہی بیٹھ جانا سنت کے خلاف ہے، بلکہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا سنت کے مطابق ہے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں۔(۲)

☆......صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔(۳)

= المراقی، ص:۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، وصلاۃ الضحیٰ، ط: قدیمی کراچی، و: (ص: ۳۹۴) ط: قدیمی جدید)

شامی: (۱۹/۲) باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی.

(۱) (قوله وتكفيه لكل يوم مرة) اى إذا تكرر دخوله لعذر وظاهر اطلاقه انه مخير بين ان يؤديها فی اول المرات او آخرها. (شامی: (۱۹/۲) مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و: (ص: ۳۹۴) ط: قدیمی جدید.

حلبی کبیر: (ص: ۳۷۳) تحیۃ المسجد، ط: مکتبہ نعمانیۃ کوئٹہ، و: (ص:۳۳۰م ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۲) سن تحية المسجد بركعتين يصليهما فی غير وقت مكروه قبل الجلوس لقوله عليه الصلاة والسلام اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتى يركع ركعتين. (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، وصلاۃ الضحیٰ، ط: قدیمی کراچی، و: (ص: ۳۹۴م ط: قدیمی جدید)

شامی: (۱۹/۲) باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی.

(۳) غير ان اصحابنا يكرهونها فی الاوقات المكروهة تقديما لعموم الحاظر على عموم المبيح (شامی: (۱۸/۲) مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی)

تبيين الحقائق: (۱/ ۲۳۳) كتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

البنایۃ فی شرح الهدایۃ: (۸۷/۲) فصل فی الاوقات التی تکرہ فیہا الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ

تحیۃ الوضو

☆معتکف کے لیے وضو کے بعد دن میں ایک بار تحیۃ الوضو پڑھنا کافی نہیں ہے، بلکہ مکروہ وقت نہ ہونے کی صورت میں ہر وضو کے بعد پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۱)

☆......وضو کرنے کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔اس نماز کو "تحیۃ الوضو" کی نماز کہتے ہیں۔(۲)

☆......اگر دو رکعت کی جگہ پر چار رکعت پڑھ لے تو بھی صحیح ہے، اور اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد کوئی فرض یا سنت وغیرہ پڑھ لے، تب بھی کافی ہے، ثواب مل جائے گا۔(۳)

---

(۱) وندب رکعتان بعد الوضوء...... (الدر مع الرد: (۲/۲۲) کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب: سنۃ الوضوء، ط: سعید)

☆ ومن المندوبات رکعتان عقیب الوضوء. (البحر الرائق: (۲/۵۲) کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید)

☆ طحطاوي علي المراقي: (ص: ۳۹۵) کتاب الصلاۃ، باب الوتر واحکامہ، فصل: في تحیۃ المسجد، ط: قدیمی)

(۲) وندب رکعتان بعد الوضوء، یعنی قبل الجفاف کما فی الشرنبلالیۃ عن المواھب. (الدر المختار مع الرد: (۲/۲۲) باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی)

☆ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱٦، کتاب الصلاۃ، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و: (ص: ۳۹۵)، ط: قدیمی جدید.

☆ ھندیۃ: (۱/۱۱۲) الباب التاسع فی النوافل، ط رشیدیۃ کوئٹہ.

☆ شامی: (۲/۲۲) باب الوتر والنوافل، مطلب سنۃ الوضوء، ط: سعید کراچی.

☆ البحر الرائق: (۲/۵۲) باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۳) ولو صلی عقب الوضوء فریضۃ حصلت لہ ھذہ الفضیلۃ کما تحصل تحیۃ المسجد بذلک. =

☆...... عورتیں بھی تحیۃ الوضو کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔

☆...... صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

تعلیم دینا

☆...... معتکف کا اعتکاف کی حالت میں تنخواہ لے کر بچوں کو تعلیم دینا مکروہ ہے۔

☆...... اگر معلم اعتکاف میں بیٹھا ہے اور اس کا گزارہ صرف تعلیم ہی پر ہے، اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے، تو بعض فقہاء نے اعتکاف کی حالت میں تنخواہ لے کر تعلیم دینے کی اجازت دی ہے۔(۲)

= (مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی: (ص ۲۱۶) فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی، و(ص: ۳۱۲) ط: مصطفیٰ البابی مصر، و: (ص: ۳۹۵) ط: قدیمی جدید)

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح : (۳۲۵/۱) کتاب الطہارۃ، الفصل الاول ط: امدادیہ ملتان.

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال: یا بلال! حدثنی بارجی عمل، عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ، قال: ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اطہر طہورا فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک الطہور، ما کتب لی ان اصلی براوہ البخاری. (طحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۲۱) فصل فی تحیۃ المسجد، ط: مصطفیٰ البابی مصر، و: (ص: ۳۹۵) ط: قدیمی جدید.

بخلاف تحیۃ المسجد، وشکر الوضوء، فانہ لیس لہما صلاۃ علی حدۃ. (شامی: (۲/۲) باب الوتر والنوافل ط: سعید کراچی)

(۱) تسعۃ اوقات یکرہ فیہا النوافل وما فی معناہا لا الفرائض..... منہا ما بعد طلوع الفجر قبل صـــــلاۃ الفجر..... یکرہ فیہ التطوع باکثر من سنۃ الفجر، ومنہا بعد غروب الشمس قبل صلاۃ المغرب، . (ہندیۃ : (۵۲/۱) الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثالث، ط: بلوچستان بک ڈپو)

شامی: (۳۷٦/۱) کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

فتح القدیر : (۲۰۹/۱) فصل فی الاوقات التی تکرہ فیہا الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ

(۲) ولا یجوز البیع والشراء فی المسجد وکذا کرہ فیہ التعلیم والکتابۃ والخیاطۃ باجر واستثنی البزازی من کراہۃ التعلیم باجر فیہ أن یکون لضرورۃ ..... (مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر لشیخی زادہ :(۳۷۹/۱)ط: دار الکتب العلمیۃ لبنان بیروت) =

تکیہ

معتکف کے لیے اپنے ساتھ تکیہ رکھنا درست ہے، سنت کے خلاف نہیں ہے۔(۱)

تلاوت کے لیے وضو کرنا

''وضو کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۳٤)

تمباکو

''پان'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱٦۰)

تنخواہ لے کر تعلیم دینا

''تعلیم دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۷٦)

= ☜ الجوهرة النيرة:(۱/۱۷۷) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط:قديمي كتب خانه كراچي.

☜ وَيُكرَهُ كُلُّ عَمَلٍ من عَمَلِ الدُّنيَا في المَسجِدِ وَلَو جَلَسَ المُعَلِّمُ في المَسجِدِ وَالوَرَّاقُ يَكتُبُ فإن كان المُعَلِّمُ يُعَلِّمُ لِلحِسبَةِ وَالوَرَّاقُ يَكتُبُ لِنَفسِهِ فَلَا بَأسَ بِهِ لِأَنَّهُ قُربَةٌ وَإِن كان بِالأُجرَةِ يُكرَهُ إلَّا أَن يَقَعَ لَهُمَا الضَّرُورَةُ كَذَا في "مُحِيطِ السَّرَخسِيِّ". (الفتاوى الهندية:(۵/۳۲۱) كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ ،البَابُ الخَامِسُ في آدَابِ المَسجِدِ...الخ،ط:رشيديه كوئٹه)

☜ حاشية الطحطاوى على المراقى:ص:۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:مير محمد كتب خانه كراچي.

(۱) عن ابن عمر رضي الله عنهما أنّ النبي صلى الله عليه وسلم ، كان إذا اعتكف طرح له فراشه أو يوضع له سريره وراء اسطوانة التوبة . (إعلاء السنن : (۹/۱۸۳) رقم الحديث : (۲۵۴۷) أبواب الإعتكاف ، باب جواز طرح الفراش في المسجد للمعتكف ، ط: إدارة القرآن)

☜ الجوهرة النيرة : (۱/۱۷۷) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: قديمي .

☜ طحطاوي على المراقي : (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: مير محمد كتب خانه .

☜ الدر مع الرد : (۲/۴۴۹) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: سعيد .

☜ ''اجازت ہے'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

تنخواہ لینے کے لیے نکلنا

''وظیفہ لینے کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳۹۴)

تھوکنا

☆......معتکف تھوکنے کے لیے، ناک صاف کرنے، کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں ہاتھ دھونے، کلی کرنے کے لیے مسجد سے باہر نہ جائے، ورنہ اعتکاف فاسد ہوجائے گا، قضالازم ہوگی۔(۱)

☆......وضو کرنے کی جگہ مسجد سے باہر ہوتی ہے وہاں بھی نہ جائے، مسجد میں ہی انتظام ہوسکتا ہے، اگال دان یا کسی برتن میں تھوڑی سی راکھ یا مٹی ڈال کر رکھ لے، اس میں تھوکے، ناک صاف کرے، اور چلمچی یا کسی برتن میں ہاتھ دھولیا کرے یا وضو کی نالی میں اس طرح کھڑا ہوجائے کہ قدم مسجد کے صحن میں رہیں، اور ناک یا تھوک وغیرہ نالی میں گرے، کیوں کہ مسجد میں رہتے ہوئے سر اور ہاتھوں کو باہر کرسکتا ہے۔(۲)

(۱) ولا بأس أن يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كيلا يلوث المسجد ويغسل يده في الطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده، لأن من ذلك بداً. (الفقهُ الإسلاميُ وأدلّتُهُ: (۶۲۸/۲) البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور)

▭ (ولا يخرج منه) أي من معتكفه... (إلا لحاجة شرعية)... (أو) حاجة (طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام "لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان"... (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم عليه به. (مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان)

▭ الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، والمفسدة ط: رشيدية كوئته.

▭ (فلو خرج) ولو ناسياً (ساعة) زمانية لا رملية كما مرّ (بلا عذر فسد) فيقضيه إلا إذا أفسده بالرّدة و اعتبر أكثر النّهار قالوا: وهو الاستحسان. (الدر المختار: (۴۴۷/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

(۲) ولا بأس أن يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كيلا يلوث المسجد ويغسل يده في*

تیل

معتکف کے لیے مسجد میں اپنے ساتھ تیل رکھنا جائز ہے، البتہ تیل مسجد میں نہ گرے، اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔(۱)

= المطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده؛ لأن من ذلك بداً. (الفقه الإسلامي وأدلته: ۲/۲۲۸، الباب الثالث: الصيام والاعتكاف، الفصل الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور)

☐ (قوله: فإن خرج ساعة بلا عذر فسد)... وأراد بالخروج انفصال قدميه احترازاً عما إذا أخرج رأسه إلى داره فإنه لا يفسد اعتكافه؛ لأنه ليس بخروج ألا ترى أنه لو حلف أنه لا يخرج من الدار ففعل ذلك لا يحنث كذا في البدائع. (البحر الرائق: ۲/۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

☐ ولا بأس بأن يخرج رأسه إلى بعض أهله ليغسله؛ لأن الخروج ينقض الاعتكاف بآلة الخروج الرجل والرأس. (الفتاوى الولوالجية: ۱/۲۳۳، الفصل الرابع في الاعتكاف وصدقة الفطر، ط: مكتبه حرمين شريفين كوئٹه)

☐ وفي "فتاوى قاضي خان": ولا بأس أن يخرج رأسه إلى بعض أهله ليغسله كذا في التتارخانية. (الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وامامفسداته، ط: رشيدية كوئٹه)

(۱) ولا بأس للمعتكف أن يبيع ويشتري ويتزوج ويراجع ويلبس ويتطيب ويدهن ويأكل ويشرب بعد غروب الشمس إلى طلوع الفجر ...... وقد روي أن النبي صلى الله عليه وسلم: "كان يفعل ذلك في حال اعتكافه في المسجد مع ما إن الأكل والشرب والنوم في المسجد في حال الاعتكاف لو منع منه لمنع من الاعتكاف إذ ذلك أمر لا بد منه. (بدائع الصنائع: ۲/۱۱۶...۱۱۷، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچى)

☐ الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، والمحظوراته، ط: رشيدية كوئٹه.

☐ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۲۲، كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه.

☐ (قوله لكن الخ) والظاهر أن مثل النوم الأكل والشرب إذا لم يشغل المسجد ولم يلوثه لأن تنظيفه واجب كما مر. (رد المحتار: ۲/۴۴۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

تیل لگانا

معتکف اعتکاف کی حالت میں سر، داڑھی اور بدن پر تیل لگا سکتا ہے۔(۱)

تیمارداری کے لیے نکلنا

معتکف کی بیوی یا والدین یا اولاد سخت بیمار ہوگئے، ان کی تیمارداری کے لیے کوئی نہیں اور معتکف مجبور ہو کر بھی ان کی تیمارداری کے لیے مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اگرچہ وہ گناہ گار نہیں ہوگا، لیکن قضا لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) وَلَا بَأسَ أَنْ يَتَنَظَّفَ بِأَنْوَاعِ التَّنَظُّفِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يُرَجِّلُ رَأسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ" وَلَهُ أَنْ يَتَطَيَّبَ وَيَلْبَسَ الرَّفِيعَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلٰكِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ بِمُسْتَحَبٍّ. (الفقه الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ: (۲۲۸/۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوزله، ط: الحقانية بشاور)

☐ بدائع الصنائع: (۱۱۶/۲، ۱۱۷) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي.

☐ وَيَلْبَسُ الْمُعْتَكِفُ وَيَتَطَيَّبُ وَيَدْهُنُ رَأْسَهُ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ. (الفتاوى الهندية (۲۱۳/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراته، ط: رشيدية كوئته)

☐ خلاصة الفتاوى: (۲۶۸/۱) كتاب الصوم، الفصل السادس في الاعتكاف، جنس آخر، ط: مكتبه حبيبه كوئته.

(۲) وَلَا يَخْرُجُ لِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ كَذَا فِي "الْبَحْرِ الرَّائِقِ". وَلَوْ خَرَجَ لِجَنَازَةٍ يَفْسُدُ اعْتِكَافُهُ وَكَذَا لِصَلَاتِهَا وَلَوْ تَعَيَّنَتْ عَلَيْهِ أَوْ لِإِنْجَاءِ الْغَرِيقِ أَوِ الْحَرِيقِ أَوِ الْجِهَادِ إِذَا كَانَ النَّفِيرُ عَامًّا أَوْ لِأَدَاءِ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا فِي "التَّبْيِينِ" وَكَذَا إِذَا خَرَجَ سَاعَةً بِعُذْرِ الْمَرَضِ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ هٰكَذَا فِي "الظَّهِيرِيَّةِ". (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وما يفسده، ط: رشيدية كوئته)

☐ (أَوْ لِعُذْرِ الْمَرَضِ أَوْ لِإِنْقَاذِ غَرِيقٍ أَوْ حَرِيقٍ فَفَرَّقَ الشَّارِحُ هُنَا بَيْنَ الْمَسَائِلِ حَيْثُ جَعَلَ بَعْضَهَا مُفْسِدًا وَالْبَعْضَ لَا تَبَعًا لِصَاحِبِ الْبَدَائِعِ مِمَّا لَا يَنْبَغِي نَعَمِ الْكُلُّ عُذْرٌ مُسْقِطٌ لِلْإِثْمِ بَلْ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْإِفْسَادُ إِذَا تَعَيَّنَتْ عَلَيْهِ صَلَاةُ الْجِنَازَةِ أَوْ أَدَاءُ الشَّهَادَةِ بِأَنْ كَانَ يَنْوِي حَقَّهُ إِنْ لَمْ يَشْهَدْ أَوْ لِإِنْجَاءِ غَرِيقٍ وَنَحْوِهِ وَالدَّلِيلُ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْقَاضِي مَا ذَكَرَهُ الْحَاكِمُ فِي كَافِيهِ بِقَوْلِهِ فَأَمَّا فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ فَاعْتِكَافُهُ فَاسِدٌ إِذَا خَرَجَ سَاعَةً لِغَيْرِ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ جُمُعَةٍ. (البحر الرائق: ۳۰۳/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي) =

ٹ

ٹوپی

وضو کرنے سے پہلے وضو خانہ پر چڑھ کر اپنی ٹوپی یارومال وضو خانہ کے مچان یا کھونٹی پر رکھنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

ٹہلنا

اگر معتکف کو کسی مرض کی وجہ سے ٹہلنے کی ضرورت ہو تو مسجد میں ٹہل سکتا ہے، جب کہ ٹہلنا مسجد کے احترام کے خلاف نہ ہو، مزید ''چہل قدمی'' کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں!(۲)

- الدر مع الرد: ۴۴۷/۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

☐ بدائع الصنائع: ۱۱۴/۲، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی.

(۱) قَولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إِلَّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالبَولِ وَالغَائِطِ) أي لَا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكَافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إِلَّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كان عليه السَّلَامُ لَا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إِلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا . (البحر الرائق: ۳۰۱/۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

☐ المبسوط للسرخسی: ۱۳۰/۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط : دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان.

☐ احسن الفتاوی: ۵۱۸،۵۱۷/۴، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، بعض امور مفسدہ وغیر مفسدہ، ط: سعید کراچی۔

(۲) فتاوی رحیمیہ: ۲۸۱/۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، سوال: ۳۶۱، معتکف مسجد میں ضرورتاً چہل قدمی کرسکتا ہے ط: دارالاشاعت کراچی۔

☐ امداد الفتاوی: ۶۷۲،۶۷۱/۲، کتاب الوقف، احکام المسجد، تفریح ومشی در مسجد، سوال: ۸۰۷، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☐ احسن الفتاوی: ۵۱۱/۴، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، معتکف کا مسجد میں ٹہلنا، ط: سعید کراچی۔

ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا

"غسل تبرید" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۰۲)

ج

جانا جائز نہیں

☆......مسجد کے صحن کے علاوہ جتنی جگہ مسجد کی دوسری ضرورتوں کے لیے مقرر ہوتی ہے، مثلاً وضو کرنے کی جگہ، وضو کی ٹونٹیاں، نالیاں، وضو کے لیے بیٹھنے کی جگہ، غسل خانے، امام ومؤذن کا کمرہ، جنازہ کی نماز پڑھنے کی جگہ، دالان وغیرہ کا صدر دروازہ، یا کوئی دوسرا دروازہ جہاں تک جوتے پہنے ہوئے آجاتے ہیں اور ان سب کی چھتیں، کوئی افتادہ پلاٹ، اسی قسم کی وہ تمام جگہیں جو مسجد کی کسی ضرورت ومصلحت کے لیے یا نمازیوں کے آرام کے لیے بنائی گئی ہوں، اگرچہ یہ مسجد کے احاطہ کے اندر ہی ہوں، لیکن معتکف کے لیے یہ مسجد کے حکم میں نہیں ہیں، ان سب جگہوں پر معتکف کو جانا جائز نہیں، مگر یہ کہ وہاں شریعت نے ضرورت پڑنے پر جانے کی اجازت دی ہے، جیسے نماز یا تلاوت کرنے کے لیے وضو کرنا، پیشاب پاخانہ کرنا، جنابت کے غسل کے لیے جانا یہ سب ضرورت کے بقدر جائز ہے۔

☆......مسجد کے صحن میں حوض بنا ہوتا ہے وہاں بھی وضو کرنے تو جاسکتا ہے، لیکن کسی دوسرے کام مثلاً کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے، کلی کرنے کے لیے، کھانے کے برتن دھونے کے لیے جانا جائز نہیں، یہی حکم ہر وضو کی جگہ کا ہے۔

☆......معتکف کو جن مقامات پر شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر جانا جائز نہیں ہے، ان مقامات کو بار بار پوری توجہ سے پڑھیں، اکثر وبیشتر معتکف حضرات بے دھیانی یا مسائل سے لاعلمی کی بنا پر کبھی ہاتھ دھونے، کبھی کلی کرنے، کبھی ناک صاف کرنے، کبھی برتن دھونے اور اسی طرح دوسرے متفرق کاموں کے لیے چلے جاتے

ہیں، جس سے ان کا اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اور انہیں اس کا علم بھی نہیں ہوتا۔(۱)

☆......یاد رہے کہ شرعی اور طبعی حاجت کے بغیر مذکورہ بالا مقامات پر چلے جانے سے خواہ ایک منٹ ہی کے لیے سہی...اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

جان بچانے کے لیے نکلنا

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت [اشار نمبر: ۱۰] میں دیکھیں!(ص: ۳۱۰)

---

(۱) (ولا يخرج منه)أي من معتكفه،...(إلا لحاجة شرعية)... (أو)حاجة(طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام "لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان"... (فإن خرج ساعة بلا عذر معتبر)(فسد الواجب)ولا يأثم به. (مراقي الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:امدادية ملتان)

☐ (ولا يخرج) من يعتكف للواجب ليلاً أو نهارًا (منه) أي المسجد، وسطحه كذلك (إلا لحاجة الإنسان) أي لما فيه ضرورة كأداء الشهادة وقضاء الدين وحمل الطعام والشرب إذا لم يكن له خادم كما في النظم وكالخوف على النفس والمال وإخراج ظالم له كما في المضمرات وكإجابة السلطان والبول والغائط والغسل والوضوء، ولا يتوضأ في المسجد أو عرصته الخ. (جامع الرموز: للإمام شمس الدين محمد الخراساني القهستاني المتوفى سنة ۹۶۲ھ، (۳۷۸/۱) فصل الاعتكاف، ط: مكتبة الإسلامية كنبد قابوس، إيران)

☐ (فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا ولا نهارا الا بعذر وان خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه)...(وَمِن الأعذَارِ الخُرُوجُ لِلغَائِطِ وَالبَولِ وَأَداءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غائطٍ لا بأس بِأن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكافُهُ وَإن كان سَاعَةً عِندَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالى كَذَا في المُحِيطِ. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط:رشيدية كوئته)

☐ فَلَو(خَرَجَ) وَلَو نَاسِيًا (سَاعَةً) زَمَانِيَّةً لا رَمْلِيَّةً كَما مَرَّ (بِلا عُذرٍ فَسَدَ) فَيَقضِيهِ إلّا إذا أفسَدَهُ بِالرِّدَّةِ وَاعتَبَرَا أكثَرَ النَّهارِ قَالُوا : وَهُوَ الإستِحسَانُ . (الدر المختار: ۴۴۷/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي)

☐ البحر الرائق: ۳۰۱/۲، ۳۰۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچي.

جان کا خطرہ ہو

"خطرہ ہو" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۳۴)

جس مسجد میں پانچوں وقت کی جماعت نہیں ہوتی

"مسجد میں پنجگانہ نماز نہیں ہوتی" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳۸۷)

جگہ بدلنا

معتکف نے مسجد میں اعتکاف کرنے کے لیے جگہ مقرر کرلی تو اعتکاف ختم ہونے تک اس جگہ پر رہنا ضروری نہیں، بلکہ پوری مسجد میں جہاں بھی چاہے رہ کر اعتکاف پورا کرسکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ (۱)

جگہ پر رومال رکھنا

"رومال رکھنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۵۵)

جگہ کو گھیر لینا

اعتکاف کی جگہ کو کپڑے وغیرہ سے گھیر لینا مسنون ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کی جگہ کو کپڑے یا کھجور کے پتوں سے گھیرا گیا تھا اور چٹائی کا دروازہ

---

(۱) (قوله: هو لغة اللبث) أى المكث فى أى موضع كان وحبس النفس فيه. قال فى "البحر" هو لغة افتعال من عكف إذا دام من باب طلب وعكفه حبسه ومنه ﴿والهدى معكوفا﴾ سمى به هذا النوع من العبادة لأنه إقامة فى المسجد مع شرائط. "مغرب". (ردالمحتار: (۲/۴۴۰) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

(۲) (قوله: وخص المعتكف بأكل إلخ) أى فى المسجد والباء داخلة على المقصور عليه بمعنى أن المعتكف مقصور على الأكل ونحوه فى المسجد لا يحل له فى غيره ولو كانت داخلة على المقصور كما هو المتبادر يرد عليه أن النكاح والرجعة غير مقصورين عليه لعدم كراهتهما لغيره فى المسجد. (ردالمحتار: (۲/۴۴۸) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

(۳) امداد الاحکام: (۲/۱۳۵) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (س: ۹، معتکف مسجد میں جہاں چاہے اٹھ بیٹھ سکتا ہے) ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

بنادیا گیا تھا۔(۱)

جماع

☆......اعتکاف کے دوران جماع خواہ قصداً کیا جائے یا بھول کر، اعتکاف کا خیال نہ رہنے کی وجہ سے مسجد میں کیا جائے یا مسجد سے باہر، ہر حال میں اعتکاف باطل ہوجائے گا، اور جو افعال اکثر وبیشتر جماع کا باعث ہوتے ہیں مثلاً پیار لینا، معانقہ کرنا وغیرہ وہ بھی اعتکاف کی حالت میں جائز نہیں ہے، مگر ان افعال سے اس وقت تک اعتکاف فاسد نہیں ہوگا جب تک کہ منی خارج نہ ہو، ہاں اگر ان افعال سے منی نکل گئی تو پھر اعتکاف فاسد ہوجائے گا، البتہ صرف خیال اور فکر سے اگر منی

---

(۱) (حدثنا أبو النعمان حدثنا حماد بن زيد حدثنا يحيى عن عمرة عن عائشة رضي الله عنها قالت: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يعتكف في العشر الأواخر من رمضان فكنت أضرب له خباء فيصلي الصبح ثم يدخله فاستأذنت حفصة عائشة أن تضرب خباء فأذنت لها فضربت خباء فلما رأته زينب ابنة جحش ضربت خباء آخر فلما أصبح النبي صلى الله عليه وسلم رأى الأخبية فقال ما هذا فأخبر فقال النبي صلى الله عليه وسلم آلبر ترون بهن فترك الاعتكاف ذلك الشهر ثم اعتكف عشرا من شوال". (صحيح البخاري: (۲۷۲/۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،باب اعتكاف النساء،ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ حدثنا محمد بن عبد الأعلى الصنعاني حدثنا المعتمر بن سليمان حدثني عمارة بن غزية قال سمعت محمد بن إبراهيم عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتكف في قبة تركية على سدتها قطعة حصير قال فأخذ الحصير بيده فنحاها في ناحية القبة ثم أطلع رأسه فكلم الناس". (سنن ابن ماجه: (ص: ۱۲۷) ابواب ماجاء في الصيام،باب في ليلة القدر،ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ صحيح مسلم: (۳۷۰/۱) كتاب الصيام،باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها،ط: قديمي كتب خانه كراچي.

☐ (قوله: وأنه أمر بخبائه فضرب) قالوا فيه دليل على جواز اتخاذ المعتكف لنفسه موضعا من المسجد ينفرد فيه مدة اعتكافه مالم يضيق على الناس وإذا اتخذه يكون في آخر المسجد ورحابه لئلا يضيق على غيره وليكون أخلى له وأكمل في انفراده. (شرح نووي على مسلم: (۳۷۱/۱) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،ط: قديمي كتب خانه كراچي)

خارج ہوجائے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

ہ:...... اعتکاف کی حالت میں شہوت انگیز حرکتوں کا ارتکاب کرنا حرام ہے، ہاں اگر محض خیال کرنے یا دیکھنے سے یا احتلام میں انزال ہوجائے تو اعتکاف باطل نہیں ہوگا، خواہ ایسا ہونا اس کی عادت ہو یا نہ ہو۔(۲)

(۲،۱) ولقوله سبحانه: ﴿ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد تلك حدود الله فلا تقربوها كذلك يبين الله آياته للناس لعلهم يتقون﴾ [البقرة: ۲: ۱۸۷].

(حدثنا وهب بن بقية أخبرنا خالد عن عبد الرحمن يعني ابن إسحق عن الزهري عن عروة عن عائشة أنها قالت: السنة على المعتكف أن لا يعود مريضا ولا يشهد جنازة ولا يمس امرأة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة إلا لما لا بد منه ولا اعتكاف إلا بصوم ولا اعتكاف إلا في مسجد جامع.

قال أبو داؤد غير عبد الرحمن لا يقول فيه قالت السنة قال أبو داؤد جعله قول عائشة.

(سنن أبي داود: ۱/ ۳۳۲، كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض، ط: حقانيه ملتان)

مشكوة المصابيح: ۱/ ۱۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

أما مفسدات الاعتكاف منها: الجماع عمدا ولو بدون إنزال سواء كان بالليل أو النهار باتفاق. أو الجماع نسيانا فإنه يفسد الاعتكاف عند ثلاثة ..... أما دواعي الجماع من تقبيل بشهوة ومباشرة ونحوها فإنها لا تفسد الاعتكاف إلا بالإنزال باتفاق ثلاثة ...... ولكن يحرم على المعتكف أن يفعل تلك الدواعي بشهوة ولا يفسده إنزال المني بفكر أو نظر أو احتلام سواء كان ذلك عادة له أو لا عند الحنفية والحنابلة .... (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۹۳، ۲۹۵، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة)

(قوله: وتحرم الوطء ودواعيه) لقوله تعالى ﴿ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد﴾، لأن المباشرة تصدق على الوطء ودواعيه فيفيد تحريم كل فرد من أفراد المباشرة جماع أو غيره، لأنه في سياق النهي فيفيد العموم والمراد بدواعيه المس والقبلة ... أطلقه لشمل ما إذا كان عامدا أو ناسيا نهارا أو ليلا أنزل أو لا بخلاف الصوم إذا كان ناسيا والفرق أن حالة المعتكف مذكرة كحالة الإحرام والصلاة وحالة الصائم غير مذكرة وقيد بالوطء، لأن الجماع فيما دون الفرج أو التقبيل أو اللمس لا يفسد إلا إذا أنزل وإن أمنى بالتفكر أو النظر لا يفسد اعتكافه ... . (البحر الرائق: ۲/ ۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

جماعت کے لیے دوسری مسجد میں جانا

☆...... معتکف کو اپنی مسجد میں کسی وجہ سے جماعت نہ مل سکی، مثلاً پیشاب یا پاخانہ کے لیے چلا گیا تھا مسجد میں آیا تو معلوم ہوا کہ جماعت ختم ہوگئی ہے، تو اب دوسری مسجد میں جماعت کی خاطر باہر چلے جانا جائز نہیں ہے، اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

☆...... اگر معتکف کسی طبعی ضرورت یعنی پیشاب پاخانہ کے لیے باہر چلا جائے اور اس کو یہ اندازہ ہو جائے کہ مجھے اپنی اعتکاف والی مسجد میں جماعت نہیں ملے گی، اور راستے میں کوئی مسجد ہے جس میں جماعت ہو رہی ہے یا تیار ہے تو ایسی صورت میں راستہ کی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور فارغ ہوتے ہی چلے آنا جائز ہے۔(۲)

جماعت والی مسجد میں اعتکاف کرے

''اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۱۳)

(۲،۱) وَيَجُوزُ حَمْلُ الرُّخْصَةِ عَلَى مَا لَوْ خَرَجَ لِوَجْهٍ مُبَاحٍ كَحَاجَةِ الإِنْسَانِ أَوِ الْجُمُعَةِ وَعَادَ مَرِيضًا أَوْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَخْرُجَ لِذَلِكَ قَصْدًا وَذَلِكَ جَائِزٌ اهـ وَبِهِ عُلِمَ أَنَّهُ بَعْدَ الْخُرُوجِ لِوَجْهٍ مُبَاحٍ إنَّمَا يَضُرُّ الْمُكْثُ لَوْ فِي غَيْرِ مَسْجِدٍ لِغَيْرِ عِبَادَةٍ ...... تَتِمَّةٌ لَمْ يَذْكُرْ جَوَازَ خُرُوجِهِ لِجَمَاعَةٍ وَقَدَّمْنَا عَنْ النَّهْرِ وَالْفَتْحِ مَا يُفِيدُهُ وَيَأْتِي فِي كَلَامِهِ مَا يُفِيدُهُ أَيْضًا وَفِي الْبَحْرِ عَنِ الْبَدَائِعِ: لَوْ أَحْرَمَ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَقَامَ فِي اعْتِكَافِهِ إلَى فَرَاغِهِ مِنْهُ فَإِنْ خَافَ فَوْتَ الْحَجِّ يَحُجُّ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الِاعْتِكَافَ لِأَنَّ الْحَجَّ أَهَمُّ وَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُهُ لِأَنَّ هَذَا الْخُرُوجَ وَإِنْ وَجَبَ شَرْعًا فَإِنَّمَا وَجَبَ بِعَقْدِهِ لَمْ يَكُنْ مَعْلُومَ الْوُقُوعِ فَلَا يَصِيرُ مُسْتَثْنًى فِي الِاعْتِكَافِ اهـ. (ردالمحتار: ۲/۴۴۶،۴۴۷، کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

☐ البحر الرائق: ۲/۳۰۲، کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

☐ بدائع الصنائع: ۲/۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف فصل: واما رکن الاعتکاف ومحظوراته ...... الخ، ط: سعید کراچی.

جمع ہونا

اعتکاف کرنے والے عبادت کے لیے، مولیٰ کو راضی کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لیے مسجد میں بیٹھتے ہیں، اگر ضرورت کے بغیر ایک جگہ جمع ہو کر دنیاوی باتوں میں مشغول رہیں گے تو اجر وثواب کے بجائے فرشتوں کی لعنت اور بددعا لے کر واپس جائیں گے۔(۱)

اس لیے اعتکاف کرنے والوں کو چاہیے کہ ایک جگہ پر جمع نہ ہوں، اپنے اپنے خیمہ میں یا مسجد کی کسی جگہ پر تلاوت، دعا، نوافل، ذکر اور درود شریف وغیرہ میں مشغول رہیں۔(۲)

اور جو دنیوی کام مسجد سے باہر غیر معتکف کے لیے درست نہیں وہ مسجد میں

---

(۱) قال النبي صلى الله عليه وسلم: يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم في أمر دنياهم ليس لله فيهم حاجة فلا تجالسوهم.

قال العراقي: أخرجه البيهقي في الشعب من حديث الحسن مرسلاً وأسنده الحاكم من حديث أنس وصحح إسناده ولابن حبان نحوه من حديث ابن مسعود اهـ.

قلت: لفظ حديث ابن مسعود سيأتي على الناس زمان يقعدون في المجالس حلقاً حلقاً إنما همتهم الدنيا فلا تجالسوهم فإنه ليس لله فيهم حاجة ولفظ حديث أنس عند الحاكم يأتي على الناس زمان يتحلقون في مساجدهم وليس همهم إلا الدنيا ليس لله فيهم حاجة فلا تجالسوهم ولفظ البيهقي قريب مما ساقه المصنف غير أنه قال فلا تجالسوهم فليس لله فيهم حاجة وأورد ابن الحاج في المدخل حديثاً مرفوعاً بلفظ إذا أتى الرجل المسجد فأكثر من الكلام فتقول الملائكة له اسكت يا ولي الله فإن زاد فتقول له اسكت يا بغيض الله فإن زاد فتقول اسكت عليك لعنة الله والله أعلم. (إحياء علوم الدين: (...) الباب روى عمر بن عبد الله، ط: دار العاصمة للنشر الرياض)

(۲) ومن آدابه: ... ومنها مكثه بمؤخر المسجد ليبعد عمن يشغله بالكلام معه ... وأما آدابه: فمنها أن لا يتكلم إلا بخير ... ويلازم التلاوة والحديث والعلم وتدريسه ونحو ذلك. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: ١/ ٥٩٦، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف وآدابه، ط: دار الحديث القاهرة)

(۳) ويلازم قراءة القرآن والحديث والعلم والتدريس وسير النبي صلى الله عليه وسلم وقصص الأنبياء عليهم الصلاة والسلام وحكايات الصالحين وكتابة أمور الدين وأما التكلم بغير الخير فإنه يكره لغير المعتكف فما ظنك بالمعتكف. (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ١/ ٣٥٠، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت) =

اور پھر معتکف کے لیے کیسے درست ہو سکتے ہیں؟ (۱)

جمعہ ادا کرنے کے بعد جامع مسجد میں ٹھہرنا

معتکف کی مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا اس لیے وہ جامع مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے چلا گیا اور وہیں ایک رات دن یا اس سے کم وبیش ٹھہرا رہے، یا بقیہ اعتکاف وہیں پورا کرنے لگے تب بھی جائز ہے، اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے، اس لیے واپس چلے جانا بہتر ہے۔ (۲)

مزید ''حاجت شرعیہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۱۱)

جمعہ ادا کرنے کے بعد جامع مسجد میں کتنی دیر ٹھہر سکتا ہے؟

''حاجت شرعیہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۱۱)

جمعہ کا غسل

''غسل'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳۰۰)

جمعہ کی نماز کے لیے نکلنا

''حاجت شرعیہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۱۱)

= الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وأما آدابه، ط: رشيديه كوئٹه

(۱) وَأَمَّا الثَّالِثُ: وهو أنَّهُ لا يَتَكَلَّمُ إلَّا بِخَيرٍ فَلِقَولِهِ تَعَالَى: " وَقُل لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحسَنُ" [الإسراء: ۵۳] وهو بِعُمُومِهِ يَقتَضِي أن لا يَتَكَلَّمَ خارِجَ المَسجِدِ إلَّا بِخَيرٍ فَالمَسجِدُ أولى كَذا في "غاية البَيان". وفي "التبيين": وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيرِ خَيرٍ فَإنَّه يُكرَهُ لِغَيرِ المُعتَكِفِ فما ظَنُّكَ لِلمُعتَكِفِ اهـ. وَظاهِرُهُ أنَّ المُرادَ بالخَيرِ هُنا ما لا إثمَ فيه فَيَشمَلُ المُباحَ وَبِغَيرِ الخَيرِ ما فيه إثمٌ وَالأَولى تَفسِيرُهُ بِما فيه ثَوابٌ يَعني أنَّهُ يُكرَهُ لِلمُعتَكِفِ أن يَتَكَلَّمَ بالمُباحِ بِخِلافِ غَيرِهِ وَلِهذا قالوا الكَلامُ المُباحُ في المَسجِدِ مَكرُوهٌ يَأكُلُ الحَسَناتِ كما تَأكُلُ النّارُ الحَطَبَ صَرَّحَ بِه "فتح القدير" قُبَيلَ بابِ الوِترِ لَكِن قالَ الأَسبِيجابِي: وَلا بَأسَ أن يَتَحَدَّثَ بِما لا إثمَ فيه وقال في "الهداية": لَكِنَّهُ يَتَجَنَّبُ ما يَكُونُ مَأثَمًا. (البحر الرائق: (۲/۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی)

(۲) انظر إلى الحاشية الآتية.

جمعہ کے لیے جانا

☆......اگر معتکف نے کسی ایسی آبادی کی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں پر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تو وہ مقامی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے جاسکتا ہے، راستہ میں کہیں رُکے نہیں، جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے ہی واپس آجائے، البتہ مقامی جامع مسجد کے علاوہ دوسرے قصبہ میں جمعہ کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......مقامی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے لیے ایسے وقت جائے کہ تحیۃ المسجد اور جمعہ کی سنت وہاں پڑھ سکے اور نماز کے بعد بھی سنت پڑھنے کے لیے جامع مسجد میں ٹھہرنا جائز ہے۔ گھڑی دیکھ کر وقت کا اندازہ کر لے پھر اس اعتبار سے نکلے اور واپس آجائے۔ اگر اندازہ غلط ہو جائے اور کچھ پہلے پہنچ جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔(۲)

☆......اگر جمعہ کی نماز کے لیے کسی مسجد میں جائے اور نماز کے بعد وہیں ٹھہر جائے اور وہیں اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے، مگر مکروہ ہے۔(۳)

☆......واضح رہے کہ اعتکاف ایسی مسجد میں کرنا بہتر ہے کہ اس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو۔

☆......اگر جامع مسجد کا فاصلہ دور ہے زوال کے بعد نکلنے سے سنت و مستحبات ادا نہیں کرسکتا تو معتکف زوال سے پہلے جاسکتا ہے، ورنہ زوال کے بعد نکلے۔

☆......آج کل جمعہ سے پہلے وعظ کہنے کا رواج ہے دوسری مسجد کے معتکف کو وعظ سننے کے لیے جامع مسجد میں نہیں جانا چاہیے، ہاں اگر تحیۃ المسجد اور جمعہ کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت کھڑی ہونے میں اندازہ سے زیادہ دیر لگ گئی تو ایسے وقت اگر جماعت کے انتظار کی حالت میں وعظ بھی سنتا رہا تو کچھ حرج نہیں۔(۴)

(۱،۲،۳،۴) (قوله: ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية كالجمعة أو طبيعية كالبول والغائط) أى لا يخرج المعتكف اعتكافا واجبا من مسجده إلا لضرورة مطلقة لحديث عائشة كان عليه السلام لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان ولأنه معلوم وقوعها ولا بد من الخروج في بعضها فيصير الخروج لها مستثنى ولا يمكث بعد فراغه من الطهور، لأن ما ثبت بالضرورة =

☆..... جمعہ کے بعد چھ رکعات پڑھے اس کے بعد واپس مسجد آ جائے۔

☆..... سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد جامع مسجد میں کچھ زیادہ ٹھہر جانا مکروہ تنزیہی ہے۔

☆..... معتکف نے جس بستی یا گاؤں میں اعتکاف کیا ہے وہاں شرعاً جمعہ واجب نہیں، تو ایسی صورت میں معتکف کو جمعہ کے لیے شہر یا قصبہ میں جانا درست نہیں، اگر جمعہ کے لیے گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

= يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا وَأَمَّا الجُمُعَةُ فَإِنَّهَا مِن أَهَمِّ حَوَائِجِهِ وَهِيَ مَعلُومَةٌ وَوُقُوعُهَا وَيَخرُجُ حِينَ تَزُولُ الشَّمسُ ، لِأَنَّ الخِطَابَ يَتَوَجَّهُ بَعدَهُ وَإِن كَانَ مَنزِلُهُ بَعِيدًا عَنهُ يَخرُجُ فِي وَقتٍ يُمكِنُهُ إِدرَاكُ صَلَاةُ أَربَعٍ قَبلَهَا وَرَكعَتَانِ تَحِيَّةُ المَسجِدِ يُحَكِّمُ فِي ذَلِكَ رَأيَهُ أَن يَجتَهِدَ فِي خُرُوجِهِ عَلَى إِدرَاكِ سَمَاعِ الجُمُعَةِ ، لِأَنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا تُصَلَّى قَبلَ خُرُوجِ الخَطِيبِ كَذَا قَالُوا مَعَ نَصِّهِم بِعَينِهِ إِذَا شَرَعَ فِي الفَرِيضَةِ حِينَ دَخَلَ المَسجِدَ أَجزَأَهُ عَن تَحِيَّةِ المَسجِدِ ، لِأَنَّ التَّحِيَّةَ تَحصُلُ بِذَلِكَ فَلَا حَاجَةَ إِلَى تَحِيَّةٍ غَيرِهَا فِي تَحقِيقِهَا وَكَذَا السُّنَّةُ فَمَا قَالُوهُ هُنَا مِن صَلَاةِ التَّحِيَّةِ وَيُصَلِّي بَعدَهَا السُّنَّةُ أَربَعًا عَلَى قَولِهِ وَسِتًّا عَلَى قَولِهِمَا وَلَو أَقَامَ فِي الجَامِعِ أَكثَرَ مِن ذَلِكَ لَم يَفسُد اعتِكَافُهُ ، لِأَنَّهُ مَوضِعُ الِاعتِكَافِ إِلَّا أَنَّهُ يُكرَهُ ، لِأَنَّهُ التَزَمَ أَدَاءَهُ فِي مَسجِدٍ وَاحِدٍ فَلَا يُتِمُّهُ فِي مَسجِدَينِ مِن غَيرِ ضَرُورَةٍ وَقَد ظَهَرَ بِمَا ذَكَرُوهُ هُنَا أَنَّ الأَربَعَ الَّتِي تُصَلَّى بَعدَ الجُمُعَةِ وَيَنوِي بِهَا آخِرَ ظُهرٍ عَلَيهِ لَا أَصلَ لَهَا فِي المَذهَبِ ، لِأَنَّهُم نَصُّوا هُنَا عَلَى أَنَّ المُعتَكِفَ لَا يُصَلِّي إِلَّا السُّنَّةَ البَعدِيَّةَ فَقَط وَأَنَّ مَن اختَارَهَا مِنَ المُتَأَخِّرِينَ فَإِنَّمَا اختَارَهَا لِلشَّكِّ فِي أَنَّ جُمُعَتَهُ سَابِقَةٌ أَو لَا بِنَاءً عَلَى عَدَمِ جَوَازِ تَعَدُّدِهَا فِي مِصرٍ وَاحِدٍ وَقَد نَصَّ الإِمَامُ شَمسُ الأَئِمَّةِ السَّرَخسِيُّ عَلَى أَنَّ الصَّحِيحَ مِن مَذهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ جَوَازُ إِقَامَتِهَا فِي مِصرٍ وَاحِدٍ فِي مَسجِدَينِ فَأَكثَرَ قَالَ وَبِهِ نَأخُذُ وَفِي فَتحِ القَدِيرِ وَهُوَ الأَصَحُّ

. (البحر الرائق : ۲/ ۳۰۱، ۳۰۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی)

☐ الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۷۶، ۱۷۷، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط : قدیمی کتب خانہ کراچی

☐ المبسوط للسرخسی: ۳/ ۱۳۰، ۱۳۱، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط : دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان.

☐ بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۳، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف،فصل: وأما رکن الاعتکاف ومحظوراته ...... الخ ، ط: سعید کراچی.

☐ الفتاوی الهندية : (۱/ ۲۱۲) کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وأما المفسدات،ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۱)''کفایت المفتی'':۴/ ۲۳۳، ۲۳۵، کتاب الصوم، تیسرا باب اعتکاف، ط: دار الاشاعت کراچی)۔(اسی طرح =

☆..... متعدد جگہ جمعہ ہوتا ہو تو قریبی جامع مسجد میں جمعہ کے لیے جائے۔

آج کل جمعہ سے پہلے وعظ کہنے کا رواج ہے، دوسری مسجد کے معتکف کو وعظ سننے کے لئے جامع مسجد میں نہیں جانا چاہیے، ہاں اگر تحیۃ المسجد اور جمعہ کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت کھڑی ہونے میں اندازے سے زیادہ دیر لگ گئی تو ایسے وقت اگر جماعت کے انتظار کی حالت میں وعظ بھی سنتا رہا تو کوئی حرج نہیں۔(۱)

جمعہ کے لیے جائے اور وہیں اعتکاف پورا کرے

"جمعہ کے لیے جانا" عنوان کے تحت [اسٹار نمبر:۳] دیکھیں! (ص:۱۹۱)

جنابت کا غسل

"غسل جنابت" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۳۰٤)

جنازہ آگیا

پاخانہ، پیشاب کے لیے نکلا اور فراغت کے بعد وضو سے فارغ ہوا تو کوئی

= "فتاویٰ محمودیہ" کے [ص:۳۸۸۷] کی تخریج میں مذکور ہے: ["معتکف صرف حاجت شرعیہ اور حاجت طبعیہ کے لیے نکل سکتا ہے، جب کہ جمعہ اس پر فرض نہیں تو جمعہ کے لئے نکلنا بغیر حاجت کے نکلنا ہے اور بغیر حاجت کے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔(فتاویٰ محمودیہ:(۲۳۱/۱۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، [ص:۳۸۸۷] ط: ادارہ الفاروق کراچی)

☆ فتاویٰ محمودیہ: (۲۳۱/۱۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، [ص:۳۹۱۳] دیہاتی معتکف کا نماز جمعہ کے لئے

شہر جانا، ط: ادارہ الفاروق کراچی۔

☆ اور "فتاویٰ ہندیہ" میں ہے: (منها المصر) وَمَن كَانَ مُقِيمًا بِمَوضِعٍ بَينَهُ وَبَينَ المِصرِ فُرجَةٌ مِن المَزارِعِ وَالمَرَاعِي نَحوَ القِلَعِ بِبُخَارَى لَا جُمُعَةَ عَلَى أَهلِ ذٰلِكَ المَوضِعِ وَإِن كَانَ النِّدَاءُ يَبلُغُهُم وَالغَلوَةُ وَالمِيلُ وَالأَميَالُ لَيسَ بِشَيءٍ، هٰكَذَا فِي الخُلَاصَةِ. هٰكَذَا رَوَى الفَقِيهُ أَبُو جَعفَرٍ عَن أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالَى وَهُوَ اختِيَارُ شَمسِ الأَئِمَّةِ الحَلوَانِيِّ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَان (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۴۵، كتاب الصلوة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، وأدائها شرائط في غير المصلي، ط: رشيدية كوئته)

(۱) "جمعہ کے لئے جانا" عنوان کے تحت (۱،۲،۳،۴) حاشیہ دیکھیں۔

جنازہ آگیا اس میں شریک ہوگیا، پہلے سے جنازہ میں شریک ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، اتفاقاً ایسا ہوا تو اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(۱)

جنازہ تیار تھا

معتکف پاخانہ یا استنجا کے لیے نکلا، مسجد سے باہر ایک جنازہ بالکل تیار تھا، بغیر انتظار کے بعد جنازہ کی نماز میں شریک ہوگیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(۲)

جنازہ کی نماز کے لیے نکلنا

☆......اگر معتکف مسجد سے نکل کر جنازہ کی نماز پڑھے گا تو اعتکاف ٹوٹ

---

(۱) (قوله: لأنه محل له) أي مسجد الجمعة محل للاعتكاف وفيه إشارة إلى الفرق بين هذا وبين ما لو خرج لبول أو غائط ودخل منزله ومكث فيه حيث يفسد كما مر وفي البدائع وما روي عنه صلى الله عليه وسلم من الرخصة في عيادة المريض وصلاة الجنازة فقد قال أبو يوسف: ذلك محمول على اعتكاف التطوع ويجوز حمل الرخصة على ما لو خرج لوجه مباح كحاجة الإنسان أو الجمعة وعاد مريضا أو صلى على جنازة من غير أن يخرج لذلك قصدا وذلك جائز اهـ وبه علم أنه بعد الخروج لوجه مباح إنما يضر المكث لو في غير مسجد لغير عذر...

.(ردالمحتار: (۴۴۶/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱۱۴/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته...... الخ. ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله: لأنه محل له) أي مسجد الجمعة محل للاعتكاف وفيه إشارة إلى الفرق بين هذا وبين ما لو خرج لبول أو غائط ودخل منزله ومكث فيه حيث يفسد كما مر وفي البدائع وما روي عنه صلى الله عليه وسلم من الرخصة في عيادة المريض وصلاة الجنازة فقد قال أبو يوسف: ذلك محمول على اعتكاف التطوع ويجوز حمل الرخصة على ما لو خرج لوجه مباح كحاجة الإنسان أو الجمعة وعاد مريضا أو صلى على جنازة من غير أن يخرج لذلك قصدا وذلك جائز اهـ وبه علم أنه بعد الخروج لوجه مباح إنما يضر المكث لو في غير مسجد لغير عذر...

(ردالمحتار: (۴۴۶/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۱۱۴/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته...... الخ. ط: سعيد كراچي.

جائے گا۔(۱) اور ایک دن ایک رات کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

☆......اگر معتکف نے مسجد کے اندر رہ کر جنازہ کی نماز پڑھی ہے تو اعتکاف ٹوٹے گا نہیں۔

☆......نذر کے اعتکاف میں جنازہ کی نماز، مریض کی عیادت اور علمی مجلس میں حاضری کے لیے نکلنے کا استثنا صحیح ہے، اور استثنا کرنے کے بعد نکلنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) وَلَو خَرَجَ لِجَنَازَةٍ يَفْسُدُ اعتِكَافُهُ وَكَذَا لِصَلَاتِهَا وَلَو تَعَيَّنَت عَلَيهِ أَو لِإِنجَاءِ الغَرِيقِ أَو الحَرِيقِ أَو الجِهَادِ إِذَا كَانَ النَّفِيرُ عَامًّا أَو لِأَدَاءِ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا فِي التَّبيِينِ. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه)

☆ تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ۲۲۶/۲، ۲۲۸، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

☆ رد المحتار: ۴۴۷/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی.

(۲) (ثم رأيت المحقق ابن الهمام قال: ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة ناويا أربعا لا على قولهما اه أي يلزمه قضاء العشر كله لو أفسد بعضه كما يلزمه قضاء أربع لو شرع في نفل ثم أفسد الشفع الأول عند أبي يوسف، لكن صحح في الخلاصة أنه لا يقضي إلا ركعتين كقولهما نعم اختار في شرح المنية قضاء الأربع اتفاقا في الراتبة كالأربع قبل الظهر والجمعة وهو اختيار الفضلي وصححه في النصاب وتقدم تمامه في النوافل وظاهر الرواية خلافه وعلى كل فيظهر من بحث ابن الهمام لزوم الاعتكاف المسنون بالشروع وإن لزم قضاء جميعه أو باقيه مخرج على قول أبي يوسف أما على قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه وإنما قلنا أي باقيه بناء على أن الشروع ملزم كالنذر وهو لو نذر العشر يلزمه كله متتابعا ولو أفسد بعضه قضى باقيه على ما مر في نذر صوم شهر معين.

والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع فيه عندهما بناء على لزوم صومه بخلاف الباقي لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية وإن كان المسنون هو اعتكاف العشر بتمامه تأمل. (رد المحتار: ۴۴۴/۲، ۴۴۵، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی)

☆ فتح القدير لابن الهمام: ۳۹۸/۲، ۳۹۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه.

☆ (وفي "الهِدَايَة": وَلَو شَرَعَ فِيهِ ثُمَّ قَطَعَهُ لَا يَلزَمُهُ القَضَاءُ فِي رِوَايَةِ الأَصلِ. وَفِي رِوَايَةِ الحَسَنِ: يَلزَمُهُ. وَفِي "الظَّهِيرِيَّة": عَن أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ يَلزَمُهُ يَوماً. (التاتارخانية: ۳۱۳/۲، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: قديمي كتب خانه كراچی)

(۳) وَلَو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ وَ الالتِزَامَ أَن يَخرُجَ إِلَى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجِنَازَةِ وَحُضُورِ =

بشرطیکہ اعتکاف کی نذر کی طرح استثنا بھی زبان سے کیا ہو، صرف دل کی نیت کافی نہیں ہے،(۱) مگر مسنون اعتکاف میں استثنا کی نیت کرنے سے نفل اعتکاف ہوجائے گا، سنت ادا نہیں ہوگی، مسنون اعتکاف صرف وہی ہے جس میں کوئی استثنا کیا ہو، اس میں نکلنا مفسد ہے،(۲) البتہ قضاء حاجت جیسی ضرورت کے لیے نکلے دیکھا کہ راستہ میں جنازہ کی نماز شروع ہورہی ہے تو اس میں شریک ہوسکتا ہے۔(۳)

☆..... جنازہ کی نماز شروع ہونے سے پہلے انتظار، اور نماز ختم ہونے بعد وہاں ٹھہرنا جائز نہیں، اسی طرح قضاء حاجت کے لیے اپنے راستہ پر چلتے چلتے عیادت کرسکتا ہے، عیادت اور جنازہ کی نماز کے لیے راستہ سے کسی جانب مڑنا

ت مجلس العلم يجوز له ذلک كذا في التتارخانية ناقلا عن الحجة. (الفتاوى الهندية ۱/ ۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما يفسده، ط: رشيديه كوئته)

▭ التاتارخانية: ۲/ ۳۱۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمى كتب خانه كراچى.

▭ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچى/ص: ۵۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه تعديه هرات افغانستان.

▭ الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى.

(۱، ۲، ۳) وفي "التاتارخانية" عن "الحجة": لو شرط وقت النذر أن يخرج لعيادة مريض وصلاة جنازة وحضور مجلس علم جاز ذلک فليحفظ، وفي "الشامية": (قوله: وفي التاتارخانية) وظاهر القهستاني (قوله: لو شرط) فيه إيماء إلى عدم الاكتفاء بالنية أبو السعود، (قوله: جاز ذلک) قلت: يشير إليه قوله في الهداية وغيرها عند قوله ولا يخرج إلا لحاجة الإنسان لأنه معلوم وقوعها فلا بد من الخروج فيصير مستثنى اهـ. والحاصل أن ما يغلب وقوعه يصير مستثنى حكما وإن لم يشترطه وما لا فلا إلا إذا شرطه. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

▭ (ومما يتصل بذلک مسائل): إذا أراد إيجاب الاعتكاف على نفسه ينبغي أن يذكر بلسانه ولا يكفي لإيجابه النية بالقلب ذكره شمس الأئمة كذا في النهاية وهكذا في الخلاصة. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف ومما يتصل بذلک مسائل، ط: رشيديه كوئته)

▭ التاتارخانية: ۲/ ۳۱۱، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمى كتب خانه كراچى

ٹھہرنا جائز نہیں۔ (۱)

معتکف بیوی، یا بیٹی، یا ماں، باپ کے جنازہ کے لیے بھی مسجد سے باہر نکلے گا، تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ (۲)

جنازہ گاہ

بعض مسجد کے بغل میں کبھی جنازہ وغیرہ کے لیے جگہ چھوڑ دی جاتی ہے، خواہ اس پر چھت ہو یا نہ ہو اس میں اعتکاف کرنا درست نہیں، کیوں کہ یہ مسجد نہیں،

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قال النفيلي: قالت: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يمر بالمريض وهو معتكف فيمر كما هو ولا يعرج يسأل عنه". وقال ابن عيسى: قالت: "إن كان النبي صلى الله عليه وسلم يعود المريض وهو معتكف". (سنن أبي داود: (۱/۳۳۲) كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض، ط: حقانيه ملتان)

○ سنن ابن ماجه: (ص: ۱۲۷) أبواب ما جاء في الصيام، باب في المعتكف يعود المريض ويشهد الجنائز، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

○ ويجوز أن تحمل الرخصة على ما إذا كان خرج المعتكف لوجه مباح كحاجة الإنسان أو نحوها، فعاد مريضا أو صلى على جنازة من غير أن كان خروجه لذلك قصدا وذلك جائز. (بدائع الصنائع: (۲/۱۱۴) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي)

○ رد المحتار: (۲/۴۴۵) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچي.

○ (قوله: أو حاجة طبيعية) أي يدعو إليها طبع الإنسان ولو ذهب بعد أن خرج إليها لعيادة مريض أو صلاة جنازة من غير أن يكون لذلك قصدا جاز بخلاف ما إذا خرج لحاجة الإنسان ومكث بعد فراغه فإنه ينتقض اعتكافه عند الإمام" بحر". (حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي، و: (ص: ۵۷۹) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبه الصاربة هرات افغانستان)

(۲) (قوله: بلا عذر معتبر) أي في عدم الفساد فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجته فسد لأنه وإن كان عذرا إلا أنه لم يعتبر في عدم الفساد. (مراقي الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امداديه ملتان)

○ الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه.

○ تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ۲/۲۲۶، ۲۲۸، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

بلکہ مسجد سے خارج ہے۔(۱)

جن بھوت

"بے ہوش ہو جانے" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۵۱)

جنگلہ

"دیوار" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۴۴)

جنگلے

"کھڑکی" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۳۴۴)

جنون

"بے ہوشی" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۵۳)

---

(۱) وأما الذي يرجع إلى المعتكف فيه: فالمسجد وإنه شرط في نوعي الاعتكاف: الواجب والتطوع، لقوله تعالى ﴿ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد﴾ وصفهم بكونهم عاكفين في المساجد مع أنهم لم يباشروا الجماع في المساجد، لينهوا عن الجماع فيها فدل أن مكان الاعتكاف هو المسجد ويستوي فيه الاعتكاف الواجب والتطوع، لأن النص مطلق ثم ذكر الكرخي أنه لا يصح الاعتكاف إلا في مساجد الجماعات يريد به الرجال وقال الطحاوي: يصح في كل مسجد.

وروى الحسن بن زياد عن أبي حنيفة أنه لا يجوز إلا في مسجد تصلى فيه الصلوات كلها. (بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۲، ۱۱۳، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته... الخ، ط: سعيد كراچی)

ح ومنه ﴿والهدي معكوفا﴾ (الفتح: ۲۵) وسمي به هذا النوع من العبادة لأنه إقامة في المسجد مع شرائط كذا في المغرب. وفي الصحاح الاعتكاف الاحتباس... وشرعاً اللبث في المسجد مع نيته فالركن هو اللبث والكون في المسجد. (البحر الرائق: ۲/ ۲۹۹، ۳۰۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی)

ح فهو اللبث في المسجد مع نية الاعتكاف كذا في النهاية. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما تفسيره، ط: رشيدية كوئٹه)

جوتے اتارنے کی جگہ

جوتے اتارنے کی جگہ مسجد سے باہر ہوتی ہے، اس لیے معتکفین شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر وہاں نہ جائیں۔(۱)

جھگڑا

"لڑائی" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۳۵۲)

---

(۱)(ولا يخرج منه)أى من معتكفه... (إلا لحاجة شرعية)... (أو)حاجة(طبعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام "لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان"... (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر(فسد الواجب)ولا إثم عليه به (مراقي الفلاح: (ص:۱۷۹)كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:امدادية ملتان)

☐الفتاوى الهندية:(۱/۲۱۲)كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط:رشيدية كوئٹه.

☐الدرالمختار:(۲/۴۴۷)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي.

☐البحر الرائق:(۲/۳۰۱، ۳۰۲)كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچي.

ج

چادر

☆......اگر مسجد میں اعتکاف کرنے والوں کے لیے خاص طور پر چادریں رکھی ہوئی ہیں، تو اعتکاف کرنے والوں کے لیے ان چادروں کو استعمال کرنا، اور ان سے خیمہ بنانا جائز ہے۔ اور اگر وہ چادریں اعتکاف کرنے والوں کے لیے نہیں ہیں، تو اعتکاف کرنے والوں کے لیے ان چادروں کو استعمال کرنا اور ان سے خیمہ بنانا جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اپنی ذاتی چادریں استعمال کریں۔(۱)

☆......اعتکاف کے مقام کو چادر یا کپڑے وغیرہ سے گھیر کر حجرہ کے مانند بنالینا سنت ہے۔(۲)

☆......معتکف کے لیے مسجد میں اپنے ساتھ ذاتی چادر رکھنا جائز ہے، یہ سنت کے خلاف نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وفی "الإسعاف": وَلَیسَ لِمُتَوَلِّی المَسجِدِ أن یَحمِلَ سِرَاجَ المَسجِدِ إلی بَیتِهِ وَلَا بَأسَ بِأن یَترُکَ سِرَاجَ المَسجِدِ فِیهِ من المَغرِبِ إلی وَقتِ العِشَاءِ، وَلَا یَجُوزُ أن یَترُکَ فِیهِ کُلَّ اللَّیلِ إلَّا فی مَوضِعٍ جَرَت العَادَةُ فِیهِ بِذَلِکَ کَمَسجِدِ بَیتِ المَقدِسِ وَمَسجِدِ النبی وَالمَسجِدِ الحَرَامِ أو شَرَطَ الوَاقِفُ تَرکَهُ فِیهِ کُلَّ اللَّیلِ کما جَرَت العَادَةُ بِهِ فی زَمَانِنَا . (البحر الرائق:۵/۲۵۰، کتاب الوقف،فصل فی أحکام المساجد، ط:سعید کراچی)

☐ الفتاوی الهندیة : ۱/۱۱۰، کتاب الصلوٰة،الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها،فصل:أحکام المسجد، ط:رشیدیة کوئٹه .

☐ الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: ۳/۲۹۳ ،کتاب الوقف،باب الرجل یجعل داره مسجدا...الخ ،ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲) تفصیلاً "جگہ کو گھیر لینا" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۳) (وأما آدابه : فمنها أن یستصحب ثوبا غیر الذی علیه لأنه ربما احتاج . (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۸ ، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، مکروهات الاعتکاف و آدابه،ط: دار الحدیث القاهرة)

چادر سے گھیرنے کا فائدہ

مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، ہر خاص و عام کی عبادت کے لئے عام اور کھلی جگہ ہے، اس میں لوگوں کی آمد و رفت جاری رہتی ہے، لوگوں کی نگاہیں اعتکاف کرنے والوں پر پڑیں گی، وہ دیکھنا چاہیں گے کہ معتکفین یہاں کیا کرتے ہیں، ان کا مشغلہ کیا ہے، ان کی مصروفیات کیا ہیں، وغیرہ، اس سے عام طور پر معتکف کے ذہن میں انتشار اور الجھن پیدا ہوتی ہے۔ یکسوئی میں خلل پیدا ہوتا ہے، ادھر معتکف چاہے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے خلوص اور اعتقاد کے ساتھ مناجات اور دعا کرے، اس سے آہ و زاری کرے، اور وہ یہ بھی چاہے گا کہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حائل اور رکاوٹ نہ ہو، تنہائی، یکسوئی اور وحدت چاہے گا، یہ تمام چیزیں معتکف کو مسجد میں کیسے نصیب ہوں اس کے لئے اعتکاف کی جگہ کو چادر وغیرہ سے گھیر کر حجرہ کی طرح بنالیا جاتا ہے تاکہ اسے تنہائی، یکسوئی اور وحدت نصیب ہو، اور سکون اور اطمینان سے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق رہے، اور جس طرح چاہے اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کی باتیں کرے، اور آہ و زاری کرے یا اس کی شکل بنا کر اللہ تعالیٰ کو خوش کرے۔

چادروں کا اہتمام کرنا

☆......اعتکاف کرنے والے کے لیے مسجد کے گوشہ میں چادر وغیرہ کا حجرہ بنانا مستحب ہے۔ یہ ستر وغیرہ کی حفاظت اور عبادت و تلاوت میں اطمینان و سکون کا

الجوھرۃ النیرۃ: ۱/۱۷۷، باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف ط: میر محمد کتب خانہ کراچی/ص: ۵۸۰، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: مکتبہ الصاریۃ فرات افغانستان۔

باعث ہے۔اس کے علاوہ اور بھی مصلحتیں ہیں۔(۱)

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چٹائی کا حجرہ بنانا ثابت ہے، بدعت نہیں ہے۔البتہ معتکف ان باتوں کا خیال رکھے کہ ضرورت سے زیادہ جگہ نہ روکے، نمازیوں کی تکلیف کا سبب نہ بنے، صفوں کی درستگی میں مخل نہ ہو۔(۲)

چارپائی

''پلنگ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۶۵)

چاشت کی نماز

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں جنت کے اندر ایک سونے

---

(۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ". (صحیح البخاری:(۱/۲۷۲) کتاب الصوم،ابواب الاعتکاف،باب اعتکاف النساء،ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

(۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا قِطْعَةُ حَصِيرٍ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ". (سنن ابن ماجہ:(ص:۱۲۷)،ابواب ماجاء فی الصیام،باب فی لیلۃ القدر،ط:قدیمی کتب خانہ کراچی)

(۲) صحیح مسلم:(۱/۳۷۰) کتاب الصیام،باب فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَأَرْجَى أَوْقَاتِ طَلَبِهَا،ط:قدیمی کتب خانہ کراچی.

کوشش بتایا کرتے ہیں۔(۱)

مسئلہ: چاشت کی نماز مستحب ہے، پڑھنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ پڑھنے کی صورت میں ثواب سے محروم ہو جاتا ہے، اور چار رکعات سے بارہ رکعت تک منقول ہیں چاہے چار رکعت پڑھے چاہے اس سے زیادہ پڑھے دونوں صحیح ہیں۔(۲)

مسئلہ:......چاشت کی نماز کا وقت سورج اچھی طرح نکل آنے کے بعد سے زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔(۳)

مسئلہ:......چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اور اگر لمبی نیت کرنا چاہے تو اس طرح نیت کر سکتا ہے۔

---

(۱) انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال " من صلی الضحیٰ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ قصراً من ذہب فی الجنۃ. (مشکوۃ، ص: ۱۱۶، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل فروع لو ترک، ط: سہیل اکیڈمی لاہور)

☜ ہندیۃ: ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) (و) ندب (اربع فصاعداً فی الضحیٰ) علی الصحیح...... وفی المنیۃ اقلہا رکعتان واکثرہا ثنتی عشر واوسطہا ثمان وھو افضلہا. (شامی: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنۃ الضحیٰ ط: سعید کراچی)

☜ حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

☜ ہندیۃ: ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۳) ووقت صلوۃ الضحیٰ من ارتفاع الشمس الی ما قبل الزوال، قال صاحب الحاوی ووقتہا المختار اذا مضی ربع النہار الخ. (حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سہیل اکیڈمی لاہور)

☜ الدر مع الرد: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنۃ الضحیٰ، ط: سعید.

☜ ہندیۃ: ۱/۱۱۲، الباب التاسع، فی النوافل، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکْعَاتِ صَلٰوۃَ الضُّحٰی سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (۱)

☆...... چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۲)

چال کیسی ہونی چاہیے؟

''چلنے کا انداز'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲۰۵)

چپ بیٹھنا

اعتکاف کی حالت میں بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے، جھوٹ نہ بولے، غیبت نہ کرے، بلکہ قرآن شریف کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے یا کسی اور عبادت میں اپنے اوقات صرف کرے، خلاصہ یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہیں۔ مزید ''ممنوعات'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(۳)

---

(۱) والاحتياط في التراويح أن ينوي التراويح أو سنة الوقت أو قيام الليل كذا في منية المصلي والاحتياط في السنن ان ينوي الصلاة متابعا لرسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في الذخيرة. (هندية: ۶۵/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية)

(۲) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة والتراويح، هو الصحيح . (هندية: ۶۵/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئٹه)

☐ بدائع الصنائع: ۱۲۸/۱، فصل في شرائط الاركان، منها النية، ط: سعيد كراچي.

☐ البحر الرائق: ۲۷۸/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: (۲۸۳/۱) ط: عباس احمد الباز مكة المكرمة.

(۳) (وَكُرِهَ إِحْضَارُ الْمَبِيعِ وَالصَّمْتُ وَالتَّكَلُّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ)... وَأَمَّا الثَّانِي وَهُوَ الصَّمْتُ فَالْمُرَادُ بِهِ تَرْكُ التَّحَدُّثِ مَعَ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَقَدْ وَرَدَ النَّهْيُ عَنْهُ. وَقَالُوا إِنَّ صَوْمَ الصَّمْتِ مِنْ فِعْلِ الْمَجُوسِ لَعَنَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى، وَحَمَلَهُ الْإِمَامُ حَمِيدُ الدِّينِ الضَّرِيرُ بِمَا إِذَا اعْتَقَدَهُ قُرْبَةً أَمَّا إِذَا لَمْ يَعْتَقِدْهُ قُرْبَةً فَلَا يُكْرَهُ لِلْحَدِيثِ مَنْ صَمَتَ نَجَا. ■

چلنے کا انداز

☆..... معتکف جب حاجت شرعیہ اور حاجت طبعیہ کے لیے جائے تو اپنی عادت کے مطابق چال سے چلے، جلدی چلنا ضروری نہیں، بلکہ ذرا ہلکی آہستہ چال چلنا اس کے لیے بہتر ہے، تاکہ چلتے ہوئے سلام کرنے اور جواب دینے میں آسانی ہو۔(۱)

☆..... بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جس کو اس کا معتکف ہونا معلوم نہیں وہ اسے روکنا چاہتا ہے، یا خود اس کو جواب دینا ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں ٹھہرے بغیر یہ سب کام ہو سکتے ہیں۔ تیز چال میں ٹھہر جانے یا کسی کے روک لینے کا اندیشہ ہے، اور ایک منٹ بھی ٹھہر جائے تو اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے، اس لیے ہلکی چال بہتر ہے ورنہ یوں ہر چال چلنا جائز ہے۔(۲)

○ وَأَمَّا الثَّالِثُ: وهو أنَّهُ لا يَتَكَلَّمُ إلَّا بِخَيرٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: "وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ". [الإسراء: ۵۳] وهو بِعُمُومِهِ يَقْتَضِي أَنْ لا يَتَكَلَّمَ خَارِجَ المَسْجِدِ إلَّا بِخَيرٍ فَالمَسْجِدُ أَوْلَى كَذَا فِي "غَايَةِ البَيَانِ". وفِي "المُجْتَبَى": وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيرِ خَيرٍ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيرِ المُعْتَكِفِ فَمَا ظَنُّكَ بِالمُعْتَكِفِ اهـ ..... (البحر الرائق: ۳۰۴/۲، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی)

○ الدر مع الرد: ۴۴۹/۲، ۴۵۰، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچی.

○ الفتاوی الهندية: ۲۱۲/۱، ۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما آدابه، وأما محظوراته، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) وإن كان خرج لحاجة الإنسان له أن يمشي على التُّؤَدَةِ كذا في النهاية وهكذا في العناية. (الفتاوی الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه)

○ بدائع الصنائع: ۱۱۵/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچی.

○ المبسوط للسرخسي: ۱۳۲/۳، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

(۲) ومن الأعذار الخروج للغائط والبول وأداء الجمعة فإذا خرج لبول أو غائط لا بأس بأن يدخل بيته ويرجع إلى المسجد كما فرغ من الوضوء، ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وإن كان =

چوری کرنا

☆...... چوری کرنا بہت بڑا گناہ ہے اس سے انسان کا ایمان نکل کر اوپر سائبان کی طرح معلق ہوجاتا ہے، اور کسی چیز کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لینا اور کھانا ناجائز اور حرام ہے۔ آخرت میں ایسے آدمی پر سخت عذاب ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی معتکف نے کسی کی کوئی چیز چرالی، یا مالک کی اجازت کے بغیر

= سَاعَةً عِندَ أبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى كَذَا فِي المُحِيطِ ...وَلَو خَرَجَ لِبَولٍ أَو غَائِطٍ لِغَيرِ الغَرِيمِ سَاعَةً فَسَدَ اعتِكَافُهُ عِندَ أبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَعِندَهُمَا لَا يَفسُدُ قَالَ الإِمَامُ السَّرَخسِيُّ قَولُهُمَا أَيسَرُ عَلَى المُسلِمِينَ هَكَذَا فِي الخُلَاصَةِ .(الفتاوی الهندیة: ۱/۲۱۲، کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وامامفسداته، ط:رشیدیة کوئٹه)

☐ الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۲۱، ۲۲۲، کتاب الصوم،فصل فی الاعتکاف، ط:رشیدیة کوئٹه.

☐ الدرمع الرد: ۲/۴۴۵، ۴۴۷، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

(۱) حَدَّثَنَا أَحمَدُ بنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بنُ حُمَيدٍ عَنِ الأَعمَشِ عَن أَبِي صَالِحٍ عَن أَبِي هُرَيرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزنِي الزَّانِي حِينَ يَزنِي وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَا يَسرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسرِقُ وَهُوَ مُؤمِنٌ وَلَكِنَّ التَّوبَةَ مَعرُوضَةٌ". وَفِي البَابِ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبدِ اللهِ بنِ أَبِي أَوفَى قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ أَبِي هُرَيرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِن هَذَا الوَجهِ وَقَد رُوِيَ عَن أَبِي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَى العَبدُ خَرَجَ مِنهُ الإِيمَانُ فَكَانَ فَوقَ رَأسِهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِن ذَلِكَ العَمَلِ عَادَ إِلَيهِ الإِيمَانُ وَقَد رُوِيَ عَن أَبِي جَعفَرٍ مُحَمَّدِ بنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا خَرَجَ مِنَ الإِيمَانِ إِلَى الإِسلَامِ وَقَد رُوِيَ مِن غَيرِ وَجهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الزِّنَا وَالسَّرِقَةِ مَن أَصَابَ مِن ذَلِكَ شَيئًا فَأُقِيمَ عَلَيهِ الحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنبِهِ وَمَن أَصَابَ مِن ذَلِكَ شَيئًا فَسَتَرَ اللهُ عَلَيهِ فَهُوَ إِلَى اللهِ إِن شَاءَ عَذَّبَهُ يَومَ القِيَامَةِ وَإِن شَاءَ غَفَرَ لَهُ رَوَى ذَلِكَ عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بنُ الصَّامِتِ وَخُزَيمَةُ بنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ. (سنن الترمذی: ۲/۹۰،ابواب الإِيمَانِ عَن رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ،باب مَا جَاءَ لَا يَزنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤمِنٌ،ط:سعید کراچی)

☐ مشکوٰة المصابیح: ۱/۱۸، کتاب الایمان،باب الکبائر وعلامات النفاق،الفصل الثانی ط:قدیمی کراچی.

کوئی چیز لے کر کھا پی لی، تو سخت گناہ گار ہوگا۔(۱) البتہ اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

چھت

مسجد کی چھت، مسجد کے حکم میں آتی ہے، اس لیے معتکف مسجد کی چھت پر آجا سکتا ہے،(۳) بشرطیکہ چھت کا زینہ مسجد کے اندر ہو، اگر زینہ مسجد کے باہر ہو تو پھر

(۱) لا یحل مال امرئ مسلم إلا بطیب نفس منه. (کنز العمال فی سنن الأقوال: ۱/۹۲، رقم الحدیث: ۳۹۷، الکتاب الأول من حرف الهمزة، الباب الأول، الفصل الرابع فی أحکام الإیمان و الإسلام، النوع الثانی فی أحکام الإیمان المتفرقة، ط: مؤسسة الرسالة بیروت)

☜ سنن الدارقطنی: ۳/۲۶ رقم الحدیث: ۹۲، کتاب البیوع، ط: الناشر: دار المعرفة بیروت.

☜ مسند احمد: ۵/۸۸ رقم الحدیث: ۲۰۷۲۲، ط:). (المبسوط للسرخسی: ۱۱/۵۳، کتاب الغصب، ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان.

☜ انظر الحاشیة السابقة آنفًا أیضًا.

(۲) وإذا سَکِرَ المُعتَکِفُ لَیلًا لم یَفسد اعتِکافُهُ لِأَنَّهُ تَناوَلَ مَحظُورَ الدِّینِ لا مَحظُورَ الاعتِکافِ کما لو أکَلَ مالَ الغَیرِ کَذا فی فَتاوَی قاضِی خان. (الفتاوی الهندیة: ۱/۲۱۳، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما محظوراته، ط: رشیدیة کوئٹه)

☜ الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۲۵، کتاب الصوم، فصل فی الاعتکاف، ط: رشیدیة کوئٹه.

☜ التاتارخانیة: ۲/۳۱۳، کتاب الصوم، الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

(۳) (قولُهُ وَالوَطءُ فَوقَهُ وَالبَولُ وَالتَّخَلِّی) أی وَکُرِهَ الوَطءُ فَوقَ المَسجِدِ وَکَذا البَولُ وَالتَّغَوُّطُ لِأَنَّ سَطحَ المَسجِدِ لَهُ حُکمُ المَسجِدِ حَتَّی یَصِحُّ الاقتِداءُ مِنهُ بِمَن تَحتَهُ وَلَا یَبطُلُ الاعتِکافُ بِالصُّعُودِ إلَیهِ. (البحر الرائق: ۲/۳۳، کتاب الصلاة، فصل لما فرغ من بیان الکراهة فی الصلاة شرع فی بیانها خارجها مما هو من توابعها، ط: سعید کراچی)

☜ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی: ۱/۳۱۹، کتاب الصلوة، فصل: کُرِهَ استِقبالُ القِبلَةِ بِالفَرجِ فی الخَلاءِ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

☜ (قال): (وَصُعُودُ المُعتَکِفِ عَلَی المِئذَنَةِ لا یُفسِدُ اعتِکافَهُ) أمَّا إذا کانَ بابُ المِئذَنَةِ فی =

زینہ پر جانا جائز نہیں، البتہ اعتکاف میں بیٹھتے وقت یہ نیت کر لے کہ اس زینہ کے ذریعہ مسجد کی چھت پر جاؤں گا تو پھر معتکف کو اس زینے کے ذریعے مسجد کی چھت پر جانا جائز ہے، (۱) پھر اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، البتہ بلاضرورت چھت پر نہیں جانا چاہیے۔(۲)

= المَسجِدِ فَهُوَ وَالصُّعُودُ عَلَى سَطحِ المَسجِدِ سَوَاءٌ وَإِن كَانَ بَابُهَا خَارِجَ المَسجِدِ فَكَذَلِكَ مِن أَصحَابِنَا مَن يَقُولُ: هَذَا قَولُهُمَا فَأَمَّا عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ فَيَنبَغِي أَن يَفسُدَ اعتِكَافُهُ لِلخُرُوجِ مِنَ المَسجِدِ مِن غَيرِ ضَرُورَةٍ وَالأَصَحُّ أَنَّهُ قَولُهُم جَمِيعًا وَاستَحسَنَ أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: الأَذَانُ مِن جُملَةِ حَاجَتِهِ فَإِنَّ مَسجِدَهُ إِنَّمَا كَانَ مُعتَكَفًا لِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِيهِ بِالجَمَاعَةِ وَذَلِكَ إِنَّمَا يَتَقَوَّى بِالأَذَانِ وَهُوَ بِهَذَا الخُرُوجِ غَيرُ مُعرِضٍ عَن تَعظِيمِ البُقعَةِ أَصلًا بَل هُوَ سَاعٍ فِيمَا يَزِيدُ فِي تَعظِيمِ البُقعَةِ فَلِهَذَا لَا يَفسُدُ اعتِكَافُهُ. (المبسوط للسرخسي: ۱۲۰/۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ط: دار الكتب العلمية،بيروت لبنان)

بدائع الصنائع: ۱/۱۳۵، ۱۳۶، كتاب الصلوة، فصل: شَرَائِطُ أَركَانِ الصَّلَاةِ،ط:سعيد كراچي

(۱) (وَلَو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ وَالِالتِزَامِ أَن يَخرُجَ إِلَى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجِنَازَةِ وَحُضُورِ مَجلِسِ العِلمِ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ كَذَا فِي التَّتَارخَانِيَّةِ نَاقِلًا عَنِ الحُجَّةِ. (الفتاوى الهنديه: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف وما يفسداته،ط:رشيديه كوئٹه)

التاتارخانيه: ۲/۳۱۲، كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط:قديمى كتب خانه كراچي.

حاشية الطحطاوي على المراقي:ص: ۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي، و: (ص:۵۷۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

الدر مع الرد: ۲/۴۴۸، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچي.

(۲) (قَولُهُ الوَطءُ فَوقَهُ) ...ثُمَّ رَأَيتُ القُهُستَانِيَّ نَقَلَ عَنِ المُفِيدِ كَرَاهَةَ الصُّعُودِ عَلَى سَطحِ المَسجِدِ. (ردالمحتار): (۶۵۶/۱) كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا يُفسِدُ الصَّلَاةَ وَمَا يُكرَهُ فِيهَا مَطلَبٌ فِي أَحكَامِ المَسجِدِ، ط: سعيد كراچي)

الصُّعُودُ عَلَى سَطحِ كُلِّ مَسجِدٍ مَكرُوهٌ. (الفتاوى الهندية: ۳۲۲/۵، كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ،البَابُ الخَامِسُ فِي آدَابِ المَسجِدِ وَالقِبلَةِ وَالمُصحَفِ وَمَا كُتِبَ فِيهِ شَيءٌ مِنَ القُرآنِ،ط:رشيديه كوئٹه)

چہل قدمی

مسجد کے اندر ٹہلنا، چہل قدمی کرنا جائز نہیں ہے، مسجد اس کام کے لیے نہیں بنائی گئی، البتہ اگر معتکف بیمار ہے چہل قدمی ضروری ہے تو بقدرِ ضرورت اجازت ہوگی، مگر ٹہلنے کا انداز مسجد کے احترام کے خلاف نہ ہو۔(۱)

(۱) وَقَالُوا وَلَا يَجُوزُ أَن تُعمَلَ فِيهِ الصَّنَائِعُ لِأَنَّهُ مُخلَصٌ لِلّٰهِ تَعَالَى فَلَا يَكُونُ مَحَلًّا لِغَيرِ العِبَادَةِ غَيرِ أَنَّهُم قَالُوا فِي الخَيَّاطِ إِذَا جَلَسَ فِيهِ لِمَصلَحَتِهِ مِن دَفعِ الصِّبيَانِ وَصِيَانَةِ المَسجِدِ لَا بَأسَ بِهِ لِلضَّرُورَةِ وَلَا يَدُقُّ الثَّوبَ عِندَ طَيِّهِ دَقًّا عَنِيفًا... وَفِي الخُلَاصَةِ رَجُلٌ يَمُرُّ فِي المَسجِدِ وَيَتَّخِذُهُ طَرِيقًا إِن كَانَ لِغَيرِ عُذرٍ لَا يَجُوزُ وَبِعُذرٍ يَجُوزُ ثُمَّ إِذَا جَازَ يُصَلِّي كُلَّ يَومٍ تَحِيَّةَ المَسجِدِ مَرَّةً اهـ.
(البحر الرائق: ۳۵/۲، کتاب الصلاۃ، فصل لما فرغ من بیان الکراھۃ فی الصلاۃ شرع فی بیانها خارجها مما ھو من توابعها، ط: سعید کراچی)
☜ امداد الفتاویٰ: ۶۷۱/۲، ۶۷۲، کتاب الوقف، احکام المسجد، تفریح و مشی در مسجد، سوال: ۸۰۷، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔
☜ احسن الفتاویٰ: ۵۱۱/۴، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، معتکف کا مسجد میں ٹہلنا، ط: سعید کراچی۔

ح

حاجت روائی

☆......کسی مسلمان کی جائز حاجت پوری کرنا دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے۔(۱)

☆......اسی وجہ سے صوفیہ کرام کا مقولہ ہے: ''اللہ جل شانہ کے یہاں ٹوٹے دل کی جتنی قدر ہے اتنی کسی چیز کی نہیں۔'' یہی وجہ ہے کہ مظلوم کی بددعا سے احادیث میں بہت ڈرایا گیا ہے۔ حضور ﷺ جب کسی شخص کو حاکم بنا کر بھیجتے تو اور نصیحتوں کے ساتھ: ''اتق دعوۃ المظلوم'' بھی ارشاد فرماتے کہ مظلوم کی بددعا سے بچو:

؎ بترس از آہ مظلوما کہ ہنگام دعا کردن　　اجابت از در حق بہر استقبال می آید

☆......مزید ''ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱) وعن ابن عباس رضي الله عنهما أنه كان معتكفا في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأتاه رجل فسلم عليه ثم جلس فقال له ابن عباس يا فلان أراك مكتئبا حزينا ؟ قال: نعم يابن عم رسول الله، لفلان علي حق ولاء وحرمة صاحب هذا القبر ماأقدر عليه، قال ابن عباس أفلا أكلمه فيك، فقال إن أحببت ؟ قال: فانتعل ابن عبّاس ثم خرج من المسجد. فقال له الرجل: أنسيت ما كنت فيه ؟ قال: لا، ولكني سمعت صاحب هذا القبر صلى الله عليه وسلم، والعهد به قريب فدمعت عيناه هو يقول: من مشى في حاجة أخيه وبلغ فيها كان خيرًا له من اعتكاف عشر سنين، ومن اعتكف يوما ابتغاء وجه الله تعالىٰ جعل الله بينه و بين النار ثلاث خنادق أبعد مما بين الخافقين رواه الطبراني في الأوسط والبيهقي واللفظ له، والحاكم مختصر، وقال صحيح الإسناد، كذا قال. (الترغيب والترهيب: (۲/۲۷۲،۲۷۳) الترغيب في الإعتكاف، ط: شركة مكتبه ومطبعه البابى الحلبي وأولاده بمصر)

حاجت شرعیہ

☆...... حاجت شرعیہ کی تعریف: جن چیزوں کی ادائیگی شرعاً فرض اور واجب ہو، اور اعتکاف کی جگہ میں معتکف ان چیزوں کو ادا نہ کر سکے، ان کو حاجت شرعیہ کہتے ہیں۔ مثلاً: جمعہ اور عیدین کی نماز، اور اذان بھی حاجت شرعیہ میں سے ہے۔ لہٰذا اذان دینے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے۔

☆...... معتکف کی مسجد میں اگر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے تو اس کو جامع مسجد اتنی دیر پہلے جانا چاہیے کہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے وہاں دو رکعت نفل تحیۃ المسجد اور چار سنتیں اطمینان سے پڑھ لے، اس کا اندازہ گھڑی دیکھ کر کر سکتا ہے، پھر جمعہ کے فرضوں کے بعد چھ رکعت سنتیں اور نفل پڑھ کر اپنی اعتکاف والی مسجد میں آ جانا چاہیے۔

☆...... جمعہ کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد جامع مسجد میں اگر کچھ زیادہ ٹھہر جائے تو جائز ہے، لیکن مکروہ تنزیہی ہے۔ کیوں کہ جس مسجد میں اعتکاف کا التزام کیا ہے اس کی ایک طرح کی مخالفت ہے۔

☆...... معتکف، جامع مسجد میں جمعہ ادا کرنے کے لیے جائے اور وہیں ایک رات دن یا اس سے کم وبیش ٹھہرا رہے، یا بقیہ اعتکاف وہیں پورا کرنے لگے، تب بھی جائز ہے، یعنی اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

(۱) (وحرم علیہ)... أی علی المعتکف اعتکافا واجبا أما النفل فلہ الخروج لأنہ منہ لا مبطل کما مر (الخروج إلا لحاجۃ الإنسان) طبیعیۃ کبول وغائط وغسل لو احتلم ولا یمکنہ الاغتسال فی المسجد کذا فی النہر (أو) شرعیۃ کعید وأذان لو مؤذنا وباب المنارۃ خارج المسجد و (الجمعۃ وقت الزوال ومن بعد منزلہ) أی معتکفہ (خرج فی وقت یدرکہا) مع سنتہا یحکم فی ذلک رأیہ ویستن بعدہا أربعا أو ستا علی الخلاف ولو مکث أکثر لم یفسد لأنہ محل لہ وکرہ تنزیہا لمخالفۃ ما التزمہ بلا ضرورۃ. (الدر المختار: ۲/۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی) =

مسئلہ: معتکف کو اپنی مسجد میں کسی وجہ سے جماعت نہ ملی، مثلاً پیشاب یا پاخانہ کرنے چلا گیا تھا، مسجد میں آیا تو معلوم ہوا کہ جماعت ختم ہوئی ہے، تو اب دوسری مسجد میں جماعت کی خاطر باہر چلے جانا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر معتکف کسی طبعی ضرورت سے یعنی پیشاب و پاخانہ کے لیے باہر چلا جائے اور اس کو یہ اندازہ ہو جائے کہ مجھے اپنی اعتکاف والی مسجد میں جماعت نہیں ملے گی، اور راستے میں کوئی مسجد ہے جس میں جماعت ہو رہی ہے یا تیار ہے تو ایسی صورت میں راستہ کی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اور فارغ ہوتے ہی چلے آنا جائز ہے۔(۱)

مسئلہ...... عیدین کے دن اعتکاف کرنا گناہ ہے، لیکن اگر کوئی شخص اعتکاف کر ہی لے تو اس کو عید کی نماز کے لیے جمعہ کی نماز کی طرح چلے جانا چاہیے، اور عید کی نماز سے فارغ ہو کر فوراً اعتکاف والی مسجد میں آجانا چاہیے۔ عید کی نماز کے لیے جانا حاجتِ شرعیہ میں داخل ہے۔(۲)

= ☐ البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، ۳۰۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

☐ الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۷۶، ۱۷۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.

☐ کتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/ ۳۹۵) کتاب الصيام، کتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة.

☐ "جمعہ کے لیے جانا" عنوان تحت تفصیلاً تخریج دیکھیں۔

(۱) "جماعت کے لیے دوسری مسجد میں جانا" عنوان تحت تفصیلاً تخریج دیکھیں۔

(۲) (أو) شرعية كعيد وأذان لو مؤذنا وباب المنارة خارج المسجد و (الجمعة وقت الزوال ومن بعد منزله) أي معتكفه (خرج في وقت يدركها) مع سنتها يحكم في ذلك رأيه ويستن بعدها أربعا أو ستا على الخلاف ولو مكث أكثر لم يفسد لأنه محل له وكره تنزيها لمخالفة الملتزمة بلا ضرورة. وفي "الشامية": (قوله: كعيد) أفاد صحة النذر بالاعتكاف في الأيام الخمسة المنهية وفيه الاختلاف السابق في نذر صومها لأن الصوم من لوازم الاعتكاف الواجب فعلى رواية محمد عن الإمام يصح لكن يقال له اقض في وقت آخر ويكفر اليمين إن أراد يمينا =

حاجت ضروریہ

☆......**حاجت ضروریہ کی تعریف:** معتکف کو اچانک کوئی ایسی شدید ضرورت پیش آجائے جس کی وجہ سے اسے اعتکاف والی مسجد سے نکلنا پڑے تو ایسی باتوں کو"حاجت ضروریہ" کہتے ہیں۔ مثلاً: مسجد گرنے لگے اور معتکف کو دب جانے کا خطرہ ہو جائے، یا ظالم حاکم گرفتار کرنے آجائے یا ایسی شہادت دینا ضروری ہو گیا جو شرعاً معتکف کے ذمے واجب ہے، کہ مدعی کا حق اس کی شہادت پر موقوف ہے، دوسرا کوئی نہیں ہے، اگر معتکف گواہ گواہی نہ دے تو مدعی کا حق فوت ہو جائے گا، یا کوئی آدمی یا بچہ پانی میں ڈوب رہا ہے، یا آگ میں گر پڑا ہے یا خطرہ ہے یا سخت بیمار ہو گیا ہے، یا گھر والوں میں سے کسی کی جان، مال، آبرو کا خطرہ ہے، یا سخت بیمار ہو گیا، یا جنازہ آگیا اور جنازہ کی نماز پڑھانے والا کوئی نہیں، یا جہاد کا حکم ہو گیا، اور جہاد میں شریک ہونا فرض ہے مگر، یا کسی نے زبردستی ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا، یا جماعت کے نمازی سب چلے گئے، اب مسجد میں جماعت کا انتظام نہ رہا اس قسم کی سب حاجتیں حاجات ضروریہ کہلاتی ہیں، اکثر صورتوں میں اعتکاف ترک کرنا فرض اور واجب ہو جاتا ہے۔ اور اعتکاف چھوڑنے کا گناہ بھی نہیں ہوتا۔(۱)۔ البتہ مسجد سے نکلنے سے اعتکاف فاسد

= اعتکف فیہا صح وعلی روایۃ أبی یوسف عنہ لا یصح نذرہ کالنذر بالصوم فیہا بدائع. (الدر مع الرد: ۲/۴۴۵،۴۴۶، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

⬭وتخرج لصلاۃ العیدین أیضا. (الجوہرۃ النیرۃ: ۱/۱۷۷، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

⬭ولو نذر اعتکاف ایام العید قضاہ فی وقت آخر وعلیہ کفارۃ الیمین ان نوی الیمین ، ولو اعتکف فیہ اجزأہ و أساء. (خلاصۃ الفتاوی: ۱/۲۷۱، کتاب الصوم، الفصل السادس فی الاعتکاف، جنس آخر فی النذر، ط: مکتبہ انصاریہ کوئٹہ)

(۱)(ولا یخرج منہ إلا لحاجۃ شرعیۃ أو طبیعیۃ)(أو)حاجۃ(ضروریۃ کانہدام المسجد)و أداء شہادۃ تعینت علیہ(واخراج ظالم کرہا وتفرق أہلہ)لفوات ما ہو المقصود منہ (وخوف علی نفسہ أو =

ہو جائے گا، اور ایک رات اور ایک دن کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہوگی۔(۱)

= ساعة من المكابرين فيدخل مسجدا من ساعته) يريد أن لا يكون خروجه إلا ليعتكف في غيره ولا يشتغل إلا بالذهاب إلى المسجد الآخر (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم به. (مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان)

☜ (قوله: أو حاجة ضرورية الخ) قال السيد في شرحه اعلم أن ما ذكره المصنف من عدم فساد الاعتكاف بالخروج لأجل انهدام المسجد وما بعده من الأعذار التي ذكرها هو مذهب الصاحبين وأما عند الإمام فيفسد لأن العذر في هذه المسائل مما لا يغلب وقوعه اهـ. وفي "الدر المختار": وأما ما لا يغلب كإنجاء غريق وانهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان وإلا لكان النسيان أولى بعدم الفساد كما حققه الكمال خلافا لما فصله الزيلعي وغيره لكن في النهر وغيره جعل عدم الفساد لانهدامه وبطلان جماعته وإخراجه كرها استحسانا اهـ.

(قوله: وأداء شهادة تعينت عليه) فيه أن هذا من الحوائج الشرعية.

(قوله: لفوات ما هو المقصود منه) علة لعدم الفساد في هذه المسائل يعني إنما لم يفسد اعتكافه بل يخرج إلى غيره لأن المقصود للمعتكف وهو أداء الصلاة في ذلك المسجد على أكمل الوجوه قد فات.

(قوله: من المكابرين) أي المتجبرين من الكبر بمعنى التجبر.

(قوله: يريد أن لا يكون الخ) أي وليس المراد بإرادة الساعة حقيقة لاحتمال بعد المسافة بين المسجدين.

(قوله: بلا عذر معتبر) أي في عدم الفساد فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجة فسد لأنه وإن كان عذرا إلا أنه لم يعتبر في عدم الفساد.

(قوله: ولا إثم عليه به) أي بالعذر أي وأما بغير العذر فيأثم لقوله تعالى: ﴿ولا تبطلوا أعمالكم﴾ [محمد: الآية: ۳۳].

(قوله: إذا دام) أي كل منهما.

(قوله: وأتمه في المسجد) أما إذا خرج منه فعليه قضاؤه أيضا لعدم وجود الركن.

(حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، ۳۸۴، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ط: مير محمد كتب خانه كراچی/ ص: ۵۷۹، ۵۸۰، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبة انصارية هرات افغانستان)

☜ الدر مع الرد: (۲/۴۴۷، ۴۴۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی.

☜ التاتار خانية: (۲/۴۱۲) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمی كتب خانه كراچی. ـ

(۱) "اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم" عنوان کے تحت [اشارہ: ۳] کے تخریج کو دیکھیں۔

⊙ ...... مسجد کی چھت منہدم ہونے لگے، صحن میں اعتکاف کی صورت نہیں بنتی: چھت نہیں ہے، تو اس صورت میں اس مسجد سے نکل جانا درست ہے، اور نکل کر دوسری مسجد میں جہاں اعتکاف کرنا چاہے چلا جائے، تو اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا، اگر اس صورت میں مسجد کے بجائے گھر میں رہ گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

☆ ...... اگر کسی ظالم جابر نے اعتکاف کرنے والے کو ظلماً مسجد سے باہر نکال دیا، اور یہ اس مسجد سے دوسری جگہ میں چلا گیا، گھر نہیں گیا، تو اس سے بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

حاجت طبعیہ

☆ ...... **حاجت طبعیہ کی تعریف:** ایسے کام جن کے کرنے پر انسان مجبور ہے، اور وہ مسجد میں نہیں ہو سکتے، ان کو حاجت طبعیہ کہتے ہیں، جیسے پیشاب، پاخانہ، استنجا، جنابت کا غسل وغیرہ۔

---

(۱) (وَأَمَّا مُفْسِدَاتُهُ فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِنَ الْمَسْجِدِ) ... فَإِنْ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ بِعُذْرٍ بِأَنِ انْهَدَمَ الْمَسْجِدُ أَوْ أُخْرِجَ مُكْرَهًا فَدَخَلَ مَسْجِدًا آخَرَ مِنْ سَاعَتِهِ لَمْ يَفْسُدِ اعْتِكَافُهُ اسْتِحْسَانًا هٰكَذَا فِي "الْبَدَائِعِ". وَكَذَا لَوْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ أَوْ مَالِهِ فَخَرَجَ هٰكَذَا فِي "التَّبْيِينِ" ، ... وَلَوْ خَرَجَ لِجَنَازَةٍ يَفْسُدُ اعْتِكَافُهُ وَكَذَا لِصَلَاتِهَا وَلَوْ تَعَيَّنَتْ عَلَيْهِ أَوْ لِإِنْجَاءِ الْغَرِيقِ أَوِ الْحَرِيقِ أَوِ الْجِهَادِ إِذَا كَانَ النَّفِيرُ عَامًّا أَوْ لِأَدَاءِ الشَّهَادَةِ هٰكَذَا فِي "التَّبْيِينِ". وَكَذَا إِذَا خَرَجَ سَاعَةً بِعُذْرِ الْمَرَضِ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ هٰكَذَا فِي "الظَّهِيرِيَّةِ". (الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما يفسده، ط: رشيديه كوئته)

⊙ الجوهرة النيرة: (۱/۱۷۷) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

⊙ كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/۲۹۵) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة.

⊙ الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۲/۶۲۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف وما يجوز له، ط: الحقانية بشاور.

(۲) انظر الحاشية السابقة.

☆......طبعی ضرورت کے لیے جب معتکف مسجد سے باہر چلا جائے تو جہاں تک ممکن ہو قریب والی جگہ پر اپنی حاجت پوری کر لے، مثلاً: معتکف کا گھر دور ہے اور کسی بے تکلف دوست کا گھر قریب ہے، یا خود معتکف کے دو گھر ہیں ایک قریب اور دوسرا دور، یا مسجد کے قریب سرکاری بیت الخلاء (فلیش وغیرہ) ہے، یا مسجد کے قریب باتھ روم بنا ہوا ہے، تو ان میں جو بھی بیت الخلاء مسجد سے قریب ہو اس میں حاجت پوری کرنی چاہیے۔ البتہ اگر قریب والی جگہ سے طبیعت مانوس نہ ہو جس کی وجہ سے رفع حاجت پوری نہ ہوتی ہو خواہ طبیعت کے تقاضے کے اعتبار سے ہو یا دوسرے آدمی کو تکلیف ہوتی ہو، پردہ کرانا پڑتا ہے یا کوئی اور دشواری ہے تو دور جگہ جہاں یہ دشواری نہ ہو چلے جانا چاہیے۔(۱)

---

(۱) (وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أي عَلَى الْمُعْتَكِفِ اعْتِكَافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفْلُ فَلَهُ الْخُرُوجُ لِأَنَّهُ مِنْهُ لَا مُبْطِلٌ كَمَا مَرَّ (الْخُرُوجُ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ) طَبِيعِيَّةٍ كَبَوْلٍ وَغَائِطٍ وَغُسْلٍ لَوْ احْتَلَمَ وَلَا يُمْكِنُهُ الِاغْتِسَالُ فِي الْمَسْجِدِ كَذَا فِي النَّهْرِ. وفي "الشامية": (قَوْلُهُ: إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ إلخ) وَلَا يَمْكُثُ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ الطُّهُورِ وَلَا يَلْزَمُهُ أَنْ يَأْتِيَ بَيْتَ صَدِيقِهِ الْقَرِيبِ. وَاخْتُلِفَ فِيمَا لَوْ كَانَ لَهُ بَيْتَانِ فَأَتَى الْبَعِيدَ مِنْهُمَا قِيلَ فَسَدَ وَقِيلَ: لَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ عَلَى الْقَوْلَيْنِ مَا لَوْ تَرَكَ بَيْتَ الْخَلَاءِ لِلْمَسْجِدِ الْقَرِيبِ وَأَتَى بَيْتَهُ نَهْرٌ وَلَا يَبْعُدُ الْفَرْقُ بَيْنَ الْخَلَائِيَّةِ وَعَلَيْهِ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ لَا يَأْلَفُ غَيْرَ بَيْتِهِ وَحِينَئِذٍ أَيْ فَإِنْ كَانَ لَا يَأْلَفُ غَيْرَهُ بِأَنْ لَا يَتَيَسَّرَ لَهُ إِلَّا فِي بَيْتِهِ فَلَا يَبْعُدُ الْجَوَازُ بِلَا خِلَافٍ وَلَيْسَ كَالْمُكْثِ بَعْدَهَا لَوْ خَرَجَ لَهَا ثُمَّ ذَهَبَ لِعِيَادَةِ مَرِيضٍ أَوْ صَلَاةِ جِنَازَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ خَرَجَ لِذَلِكَ قَصْدًا فَإِنَّهُ جَائِزٌ كَمَا فِي الْبَحْرِ عَنْ الْبَدَائِعِ. (قَوْلُهُ: طَبِيعِيَّةٍ) حَالٌ أَوْ خَبَرٌ لِكَانَ مَحْذُوفَةً أَيْ سَوَاءٌ كَانَتْ طَبِيعِيَّةً أَوْ شَرْعِيَّةً وَفَسَّرَ ابْنُ الشَّلَبِيِّ الطَّبِيعِيَّةَ بِمَا لَا بُدَّ مِنْهَا وَمَا لَا يُقْضَى فِي الْمَسْجِدِ. (قَوْلُهُ: وَغُسْلٍ) عَدَّهُ مِنْ الطَّبِيعِيَّةِ تَبَعًا لِلِاخْتِيَارِ وَالنَّهْرِ وَغَيْرِهِمَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا عَلِمْته مِنْ تَفْسِيرِهَا وَعَنْ هَذَا اعْتَرَضَ بَعْضُ الشُّرَّاحِ تَفْسِيرَ الْكَنْزِ لَهَا بِالْبَوْلِ وَالْغَائِطِ بِأَنَّ الْأَوْلَى تَفْسِيرُهَا بِالطَّهَارَةِ وَمُقَدِّمَتِهَا لِيَدْخُلَ الِاسْتِنْجَاءُ وَالْوُضُوءُ وَالْغُسْلُ لِمُشَارَكَتِهَا لَهُمَا فِي الِاحْتِيَاجِ وَعَدَمِ الْجَوَازِ فِي الْمَسْجِدِ اهـ فَافْهَمْ (الدر مع الرد: ۴۴۵/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی)

☐ البحر الرائق: ۳۰۱/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی.

☐ الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ولعله ط: رشيدية كوئٹه.

☆......معتکف کو حاجت طبعیہ سے فارغ ہوتے ہی مسجد میں آ جانا چاہیے، بلاوجہ گھر میں رہنا جائز نہیں۔(۱)

☆......معتکف کی ریح خارج ہونے لگے...اگر ممکن ہو سکے تو اس کو مسجد سے باہر جا کر خارج کرے، اگر بلا اختیار مسجد ہی میں خارج ہو جائے تو بھی مضائقہ نہیں، معذور ہے۔(۲)

☆......وضو کرنے کی ایک جگہ قریب ہے اور دوسری جگہ ذرا دور ہے تو قریب والی جگہ بہتر ہے اگر کوئی دشواری ہو تو دور بھی جا سکتا ہے، اسی طرح پیشاب خانے، استنجاخانے اور غسل خانے کا حکم ہے کہ جب تک قریب ترین جگہ سے ضرورت پوری ہوتی ہو تو بلا ضرورت دور نہ جائے۔

حاجتیں

معتکف کو مسجد سے باہر نکلنے کے لیے جو حاجتیں اور ضرورتیں پیش آتی ہیں وہ تین قسم پر ہیں: (۱) حاجت شرعیہ (۲) حاجت طبعیہ (۳) حاجت ضروریہ۔
ان تین قسموں کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر آئے گی۔

---

(۱) (وَمِن الأعذارِ الخُرُوجُ لِلغَائِطِ وَالبولِ وَأَدَاءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غَائِطٍ لا بَأسَ بأن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلَى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإن كان سَاعَةً عِندَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَا في المُحِيطِ) (الفتاوی الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وامامفسداته، ط: رشيدية كوئته).
☆ الفتاوى التاتارخانية: ۳۱۳/۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كراچي.
☆ الجوهرة النيرة: ۱۷۲/۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.
(۲) (وفي "ردالمحتار": وَفِي الخِزَانَةِ: وَإذَا فَسَا فِي المَسجِدِ لَم يَرَ بَعضُهُم بِهِ بَأسًا. وَقَالَ بَعضُهُم: إن احتَاجَ إليه يَخرُجُ مِنهُ وَهُوَ الأَصَحُّ. اهـ. (ردالمحتار: ۱۷۲/۱، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد كراچي)
☆ سُئِلَ أبو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عن المُعتَكِفِ إذَا احتَاجَ إلَى الفَصدِ أو الحِجَامَةِ هل يَخرُجُ =

حجامت بنوانا

☆...... معتکف کے لیے مسجد میں اپنی حجامت خود بنانا جائز ہے، اور حجامت بنوانے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر نائی مزدوری کے بغیر کام کرتا ہے تو مسجد کے اندر جائز ہے اور اگر نائی مزدوری لے کر کام کرتا ہے تو معتکف مسجد کے اندر رہے اور نائی مسجد سے باہر بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر حجامت بنائے، مسجد کے اندر اجرت لے کر کام کرنا جائز نہیں۔(۱)

☆...... معتکفین کو بال اور حجامت بنانے میں بہت زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے، بال، پانی وغیرہ مسجد میں نہ گرے ورنہ مسجد کی بے ادبی ہوگی اور مکروہ ہوگا۔(۲)

= فقال لا! وفي اللآلئ واختلف في الذي يفسو في المسجد فلم ير بعضهم بأسا وبعضهم قال: لا يفسو ويخرج إذا احتاج إليه وهو الأصح كذا في التمرتاشي. (الفتاوى الهندية: ٥/ ٣٢٠، ٣٢١، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة...إلخ، ط: رشيديه كوئته)

(۱) سُئل أبو حنيفة رحمه الله تعالى عن المعتكف إذا احتاج إلى الفصد أو الحجامة هل يخرج؟ فقال: لا. (الفتاوى الهندية: ٥/ ٣٢٠، ٣٢١، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة...إلخ، ط: رشيديه كوئته)

▭ "بال بنوانے کے لیے نکلنا" عنوان تحت تخریج کو دیکھیں۔

▭ ولا يجوز البيع والشراء في المسجد وكذا كره فيه التعليم والكتابة والخياطة بأجر وكل شيء كره فيه كره في سطحه . (مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر لشيخي زاده: ١/ ٣٧٩، ط: دار الكتب العلمية لبنان بيروت)

▭ الجوهرة النيرة: ١/ ١٧٧، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: قديمي كتب خانه كراچی

▭ الفتاوى الهنديه: ٥/ ٣٢١، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد، ط: رشيديه كوئته

(۲) ويسن أن يصان المسجد عن الأوساخ والمخاط وتقليم الأظفار وقص الشعر ونحوه من الروائح الكريهة من بصل وثوم وكراث ونحوها. (الفقه الإسلامي وأدلته: ١/ ٥٧٦، القسم الأول: الطهارات، الفصل الخامس: الغسل، ملحقان بالغسل: الملحق الأول في أحكام المساجد، ط: الحقانية پشاور)

▭ وروي عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رأسه من المسجد فيغسل رأسه". وإن غسل رأسه في المسجد في إناء لا بأس به إذا لم يلوث المسجد بالماء المستعمل فإن كان بحيث يتلوث المسجد يمنع منه لأن تنظيف المسجد =

حجامت کے لیے نکلنا

''بال بنوانے کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۱۳۲)

حجرہ

☆...... وہ حجرہ یا مکان جو مصالح مسجد یا اس کی ضرورت کے لیے بنایا جاتا ہے مسجد سے باہر ہوتا ہے، وہاں جانے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

☆...... بعض مسجدوں میں مغرب کی جانب حجرہ وغیرہ ہوتا ہے، عام طور پر اس میں مسجد کا سامان رہتا ہے، اس کے بارے میں بھی متعین نہیں ہوتا کہ وہ مسجد کی حدود کے اندر ہے یا نہیں، اس لیے مسجد بنانے والے سے ورنہ کمیٹی یا انتظامیہ سے معلوم کرلے کہ وہ مسجد میں داخل ہے یا نہیں، اگر داخل ہے تو بہتر ورنہ معتکفین وہاں نہ جائیں۔(۱)

= واجبٌ ولو توضأ في المسجد في إناء فهو على هذا التفصيل. (بدائع الصنائع: (۱۱۵/۲) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... ط: سعید کراچی)

☐ البحر الرائق: (۳۰۳/۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

☐ رد المحتار: (۴۴۵/۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

(۱) (وإذا جعل تحته سرداباً لمصالحه) أي المسجد (جاز) كمسجد القدس (ولو جعل لغيرها أو جعل (فوقه بيتاً وجعل باب المسجد إلى طريقٍ وعزله عن ملكه لا) يكون مسجداً.

وفي "الشامية": (قوله: أو جعل فوقه بيتاً إلخ) ظاهره أنه لا فرق بين أن يكون البيت للمسجد أو لا إلا أنه يؤخذ من التعليل أن محل عدم كونه مسجداً فيما إذا لم يكن وقفاً على مصالح المسجد وبه صرح في "الإسعاف" فقال: وإذا كان السرداب أو العلو لمصالح المسجد أو كانا وقفاً عليه صار مسجداً. اهـ. "شرنبلالية". قال في "البحر": وحاصله أن شرط كونه مسجداً أن يكون سفله وعلوه مسجداً لينقطع حق العبد عنه لقوله تعالى: ﴿وأن المساجد لله﴾ بخلاف ما إذا كان السرداب والعلو موقوفاً لمصالح المسجد فهو كسرداب بيت المقدس هذا هو ظاهر الرواية، وهناك روايات ضعيفة مذكورة في "الهداية". (الدر المختار مع رد المحتار: (۳۵۷/۴، ۳۵۸) کتاب الوقف، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعید کراچی) =

حرام ہے

☆......اعتکاف کی حالت میں معتکف کو جان بوجھ کر یا بھول کر، رات میں یا دن میں، مسجد میں یا گھر میں بیوی سے صحبت کرنا، بوس و کنار کرنا، یا شہوت سے اس کے بدن کو چھونا حرام ہے اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱) اگر رمضان میں دن میں ہوا ہے تو کفارہ اور قضا بھی لازم ہوگی، یعنی مسلسل ساٹھ روزے کفارے کے

= البحر الرائق: (۵/ ۲۵۱) کتاب الوقف، فصل: فی أحکام المساجد، ط: سعید کراچی.

الفتاوی الهندیة: (۲/ ۳۵۵) کتاب الوقف، الباب الحادی عشر فی المسجد وما یتعلق به، الفصل الأول: فیما یصیر به مسجداً... الخ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(وَأَمَّا مُفْسِدَاتُهُ) فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذْرٍ وَإِنْ خَرَجَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعْتِكَافُهُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فِي الْمُحِيطِ. سَوَاءٌ كَانَ الْخُرُوجُ عَامِدًا أَوْ نَاسِيًا هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ. (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه)

التاتارخانية: ۲/ ۳۱۲، کتاب الصوم، الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

(۱) وقوله سبحانه: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ۲: ۱۸۷].

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. قَالَ أَبُو دَاوُد غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَتْ السُّنَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ. (سنن أبي داود: ۱/ ۳۳۲، کتاب الصوم، باب المعتکف یعود المریض، ط: حقانیه ملتان)

مشکوة المصابیح: ۱/ ۱۸۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

(أما مفسدات الاعتکاف) منها: الجماع عمدا ولو بدون إنزال سواء کان باللیل أو النهار باتفاق. أو الجماع نسیانا فإنه یفسد الاعتکاف عند ثلاثة ...... (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۹۳، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف مفسدات الاعتکاف، ط: دار الحدیث القاهرة)

البحر الرائق: ۲/ ۳۰۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

(وَبَطَلَ بِوَطْءٍ فِي فَرْجٍ) أَنْزَلَ أَمْ لَا (وَلَوْ) كَانَ وَطْؤُهُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ (لَيْلًا) أَوْ نَهَارًا عَامِدًا =

اور ایک روزہ قضا کا لازم ہوگا (۱) اور ایک دن ایک رات روزہ کے ساتھ اعتکاف کی قضا کرنا لازم ہوگی۔ (۲)

☆...... بعض باتیں ہر حال میں حرام ہیں اور اعتکاف کی حالت میں اور بھی زیادہ حرام ہیں، مثلاً غیبت کرنا، چغلی کرنا، لڑنا اور لڑانا، جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا، بہتان لگانا، کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچانا، کسی کے عیب تلاش کرنا، کسی کو رسوا کرنا، تکبر اور غرور کی باتیں کرنا، ریاکاری وغیرہ کرنا سب حرام ہیں اور سخت گناہ ہے، ان سے اور اس قسم کی تمام باتوں سے احتراز کرنا ضروری ہے، البتہ ان چیزوں سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا لیکن ثواب کم ہوجائے گا۔ (۳)

= أو ناسياً) في الأصح لأن حالته مذكرة (و) بطل (بإنزال بقبلة أو لمس) أو تفخيذ ولو لم ينزل لم يبطل وإن حرم الكل لعدم الحرج ولا يبطل بإنزال بفكر أو نظر. (الدر مع الرد: ۲/۴۵۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

⑤ (ومنها الجماع ودواعيه) فيحرم على المعتكف الجماع ودواعيه نحو المباشرة والتقبيل واللمس والمعانقة والجماع فيما دون الفرج والليل والنهار في ذلك سواء والجماع عامداً أو ناسياً ليلاً أو نهاراً يفسد الاعتكاف أنزل أو لم ينزل وما سواه يفسد إذا أنزل وإن لم ينزل لا يفسد هكذا في البدائع. ولو أمنى بالتفكر والنظر لا يفسد اعتكافه كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته)

(۱) قوله: (ومن جامع أو جومع أو أكل أو شرب عمداً غذاء أو دواء قضى وكفر ككفارة الظهار) أما القضاء فلاستدراك المصلحة الفائتة وأما الكفارة فلتكامل الجناية أطلقه فشمل ما إذا لم ينزل لأن الإنزال شبع، لأن قضاء الشهوة يتحقق دونه. (البحر الرائق: ۲/۲۷۶، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد، ط: سعيد كراچي)

⑥ خلاصة الفتاوى: ۱/۲۵۹، كتاب الصوم، الفصل الثالث فيما يفسد الصوم وفيما لا يفسد... الخ، جنس آخر في المجامعة، ط: مكتبه حبيبيه كوئته.

⑦ الدر المختار: ۲/۴۰۹-۴۱۲، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في الكفارة، ط: سعيد كراچي.

⑧ بدائع الصنائع: ۲/۹۷، ۹۸، كتاب الصوم، فصل: وأما حكم فساد الصوم. ط: سعيد كراچي.

(۲) اعتکاف توڑنے پر قضا کا حکم" عنوان کے تحت اشارہ: ۳۰ اکے تخریج کو دیکھیں۔

(۳) يجتنب المعتكف كل ما لا يعنيه من الأقوال والأفعال ولا يكثر الكلام، لأن من كثر كلامه كثر سقطه وفي الحديث: " من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه ". =

حقہ

حقہ نوشی کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہوگا، اگر حقہ نوشی مسجد میں کرے گا تو یہ مکروہ ہے۔(۱)

= ویجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلک مکروہ فی غیر الاعتکاف ففیہ أولی ولا یبطل الاعتکاف بشيء من ذلک، لأنہ لما لم یبطل بمباح الکلام لم یبطل بمحظورہ. ولا یتکلم المعتکف إلا بخیر ولا بأس بالکلام لحاجتہ ومحادثۃ غیرہ فإن صفیۃ زوج النبی صلّی اللہ علیہ وسلم قالت: کان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم معتکفاً فأتیتہ أزورہ لیلاً فحدثتہ ثم قمت فانقلبت أی رجعت فقام معی لیقلبنی۔ وکان مسکنہا فی دار أسامۃ بن زید۔ فمر رجلان من الأنصار فلما رأیا النبی صلّی اللہ علیہ وسلم أسرعا فقال النبی صلّی اللہ علیہ وسلم: علی رسلکما إنہا صفیۃ بنت حیی فقالا: سبحان اللہ یا رسول اللہ فقال: إن الشیطان یجری من الإنسان مجری الدم وإنی خشیت أن یقذف فی قلوبکما شراً أو قال: شیئاً وقال علی رضی اللہ عنہ: أیما رجل اعتکف فلا یساب ولا یرفث فی الحدیث ویأمر أہلہ بالحاجۃ۔ أی وہو یمشی۔ ولا یجلس عندہم. (الفقہ الإسلامیُ وأدلّتہ: ۲/۶۳۰، الباب الثالث: الصّیامُ والاعتکاف، الفصلُ الثّانی: الاعتکاف، المبحث الخامس: آداب المعتکف ومکروہات الاعتکاف ومبطلاتہ، ط: الحقانیّۃ بشاور)

وَأَمَّا آدَابُہُ:) فَأَنْ لَا یَتَکَلَّمَ إِلَّا بِخَیْرٍ ... وَلَا بَأْسَ أَنْ یَتَحَدَّثَ بِمَا لَا إِثْمَ فِیہِ کَذَا فِی شَرْحِ الطَّحَاوِیِّ. (وَأَمَّا مَحْظُورَاتُہُ :) ... وَأَمَّا الصَّمْتُ عَنْ مَعَاصِی اللِّسَانِ فَمِنْ أَعْظَمِ الْعِبَادَاتِ کَذَا فِی جَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ، وَلَا یُفْسِدُ الِاعْتِکَافَ سِبَابٌ وَلَا جِدَالٌ کَذَا فِی الْخُلَاصَةِ. (فتاوی الہندیہ: ۱/۲۱۲، ۲۱۳، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، ولما آدابہ ومحظوراتہ ط: رشیدیہ کوئٹہ)

(قَالَ): وَلَا یُفْسِدُ الِاعْتِکَافَ سِبَابٌ وَلَا جِدَالٌ فَإِنَّ حُرْمَةَ ہٰذِهِ الْأَشْیَاءِ لَیْسَ لِأَجْلِ الِاعْتِکَافِ أَلَا تَرَی أَنَّہُ کَانَ مُحَرَّمًا قَبْلَ الِاعْتِکَافِ وَلَا یَفُوتُ بِہِ رُکْنُ الِاعْتِکَافِ وَہُوَ اللُّبْثُ وَلَا شَرْطُہُ وَہُوَ الصَّوْمُ وَکَذٰلِکَ إِنْ سَکِرَ لَیْلًا لِمَا بَیَّنَّا أَنَّ حُرْمَةَ السُّکْرِ لَیْسَتْ لِأَجْلِ الِاعْتِکَافِ فَلَا یَکُونُ مُؤَثِّرًا فِیہِ. (المبسوط للسرخسی: ۳/۱۲۰، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

وَلَا یُفْسِدُ الِاعْتِکَافَ سِبَابٌ وَلَا جِدَالٌ وَلَا سُکْرٌ فِی اللَّیْلِ. (البحر الرائق: ۲/۳۰۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

(۱) (وَأَمَّا مُفْسِدَاتُہُ) فَمِنْہَا الْخُرُوجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَا یَخْرُجُ الْمُعْتَکِفُ مِنْ مُعْتَکَفِہِ لَیْلًا وَنَہَارًا إِلَّا بِعُذْرٍ وَإِنْ خَرَجَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعْتِکَافُہُ فِی قَوْلِ أَبِی حَنِیفَةَ رَحِمَہُ اللَّہُ تَعَالَی کَذَا فِی الْمُحِیطِ. سَوَاءٌ کَانَ الْخُرُوجُ عَامِدًا أَوْ نَاسِیًا ہٰکَذَا فِی فَتَاوَی قَاضِی خَانْ۔... وَمِنَ الْأَعْذَارِ الْخُرُوجُ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَأَدَاءِ الْجُمُعَةِ. (الفتاوی الہندیۃ: ۱/۲۱۲، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما مفسداتہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ)

التاتارخانیۃ: ۲/۳۱۲، کتاب الصوم، الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی. =

حکمتیں

اعتکاف کرنا شریعت کا حکم ہے اور شریعت کے ہر حکم میں بے شمار حکمتیں اور فوائد ہوتے ہیں اور اعتکاف کے بھی بے شمار حکمتیں اور فوائد ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

﴿۱﴾......اگر شریعت کی جانب سے یوں کہہ دیا جاتا کہ بالکل ایک طرف ایسی جگہ پر دس دن گزارو کہ جہاں پرندہ پر نہ مار سکے تو ظاہر ہے کہ تنہائی یکسوئی زیادہ ملتی لیکن ایسی تنہائی سے کیا فائدہ کہ انسان انسان کے بجائے ایک

البحر الرائق: ۳۰۱/۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی۔

الدر المختار: ۴۴۵،۴۴۴/۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط سعید کراچی۔

عن جابر قال نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ. فَغَلَبَتْنَا الْحَاجَةُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الملائكة تَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ الْإِنْسُ. (صحیح مسلم: ۲۰۹/۱، کتاب الصلوٰۃ، کتاب المساجد،باب نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا عَنْ حُضُورِ الْمَسْجِدِ، ط: قدیمی کراچی)

صحیح البخاری: ۱۱۸/۱، کتاب الاذان،باب ما جاء فی الثوم النّیء والبصل والکراث، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

سنن الترمذی: ۳/۲،ابواب الاطعمۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم،باب ما جاء فی کراھیۃ اکل الثوم والبصل، ط: سعید کراچی۔

(قولہ: واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوہ مما لہ رائحۃ کریھۃ للحدیث الصحیح فی النھی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد، قال الإمام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علۃ النھی اذی الملائکۃ واذی المسلمین ولا یختص بمسجدہ علیہ الصلاۃ والسلام بل الکل سواء لروایۃ مساجدنا بالجمع خلافا لمن شذ ویلحق بما نص علیہ فی الحدیث کل ما لہ رائحۃ کریھۃ ماکولا او غیرہ وانما خص الثوم ھنا بالذکر وفی غیرہ ایضا بالبصل والکراث لکثرۃ اکلھم لھا وکذلک الحق بعضھم بذلک من بفیہ بخر او بہ جرح لہ رائحۃ وکذلک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق، وقال سحنون لا اری الجمعۃ علیھما واحتج بالحدیث والحق بالحدیث کل من آذی الناس بلسانہ وبہ افتی ابن عمر وھو اصل فی نفی کل من یتاذی بہ. (الدر المختار: ۶۶۲،۶۶۱/۱، کتاب الصلوٰۃ،باب یفسد الصلوٰۃ، احکام المساجد، ط: سعید کراچی)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۵۴۸) کتاب الصوم،باب مایفسد الصوم و یجب بہ الکفارۃ مع القضاء، ط: مکتبہ انصاریہ ہرات افغانستان۔

وحشی جانور بن جائے، اور بری صحبتوں سے بچنے کے شوق میں اچھی صحبتوں سے بھی محروم ہو جائے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کے لیے مسجد کو مقرر فرمایا، کیوں کہ بیہودہ اور غلط قسم کے لوگ تو مسجد میں آئیں گے نہیں جن کی صحبت سے نقصان ہو، ہمیشہ نیک کار، دین دار، نمازی پرہیز گار اور تہجد گزار لوگوں ہی سے سابقہ پڑے گا، انہیں سے میل جول بات چیت ہوگی، جن کی صحبت بے حد مفید اور کار آمد ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ایسی مسجد کا حکم دیا کہ جہاں پانچوں وقت نماز ہوتی ہو کیونکہ اگر ایسی ویران مسجد میں اعتکاف کیا جاتا جہاں آدمی کا دور دور نشان نہ ہو تو فائدے سے زیادہ نقصان ہوگا، نہ جماعت کی نماز ملے گی اور نہ نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہوگی۔

﴿۲﴾......اعتکاف میں انسان کو یکسوئی حاصل ہو جاتی ہے اور دل دنیا کی فکروں سے خالی ہو جاتا ہے، انسان کی توجہ کو اللہ سے ہٹانے والی چیزیں چاہے وہ انسان کے اندر ہوں یا باہر، جب انسان تنہائی میں رہے گا تو آہستہ آہستہ سب ختم ہو جائیں گے اور دل پوری طرح دنیا کے خیالات سے فارغ ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے گا، اور اس میں عبادتوں کے انوار و برکات حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

﴿۳﴾......لوگوں کے ملنے جلنے اور کاروبار کی مشغولیتوں میں جو انسان سے چھوٹے موٹے بہت سے گناہ ہو جاتے ہیں، اعتکاف میں ان سے حفاظت رہتی ہے۔(۱)

---

(۱) (وعن ابن عباس ان رسول اللہ قال فی المعتکف) ای فی حقه وشانه (وهو) وفی نسخة هو (یعتکف الذنوب) ای یحتبس عن الذنوب بین بذلک ان شان المحتبس فی المسجد الانحباس عن تعاطی اکثر الذنوب ولذا اختص الاعتکاف بالمسجد (ویجری) بالجیم والراء مجهولا وقیل معلوما ای یمضی ویستمر (له من الحسنات) ای من ثوابها (کعامل الحسنات) ای یعطی له من ☆

الحسنات التي يمتنع عنها بالاعتكاف كعيادة المريض وتشيع الجنازة وزيارة الإخوان وغيرها فاللام في الحسنات للعهد (كلها) تأكيد للمعنى المعهود (رواه ابن ماجه)) (مرقاة المفاتيح ۲/۵۳۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثالث، ط: حقانية پشاور)

وشرع لهم الاعتكاف الذي مقصوده وروحه عكوف القلب على الله تعالى وجمعيته عليه والخلوة به والانقطاع عن الاشتغال بالخلق والاشتغال به وحده سبحانه بحيث يصير ذكره وحبه والإقبال عليه في محل هموم القلب وخطراته فيستولي عليه بدلها ويصير الهم كله به والخطرات كلها بذكره والتفكر في تحصيل مراضيه وما يقرب منه فيصير أنسه بالله بدلاً عن أنسه بالخلق فيعده بذلك لأنسه به يوم الوحشة في القبور حين لا أنيس له ولا ما يفرح به سواه فهذا مقصود الاعتكاف الأعظم. (زاد المعاد في هدى خير العباد: (۸۷/۲) فصل: في هديه صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت)

والهدف منه: صفاء القلب بمراقبة الرب والإقبال والانقطاع إلى العبادة في أوقات الفراغ متجرداً لها ولله تعالى من شواغل الدنيا وأعمالها ومسلّماً النفس إلى المولى بتفويض أمرها إلى عزيز جنابه والاعتماد على كرمه والوقوف ببابه وملازمة عبادته في بيته سبحانه وتعالى والتقرب إليه ليقرب من رحمته والتحصن بحصنه عز وجل فلا يصل إليه عدوه بكيده ولقهره لقوة سلطان الله وقهره وعزيز تأييده ونصره. فهو من أشرف الأعمال وأحبها إلى الله تعالى إذا كان عن إخلاص لله سبحانه؛ لأنه منتظر للصلاة وهو كالمصلي وهي حالة قرب.

فإذا انضم إليه الصوم عند مشترطيها ازداد المؤمن قرباً من الله بما يفيض على الصائمين من طهارة القلوب وصفاء النفوس. وأفضله في العشر الأواخر من رمضان ليتعرض لليلة القدر التي هي خير من ألف شهر. (الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۲/ ۲۱۱، ۲۱۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتِكاف، المبحث الأول: تعريف الاعتكاف ومشروعيته والهدف منه...الخ، ط: الحقانيّة بشاور)

وَأمّا مَحَاسِنُهُ فَظَاهِرَةٌ فإن فيه تَسليمَ المُعتكِفِ كُلِّيّتَهُ إلى عِبَادَةِ اللّهِ تَعَالَى في طَلَبِ الزُّلفَى وَتَبعيدِ النَّفسِ من شُغلِ الدُّنيَا التي هِيَ مَانِعَةٌ عَمّا يَستَوجِبُ العَبدُ من القُربَى وَاستِغرَاقِ المُعتكِفِ أوقَاتَهُ في الصَّلاةِ إمّا حَقِيقَةً أو حُكمًا لِأنّ المَقصِدَ الأصليَّ من شَرعِيّتِهِ انتِظَارُ الصَّلاةِ بِالجَمَاعَاتِ وَتَشبِيهُ المُعتكِفِ نَفسَهُ بِمَن لَا يَعصُونَ اللّهَ ما أمَرَهُم وَيَفعَلُونَ ما يُؤمَرُونَ وَبِالّذِينَ يُسَبِّحُونَ اللّيلَ وَالنَّهَارَ وَهُم لَا يَسأَمُونَ. (الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما محاسنه، ط: رشيدية كوئته) =

﴿۴﴾......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں دوڑ کر اسے اپنا لیتا ہوں۔'' اور اعتکاف کرنے والا تو اپنا گھر چھوڑ کر صرف قریب ہی نہیں بلکہ اللہ کے در پر آ کر پڑ جاتا ہے تو اب آپ اندازہ لگائیے کہ اللہ پاک کتنا

= 🗀 (والاعتكاف مشروع بالكتاب والسنة)... (وهو من أشرف الأعمال إذ كان عن إخلاص) لله تعالى لأنه منتظر للصلاة وهو كالمصلي وهي حالة قرب وانقطاع محاسنها لا تحصل (ومن محاسنه أن فيها تفريغ القلب من أمور الدنيا) بشغله بالإقبال على العبادة متجردا لها (وتسليم النفس إلى المولى) بتفويض أمرها إلى عزيز جنابه والاعتماد كرمه والوقوف ببابه (وملازمة عبادته) والتقرب إليه ليقرب من رحمته كما أشار إليه في حديث "من تقرب إلي" وملازمة القرار (في بيته) سبحانه وتعالى واللائق بمالك المنزل إكرام نزيله تفضلا ورحمة وإحسانا منه ومنة للالتجاء إليه (والتحصن بحصنه) فلا يصل إليه عدوه بكيده وقهره لقوة سلطان الله وقهره وعزيز تأييده ونصره ترى الرعايا يحبسون أنفسهم على باب سلطانهم وهو فرد منهم ويجتهدون في خدمته والقيام أذلة بين يديه لقضاء مآربهم فيعطف عليهم بإحسانه ويحميهم من عدوهم بعزة قدرته وقوة سلطانه وقد نبهه على حصول المراد وأزال حجاب الوهم وأماط الغطاء وأظهر الحق بفيض العطاء بما أشار إليه بقوله (وقال عطاء) بن أبي رباح التابعي... : (مثل المعتكف مثل رجل يختلف) إلى يتردد ويقف (على باب) ملك أو وزير عظيم أو إمام (عظيم لحاجة) يقدر على قضائها عادة (فالمعتكف يقول) لسان حاله إن لم ينطق بذلك لسان قاله: (لا أبرح) فإنما بباب مولاي سائلا جميع مآربي وكشف ما نزل بي من الكرب وصار مصاحبي وتجنبني لذلك أعز إخوتي بل عن قرابتي. (حتى يغفر لي) ذنوبي التي هي سبب بعدي ونزول مصائبي لم يفض بمنته على بما يليق بأهليته وكرمه إكرام من التجاء إلى منيع حرزه وحماية حرمه وهذه إشارة إلى أن العبد الجامع لهذه المسائل واقف موقف العبد الذليل بباب مولاه عاريا عن الأعمال ونسبة الفضائل متوجها إليه سبحانه بأعظم الوسائل ماذا أكف الافتقار ملجأ بالدعاء والمسائل مطروحا على أعتاب باب الله تعالى مرتجيا شفاعته غدا عنده بما وعد به وهو لكل خير كافل. (مراقي الفلاح:(ص: ۱۸۱،۱۸۲) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبه امداديه ملتان)

🗀 حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸٦،۳۸۷) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچی/، (ص: ۵۸۴،۵۸۵) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

قریب ہوگا اور اس پر کتنا زیادہ مہربان ہوگا۔(۱)

﴿۵﴾ ...... شریف لوگ اپنے گھر پر آئے ہوئے مہمان کی عزت اور خاطر تواضع کیا کرتے ہیں تو کریموں کا کریم اور داتاؤں کا داتا اپنے گھر پر آئے ہوئے مہمان کی کیا کچھ نہ عزت و اکرام کرے گا۔

﴿۶﴾ ...... شیطان انسان کا ازلی اور قدیم دشمن ہے لیکن جب انسان اللہ کے گھر میں ہے تو گویا مضبوط قلعے میں ہے، شیطان اب اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

﴿۷﴾ ...... فرشتے ہر وقت اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں رہتے ہیں، مومن بندہ بھی اعتکاف میں بیٹھ کر ہر وقت اللہ کی یاد میں رہتا ہے، اور فرشتوں سے مشابہت پیدا کر رہا ہے، اور فرشتے چونکہ اللہ کے بہت قریب ہیں اس لیے یہ بندہ بھی اللہ کا قرب اور اس کی نزدیکی حاصل کر رہا ہے۔

﴿۸﴾ ...... نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا ہے، اعتکاف میں یہ ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً . (صحيح البخاري:(۲/۱۱۰۱) كتاب الرد على الجهمية و غيرهم التوحيد ،باب قول الله تعالى ويحذركم الله نفسه،ط: قديمي كتب خانه كراچي ، و : (۲/۲۰۷۵) ط: الطاف اينڈ سنز)

۞ صحيح المسلم:(۲/۳۴۱) كتاب الذكر،باب الحث على ذكر الله تعالى،ط: قديمي كتب خانه كراچي.

۞ مشكوة المصابيح:(۱/۱۹۶)باب ذكر الله عزوجل والتقرب اليه،الفصل الأول،ط:قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إن أحدكم إذا دخل المسجد كان=

﴿۹﴾...... جب تک آدمی اعتکاف میں رہتا ہے اسے عبادت کا ثواب ملتا رہتا ہے، خواہ وہ خاموش بیٹھا رہے یا سوتا رہے یا اپنے کسی اور کام میں مشغول رہے۔

﴿۱۰﴾...... اعتکاف کرنے والا ہر ہر منٹ عبادت میں ہے، تو شب قدر حاصل کرنے کا بھی اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے کیونکہ جب بھی شب قدر آئے گی یہ بہر حال، عبادت میں ہوگا۔

﴿۱۱﴾...... سب سے بڑی حکمت یہ ہے کہ ہر وقت کی نماز جماعت سے ملے گی، تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوگی۔ (۱)

حوض

مسجد کا حوض اور نلکے جہاں وضو کیا جاتا ہے وہ مسجد سے خارج ہے، معتکف کے لیے وضو کے علاوہ مثلاً ہاتھ وغیرہ دھونے اور کلی کرنے کے لیے آنا درست نہیں، اگر آئے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (۲)

= في صلاة ما كانت الصلاة تحبسه . والملائكة يصلون على أحدكم ما دام في مجلسه الذي صلى فيه . يقولون اللهم اغفر له . اللهم ارحمه . اللهم تب عليه . ما لم يحدث فيه . ما لم يؤذ فيه. (سنن ابن ماجه: ص: ۵۸، ابواب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد وانتظار الصلوة، ط: قديمي كتب خانه كراجي)

صحيح البخاري: ۱/ ۳۰، كتاب الوضوء، باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين القبل والدبر، ط: قديمي كتب خانه كراجي.

سنن الترمذي: ۱/ ۷۵، ابواب الصلوات عن رسول الله صلى الله عليه و سلم، باب ماجاء في القعود في المسجد وانتظار الصلوة، ط: سعيد كراجي.

(۱) وكما كان الاعتكاف في المسجد سبباً لجمع الخاطر ، وصفاء القلب ، والتفرغ للطاعة ، والتشبه بالملائكة ، والتعرض لوجدان ليلة القدر .... (حجة الله البالغة : (۲/ ۸۶) من أبواب الصوم ، ط: دار الجيل)

رحمة الله الواسعة : (۳/ ۱۶۷ ، ۱۶۸) أمور تتعلق بالصوم ، فصل : اعتکاف کا بیان ، ط: زمزم پبلشرز .

(۲) (ولا يخرج منه) أي من معتكفه... (إلا لحاجة شرعية)... (أو) حاجة (طبيعية) كالبول =

حیض آ گیا

سوال.....اگر عورت اعتکاف میں تھی اسے حیض آ گیا تو وہ اعتکاف چھوڑ دے، کیونکہ حیض آنے سے اس کا اعتکاف خود بخود فاسد ہو گیا، اس سے عورت گنہگار نہیں ہوگی، کیونکہ یہ اس کے اختیار میں نہیں ہے۔(۱)

☆.....حیض اور نفاس کے علاوہ کوئی اور خون آ گیا مثلاً بیماری وغیرہ سے...تو اس سے اعتکاف میں کوئی خرابی نہیں آئے گی، اور اعتکاف فاسد بھی نہیں ہوگا۔(۲)

= وغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام "لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان"... (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم به. (مراقي الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان)

⑤ فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا ولا نهارا إلا بعذر وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم الباب السابع في الاعتكاف، ومفسداته ط: رشيدية كوئٹه)

⑥ ...مختار: ۴۴۷/۲، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

⑦ ...: يجوز أن يخرج لغسل بدنه؛ لأن من ذلك بدا. (الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: ۲۲۸/۲، الباب الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتِكاف، المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له، ط: الحقانيّة پشاور)

(۱) ولو حاضت المرأةُ في حالِ الاعتِكافِ فسد اعتكافها لأنّ الحيضَ يُنافي أهليّةَ الاعتِكافِ لتنافيها الصّومَ ولهذا مُنِعَت من انعقادِ الاعتِكافِ فتُمنَعُ من البقاءِ. (بدائع الصنائع: (۱۱۶/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي)

⑤ (قولُهُ: يمنعُ صَلاةً وَصومًا) شُرُوعٌ في بيانِ أحكامِهِ فذكر بعضَها ولا بأسَ ببيانِها فنقولُ إنّ الحيضَ يتعلّقُ بهِ أحكامٌ: أحدُها يمنعُ صحّةَ الطّهارةِ ... الحادي عشرَ يُحرِّمُ الاعتِكافَ. (البحر الرائق: (۱۹۳/۱، ۱۹۴) كتاب الطهارة باب الحيض، ط: سعيد كراچي)

⑥ الفتاوى الهندية: (۲۱۱/۱، ۲۱۳) كتاب الصوم الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه... وأما محظوراته، ط: رشيدية كوئٹه.

⑦ فإذا حاضت المرأة أو نفست بطل اعتكافها. (الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۶۳۳/۲) الباب الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتِكاف، المبحث الخامس: آداب المعتكف ومبطلاته، ط: الحقانيّة پشاور)

(۲) عن عائشة رضي الله عنها قالت: "اعتكفت مع رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم امرأةٌ من =

☆......حیض کے علاوہ کوئی اور خون آیا، عورت نے ناواقفیت کی بنا پر سمجھا کہ اعتکاف فاسد ہو گیا، اور اعتکاف کی متعینہ جگہ سے باہر نکل گئی تو اب اعتکاف فاسد ہو گیا اور قضا کرنا پڑے گی۔(۱)

☆......اعتکاف کی حالت میں حیض آ جائے تو صرف ایک دن کی قضا لازم ہوگی، یعنی جس دن حیض آیا اس دن کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

حیض اعتکاف میں آ جائے

''اعتکاف میں حیض آ جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۱۹)

= أزواجه مستحاضة فكانت ترى الحمرة والصفرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي۔ (صحيح البخاري: ۱/۲۷۳، كتاب الصوم،ابواب الاعتكاف،باب اعتكاف المستحاضة،ط:قديمي كتب خانه كراچي)

☆ سنن ابن ماجه:ص:۱۲۷، ابواب ماجاء في الصيام،باب المستحاضة تعتكف،ط: قديمي كراچي.

☆ سنن ابو داؤد: ۱/۳۳۲،آخر كتاب الصيام، و الاعتكاف،باب في المستحاضة تعتكف،ط:حقانيه ملتان.

(۱) ولقد علمت أن الفساد لا يتصور إلا في الواجب وإذا فسد وجب عليه القضاء بالقدرة جبرًا لما فاته إلا في الردة خاصة ... وسواء فسد بصنعه بغير عذر كالخروج والجماع والأكل والشرب في النهار إلا الردة او فسد بصنعه لعذر كما إذا مرض فاحتاج إلى الخروج فخرج او بغير صنعه راسًا كالحيض والجنون والإغماء الطويل والقياس في الجنون الطويل أن يسقط القضاء كما في صوم رمضان إلا أن في الاستحسان يقضي لأنه لا حرج في قضاء الاعتكاف كذا في البدائع . (البحر الرائق: ۲/۳۰۳،كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط:سعيد كراچي)

☆ الفتاوى الهندية : ۱/۲۱۳،كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراته، ط:رشيدية كوئته.

☆ فتح القدير: ۲/۴۰۶،كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط:رشيدية كوئته.

(۲) ''اعتکاف نہ توڑنا کا حکم'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

خ

خارجی حصہ

جمعہ اور عیدین کے موقع پر نمازیوں کے زائد ہونے کی وجہ سے مسجد سے باہر جو حصہ نماز کے لیے استعمال کیا جاتا ہے وہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے، اگر معتکفین وہاں جائیں گے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

خاص اعمال

''اعمال'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۲۳)

---

(۱) ... مِنْهَا مَا يَرْجِعُ إِلَى الْمُعْتَكَفِ فِيهِ: فَالْمَسْجِدُ وَإِنَّهُ شَرْطٌ فِي نَوْعَيِ الِاعْتِكَافِ: الْوَاجِبِ وَالتَّطَوُّعِ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ وَصَفَهُمْ بِكَوْنِهِمْ عَاكِفِينَ فِي الْمَسَاجِدِ مَعَ أَنَّهُمْ لَمْ يُبَاشِرُوا الْجِمَاعَ فِي الْمَسَاجِدِ، لِيُنْهَوْا عَنِ الْجِمَاعِ فِيهَا فَدَلَّ أَنَّ مَكَانَ الِاعْتِكَافِ هُوَ الْمَسْجِدُ وَيَسْتَوِي فِيهِ الِاعْتِكَافُ الْوَاجِبُ وَالتَّطَوُّعُ، لِأَنَّ النَّصَّ مُطْلَقٌ ثُمَّ ذَكَرَ الْكَرْخِيُّ أَنَّهُ لَا يَصِحُّ الِاعْتِكَافُ إِلَّا فِي مَسَاجِدِ الْجَمَاعَاتِ يُرِيدُ بِهِ الرَّجُلَ وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ: إِنَّهُ يَصِحُّ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ.

○ وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ تُصَلَّى فِيهِ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا. (بدائع الصنائع: ۱۱۲/۲، ۱۱۳، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی)

○ وَمِنْهُ ﴿وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا﴾ [الفتح:۲۵]، وَسُمِّيَ بِهِ هٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْعِبَادَةِ لِأَنَّهُ إِقَامَةٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ شَرَائِطَ كَذَا فِي الْمُغْرِبِ. وَفِي الصِّحَاحِ الِاعْتِكَافُ الِاحْتِبَاسُ... وَشَرْعًا اللُّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ نِيَّتِهِ فَالرُّكْنُ هُوَ اللُّبْثُ وَالْكَوْنُ فِي الْمَسْجِدِ. (البحر الرائق: ۲۹۸/۲، ۲۹۹، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

○ هُوَ اللُّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ نِيَّةِ الِاعْتِكَافِ كَذَا فِي النِّهَايَةِ. (الفتاوی الهندية: ۲۱۱/۱، کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف، وأما تفسيره، ط: رشيدية کوئٹہ)

خاص عبادت

اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، دینی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا اور اللہ کا ذکر کرنا؛ غرض جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔(۱)

خاموشی

☆......سابقہ انبیاء کرام کی امتوں میں خاموشی کا بھی روزہ ہوتا تھا اور یہ خاموشی ایک مستقل عبادت تھی، اب یہ حکم باقی نہیں ہے، منسوخ اور ختم ہوگیا ہے، اسی وجہ سے عبادت سمجھ کر خاموش رہنا مکروہ ہے، لیکن اگر زبان کو ذکر اور تلاوت کے بجائے عام گفتگو اور بے جا بے کار باتوں میں مشغول ہونے سے بچنے کے لیے

(۱) آداب المعتكف : يستحب للمعتكف التشاغل على قدر الاستطاعة ليلاً ونهاراً بالصلاة وتلاوة القرآن وذكر الله تعالى نحو لا إله إلا الله ومنه الاستغفار والفكر القلبي في ملكوت السموات والأرض و دقائق الحكم والصلاة على النبي صلّى الله عليه وسلم وتفسير القرآن ودراسة الحديث والسيرة وقصص الأنبياء وحكايات الصالحين ومدارسة العلم ونحو ذلك من الطاعات المحضة. وعد المالكية ذلك من شروط الاعتكاف على سبيل الندب لكنهم مع الحنابلة كرهوا اشتغال المعتكف بعلم ولو شرعياً تعليماً أو تعلماً إن كثر لا إن قل، لأن المقصود من الاعتكاف صفاء القلب بمراقبة الرب وهو إنما يحصل غالباً بالأذكار وعدم الاشتغال بالناس والكتابة ولو كان المكتوب مصحفاً لما فيها من اشتغال عن ملاحظة الرب تعالى وليس المقصود من الاعتكاف كثرة الثواب بل صفاء مرآة القلب الذي به سعادة الدارين. (الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۱۲۹/۲)البابُ الثَّالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثَّاني : الاعتِكاف، المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط: الحقانيّة بشاور)

☐ وَيُلَازِمُ قِرَاءَةَ القُرآنِ وَالحَدِيثِ وَالعِلمِ وَالتَّدرِيسِ وَسِيَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَصَصَ الأَنبِيَاءِ عَلَيهِمِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ وَكِتَابَةَ أُمُورِ الدِّينِ وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيرِ الخَيرِ فَإِنَّهُ يُكرَهُ لِغَيرِ المُعتَكِفِ فَمَا ظَنُّكَ بِالمُعتَكِفِ. (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: (۲۳۰/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☐ الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما آدابه، ط: رشيديه كوئته.

خاموش رہے، یا بات چیت کم کرنے کی عادت بنے تا کہ زیادہ سے زیادہ ذکر، فکر، دعا اور عبادت کا موقع ملے، یا آخرت کی فکر کی وجہ سے خاموش رہے تو یہ اچھی بات ہے۔

☆......علمی اور دینی بات یا آخرت کے اعتبار سے فائدہ کی بات ہے تو بہتر ورنہ معتکف کو فضول باتوں سے بچنا چاہیے تا کہ فائدہ کے بجائے نقصان نہ ہو۔(۱)

خاموشی اختیار کرنا

معتکف کو بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اسے عبادت سمجھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر عبادت نہ سمجھے اور ضروری بات نہ ہونے کی وجہ سے خاموش رہتا ہے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

(۲،۱) (وکره الصمت إن اعتقده قربة) والتكلم إلا بخير لأنه منهي عنه لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ وأما إذا لم يعتقده قربة فيه ولكنه حفظ لسانه عن النطق بما لا يفيد فلا بأس به ولكنه يلازم قراءة القرآن والذكر والحديث والعلم وتدريسه وسير النبي صلى الله عليه و سلم وقصص الأنبياء عليهم السلام وحكايات الصالحين وكتابة أمور الدين . وأما التكلم بغير خير فلا يجوز لغير المعتكف والكلام المباح مكروه يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب إذا جلس في المسجد لذلك ابتداء. (مراقي الفلاح:(ص:۱۸۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:امدادية ملتان)

▭ مكروهات الاعتكاف : يكره تحريماً عند الحنفية : ... ويكره الصمت إن اعتقده قربة، لأنه منهي عنه، لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ. (الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/۶۳۱)،البَابُ الثالث:الصِّيامُ والاعتكاف، الفَصلُ الثَّاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانيۃ پشاور)

▭ الحنفية قالوا : يكره تحريما فيه أمور : منها الصمت إذا اعتقد أنه قربة أما إذا لم يعتقده كذلك فلا يكره والصمت عن معاصي اللسان من أعظم العبادات. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۲۹۸) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة)

▭ الفتاوى الهندية :(۱/۲۱۳) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأمامحظوراته،ط: رشيدية كوئٹه .

خرید وفروخت

☆.....خرید وفروخت کے لیے کوئی چیز مسجد کے اندر لانا مکروہ تحریمی ہے۔

مزید ''ممنوعات'' کے عنوان کے تحت نمبر ۲ کو دیکھیں!

☆.....شدید ضرورت کے بغیر خرید وفروخت کی باتیں کرنا بھی مکروہ ہے۔(۱)

خشک کرنا

''پانی خشک کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۶۱)

خطرہ ہو

اگر معتکف کو اعتکاف کی حالت میں اپنی جان ومال کا قوی خطرہ ہو جائے اور اعتکاف کی حالت میں اس کو دفع کرنے پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں گھر چلا جائے تو گناہ گار نہ ہوگا، لیکن اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور ایک رات ایک دن کی قضا روزہ کے

---

(۱) یکرہ تحریما عند الحنفیة : إحضار المبیع فی المسجد، لأن المسجد محرر من حقوق العباد، فلا یجعله کالدکان.

ویکرہ عقد ما کان للتجارة، لأن المعتکف منقطع إلی اللّٰه تعالٰی، فلا یشتغل بأمور الدنیا. (الفِقهُ الإسلامیُ وأدلّتُهٗ:(۲/ ۶۳۱)البابُ الثالث: الصِّیامُ والاعتکاف، الفصلُ الثانی : الاعتِکاف، المبحث الخامس : آداب المعتکف ومکروهات الاعتکاف ومبطلاته، ط:الحقانیة بشاور)

☜ ومنها إحضار سلعة فی المسجد للبیع اما عقد البیع لما یحتاج لنفسه أو لعیاله بدون إحضار السلعة فجائز ، بخلاف عقد التجارة فإنه لا یجوز. (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: (۱/ ۳۹۸) کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، مکروهات الاعتکاف و آدابه، ط: دار الحدیث القاهرة)

☜ (قولُهٗ: وَلَا بَأسَ أن یَبیعَ وَیَبتَاعَ فِی المَسجِدِ مِن غیرِ أن یُحضِرَ السِّلعَةَ) یَعنِی مَا لَا بُدَّ مِنهُ کَالطَّعَامِ وَالکِسوَةِ لِأنَّهٗ قَد یَحتَاجُ إلَی ذٰلِکَ بِأن لَا یَجِدَ مَن یَقُومُ بِحَاجَتِهٖ إلَّا أنَّهٗ یُکرَهُ إحضَارُ السِّلعَةِ لِأنَّ المَسجِدَ مُنَزَّهٌ عَن حُقُوقِ العِبَادِ. (الجوهرة النیرة:(۱/ ۱۷۷)باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط:قدیمی کتب خانه کراچی)

ساتھ لازم ہوگی۔(۱)

خوشبو

معتکف اعتکاف کی حالت میں خوشبو استعمال کرسکتا ہے۔(۲)

خیریت معلوم کرلی

اگر مسجد میں پاخانہ اور پیشاب کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے معتکف گھر آیا اور

(۱) ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية أو طبيعية) أو) حاجة (ضرورية كانهدام المسجد) وأداء شهادة تعينت عليه (و) إخراج ظالم كرها وتفرق أهله) لفوات ما هو المقصود منه (وخوف على نفسه أو متاعه من المكابرين فيدخل مسجدا من ساعته) يريد أن لا يكون خروجه إلا ليعتكف في غيره ولا يشتغل إلا بالذهاب إلى المسجد الآخر (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم به. (مراقي الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان)

☜ حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، ۳۸۴، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۹، ۵۸۰، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان.

☜ الدر مع الرد: ۲/۴۴۷، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط سعيد كراچي.

☜ بدائع الصنائع: ۲/۱۱۴، ۱۱۵، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا بأس ان يتنظف بأنواع التنظيف، لأن النبي صلّى الله عليه وسلم كان يرجل رأسه وهو معتكف وله ان يتطيب ويلبس الرفيع من الثياب ولكن ليس ذلك بمستحب. (الفِقهُ الإسلاميُ وأدلّتهُ: ۲/۶۲۸، البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفَصلُ الثّاني: الاعتِكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانيّة پشاور)

☜ بدائع الصنائع: ۲/۱۱۶... ۱۱۷، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي.

☜ وَيَلبَسُ المُعتَكِفُ وَيَتَطَيَّبُ وَيَدهَنُ رَأسَهُ كَذَا فِي الخُلَاصَةِ. (الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراته، ط: رشيدية كوئٹه)

☜ قال: ويلبس المعتكف وينام ويأكل ويدهن ويتطيب بما شاء فإن النبي كان يفعل ذلك كله في اعتكافه. (المبسوط للسرخسي: ۳/۱۲۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

چلنے کی حالت میں کسی سے خیریت معلوم کر لی، یا کسی کو کوئی مشورہ دے دیا، یا گھر کا معاملہ حل کر دیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، ہاں اگر ایک منٹ کے لیے بھی رک گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

---

(۱) عَن عائشة قَالَ النُّفَيلِيُّ قَالَت: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالمَرِيضِ وَهُوَ مُعتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسأَلُ عَنهُ وَقَالَ ابنُ عِيسَى قَالَت إِن كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ المَرِيضَ وَهُوَ مُعتَكِفٌ". (سنن أبي داود: ۱/۳۴۲، كتاب الصيام، باب المعتكف يعود المريض، ط: حقانيه ملتان)

سنن ابن ماجه: ص: ۱۲۷، ابواب ماجاء في الصيام، باب في المُعتَكِفِ يَعُودُ المَرِيضَ وَيَشهَدُ الجنائز، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

مشكوة المصابيح: ۱/۱۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

رد المحتار: (۲/۴۴۶) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

البحر الرائق: ۲/۳۰۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

بدائع الصنائع: ۲/۱۱۴، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي.

دب جانے کا خطرہ ہو

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت اسٹار نمبر ۱ میں دیکھیں! (ص: ۳۱۰)

درخت

اگر مسجد کے صحن میں درخت ہو تو معتکف کے اس پر چڑھنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ یہ مسجد ہے، (۱) البتہ مسجد کے صحن میں درخت لگانا منع ہے۔ (۲)

دروازہ

مسجد کا دروازہ اور اس سے متصل وہ حصہ جہاں عام طور پر جوتے اتار کر رکھتے ہیں یہ بھی مسجد سے خارج ہوتا ہے، اور یہ حصہ مسجد کی سطح کی حد سے کچھ نیچا بھی ہوتا ہے۔ (۳)

---

(۱) "چھت" عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) وَيُكرَهُ غَرسُ الشَّجَرِ فِي المَسجِدِ لِأَنَّهُ تَشَبُّهٌ بِالبِيعَةِ وَتَشغَلُ مَكَانَ الصَّلَاةِ إِلَّا أَن يَكُونَ فِيهِ مَنفَعَةٌ لِلمَسجِدِ بِأَن كَانَت الأَرضُ نَزَّةً لَا تَستَقِرُّ أَسَاطِينُهَا فَيُغرَسُ فِيهِ الشَّجَرُ لِيَقِلَّ النَّزُّ كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَان. (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۱۰، كتاب الصلوة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة، فصل كره غلق باب المسجد، ط: رشيدية كوئٹه)

☜ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۶۵، كتاب الطهارة، باب التيمم، فصل في المسجد، ط: رشيدية كوئٹه.

☜ الفتاوى البزازية على هامش الهندية: ۴/ ۸۱، كتاب الصلوة، الفصل السادس والعشرون في حكم المسجد، ط: رشيدية كوئٹه.

☜ الفتاوى السراجية: ص: ۷۱، كتاب الكراهية والاستحسان، باب المسجد، ط: سعيد كراچی.

(۳) قال الشيخ المفتي عزيز الرحمن: "مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لئے جائز نہیں کہ اس سے تجاوز کرے، اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا"۔ =

دسترخوان

''کھانا پینا''عنوان کے تحت دوسرے اشارمیں دیکھیں!(ص:۳۴۱)

دستور العمل

معتکف کومندرجہ ذیل دستور العمل کی پابندی کرنا چاہیے،کیونکہ وہ اللہ کے دربار اسی مقصد کے لیے حاضر ہوا ہے،اس کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔

﴿۱﴾......مغرب کی نماز کے بعد اوّابین کے کم از کم چھ رکعت نفل اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت نفل ادا کریں،(۱) پھر آیۃ الکرسی اور تینوں قل (قل ھو اللہ اُحد،

= (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۶/۳۱۳،۳۱۲ کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل، سوال: ۴۸۸، اکیسویں شب میں اعتکاف میں بیٹھے تو کیا حکم ہے؟، ط: دارالاشاعت کراچی)

''خارجی حصہ''عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۱) (و) ندب (ست) رکعات (بعد المغرب) لقوله صلى الله عليه و سلم "من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الأوابين وتلا قوله تعالى ﴿أنه كان للأوابين غفورا﴾". والأواب هو الذي إذا أذنب ذنبا بادر إلى التوبة . وعن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أنه عليه السلام قال "من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة". وعن ابن عباس أنه عليه السلام قال: "من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له عبادة اثنتي عشرة سنة". وعن عائشة رضي الله عنها أنه عليه الصلاة و السلام قال: "من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله بيتا في الجنة". وعن ابن عباس رضي الله عنهما أنه عليه السلام قال: "من صلى أربع ركعات بعد المغرب قبل أن يكلم أحدا رفعت له في عليين وكان كمن أدرك ليلة القدر في المسجد الأقصى وهو خير له من قيام نصف ليلة". وعن ابن عمر قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "من صلى ست ركعات بعد المغرب قبل أن يتكلم غفر له بها ذنوب خمسين سنة". وعن عمار بن ياسر رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: "من صلى بعد المغرب ست ركعات غفرت ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر" لم يقيد فيها بكونها قبل التكلم، وفي "التجنيس": الست بثلاث تسليمات، وذكر القونوي أنها بتسليمتين، وفي "الدرر": بتسليمة واحدة.

(مراقي الفلاح: ص: ۹۲،۹۱، كتاب الصلوة،فصل في بيان النوافل، ط: امدادية ملتان)

البحر الرائق: ۲/۵۰،۵۱، كتاب الصلوة،باب الوتر و النوافل، ط:سعيد كراچي.

الفقه الإسلاميُ وأدلّته: ۲/۵۲، الباب الثاني: الصلاة،الفصلُ الثامنُ: النوافل أو صلاة التطوع،النوافل عند الحنفية،ط: الحقانية بشاور.

قل أعوذ برب الفلق، قل أعوذ برب الناس) پڑھ کر بدن پر دم کرلیں، اس کے بعد کھانا کھا کر مختصر آرام کریں، پھر عشاء کی نماز کی تیاری کریں اور صف اول اور تکبیر اولی کا اہتمام کریں!

﴿۲﴾......عشاء، تراویح اور وتر کی نماز سے فارغ ہو کر دین کا علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی نیت سے کسی مستند اور معتبر دینی کتاب کا مطالعہ کریں، یا کسی مستند معتبر عالم دین کے درس میں شرکت کریں، اگر مسجد میں اس کا انتظام ہے۔ اور طاق راتوں میں مطالعہ وغیرہ سے فارغ ہو کر جب تک طبیعت میں بشاشت رہے ذکر، تلاوت، نوافل، استغفار اور درود شریف میں مشغول رہیں اور جب سونے کو طبیعت چاہے تو پوری طرح سنت کے مطابق قبلہ رو ہو کر سو جائیں۔(۱)

﴿۳﴾......موسم گرما میں رات کو تین بجے نیند سے بیدار ہو جائیں، طبعی ضروریات سے فارغ ہو کر سنت کے مطابق وضو کریں اور تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو اور تہجد کی نفلیں ادا کریں، اور نوافل سے فارغ ہو کر کچھ دیر ذکر اور تسبیح میں مشغول رہیں، پھر خاموشی سے خوب رو رو کر اپنے تمام اچھے مقاصد اور دنیا و آخرت کی کامیابی کی دعا مانگیں۔

﴿۴﴾......صبح صادق سے کوئی پونے گھنٹہ پہلے سحری کھائیں اور سحری سے فارغ ہو کر فجر کی نماز کی تیاری کریں، صف اول اور تکبیر اولی کا خیال رکھیں، جب تک نماز کے انتظار میں رہیں استغفار کرتے رہیں۔

﴿۵﴾...... فجر کی نماز سے فارغ ہو کر آیت الکرسی اور تینوں قل پڑھ کر پورے جسم پر دم کریں اور ''سبحان اللہ''، ''الحمد للہ''، ''اللہ اکبر''، ''استغفر اللہ'' اور درود شریف کی ایک ایک تسبیح پڑھیں۔

﴿۶﴾......اشراق کے وقت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت

(۱) ''خاص عبادات'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

نفل ادا کریں اور پھر آرام کریں، اور چاشت کے وقت بیدار ہو کر کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت چاشت کی نماز ادا کریں، اور جتنا ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت کریں۔

﴿۷﴾......جب زوال ہو جائے تو چار رکعت نفل ادا کریں، اور ظہر کی نماز کے انتظار میں صف اوّل میں بیٹھیں اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام کریں، اور ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر "صلوٰۃ التسبیح کی نماز" پڑھیں اور قرآن مجید کی تلاوت کریں، پھر اگر تھکن محسوس ہو تو کچھ آرام کر لیں۔

﴿۸﴾......عصر کی نماز سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے بیدار ہو جائیں، وضو کر کے تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کی نوافل پڑھ کر عصر کی نماز کی جماعت کا انتظار کریں اور اس سے فارغ ہو کر مختصر تلاوت کریں، پھر تسبیحات ادا کریں جن کا "نمبر ۵" میں ذکر گزر رہا ہے پھر پوری توجہ سے دعا میں مشغول رہیں، یہ وقت نہایت قیمتی وقت ہے اس کو افطار کی تیاری میں ضائع نہ ہونے دیں۔

﴿۹﴾......جو باتیں اعتکاف کی حالت میں مکروہ اور منع ہیں ان سے مکمل طور پر پرہیز کریں۔

﴿۱۰﴾......معتکف پر لازم ہے کہ صف اوّل میں خود آ کر بیٹھے، خود کہیں اور ہو اور تولیہ، چادر اور ٹوپی وغیرہ سے جگہ روکے رکھے، ایسا نہ کرے اور اپنے ہر قول و فعل، اٹھنے، بیٹھنے اور طرز عمل سے دوسرے معتکفین اور نمازیوں کو تکلیف پہنچانے سے بچنے کا اہتمام کرے، اپنی اور دیگر احباب اور متعلقین کے ساتھ معافی کی سرتوڑ کوشش کرے، رحمت کا امید وار رہے اور مایوسی کو ہرگز راہ نہ دے۔ (مسائل اعتکاف، ص:۴۹، ۵۰)

دس دن سے کم کی نیت سے اعتکاف کرنا

دس دن سے کم کی نیت سے اعتکاف کرنے سے سنت اعتکاف ادا نہیں ہوگا بلکہ نفل اعتکاف ہو جائے گا، اور سنت اعتکاف کا ثواب نہیں ملے گا، البتہ نفل اعتکاف کا ثواب ملے گا۔(۱)

دفتر کے کام کے لیے نکلنا

"کام کے لیے نکلنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳۳۳)

دفن میں شریک ہونا

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت اشار نمبر ۵ میں دیکھیں! (ص: ۳۱۰)

دکان کے اوپر مسجد ہے

☆......اگر نیچے کی دکانیں مسجد کے لیے وقف ہوں اور اوپر مسجد ہو تو بعض فقہی روایات کی رو سے اوپر کی مسجد کو مسجد کہنے کی گنجائش ہے، لیکن راجح قول کے مطابق ایسی مسجد شرعی مسجد نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (وشرط الصوم) لصحة (الأول) الفالا (فقط) على المذهب... ۵۱) (قوله : على المذهب)... قلت ومقتضى ذلك أن الصوم شرطا أيضا في الاعتكاف المسنون لأنه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلا صوم لمرض أو سفر ينبغي أن لا يصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل به إقامة سنة الكفاية . (الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۲، ۴۴۵، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط :سعيد كراچی)

☜ امداد الفتاوی بترتیب جدید: ۲/۱۸۴، ۱۸۵، کتاب الصوم والاعتکاف، باب الاعتکاف، بعض جزئیات متعلق اعتکاف، سوال نمبر: ۲۲۷، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

☜ فتاوی دار العلوم دیوبند: ۶/ ۳۱۵ کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل، (س: ۲۹۲: کیا اعتکاف دس روز سے کم ہو سکتا ہے، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) (مَطْلَبٌ فِي أَحْكَامِ الْمَسْجِدِ) قُلْت : وَفِي الذَّخِيرَةِ وَبِالصَّلَاةِ بِجَمَاعَةٍ يَقَعُ التَّسْلِيمُ بِلَا =

☆......اگر مسجد کے صحن کے نیچے دکان ہے اور معتکف کو جماعت کی نماز میں شامل ہونے کے لیے صحن میں آنا پڑے تو صحن میں آسکتا ہے، باقی جماعت کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سنن ونوافل کے لیے مسجد کے اندر چلا جائے۔(۱)

= خِلَافِ حَتّٰی إِنَّهُ إِذَا بَنَی مَسْجِدًا وَأَذِنَ لِلنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فِيهِ جَمَاعَةً فَإِنَّهُ يَصِيرُ مَسْجِدًا اهـ وَيُمْكِنُ أَن يُرَادَ بِالفِعلِ الإِفرَازُ وَيَكُونَ بَيَانًا لِلشَّرطِ المُتَّفَقِ عَلَيهِ عِندَ الكُلِّ كَمَا قَدَّمنَاهُ مِن أَنَّ المَسجِدَ لَو كَانَ مُشَاعًا لَا يَصِحُّ إِجمَاعًا وَعَلَيهِ فَقَولُهُ عِندَ الثَّانِي مُرتَبِطٌ بِقَولِ المَتنِ بِقَولِهِ : جَعَلَهُ مَسجِدًا وَلَيسَتِ الوَاوُ فِيهِ بِمَعنَى أَو فَافهَم لَكِنْ عِندَهُ لَا بُدَّ مِنَ الإِفرَازِ بِطَرِيقِهِ فَفِي النَّهرِ عَنِ القُنيَةِ جَعَلَ وَسَطَ دَارِهِ مَسجِدًا وَأَذِنَ لِلنَّاسِ بِالدُّخُولِ وَالصَّلَاةِ فِيهِ إِن شَرَطَ مَعَهُ الطَّرِيقَ صَارَ مَسجِدًا فِي قَولِهِم جَمِيعًا وَإِلَّا فَلَا عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَا يَصِيرُ مَسجِدًا وَيَصِيرُ الطَّرِيقُ مِن حَقِّهِ مِن غَيرِ شَرطٍ كَمَا لَو آجَرَ أَرضَهُ وَلَم يَشتَرِطِ الطَّرِيقَ اهـ وَفِي القُهُستَانِيِّ وَلَا بُدَّ مِنَ الإِفرَازِ أَي تَمييزِهِ عَن مِلكِهِ مِن جَمِيعِ الوُجُوهِ فَلَو كَانَ العُلُوُّ مَسجِدًا وَالسُّفلُ حَوَانِيتُ أَو بِالعَكسِ لَا يَزُولُ مِلكُهُ لِتَعَلُّقِ حَقِّ العَبدِ بِهِ كَمَا فِي الكَافِي، ... (قَولُهُ: أَو جَعَلَ فَوقَهُ بَيتًا إِلَخ) ظَاهِرُهُ أَنَّهُ لَا فَرقَ بَينَ أَن يَكُونَ البَيتُ لِلمَسجِدِ أَو لَا إِلَّا أَنَّهُ يُؤخَذُ مِنَ التَّعلِيلِ أَنَّ مَحَلَّ عَدَمِ كَونِهِ مَسجِدًا فِيمَا إِذَا لَم يَكُن وَقفًا عَلَى مَصَالِحِ المَسجِدِ وَبِهِ صَرَّحَ فِي الإِسعَافِ فَقَالَ : وَإِذَا كَانَ السِّردَابُ أَوِ العُلُوُّ لِمَصَالِحِ المَسجِدِ أَو كَانَا وَقفًا عَلَيهِ صَارَ مَسجِدًا .ا هـ. شُرُنبُلَالِيَّةٌ .

قَالَ فِي "البَحرِ" : وَحَاصِلُهُ أَنَّ شَرطَ كَونِهِ مَسجِدًا أَن يَكُونَ سُفلُهُ وَعُلُوُّهُ مَسجِدًا لِيَنقَطِعَ حَقُّ العَبدِ عَنهُ لِقَولِهِ تَعَالَى: ﴿وَأَنَّ المَسَاجِدَ لِلَّهِ﴾ بِخِلَافِ مَا إِذَا كَانَ السِّردَابُ وَالعُلُوُّ مَوقُوفًا لِمَصَالِحِ المَسجِدِ فَهُوَ كَسِردَابِ بَيتِ المَقدِسِ هَذَا هُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ وَهُنَاكَ رِوَايَاتٌ ضَعِيفَةٌ مَذكُورَةٌ فِي الهِدَايَةِ. (رد المحتار: ۳۵۶/۴-۳۵۷، ۳۵۸، كتاب الوقف مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد كراچي)

الفتاوى الهندية : ۲/ ۳۵۴، ۳۵۵، كتاب الوقف، الباب الحادي عشر في المسجد وما يتعلق به، الفصل الأول: فيما يصير به مسجداً... الخ، ط: رشيدية كوئته.

البحر الرائق: ۵/ ۲۵۱، كتاب الوقف، فصل: في أحكام المساجد، ط: سعيد كراچي.

(۱) (قَولُهُ : وَالمُصَلَّى) شَمِلَ مُصَلَّى الجَنَازَةِ وَمُصَلَّى العِيدِ قَالَ بَعضُهُم : يَكُونُ مَسجِدًا حَتَّى إِذَا مَاتَ لَا يُورَثُ عَنهُ وَقَالَ بَعضُهُم : هَذَا فِي مُصَلَّى الجَنَازَةِ أَمَّا مُصَلَّى العِيدِ لَا يَكُونُ مَسجِدًا مُطلَقًا وَإِنَّمَا يُعطَى لَهُ حُكمُ المَسجِدِ فِي صِحَّةِ الِاقتِدَاءِ بِالإِمَامِ وَإِن كَانَ مُنفَصِلًا عَنِ الصُّفُوفِ وَفِيمَا سِوَى ذَلِكَ فَلَيسَ لَهُ حُكمُ المَسجِدِ وَقَالَ بَعضُهُم : يَكُونُ مَسجِدًا حَالَ أَدَاءِ الصَّلَاةِ لَا غَيرُ وَهُوَ وَالجَبَّانَةُ سَوَاءٌ وَيُجَنَّبُ هَذَا المَكَانُ عَمَّا يُجَنَّبُ عَنهُ المَسَاجِدُ احتِيَاطًا .ا هـ. خَانِيَّةٌ وَإِسعَافٌ وَالظَّاهِرُ تَرجِيحُ الأَوَّلِ ، لِأَنَّهُ فِي الخَانِيَّةِ يُقَدِّمُ الأَشهَرَ. (رد المحتار: ۳۵۶/۴، كتاب الوقف مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد كراچي) =

☆......اور اگر اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے سے معلوم ہے کہ معتکف کو ایسے صحن پر آنا پڑے گا تو گویا استثنا کی نیت ہوگی اور استثنا کے وقت نکلنا جائز ہے۔(۱)

☆......اگر صحن مسجد کے لیے وقف ہو، اور اس کے نیچے دکان نہیں تو وہ مسجد ہے تو معتکف کے لیے وہاں آنا، نماز پڑھنا، بیٹھنا وغیرہ جائز ہے اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

دنیاوی کام مشغول ہونا

اعتکاف کی حالت میں ضرورت کے بغیر کسی دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً خرید و فروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا، ہاں اگر کوئی کام نہایت ضروری ہے مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا اطمینان کے قابل کوئی دوسرا شخص خریدنے والا نہ ہو، تو ایسی حالت میں مسجد میں رہ کر خرید و فروخت کرنا جائز ہے، مگر جس چیز کو خریدا گیا ہے اگر اس کو مسجد میں لانے سے مسجد خراب اور گندہ ہونے یا راستہ رک جانے کا خوف ہو تو کسی حال میں بھی اس کو مسجد میں لانا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر مسجد

= ▭ امداد الفتاویٰ ۱۸۲/۲، کتاب الصوم والاعتکاف، باب الاعتکاف، [س:۲۱۹: خروج معتکف بسوئے صحن مسجد کہ مسقف کا نباشد]، ۲/ ۶۱۶-۶۲۸، کتاب الوقف، احکام المسجد، [س:۶۱-۷: صحن مسجد ومسقف]، ط: مکتبۃ العارف کراچی۔

(۲،۱) وَلَو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ الِالتِزَامَ أَن يَخرُجَ إِلَى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجَنَازَةِ وَحُضُورِ مَجلِسِ العِلمِ يَجُوزُ لَه ذٰلِكَ كَذَا فِي التَّاتَارخَانِيَةِ نَاقِلًا عَنِ الحُجَّةِ . (الفتاوی الهندیه: ۲۱۲/۱، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، ومامفسداته، ط: رشیدیه کوئٹه)

▭ وَلَو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ الِالتِزَامَ أَن يَخرُجَ إِلَى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجَنَازَةِ وَحُضُورِ مَجلِسِ العِلمِ يَجُوزُ لَه ذٰلِكَ. (التاتارخانیه: ۳۱۲/۲، کتاب الصوم، الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی)

▭ (قوله: واغتسال من جنابة باحتلام) ... وفی التتارخانية عن الحجة لو شرط وقت النذر أن يخرج لعيادة المريض وصلاة الجنازة وحضور مجلس علم جاز ذلك فليحفظ اهـ در. (حاشية الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانه کراچی/ص: ۵۷۹، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: مکتبة العارفية هرات افغانستان)

خراب ہونے یا جگہ رُک جانے کا خوف نہ ہو تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔(۱)

دوا لینے کے لیے باہر جانا

معتکف دوا لینے کے لیے باہر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، دوا کسی دوسرے آدمی سے منگوانی چاہیے، ڈاکٹر کو دکھانا ہو تو مسجد میں بلالے ورنہ مسجد سے باہر نکلنے کی صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا، مزید ''بیمار ہو گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!۔(۲)

---

(۱) (قولُهُ: وَلَا بَأسَ أن يَبيعَ وَيَبتاعَ في المَسجدِ من غيرِ أن يُحضِرَ السِّلعَةَ) يَعني مَا لَا بُدَّ منهُ كالطَّعامِ وَالكِسوَةِ لِأنَّهُ قد يَحتاجُ إلى ذٰلكَ بِأن لَا يَجِدَ مَن يَقومُ بِحاجَتِهِ إلَّا أنَّهُ يُكرَهُ إحضارُ السِّلعَةِ لِأنَّ المَسجدَ مُنَزَّهٌ عن حُقوقِ العِبادِ وَأمَّا البَيعُ وَالشِّراءُ لِلتِّجارَةِ فَمَكروهٌ لِلمُعتَكِفِ وَغيرِهِ إلَّا أنَّ المُعتَكِفَ أخَفُّ في الكَراهَةِ وَكَذٰلِكَ يُكرَهُ أشغالُ الدُّنيا في المَساجِدِ كَخِياطَةِ القَعَدِ وَالخِياطَةِ وَالنِّساجَةِ وَالتَّعليمِ إن كانَ يَعمَلُهُ بِأُجرَةٍ. (الجوهرة النيرة: ۱/۱۷۷، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ وَيُكرَهُ كُلُّ عَمَلٍ من عَمَلِ الدُّنيا في المَسجِدِ وَلَو جَلَسَ المُعَلِّمُ في المَسجِدِ وَالوَرّاقُ يَكتُبُ فَإن كانَ المُعَلِّمُ يُعَلِّمُ لِلحِسبَةِ وَالوَرّاقُ يَكتُبُ لِنَفسِهِ فَلَا بَأسَ بِهِ لِأنَّهُ قُربَةٌ وَإن كانَ بِالأُجرَةِ يُكرَهُ إلَّا أن يَقَعَ لَهُما الضَّرورَةُ كَذا في مُحيطِ السَّرَخسِيِّ. (الفتاوى الهنديه: ۵/۳۲۱، كتاب الكَراهِيَةِ، الباب الخامسُ في آداب المَسجِدِ، ط: رشيديه كوئٹه)

☐ (قولُهُ: إحضارُ مَبيعٍ فيهِ) لِأنَّ المَسجدَ مُحرَزٌ عن حُقوقِ العِبادِ وَفيهِ شَغلُهُ بِها وَدَلَّ تَعليلُهُم أنَّ المَبيعَ لَو لَم يَشغَلِ البُقعَةَ لَا يُكرَهُ إحضارُهُ كَدَراهِمَ يَسيرَةٍ أو كِتابٍ وَنَحوِهِ بَحرٌ لٰكِنَّ مُقتَضَى التَّعليلِ الأوَّلِ الكَراهَةُ وَإن لَم يَشغَل نَهرٌ. قُلتُ: التَّعليلُ واحِدٌ وَمَعناهُ أنَّهُ مُحرَزٌ عن شَغلِهِ بِحُقوقِ العِبادِ وَقَولُهُم وَفيهِ شَغلُهُ بِها نَتيجَةُ التَّعليلِ وَلِذا أبدَلَهُ في المِعراجِ بِقَولِهِ: فَيُكرَهُ شَغلُهُ بِها فَافهَم. وَفي "البَحرِ": وَأفادَ إطلاقُهُ أنَّ إحضارَ مَا يَشتَرِيهِ لِيَأكُلَهُ مَكروهٌ وَيَنبَغي عَدَمُ الكَراهَةِ كَما لَا يَخفى اهـ أي لِأنَّ إحضارَهُ ضَروريٌّ لِأجلِ الأكلِ وَلِأنَّهُ لَا شَغلَ بِهِ لِأنَّهُ يَسيرٌ.

وَقالَ أبو السُّعودِ نَقلَ الحَمَوِيُّ عن البُرجَندِيِّ: أنَّ إحضارَ الثَّمَنِ وَالمَبيعِ الَّذي لَا يَشغَلُ المَسجِدَ جائِزٌ اهـ. (قولُهُ مُطلَقًا) أي سَواءٌ احتاجَ إليهِ لِنَفسِهِ أو عِيالِهِ أو كانَ لِلتِّجارَةِ أحضَرَهُ أو لَا كَما يُعلَمُ مِمّا قَبلَهُ وَمِنَ الزَّيلَعِيِّ وَالبَحرِ. (الدر مع الرد: ۲/۴۴۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

(۲) (قوله: فان خرج ساعة بلا عذر فسد)...وَرَجَّحَ المُحَقِّقُ في "فتحِ القَديرِ": قولَهُ لِأنَّ الضَّرورَةَ =

دوسرا عشرہ

"پہلا عشرہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۶۷)

دیوار

☆......مسجد کی وہ دیواریں جن پر مسجد کی عمارت قائم ہے، مسجد ہی کے حکم میں ہوتی ہیں، لہٰذا اس دیوار میں کوئی محراب، طاقچہ، الماری، جنگلہ یا کھڑکیاں بنی ہوئی ہوں یا لاؤڈ اسپیکر لگا ہوا ہو تو ان مقامات پر معتکف آ جا سکتا ہے، یہاں آنے، چڑھنے، بیٹھنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ یہ مسجد ہے۔(۱)

= التی یُناط بها التخفیفُ اللّازمةُ او الغالبةُ ولیس هٰنا کذٰلک وأراد بالعُذر ما یغلبُ وقوعُه کالمواضع التی قدّمها وإلّا لو أُرید مطلقهُ لکان الخروجُ ناسیًا او مکرهًا غیر مفسدٍ لکونه عذرًا شرعیًا ولیس کذٰلک بل هو مفسدٌ کما صرّحوا به، وبما قرّرناه ظهر القولُ بفسادِه فیما إذا خرج لانهدام المسجدِ او لتفرّقِ أهلِه او أخرجَه ظالمٌ او خاف علی متاعِه کما فی "فتاوی قاضیخان" و"الظهیریة" خلافًا للشارح الزیلعیّ، او خرج لجنازةٍ وإن تعیّنت علیه او لنفیرٍ عامٍّ او لاداء شهادةٍ او لعُذرِ المرضِ او لإنقاذِ غریقٍ او حریقٍ ففرّق الشارحُ هٰنا بین هذه المسائل حیث جعل بعضها مفسدًا والبعض لا تبعًا لصاحب "البدائع" ممّا لا ینبغی، نعم الکلُّ عذرٌ مسقطٌ للإثمِ بل قد یجبُ علیه الإفسادُ إذا تعیّنت علیه صلاةُ الجنازةِ او أداءُ الشهادةِ بأن کان یتوی حقُّهُ إن لم یشهد او لإنجاء غریقٍ ونحوِه والدلیلُ علی ما ذکرهُ القاضی ما ذکرهُ الحاکمُ فی "کافیه" بقوله: فأمّا فی قول ابی حنیفةَ فاعتکافُهُ فاسدٌ إذا خرج ساعةً لغیرِ غائطٍ او بولٍ او جمعةٍ اهـ. فکان مفسّرًا للعُذرِ المسقطِ للفسادِ ... او فسد بصنعِه لعُذرٍ کما إذا مرض فاحتاج إلی الخروجِ فخرج او بغیرِ صنعِه رأسًا کالحیضِ والجنونِ والإغماءِ الطویلِ والقیاسُ فی الجنونِ الطویلِ أن یسقطَ القضاءُ کما فی صوم رمضان إلّا أنّ فی الاستحسانِ یقضی لأنّهُ لا حرجَ فی قضاءِ الاعتکافِ کذا فی "البدائع". (البحر الرائق: (۳۰۲/۲، ۳۰۳) کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

◻ ردالمحتار: (۴۴۷/۲) کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

◻ الفتاوی الهندیة: (۲۱۲/۱) کتاب الصوم الباب السابع فی الاعتکاف وأما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱) ۲۶- : حائط المسجد من داخله وخارجه: له حکم فی وجوب صیانته وتعظیم حرماته وکلما=

☆......مسجد کی جو دیوار الگ بنی ہوئی ہو یا اس کے متعلق شبہ ہو کہ پتہ نہیں کہ مسجد کے بانی نے اس کو مسجد میں شامل کیا ہے یا نہیں، یا دیوار تو نہ ہو بلکہ کوئی ایسی جگہ جس کے متعلق شبہ ہو کہ معلوم نہیں یہ مسجد میں شامل ہے یا نہیں، تو جب تک تحقیق نہ کر لے کہ یہ مسجد میں شامل ہے اس وقت تک وہاں جانا جائز نہیں۔(۱)

دیوانہ ہو جائے

''بے ہوش ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:٢٤٦)

= سطحه والبئر التي فيه وكذا رحبته وقد نص الشافعي وأصحابه على صحة الاعتكاف في رحبه وسطحه وصحة صلاة المأموم فيهما مقتدياً بمن في المسجد وكذلك يعتبر سطح المسجد كالمسجد في بقية المذاهب. (الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (١/٣٤٧،٣٧٥) البابُ الأوّل: الطَّهارات، الفصلُ الخامس: الفَصل ملحقان بالفصل: الملحق الأول في احكام المساجد، ط: الحقانيہ پشاور)

(۱) امداد الفتاویٰ: ۲/۱۸۲، ۱۸۳، کتاب الصوم والاعتکاف، باب الاعتکاف، [ص: ۲۲۲ _ ۲۲۳: حکم دیوار مسجد در حق معتکف، وخارج بودن فصیل از مسجد، ط: مکتبۃ دار العلوم کراچی] ۔ [فتاوی دار العلوم دیوبند: ۶/۳۱۲، کتاب الصوم دسواں باب مسائل اعتکاف، [سوال: ۲۸۷: معتکف کے لئے مسجد کا فصیل صحن میں داخل ہے یا نہیں؟]، ط: دار الاشاعت کراچی۔

ڈ

ڈاکٹر کے پاس جانا

اگر معتکف بیمار ہوا، ڈاکٹر کے پاس جانے کے بغیر کوئی چارہ نہیں، اور وہ مسجد سے نکل کر ڈاکٹر کے پاس چلا گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

ڈاکٹر کے لیے نکلنا

معتکف کا ساتھی ایسے وقت شدید بیمار ہوا کہ ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے یا ڈاکٹر کو لانے کے لیے دوسرا آدمی نہیں ہے، تو معتکف ہی کو مجبوراً ڈاکٹر کے لیے یا دوا کے لیے نکلنا پڑا تو اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی، مگر گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

(۱،۲) "دوا لینے کے لیے باہر جانا"/"بیمار ہو گیا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)اور "اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

ذ

ذکر کرنے کے لیے وضو کرنا

اگر معتکف ذکر کرنا چاہتا ہے اور وضو نہیں ہے تو ذکر کرنے کے لیے وضو کرنے وضو خانہ میں نہیں جاسکتا، اگر گیا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا، کیونکہ یہ حاجت شرعیہ میں سے نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) (قال) ولاينبغي للمعتكف أن يخرج من المسجد إلّا لجمعة أو غائط أو بول، أمّا الخروج للبول والغائط فلحديث عائشة رضي الله عنها، قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لايخرج من معتكفه إلّا لحاجة الإنسان، ولأنّ هذه الحاجة معلوم وقوعها في زمان الاعتكاف ولايمكن قضاؤها في المسجد، فالخروج لأجلها صار مستثنى بطريق العادة. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۱۱۷/۳) باب الاعتكاف، ط: دار المعرفة بيروت)

وعن عائشة قالت: السنة على المعتكف أن لايعود مريضًا ولايشهد جنازة، ولايمس امرأة ولايباشرها، ولايخرج لحاجة إلّا لما لا بد منه، ولا اعتكاف الا بصوم، ولا اعتكاف إلّا في مسجد جامع. رواه أبو داود.

(قوله: ولا يخرج لحاجة إلّا لما لابد منه) فيه دليل على المنع من الخروج لكلّ حاجة من غير فرق بين ما كان مباحًا أو قربة أو غيرهما، إلّا الذي لابد منه كالخروج لقضاء الحاجة وما في حكمها. (نيل الأوطار: (۲۸۲،۲۸۱/۳) كتاب الاعتكاف، رقم الحديث: ۱۰، ط: إدارة القرآن)

ر

رات کا اعتکاف

اگر کوئی شخص رات کے اعتکاف کی منت ماننے تو وہ لغو ہو جائے گی کیونکہ نذر کے اعتکاف میں روزہ ضروری ہے اور رات روزہ کا محل نہیں ہے، ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف چند دن کی نیت کرے تو پھر رات ضمناً داخل ہو جائے گی، اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

رجوع کرنا

اگر معتکف نے اعتکاف میں آنے سے پہلے یا اعتکاف کے دوران بیوی کو طلاق رجعی دی ہے تو اعتکاف کے دوران اس سے زبانی طور پر رجوع کرسکتا ہے،

(۱) (وهو)ثلاثة أقسام(واجب بالنذر)...(وشرط الصوم)لصحة (الأول) اتفاقا (فقط)على المذهب(فلو نذر اعتكاف ليلة لم يصح)وإن نوى معها اليوم لعدم محليتها للصوم أما لو نوى بها اليوم صح والفرق لا يخفى (بخلاف ما لو قال) في نذره ليلا ونهارا (فإنه يصح و) إن لم يكن الليل محلا للصوم لأنه (يدخل الليل تبعا) ...اه.وفي "الشامية": (قَوْلُهُ: وَإِنْ نَوَى مَعَهَا الْيَوْمَ) لَمَّا لَوْ نَذَرَ اعْتِكَافَ الْيَوْمِ وَنَوَى اللَّيْلَةَ مَعَهُ لَزِمَاهُ كَمَا فِي الْبَحْرِ. (قَوْلُهُ: وَالْفَرْقُ لَا يَخْفَى) وَهُوَ أَنَّهُ فِي الْأُولَى لَمَّا جَعَلَ الْيَوْمَ تَبَعًا لِلَّيْلَةِ وَقَدْ بَطَلَ نَذْرُهُ فِي الْمَتْبُوعِ وَهُوَ اللَّيْلَةُ بَطَلَ فِي التَّابِعِ وَهُوَ الْيَوْمُ وَفِي الثَّانِيَةِ أَطْلَقَ اللَّيْلَةَ وَأَرَادَ الْيَوْمَ مَجَازًا مُرْسَلًا بِمَرْتَبَتَيْنِ حَيْثُ اسْتَعْمَلَ الْمُقَيَّدَ وَهُوَ اللَّيْلَةُ فِي مُطْلَقِ الزَّمَنِ ثُمَّ اسْتَعْمَلَ هَذَا الْمُطْلَقَ فِي الْمُقَيَّدِ وَهُوَ الْيَوْمُ فَكَانَ الْيَوْمُ مَقْصُودًا. (الدرمع الرد : ۲/ ۴۴۱،۴۴۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی)

☜ البحر الرائق: ۲/ ۳۰۰،كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط : سعيد كراچی .

☜ الفقه الإسلامي وأدلته: ۲/ ۲۱۷،الباب الثالث: الصيام والاعتكاف،الفصل الثاني : الاعتكاف، المبحث الثاني: حكم الاعتكاف ومايوجبه النذر على المعتكف،المطلب الأول: حكم الاعتكاف،ط: الحقانية بشاور.

یعنی زبانی طور پر یہ کہے کہ ''میں نے رجوع کرلیا''۔(۱)

رسول اللہ ﷺ کا اعتکاف

نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے اخیر عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے، جہاں رمضان کا اخیر عشرہ آتا تو آپ ﷺ کے لیے مسجد میں ایک جگہ مخصوص کردی جاتی اور وہاں آپ ﷺ کے لیے چٹائی وغیرہ کا کوئی پردہ ڈال دیا جاتا، یا وہاں کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہوجاتا، اور بیسویں تاریخ کو فجر کی نماز پڑھ کر آپ ﷺ وہاں چلے جاتے تھے، اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے، اس درمیان میں آپ ﷺ کھانا پینا برابر وہیں تناول فرماتے، اور وہیں سوتے۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے جس کو آپ کی زیارت مقصود ہوتی وہیں چلی جاتیں اور تھوڑی دیر بیٹھ کر چلی آتیں، اور آپ ﷺ بغیر کسی شدید ضرورت کے وہاں سے باہر تشریف نہیں لاتے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ کو سر صاف کرانا مقصود تھا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ

(۱) وَلَا بَأْسَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَبِيعَ وَيَشْتَرِيَ وَيَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ وَيَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَيَدَّهِنَ وَيَأْكُلَ وَيَشْرَبَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ وَيَتَحَدَّثَ مَا بَدَا لَهُ بَعْدَ أَنْ لَا يَكُونَ صَائِمًا وَيَنَامَ فِي الْمَسْجِدِ. وَالْمُرَادُ مِنَ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ هُوَ كَلَامُ الْإِيجَابِ وَالْقَبُولِ مِنْ غَيْرِ نَقْلِ الْأَمْتِعَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ، لِأَنَّ ذَلِكَ مَمْنُوعٌ عَنْهُ لِأَجْلِ الْمَسْجِدِ لِمَا فِيهِ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسْجِدِ مَتْجَرًا لَا لِأَجْلِ الِاعْتِكَافِ وَحُكِيَ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ الْبَيْعُ فِي الْمَسْجِدِ كَأَنَّهُ يُشِيرُ إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَشِرَائَكُمْ وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ. (بدائع الصنائع: (۲/۱۱۶، ۱۱۷) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته وما يفسده وما لا يفسده، ط: سعید کراچی)

(قوله: وَأَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَنَوْمُهُ وَمُبَايَعَتُهُ فِيهِ) يَعْنِي يَفْعَلُ الْمُعْتَكِفُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنْ خَرَجَ لِأَجْلِهَا بَطَلَ اعْتِكَافُهُ، لِأَنَّهُ لَا ضَرُورَةَ إِلَى الْخُرُوجِ حَيْثُ جَازَتْ فِيهِ ... وَأَرَادَ بِالْمُبَايَعَةِ الْبَيْعَ وَالشِّرَاءَ وَهُوَ الْإِيجَابُ وَالْقَبُولُ وَأَشَارَ بِالْمُبَايَعَةِ إِلَى كُلِّ عَقْدٍ احْتَاجَ إِلَيْهِ فَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ كَمَا فِي الْبَدَائِعِ. (البحر الرائق: (۲/۳۰۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

الجوهرة النيرة: (۱/۱۷۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

رضی اللہ عنہا حیض سے تھیں، تو آپ ﷺ نے سر مبارک کھڑکی سے باہر کر دیا اور ام المؤمنین نے دھل کر صاف کر دیا۔(۱)

رکن

اعتکاف کا صرف ایک رکن ہے، اور وہ ہے "ٹھہرنا"۔(۲)

(۱) ولقد ذكرنا هديه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في صيامه وقيامه وكلامه فلنذكر هديه في اعتكافه. كان صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعتكِف العشر الأواخر من رمضان حتى توفّاه الله عزّ وجلّ وتركه مرة فقضاه في شوّال. واعتكف مرة في العشر الأول ثم الأوسط ثم العشر الأخير يلتمس ليلة القدر ثم تبيّن له أنها في العشر الأخير فداوم على اعتكافه حتى لحق بربه عزّ وجلّ. وكان يأمر بخباء فيُضرب له في المسجد يخلُو فيه بربه عزّ وجَلّ. وكان إذا أراد الاعتكاف صلّى الفجر ثم دخله فأمر به مرة فضُرِب فأمر أزواجه بأخبيتهنّ فضُرِبت فلما صلّى الفجر نظر فرأى تلك الأخبية فأمر بخبائه فقُوِّض وترك الاعتكاف في شهر رمضان حتى اعتكف في العشر الأول من شوّال.

وكان يعتكِفُ كل سنة عشرة أيام فلما كان في العام الذي قُبِض فيه اعتكف عشرين يوماً وكان يعارضه جبريل بالقرآن كل سنةٍ مرة فلما كان ذلك العام عارضه به مرّتين وكان يَعرِضُ عليه القرآن أيضاً في كل سنة مرة فعرض عليه تلك السنة مرّتين. وكان إذا اعتكف دخل قُبّته وحده وكان لا يدخل بيته في حال اعتكافه إلا لحاجة الإنسان وكان يُخرِجُ رأسه من المسجد إلى بيت عائشة فترجّله وتغسله وهو في المسجد وهي حائض وكانَت بعضُ أزواجه تزورُه وهو معتكِفٌ فإذا قامت تذهبُ قامَ معها يَقلِبُها وكان ذلك ليلاً ولم يُباشر امرأة من نسائه وهو معتكف لا بِقُبلَةٍ ولا غيرها وكان إذا اعتكف طُرِحَ له فراشُه ووضع له سريرُه في معتكفه وكان إذا خرج لحاجته مرّ بالمريض وهو على طريقه فلا يُعرِّجُ عليه ولا يَسألُ عنه. واعتكف مرة في قبة تُركية وجعل على سدتها حصيراً كلّ هذا تحصيلاً لمقصود الاعتكاف وروحه عكسَ ما يفعلُه الجهالُ من اتخاذ المعتكف موضعَ عِشرة ومجلبة للزائرين وأخذهم بأطراف الأحاديث بينهم فهذا لون والاعتكاف النبوي لون. والله الموفق. (زاد المعاد في هدي خير العباد: ۲/۸۸،۸۹، فصل: في هديه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت)

صحيح البخاري: ۱/۲۷۳، كتاب الصوم، أبواب الاعتكاف باب الاعتكاف في شوال، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

صحيح مسلم: ۱/۳۷۱، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) فرُكنُ الاعتِكافِ هو اللُّبثُ وَالإِقامَةُ يُقالُ اعتَكَفَ وَعَكَفَ أي أقامَ. (بدائع الصنائع: =

رمضان کے اخیر عشرے کا اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے، اور یہ واجب اور نفل اعتکاف سے الگ ہے۔(۱)

= ۱۱۳/۲، ۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف الفصل : رکن الاعتکاف ومحظوراته...الخ، ط: سعید کراچی)

(المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له:

اتفق الفقهاء على أنه يلزم المعتكف في الاعتكاف الواجب البقاء في المسجد لتحقيق ركن الاعتكاف وهو المكث والملازمة والحبس ولا يخرج إلا لعذر شرعي أو ضرورة أو حاجة. (الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: ۶۲۱/۲، البابُ الثّالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني : الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانيّة بشاور)

الجوهرة النّيرة: ۱۷۵/۱، ۱۷۶، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۱) ((وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان) أي سنة كفاية كما في البرهان وغيره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة (مستحب في غيره من الأزمنة) هو بمعنى غير المؤكدة . وفي "الشامية": (قوله: أي سنة كفاية) نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترك السنة المؤكدة إثما دون إثم ترك الواجب كما مر بيانه في كتاب الطهارة. (الدر مع الرد : ۲/۲۲۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)

(وَيَنقَسِمُ إلى وَاجِبٍ وهو المَنذُورُ تَنجِيزًا أو تَعلِيقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في العَشرِ الأَخِيرِ من رَمَضَانَ وَإِلَى مُستَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هَكَذَا في فَتحِ القَدِيرِ. (الفتاوى الهندية : ۲۱۱/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئته)

الجوهرة النيرة: ۱۷۵/۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(قال الحنفية : الاعتكاف ثلاثة أنواع: واجب وسنة مؤكدة ومستحب ... وأما السنة المؤكدة على سبيل الكفاية: فهي اعتكاف العشر الأواخر من رمضان لاعتكافه صلّى الله عليه وسلم العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف أزواجه بعده. (الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: ۶۱۶/۲، البابُ الثّالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني : الاعتكاف، المبحث الثاني: حكم الاعتكاف...، ط: الحقانيّة بشاور)

روزہ اور اعتکاف میں فرق

معتکف کے لیے اپنی بیوی کو شہوت سے چھونا، بوس و کنار کرنا، ہر قسم کے شہوانی تعلق قائم کرنا اور مباشرت کرنا منع ہے، چاہے دن میں ہو یا رات میں دونوں کا حکم برابر ہے۔

علامہ عینی رحمہ اللہ نے اس بات پر علماء کا اتفاق نقل کیا ہے کہ معتکف کے لئے بیوی سے لطف اٹھانا، اور لذت حاصل کرنا حرام ہے۔

اور روزہ میں آفتاب غروب ہونے کے بعد سے صبح صادق تک سب کچھ جائز ہے، البتہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہمبستری کرنا منع ہے، باقی بیوی کو چھونا اور نفس پر قابو ہونے کی صورت میں بوس و کنار کرنا منع نہیں ہے، اگرچہ احتیاط بہتر ہے۔

خلاصہ یہ کہ روزہ میں کچھ گنجائش ہے، لیکن اعتکاف میں بالکل گنجائش نہیں ہے، اللہ کے گھر مسجد میں تو خواہش نفسانی والے امور کی گنجائش ہی نہیں ہے، اگر مسجد میں پیشاب پاخانہ کرنے کی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے پیشاب پاخانے کے لئے گھر جانا پڑے تب بھی ان چیزوں سے بچنا لازم ہے، اسی وجہ سے حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں بیویوں سے بالکل علیحدگی اختیار کر لیتے تھے، اور عام بول چال یا کسی ضروری کام کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے دور رہتے تھے۔(۱)

---

(۱) قال ابن أبي حاتم: وروي عن ابن مسعود و محمد بن كعب و مجاهد و عطاء والحسن و قتادة والضحاك والسدي والربيع بن أنس و مقاتل قالوا: لايقربها وهو معتكف، وهذا الذي حكاه عن هؤلاء هو الأمر المتفق عليه عند العلماء أنّ المعتكف يحرم عليه النّساء مادام معتكفًا في مسجده. (عمدة القاري: (۱۱/۱۴۲) كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر، ط: مكتبه رشيديه، سركى روڈ، كوئٹه، پاكستان)

روزہ توڑ دیا

☆.....معتکف دن میں قصداً روزہ توڑ دے تو روزہ فاسد ہونے کے ساتھ ساتھ اعتکاف بھی فاسد ہو جائے گا۔

☆.....روزے کے دوران بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو اعتکاف بھی نہیں ٹوٹے گا۔(۱)

روزہ رکھنے کی طاقت نہیں تو کیا مسنون اعتکاف ہو جائے گا؟

مسنون اعتکاف صحیح ہونے کے لیے روزہ شرط ہے، لہٰذا روزہ کے بغیر مسنون اعتکاف صحیح نہیں ہوگا، البتہ نفلی اعتکاف صحیح ہو جائے گا کیونکہ نفلی اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وَلَا يَبْطُلُ بِإِنْزَالٍ بِفِكْرٍ أَوْ نَظَرٍ وَلَا بِسُكْرٍ لَيْلًا وَلَا بِأَكْلٍ نَاسِيًا لِبَقَاءِ الصَّوْمِ بِخِلَافِ أَكْلِهِ عَمْدًا، وفي "الشامية": (قَوْلُهُ: وَلَا بِأَكْلٍ نَاسِيًا إلخ) وَالْأَصْلُ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ مَحْظُورَاتِ الِاعْتِكَافِ وَهُوَ مَا مُنِعَ مِنْهُ لِأَجْلِ الِاعْتِكَافِ لَا لِأَجْلِ الصَّوْمِ لَا يَخْتَلِفُ فِيهِ الْعَمْدُ وَالسَّهْوُ وَالنَّهَارُ وَاللَّيْلُ، كَالْجِمَاعِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَمَا كَانَ مِنْ مَحْظُورَاتِ الصَّوْمِ وَهُوَ مَا مُنِعَ مِنْهُ لِأَجْلِ الصَّوْمِ يَخْتَلِفُ فِيهِ الْعَمْدُ وَالسَّهْوُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ كَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بدائع. (الدر مع الرد: ۲/۴۵۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی)

☐ البحر الرائق: ۲/۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی.

☐ بدائع الصنائع: ۲/۱۱۶، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: ركن الاعتكاف ومحظوراته...الخ، ط: سعيد كراچی.

(۲) (وشرط الصوم) لصحة (الأول) اتفاقا (فقط) على المذهب وفي "الشامية": (قوله: وشرط الصوم لصحة الأول) أي النذر... (قوله: على المذهب) راجع لقوله فقط وهو رواية الأصل ومقابله رواية الحسن أنه شرط للتطوع أيضا وهو مبني على اختلاف الرواية في أن التطوع مقدر بيوم أو لا ففي رواية الأصل غير مقدر فلم يكن الصوم شرطا له وعلى رواية تقديره بيوم وهي رواية الحسن أيضا يكون الصوم شرطا له كما في البدائع وغيرها.

☐ قلت: ومقتضى ذلك أن الصوم شرط أيضا في الاعتكاف المسنون لأنه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلا صوم لمرض أو سفر، ينبغي أن لا يصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل =

روک لیا

اگر معتکف استنجا یا پاخانہ کے لیے نکلا، کسی نے جبراً اسے روک لیا، مثلاً قرض خواہ نے روک لیا اور وہ ایک ساعت کے لیے بھی رک گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

رومال

"ٹوپی" کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۸۱)

رومال رکھنا

معتکف اپنے مقام پر کپڑا یا رومال رکھ سکتا ہے، جس سے اس کی جگہ باقی رہے اور دوسرا آدمی اس جگہ پر نہ آئے۔(۲)

=به إقامة سنة الكفاية. (الدر مع الرد: ۲/۴۴۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)

☐ الهداية: ۱/ ۲۲۶، ۲۲۷، كتاب الاعتكاف، ط: رحمانية لاهور.

☐ البحرالرائق: ۲/ ۲۹۹، ۳۰۰، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچى.

☐ حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ط:مير محمد كتب خانه كراچى/ ص :۵۷۸ ، باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان.

(۱) أو خرج هو لبول أو غائط، فحبسه الغريم ساعة فسد اعتكافه فى قول أبى حنيفة رحمه الله تعالى. (الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۱/ ۲۲۲ ، كتاب الصوم،فصل فى الاعتكاف، ط:رشيدية كوئته)

☐ الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۷، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى.

☐ خلاصة الفتاوى: ۱/ ۲۶۸ ، كتاب الصوم،الفصل السادس فى الاعتكاف،جنس آخر،ط:مكتبه انصاريه كوئته.

(۲) وَتَخصِيصُ مَكَانٍ لِنَفسِهِ، وَلَيسَ لَهُ إزعَاجُ غَيرِهِ مِنهُ وَلَو مُدَرِّسًا، وَإِذَا ضَاقَ فَلِلمُصَلِّي إزعَاجُ القَاعِدِ وَلَو مُشتَغِلًا بِقِرَاءَةٍ أَو دَرسٍ.

☐ وفى "الشامية": (قَولُهُ: وَتَخصِيصُ مَكَانٍ لِنَفسِهِ) لِأَنَّهُ يُخِلُّ بِالخُشُوعِ، كَذَا فِي "القُنيَةِ": أَي لِأَنَّهُ إذَا اعتَادَهُ ثُمَّ صَلَّى فِي غَيرِهِ يَبقَى بَالُهُ مَشغُولًا بِالأَوَّلِ، بِخِلَافِ مَا إذَا لَم يَألَف مَكَانًا مُعَيَّنًا (قَولُهُ: وَلَيسَ لَهُ إلَخ) قَالَ فِي "القُنيَةِ": لَهُ فِي المَسجِدِ مَوضِعٌ مُعَيَّنٌ يُوَاظِبُ عَلَيهِ وَقَد شَغَلَهُ غَيرُهُ.=

ریح

☆......صحیح قول کے مطابق معتکف ریح خارج کرنے کے لیے (ہوا چھوڑنے کے لیے) مسجد سے باہر چلا جائے، مسجد میں ریح خارج نہ کرے، اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا، مگر ریح خارج ہونے کے بعد باہر رُکے نہیں، ورنہ رکنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

☆......معتکف کی ریح خارج ہونے لگے، اگر ممکن ہو سکے تو اس کو مسجد سے باہر جا کر خارج کرے اگر بلا اختیار مسجد ہی میں خارج ہو جائے تو بھی مضائقہ نہیں، معذور ہے۔(۲)

= قال الأوزاعيُ: لهُ أن يُزعِجهُ وَليسَ لهُ ذٰلِكَ عِندَنَا اهـ أي لأنّ المسجد ليس بملك لِأحدٍ." بحرٌ" عن "النّهاية"، قلت: وَيَنبغي تقييدُهُ بِمَا إذا لم يقُم عنهُ عَلى نيّة العودِ بِلا مُهلة، كما لو قامَ لِلوُضُوءِ مَثلًا وَلا سِيّمَا إذا وَضعَ فِيهِ ثَوبَهُ لِتحقُّقِ سَبقِ يَدِهِ تأمّل. (الدر مع الرد: (۶۶۲/۱) كتاب الصلوة الجبل: مطلب: فيمن سبقت يده الى مباح، ط: سعيد كراچي)

الموسوعة الفقهية الكويتية": (۳۶/۱۳۶) آدابُ المَجلِسِ مِن آدابِ المَجلِسِ مَا يَلي: ب - : تَجنُّبُ إطَالةِ شَخصٍ مِن مَجلِسِهِ: ط: وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية الكويت.

البحر الرائق: (۳۵/۲) كتاب الصلوة باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها الفصل: لما فرغ من بيان الكراهة في الصلوة، /وهكذا فيه: (۲۵۰/۵) كتاب الوقف مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۲،۱) وفي "ردالمحتار": وَفِي الخِزانةِ: وَإِذَا فَسَا فِي المَسجِدِ لَم يَرَ بَعضُهُم بِهِ بَأسًا. وَقَالَ بَعضُهُم: إِذَا احتَاجَ إِلَيهِ يَخرُجُ مِنهُ وَهُوَ الأَصَحُّ. اهـ. (ردالمحتار: ۱۷۲/۱، كتاب الطهارة الجبل مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد كراچي)

ردالمحتار: ۶۵۶/۱، كتاب الصلوة، مطلب في احكام مسجد، ط: سعيد كراچي.

سُئِلَ أبو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عن المُعتَكِفِ إذا احتاجَ إلى الفَصدِ أو الحِجَامَةِ هل يَخرُجُ فقال لا، وفي اللّآلِيْ وَاختُلِفَ في الذي يَفسُو في المَسجِدِ فلم يَرَ بَعضُهُم بَأسًا وَبَعضُهُم قالوا لا يَفسُو وَيَخرُجُ إذا احتاجَ إليه وهو الأصحُّ كذا في التُّمُرتاشِيْ. (الفتاوى الهندية: ۳۲۰/۵، ۳۲۱، كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ، البَابُ الخَامِسُ في آدابِ المَسجِدِ وَالقِبلَةِ...اهـ، ط: رشيديه كوئٹه)

الأشباه والنظائر: (ص: ۳۶۰) الفن الثالث في أحكام المسجد، ط: قديمى.

ز

زبردستی نکال دیا

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت اشارنمبر ۹ میں دیکھیں! (ص: ۳۱۰)

زوال کا وقت

عین زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا جائز نہیں ہے (۱) البتہ نماز کے علاوہ باقی تمام عبادتیں جائز ہیں، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ذکر واذکار، درود شریف اور استغفار وغیرہ سب جائز ہیں۔ (۲)

زینہ

اگر مسجد ایک سے زائد منزل پر مشتمل ہے تو ہر منزل پر اعتکاف کرنا درست

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة...... وعند الانتصاف الى ان تزول، هندية: ۱/ ۵۲. كتاب الصلوة ،الباب الاول فى المواقيت ،الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها. ط: رشيدية كوئته. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۳۰۷، ۳۰۸، كتاب الصلوة ،الفصل الاول فى المواقيت ، نوع آخر فى بيان الاوقات التى يكره فيها الصلوة. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۹. كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) الصلاة فيها على النبى صلى الله عليه وسلم افضل من قراءة القرآن وكانه لا نها من اركان الصلوة (قال الشامى تحته) وقوله الصلاة فيها اى فى الاوقات الثلاثة وكالصلوة والدعاء والتسبيح كما هو فى البحر عن البغية، شامى: ۱/ ۳۷۳. كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۱ كتاب الصلوة .ط: سعيد .

☜ و (كره) تحريما وكل مالا يجوز مكروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء او واجبة او نفلا الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۰. كتاب الصلاة ، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچى.

ہے، اور کسی ایک منزل میں اعتکاف کی غرض سے بیٹھ جانے کے بعد اس کی دوسری منزل پر بھی معتکف جاسکتا ہے، بشرطیکہ آنے جانے کا زینہ مسجد کے اندر ہی ہو، مسجد کی حدود سے باہر نہ ہو، اگر مسجد کی حدود سے دو چار سیڑھیاں بھی باہر ہو جاتی ہوں تو بھی جائز نہیں ہے۔(۱)

(۱) (قَوْلُهُ: وَالْوَطْءُ فَوْقَهُ وَالْبَوْلُ وَالتَّخَلِّي) أَيْ وَكُرِهَ الْوَطْءُ فَوْقَ الْمَسْجِدِ وَكَذَا الْبَوْلُ وَالتَّغَوُّطُ لِأَنَّ سَطْحَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُكْمُ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَصِحَّ الِاقْتِدَاءُ مِنْهُ بِمَنْ تَحْتَهُ وَلَا يَبْطُلُ الِاعْتِكَافُ بِالصُّعُودِ إلَيْهِ. (البحر الرائق :(۳۴/۲) كتاب الصلاة،فصل لمّافرغ من بيان الكراهة في الصلاة شرع في بيانهاخارجها مما هو من توابعها، ط: سعيد كراچي)

☐ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ: (وَالْوَطْءُ فَوْقَهُ) أَيْ فَوْقَ الْمَسْجِدِ وَالْبَوْلُ وَالتَّخَلِّي لِأَنَّ سَطْحَ الْمَسْجِدِ مَسْجِدٌ إلَى عَنَانِ السَّمَاءِ وَلِهَذَا يَصِحُّ الِاقْتِدَاءُ مَنْ بِسَطْحِ الْمَسْجِدِ بِمَنْ فِيهِ إذَا لَمْ يَتَقَدَّمْ عَلَى الْإِمَامِ وَلَا يَبْطُلُ الِاعْتِكَافُ بِالصُّعُودِ إلَيْهِ. (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي:(۱۶۹/۱) كتاب الصلوة، فَصْلٌ: كُرِهَ اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ بِالْفَرْجِ فِي الْخَلَاءِ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☐ (قَالَ): (وَصُعُودُ الْمُعْتَكِفِ عَلَى الْمِئْذَنَةِ لَا يُفْسِدُ اعْتِكَافَهُ) أَمَّا إذَا كَانَ بَابُ الْمِئْذَنَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَهُوَ وَالصُّعُودُ عَلَى سَطْحِ الْمَسْجِدِ سَوَاءٌ وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَكَذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِنَا مَنْ يَقُولُ: هَذَا قَوْلُهُمَا فَأَمَّا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَيَنْبَغِي أَنْ يَفْسُدَ اعْتِكَافُهُ لِلْخُرُوجِ مِنْ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ قَوْلُهُمْ جَمِيعًا وَاسْتَحْسَنَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا؛ لِأَنَّهُ مِنْ جُمْلَةِ حَاجَتِهِ فَإِنَّ مُسْجِلَةٌ إنَّمَا كَانَ مُعْتَكِفًا لِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِيهِ بِالْجَمَاعَةِ وَذَلِكَ إنَّمَا يَتَأَتَّى بِالْأَذَانِ وَهُوَ بِهَذَا الْخُرُوجِ غَيْرُ مُعْرِضٍ عَنْ تَعْظِيمِ الْبُقْعَةِ أَصْلًا بَلْ هُوَ سَاعٍ فِيمَا يَزِيدُ فِي تَعْظِيمِ الْبُقْعَةِ فَلِهَذَا لَا يَفْسُدُ اعْتِكَافُهُ. (المبسوط للسرخسي:(۱۲۰/۳، ۱۲۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

☐ وَلَوْ شَرَطَ وَقْتَ النَّذْرِ الِالْتِزَامَ أَنْ يَخْرُجَ إلَى عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَصَلَاةِ الْجِنَازَةِ وَحُضُورِ مَجْلِسِ الْعِلْمِ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ كَذَا فِي "التَّتَارْخَانِيَّةِ" نَاقِلًا عَنْ "الْحُجَّةِ". (الفتاوى الهندية:(۲۱۲/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف وامامفسداته، ط: رشيديه كوئٹه)

☐ التاتارخانيه:(۲۱۲/۲) كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص: ۳۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/(ص: ۷۰۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان.

س

سامان

تجارتی یا غیر تجارتی سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا ناجائز ہے۔(۱)

سامان ساتھ رکھنا

معتکفین کے لیے حسب ضرورت اپنے ساتھ سامان رکھنا جائز ہے، مثلا بستر، کپڑے، تکیہ، چادر، برتن، تیل، صابن وغیرہ رکھنا درست ہے، سنت کے خلاف نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) يكره تحريماً عند الحنفية : إحضار المبيع في المسجد، لأن المسجد محرر من حقوق العباد فلا يجعله كالدكان.

☜ ويكره عقد ما كان للتجارة لأن المعتكف منقطع إلى الله تعالى فلا يشتغل بأمور الدنيا. (الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/ ۶۲۳)البَابُ الثَّالث: الصِّيامُ والاعتكاف،الفَصلُ الثَّاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع:مايلزم المعتكف ومايجوز له،/المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط: الحقانية بشاور)

☜ ومنها إحضار سلعة في المسجد للبيع أما عقد البيع لما يحتاج لنفسه أو لعياله بدون إحضار السلعة فجائز بخلاف عقد التجارة فإنه لا يجوز. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/ ۳۹۸)كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة)

☜ (قولُهُ وَلَا بَأسَ أن يَبيعَ وَيَبتَاعَ فِي المَسجِدِ مِن غَيرِ أن يُحضِرَ السِّلعَةَ) يَعني مَا لَا بُدَّ مِنهُ كَالطَّعَامِ وَالكِسوَةِ لِأنَّهُ قَد يَحتَاجُ إلَى ذَلِكَ بِأن لَا يَجِدَ مَن يَقُومُ بِحَاجَتِهِ إلَّا أنَّهُ يُكرَهُ إحضَارُ السِّلعَةِ لِأنَّ المَسجِدَ مُنَزَّهٌ عَن حُقُوقِ العِبَادِ . (الجوهرة النيرة:(۱/ ۱۷۷)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:قديمي كتب خانه كراچی)

(۲) وأمّا آدابه : فمنها ان يستصحب ثوبا غير الذى عليه لأنه ربما احتاج. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۹۸ ، كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة) =

سائبان

بعض مساجد میں صحن کی دونوں جانب سائبان ہوتے ہیں، جس میں بسا اوقات مکتب چلتا ہے، اس کے بارے میں بھی کمیٹی سے معلوم کرلیا جائے کہ یہ مسجد میں داخل ہے یا نہیں، اگر داخل ہے تو بہتر، (۱) ورنہ وہاں جانے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا، (۲) اگر یہ مسجد میں داخل ہے تو اس میں معتکفین کے لیے آنا اور رہنا جائز ہوگا، البتہ شدید مجبوری کے بغیر بچوں کو اس میں تنخواہ لے کر تعلیم دینا مکروہ ہوگا۔ (۳)

سبق

اعتکاف سے یہ سبق ملتا ہے کہ بندے کو پوری زندگی میں فضول کام اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنا چاہیے، اور ہر وقت اللہ کی یاد دل میں تازہ رکھنی چاہیے۔ (۴)

= (قولہ وَلَا بَاسَ أنْ يَبِيعَ وَيَبْتَاعَ فِي الْمَسْجِدِ مِن غَيرِ أنْ يُحضِرَ السِّلعَةَ) يَعنِي مَا لَا بُدَّ مِنهُ كَالطَّعَامِ وَالكِسوَةِ لِأَنَّهُ قَد يَحتَاجُ إلى ذٰلِكَ بِأنْ لَا يَجِدَ مَن يَقُومُ بِحَاجَتِهِ إلَّا أنَّهُ يُكرَهُ إحضَارُ السِّلعَةِ لِأَنَّ الْمَسْجِدَ مُنَزَّهٌ عَن حُقُوقِ العِبَادِ. (الجوهرة النيرة: ۱/۱۷۷، باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

(۱) امداد الفتاوی: ۲/۶۰۹، کتاب الوقف، احکام المسجد، (س: ۷۵۷: یعنی حکم سائبان در مسجد)، ط: مکتبۃ المعارف کراچی۔

(۲) فتاوی دار العلوم دیو بند: ۶/۳۱۳، کتاب الصوم، دوسرا باب مسائل اعتکاف، (سوال: ۲۸۷: معتکف کے لئے مسجد کا فصیل صحن میں داخل ہے یا نہیں؟)، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۳) ''اجرت لے کر کام کرنا'' / ''تعلیم دینا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۴) وشرع لهم الاعتكاف الذي مقصوده وروحه عكوف القلب على الله تعالى وجمعيته عليه والخلوة به والانقطاع عن الاشتغال بالخلق والاشتغال به وحده سبحانه بحيث يصير ذكره وحبه والإقبال عليه في محل هموم القلب وخطراته فيستولي عليه بدلها ويصير الهمُّ كُلُّه به والخطرات كلُّها بذكره والتفكر في تحصيل مراضيه وما يقرِّب منه فيصيرُ أُنسه بالله بدلاً عن أُنسه بالخلق =

سجدہ تلاوت ادا کرنے کے لیے وضو کرنا

اگر معتکف پر سجدۂ تلاوت باقی ہے اور ادا کرنا چاہتا ہے لیکن وضو نہیں ہے تو وضو کرنے کے لیے وضوخانہ جاسکتا ہے۔(۱)

سر باہر نکالا

معتکف مسجد میں رہتے ہوئے مسجد سے صرف سر یا ہاتھ باہر نکال دے اور باقی جسم اندر رہے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

= فيعده بذلك لأنسه به يوم الوحشة في القبور حين لا انيس له ولا ما يفرح به سواه فهذا مقصود الاعتكاف الأعظم. (زاد المعاد في هدى خير العباد: ۸۷/۲، فصل: في هديه صلى الله عليه وسلم في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت)

☐ ومحاسن الاعتكاف ظاهرة فإن فيه تسليم المعتكف كليته إلى طاعة الله لطلب الزلفى وتبعيد النفس عن شغل الدنيا التي هي مانعة عما يستوجبه العبد من القربى. (الجوهرة النيرة: ۱۷۵/۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ مراقي الفلاح": ص: ۱۸۱، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: امداديه ملتان.

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۸،۳۸۷، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ط: مير محمد كتب خانه كراچي/، ص: ۵۸۵،۵۸۳، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبه اتحاديه هرات افغانستان.

(۱) ومن الأعذار الخروج للغائط والبول وأداء الجمعة فإذا خرج لبول او غائط لا بأس بأن يدخل بيته ويرجع إلى المسجد كما فرغ من الوضوء ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وإن كان ساعة عند ابى حنيفة رحمه الله تعالى كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئٹه)

☐ الدر مع الرد: ۴۴۵/۲، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

☐ الجوهرة النيرة: ۱۷۶/۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) إذا كان داره بجنب المسجد فأخرج رأسه إلى داره لا يفسد اعتكافه لأن ذلك ليس بخروج الاترى أنه لو حلف لا يخرج من الدار ففعل ذلك لا يحنث في يمينه.

☐ وروي عن عائشة رضي الله عنها انها قالت: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج رأسه من المسجد فيغسل رأسه" وإن غسل رأسه في المسجد في إناء لا بأس به إذا لم يلوث =

سر پر تیل لگانا

معتکف اعتکاف کی حالت میں سر پر تیل لگا سکتا ہے۔(۱)

سر جھاڑنا

اگر معتکف واجب غسل کے لیے مسجد سے باہر نکلا اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد باہر سر جھاڑنے لگا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، قضا لازم ہوگی۔(۲)

سردی میں دھوپ لینے کے لیے باہر نکلنا

"گرمی سے بچنے کے لیے باہر نکلنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۳۴۹)

= المَسجد بالمَاءِ المُستعمَلِ فإن كان بحيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجدُ يُمنَعُ منه لِأنَّ تَنظيفَ المَسجدِ وَاجِبٌ ولو توَضَّأ في المَسجدِ في إناءٍ فهُوَ على هذا التَّفصيلِ. (بدائع الصنائع: ۱۱۵/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأمّا ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراجي)

▭ البحر الرائق: ۳۰۳/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي.

▭ ردالمحتار: ۴۴۵/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي.

(۱) وَلَا بَأسَ لِلمُعتَكِفِ أن يَبِيعَ وَيَشتَرِيَ وَيَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ وَيَلبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَيَدَّهِنَ وَيَأكُلَ وَيَشرَبَ بَعدَ غُرُوبِ الشَّمسِ إلى طُلُوعِ الفَجرِ. (بدائع الصنائع: ۱۱۶/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأمّا ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراجي)

▭ وَيَلبَسُ المُعتَكِفُ وَيَتَطَيَّبُ وَيَدَّهِنُ رَأسَهُ كَذَا فِي الخُلَاصَةِ. (الفتاوى الهندية: ۲۱۳/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأمّا محظوراته، ط: رشيدية كوئٹه)

▭ وَفِي "الظَّهِيرِيَّةِ": وَلِلمُعتَكِفِ أن يَأكُلَ وَيَشرَبَ بَعدَ المَغرِبِ وَيَتَحدَّثَ وَيَنامَ وَيَدَّهِنَ. (التاتارخانية: ۳۱۲/۲، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: قديمي كتب خانه كراجي)

(۲) وَمِنَ الأعذَارِ الخُرُوجُ لِلغَائِطِ وَالبَولِ وَأدَاءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ أو غَائِطٍ لا بَأسَ بأن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإن كَانَ سَاعَةً عِندَ أبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى كَذَا في المُحِيطِ. (الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأمّا مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه)

▭ الفتاوى التاتارخانية: ۳۱۳/۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كراجي.

▭ الجوهرة النيرة: ۱۷۶/۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراجي.

سر منڈانا

معتکف اعتکاف کی حالت میں مسجد کے اندر سر وغیرہ منڈا سکتا ہے اور حجامت بنا سکتا ہے، لیکن پوری احتیاط کے ساتھ کرے، تا کہ بال وغیرہ مسجد میں گرنے نہ پائے۔(۱)

سر منڈوانے کے لیے نکلنا

''بال بنوانے کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲۰۳)

سگریٹ

اگر معتکف بیڑی اور سگریٹ پینے کا عادی ہے، رات میں دس مرتبہ سے زیادہ بیڑی سگریٹ پیتا ہے تو ایسے آدمی کو اعتکاف کرنے سے پہلے بیڑی سگریٹ چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے، اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو تعداد اور مقدار کم کر دینا چاہیے، اور اگر ان تمام کوششوں کے باوجود بھی کچھ پینا پڑے تو جس وقت استنجا اور وضو کے لیے نکلے اس وقت بیڑی سگریٹ کی حاجت پوری کرے، خاص بیڑی، سگریٹ پینے کے لیے نہ نکلے ورنہ اعتکاف فاسد ہو جائے گا، (۲) مگر جب مجبور ہو جائے اور طبیعت خراب ہونے کا ڈر ہو تو اس کے لیے بھی نکل سکتا ہے کہ ایسی اضطراری حالت کے

(۱) سُئِلَ أبو حنيفة رحمة الله تعالى عن المعتكف إذا احتاج إلى الفصد أو الحجامة هل يخرج فقال: لا. (الفتاوى الهندية: ۵/ ۳۲۰، ۳۲۱، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة... إلخ، ط: رشيديه كوئته)

☜ وإن غسل رأسه في المسجد في إناء لا بأس به إذا لم يلوث المسجد بالماء المستعمل، فإن كان بحيث يتلوث المسجد يمنع منه، لأن تنظيف المسجد واجب. (بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۵، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف ومحظوراته، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

☜ ''بال بنوانے کے لیے نکلنا''/''حجامت بنوانا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں.

(۲) (''جنازہ آ گیا/ جنازہ تیار تھا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

وقت یہ طبعی ضرورت میں شمار ہوگا اور اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

''فتاویٰ رشیدیہ'' میں ہے:

''معتکف کو جائز ہے کہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد سے باہر جاکر حقہ پی کر اور کلی کر کے بُو زائل کر کے مسجد میں چلا آئے۔(۲)

سنت مؤکدہ کی تعریف

سنت مؤکدہ وہ فعل ہے، جس کو نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ کیا

---

(۱)(''حاجات طبعیہ'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)۔

(۲) (وإذا سكر المعتكف ليلا لم يفسد اعتكافه لأنه تناول محظور الدين لا محظور الاعتكاف كما لو أكل مال الغير كذا في فتاوى قاضي خان. (الفتاوى الهندية: ۲۱۳/۱، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأمامحظوراته،ط:رشيدية كوئته)

☜ (قال): ولا يفسد الاعتكاف سباب ولا جدال فإن حرمة هذه الأشياء ليس لأجل الاعتكاف ألا ترى أنه كان محرما قبل الاعتكاف ولا يفوت به ركن الاعتكاف وهو اللبث ولا شرطه وهو الصوم وكذلك إن سكر ليلا لما بينا أن حرمة السكر ليست لأجل الاعتكاف فلا يكون مؤثرا فيه. (المبسوط للسرخسي: ۱۳۰/۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت لبنان)

☜ ولا يفسد الاعتكاف سباب ولا جدال ولا سكر في الليل. (البحر الرائق: ۳۰۳/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي)

☜ ولو سكر ليلا لا يفسد اعتكافه خلافا للشافعي وأحمد وعند مالك السكر يمنع ابتداء الاعتكاف وبقاءه ولا يفسده سباب ولا جدال ولا كبيرة مما لا يفسد الصوم وعند مالك يفسده الكبائر دون الصوم في رواية وفي رواية لا تبطله كقول الجمهور. (حاشية الشلبي على تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ۲۳۱/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت)

☜ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۲۵/۱، كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف،ط:رشيدية كوئته.

☜ التاتارخانية: ۲۱۲/۲، كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط: قديمي كتب خانه كراچي.

☜ بدائع الصنائع: ۱۱۶/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل:وأما ركن الاعتكاف،ومحظوراته...الخ.ط:سعيد كراچي.

☜ خلاصة الفتاوى: ۲۶۸/۱، كتاب الصوم،الفصل السادس في الاعتكاف،جنس آخر،ط:مكتبه حبيبيه كوئته.

☜ الدر المختار: ۴۵۰/۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي. =

ہو، اور کسی عذر کے بغیر ترک نہ کیا ہو، اور ترک کرنے والے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نہ کی ہو، اس کا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے، یعنی عذر کے بغیر چھوڑنے والا اور اس کی عادت بنانے والا فاسق اور گنہ گار ہے اور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا، ہاں اگر کبھی چھوٹ جائے تو مضائقہ نہیں۔(۱)

سیڑھی

''چھت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۰۷)

= "فتاویٰ رشیدیہ"، ص: ۴۳۶، کتاب الصوم، اعتکاف کا بیان، [سوال: معتکف حقہ کہاں پیے؟]، ط: سعید کراچی]

(۱) (قوله: وسنة إلخ) اعلم أن المشروعات أربعة أقسام فرض وواجب وسنة ونفل فما كان فعله أولى من تركه مع منع الترك إن ثبت بدليل قطعي ففرض أو بظني فواجب وبلا منع الترك إن كان مما واظب عليه الرسول صلى الله عليه وسلم أو الخلفاء الراشدون من بعده فسنة وإلا فمندوب ونفل. والسنة نوعان: سنة الهدى وتركها يوجب إساءة وكراهية كالجماعة والأذان والإقامة ونحوها. وسنة الزوائد وتركها لا يوجب ذلك كسير النبي عليه الصلاة والسلام في لباسه وقيامه وقعوده. (ردالمحتار: ۱/۱۰۲، ۱۰۳، کتاب الطهارة، سنن الوضوء، مطلب في السنة و تعريفها، ط: سعيد كراچي)

ولما لم تكن من مكملات الدين وشعائره سميت سنة الزوائد بخلاف سنة الهدى وهي السنن المؤكدة القريبة من الواجب التي يضلل تاركها، لأن تركها استخفاف بالدين.

حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۶۴، ۶۵، کتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، ط: قديمي كتب خانه كراچي / ص: ۵۰، ۵۱، کتاب الطهارة، فصل في سنن الوضوء، ط: مكتبة اتحادية هرات افغانستان.

البحر الرائق: ۱/۱۷، کتاب الطهارة، سنن الوضوء، ط: سعيد كراچي]. [" المجموعة للقواعد الفقهية للمفتي عميم الاحسان": ص: ۲۰۱، الرسالة الرابعة: التعريفات الفقهية، ط: مكتبة البشرى كراتشي.

وفي الزيلعي في بحث حرمة الخيل: القريب من الحرام ما تعلق به محذور دون استحقاق العقوبة بالنار بل العتاب كترك السنة المؤكدة فإنه لا يتعلق به عقوبة النار ولكن يتعلق به الحرمان عن شفاعة النبي المختار صلى الله عليه وسلم لحديث من ترك سنتي لم ينل شفاعتي فترك السنة المؤكدة قريب من الحرام وليس بحرام اهـ. وفي "الشامية": (قوله: وفي الزيلعي إلخ) ... والمراد والله تعالى أعلم الشفاعة برفع الدرجات أو بعدم دخول النار لا الخروج منها أو حرمان مؤقت أو بتالي وقوعها. وبه اندفع ما أورد أنه ليس فوق مرتكب الكبيرة في الجرم وقد قال عليه الصلاة والسلام: "شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي" كما ذكره حسن جلبي في حواشي التلويح، وتمامه في حواشينا على المنار أنه يستحق ذلك فلا. (الدر مع الرد: ۶/۳۲۷، ۳۲۸، کتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد كراچي)

شرط

اعتکاف کی دو شرائط ہیں:

(۱) امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جس مسجد میں پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ہوتی ہے وہاں ٹھہرنا، باقی امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جماعت شرط نہیں، موجودہ دور میں ان کے قول پر فتویٰ دینے میں آسانی ہے۔

(۲) اعتکاف کی نیت کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنا۔(۱)

شرطیں

(۱) جس مسجد میں اعتکاف کیا جائے اس میں پانچوں وقت کی نماز باجماعت ہوتی ہو۔

---

(۱) (هُوَ لُغَةً: اللُّبْثُ وَشَرْعًا: (لُبْثٌ) بِفَتْحِ اللَّامِ وَتُضَمُّ الْمُكْثُ (ذَكَرٍ) وَلَوْ مُمَيِّزًا فِي (مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ) هُوَ مَا لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ أُدِّيَتْ فِيهِ الْخَمْسُ أَوْ لَا . وَعَنِ الْإِمَامِ اشْتِرَاطُ أَدَاءِ الْخَمْسِ فِيهِ وَصَحَّحَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَا لَا يَصِحُّ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ وَصَحَّحَهُ السُّرُوجِيُّ وَأَمَّا الْجَامِعُ فَيَصِحُّ فِيهِ مُطْلَقًا اتِّفَاقًا ... (بِنِيَّةٍ) فَاللُّبْثُ: هُوَ الرُّكْنُ وَالْكَوْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَالنِّيَّةُ مِنْ مُسْلِمٍ عَاقِلٍ طَاهِرٍ مِنْ جَنَابَةٍ وَحَيْضٍ وَنِفَاسٍ شَرْطَانِ . وفي "الشامية": (قَوْلُهُ: وَصَحَّحَهُ السُّرُوجِيُّ) وَهُوَ اخْتِيَارُ الطَّحَاوِيِّ قَالَ الْخَيْرُ الرَّمْلِيُّ: وَهُوَ أَيْسَرُ خُصُوصًا فِي زَمَانِنَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُعَوَّلَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ. (الدرمع الرد: (۲/ ۴۴۰، ۴۴۱) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

☐ البحر الرائق: (۲/ ۲۹۹، ـ ۳۰۱) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

☐ الفتاوی الهندية: (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما شروطه، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنا، پس اعتکاف کی نیت کے بغیر ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے۔ اور نیت صحیح ہونے کے لیے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے، لہٰذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آ گیا۔

(۳) حیض اور نفاس (ماہواری اور زچگی کے خون) سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت (ناپاکی) سے پاک ہونا۔

بالغ ہونا یا مرد ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں، نابالغ مگر سمجھ دار اور عورت کا اعتکاف درست ہے، البتہ عورت گھر میں اعتکاف کرے گی، مسجد میں نہیں۔ (۱)

شرعی مسجد

شرعی مسجد یا مسجد کی حدود وہ ہے جہاں جماعت ہوتی ہے اور جنبی کا رہنا اور آنا جانا منع اور ناجائز ہے، عموماً اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ (۱) اندر کا چھت والا حصہ (۲) باہر کا دالان برآمدہ (۳) باہر کا صحن جس پر چھت نہیں ہے۔ عام طور پر گرمی کے موسم میں اس میں جماعت ہوتی ہے اور چھت نہ ہونے کی وجہ سے وہ حصہ مسجد سے باہر نہیں ہوتا، یہ تینوں حصے عین مسجد ہیں۔ ان تینوں حصوں میں معتکف کے لیے آنا جانا اور بیٹھنا جائز ہے۔ (۲)

(۱) وَشَرعًا اللُّبثُ في المَسجِدِ مع نِيَّتِهِ فالرُّكنُ هو اللُّبثُ وَالكونُ في المَسجِدِ وَالنِّيَّةُ شَرطانِ لِلصِّحَّةِ وَأمَّا الصَّومُ فَيأتي وَمِنها الإسلامُ وَالعَقلُ وَالطَّهارةُ عن الجَنابَةِ وَالحَيضِ وَالنِّفاسِ وَأمَّا البُلوغُ فَلَيسَ بِشَرطٍ حتى يَصِحَّ اعتِكافُ الصَّبيِّ العاقِلِ كَالصَّومِ وَكَذا الذُّكورَةُ وَالحُرِّيَّةُ فَيَصِحُّ من المَرأةِ وَالعَبدِ بِإذنِ الزَّوجِ وَالمَولى... (قَولُهُ وَالمَرأةُ تَعتَكِفُ في مَسجِدِ بَيتِها) يُريدُ بِهِ المَوضِعَ المُعَدَّ لِلصَّلاةِ لِأنَّهُ أستَرُ لَها. (البحر الرائق: ۲/۲۹۹–۳۰۱، کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی)

☜ الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئته.

☜ بدائع الصنائع: ۲/۱۰۸، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصلٌ: وَأمَّا شَرائِطُ صِحَّتِهِ، ط: سعید کراچی.

(۲) (مَا يُعتَبَرُ مِنَ المَسجِدِ وَمَا لا يُعتَبَرُ): اتَّفَقَ الفُقَهاءُ على أنَّ المُرادَ بِالمَسجِدِ الَّذي =

شغب

"شور" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲٦۸)

شور

اعتکاف کے دوران شور وشغب کرنا مکروہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے ورنہ ثواب کی بجائے الٹا گناہ ہوگا۔(۱)

= يَصِحُّ فِيهِ الاعتِكَافُ مَا كَانَ بِنَاءُهُ مُعَدًّا لِلصَّلَاةِ فِيهِ. أَمَّا رَحبَةُ المَسجِدِ، وَهِيَ سَاحَةُ الَّتِي زِيدَت بِالقُربِ مِنَ المَسجِدِ لِتَوسِيعِهِ وَكَانَت مُحَجَّرًا عَلَيهَا فَالَّذِي يُفهَمُ مِن كَلَامِ الحَنَفِيَّةِ وَالمَالِكِيَّةِ وَالحَنَابِلَةِ فِي الصَّحِيحِ مِنَ المَذهَبِ أَنَّهَا لَيسَت مِنَ المَسجِدِ، وَمُقَابِلُ الصَّحِيحِ عِندَهُم أَنَّهَا مِنَ المَسجِدِ وَجَمَعَ أَبُو يَعلَى بَينَ الرِّوَايَتَينِ بِأَنَّ الرَّحبَةَ المَحُوطَةَ وَعَلَيهَا بَابٌ هِيَ مِنَ المَسجِدِ. وَذَهَبَ الشَّافِعِيَّةُ إِلَى أَنَّ رَحبَةَ المَسجِدِ مِنَ المَسجِدِ فَلَوِ اعتَكَفَ فِيهَا صَحَّ اعتِكَافُهُ وَأَمَّا سَطحُ المَسجِدِ فَقَد قَالَ ابنُ قُدَامَةَ: يَجُوزُ لِلمُعتَكِفِ صُعُودُ سَطحِ المَسجِدِ وَلَا نَعلَمُ فِيهِ خِلَافًا. أَمَّا المَنَارَةُ فَإِن كَانَت فِي المَسجِدِ أَو بَابُهَا فِيهِ فَهِيَ مِنَ المَسجِدِ عِندَ الحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالحَنَابِلَةِ. وَإِن كَانَ بَابُهَا خَارِجَ المَسجِدِ أَو فِي رَحبَةٍ فَهِيَ مِنهُ وَيَصِحُّ فِيهَا الاعتِكَافُ عِندَ الشَّافِعِيَّةِ. وَإِن كَانَ بَابُهَا خَارِجَ المَسجِدِ فَيَجُوزُ أَذَانُ المُعتَكِفِ فِيهَا سَوَاءٌ أَكَانَ مُؤَذِّنًا أَم غَيرَهُ عِندَ الحَنَفِيَّةِ. وَأَمَّا عِندَ الشَّافِعِيَّةِ فَقَد فَرَّقُوا بَينَ المُؤَذِّنِ الرَّاتِبِ وَغَيرِهِ فَيَجُوزُ لِلرَّاتِبِ الأَذَانُ فِيهَا وَهُوَ مُعتَكِفٌ دُونَ غَيرِهِ قَالَ النَّوَوِيُّ: وَهُوَ الأَصَحُّ. (الموسوعة الفقهية الكويتية: (۵/۲۲۳،۲۲۴)، ط: صادر عن: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت)

☜ قال الشيخ المفتي عزيز الرحمن: "مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لئے جائز نہیں کہ اس سے تجاوز کرے، اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا"۔ (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: (٦/۳۱۳،۳۱۲) کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل، سوال: ۲۸۸: اکیسویں شب میں اعتکاف میں بیٹھے تو کیا حکم ہے؟)، ط: دار الاشاعت کراچی)

(۱) يجتنب المعتكف كل مالا يعنيه من الأقوال والأفعال ولا يكثر الكلام، لأن من كثر كلامه كثر سقطه وفي الحديث: من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه. ويجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلك مكروه في غير الاعتكاف ففيه أولى ولا يبطل الاعتكاف بشيء من ذلك، لأنه لما لم يبطل بمباح الكلام لم يبطل بمحظور. (الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ: ۲/٦۳۰، الباب الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتكاف، المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط: الحقانية پشاور) =

شہادت دینے کے لیے نکلنا

اگر معتکف شہادت دینے کے لیے مسجد سے باہر نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔(۱)

شہوت انگیز حرکت

اعتکاف کی حالت میں شہوت انگیز حرکتوں کاارتکاب کرناحرام ہے،ہاں اگر صرف خیال کرنے یادیکھنے سے یااحتلام میں انزال ہوجائے تو اعتکاف باطل نہ ہوگا،خواہ ایسا ہونااس کی عادت ہو یانہ ہو۔(۲)

= المبسوط للسرخسی: ۳/ ۱۲۰، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:دار الکتب العلمیةبیروت لبنان.

البحر الرائق: ۲/ ۳۰۳، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:سعید کراچی.

(۱) ولا یخرج منه إلا لحاجة شرعیة أو طبیعیة)(أو)حاجة(ضروریة کانهدام المسجد)وأداء شهادة تعینت علیه(و)إخراج ظالم کرها وتفرق أهله)لفوات ما هو المقصود منه (وخوف علی نفسه أو متاعه من المکابرین فیدخل مسجدا من ساعته) یرید أن لا یکون خروجه إلا لیعتکف فی غیره ولا یشتغل إلا بالذهاب إلی المسجد الآخر (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر(فسد الواجب)ولا إثم به؛ ... وقالا : ان خرج أکثر الیوم فسد و الا فلا. (مراقی الفلاح:(ص: ۱۷۹) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:امدادیة ملتان)

حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص: ۳۸۳، ۳۸۴) کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:میرمحمد کتب خانه کراچی/(ص : ۵۷۹، ۵۸۰)باب الاعتکاف، کتاب الصوم،ط:مکتبه انصاریة هرات افغانستان.

الدرمع الرد:(۲/ ۴۴۷،۴۴۸) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط سعید کراچی.

(وَأَمَّا مُفْسِدَاتُهُ فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِنْ الْمَسْجِدِ)وَلَوْ خَرَجَ لِجِنَازَةٍ يَفْسُدُ اعْتِكَافُهُ وَكَذَا لِصَلَاتِهَا وَلَوْ تَعَيَّنَتْ عَلَيْهِ أَوْ لِإِنْجَاءِ الْغَرِيقِ أَوْ الْحَرِيقِ أَوْ الْجِهَادِ إذَا كَانَ النَّفِيرُ عَامًّا أَوْ لِأَدَاءِ الشَّهَادَةِ هَكَذَا فِي "التَّبْيِينِ". وَكَذَا إذَا خَرَجَ سَاعَةً بِعُذْرِ الْمَرَضِ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ هَكَذَا فِي "الظَّهِيرِيَّةِ". (الفتاوی الهندیة:(۱/ ۲۱۲) کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وأما مفسداته،ط:رشیدیه کوئٹه)

(۲) (أما مفسدات الاعتکاف)منها : الجماع عمدا ولو بدون إنزال سواء کان باللیل أو النهار باتفاق . أما دواعی الجماع من تقبیل بشهوة ومباشرة ونحوها فإنها لا تفسد الاعتکاف إلا بالإنزال باتفاق للائمة ولکن یحرم علی المعتکف ان یفعل تلک الدواعی بشهوة و لا یفسده إنزال المنی بالفکر =

شیخ کے ساتھ اعتکاف

''اجتماعی اعتکاف'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۷۱)

شیخ کے ساتھ ایک ماہ کا اعتکاف کرنا

''ایک ماہ کا اعتکاف'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۲۷)

شیعہ

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے، شیعہ مسلمان نہیں ہیں اس لیے ان کا اعتکاف درست نہیں۔(۱)

= أو نظر أو احتلام سواء كان ذلك عادة له أو لا عند الحنفية والحنابلة. (كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۳۹۳، ۳۹۵، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة)

البحر الرائق: ۲/۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى.

الدر مع الرد: ۲/۴۵۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى.

(ومنها الجماع ودواعيه) فيحرم على المعتكف الجماع ودواعيه نحو المباشرة والتقبيل واللمس والمعانقة والجماع فيما دون الفرج والليل والنهار في ذلك سواء والجماع عامداً أو ناسياً ليلاً أو نهاراً يفسد الاعتكاف أنزل أو لم ينزل وما سواه يفسد إذا أنزل وإن لم ينزل لا يفسد هكذا في البدائع. ولو أمنى بالتفكر والنظر لا يفسد اعتكافه كذا في التبيين. (الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه)

(۱) (وأما شروطه... ومنها الاسلام،...) لأن الكافر ليس من أهل العبادة. (الهندية: ۱/۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه)

بدائع الصنائع: ۲/۱۰۸، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وأما شرائط صحته، ط: سعيد كراچى.

بحر الرائق: ۲/۲۹۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى.

ص

صابن

☆......معتکف اپنے ساتھ مسجد میں صابن رکھ سکتا ہے۔(۱)

☆......وضو خانہ پر بیٹھ کر صابن سے ہاتھ منہ دھونے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔(۲)

صابن سے ہاتھ دھونا

''منجن'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۴۰۵)

صحن

مسجد کا صحن مسجد کے حکم میں ہے اس لیے معتکف کے لیے صحن میں آنا اس میں نماز پڑھنا، بیٹھ کر ذکر اذکار کرنا درست ہے اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۳)

مزید مسجد کی حدود کے عنوان کے تحت دیکھیں!

---

(۱)مزید''سامان ساتھ رکھنا''عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲)(ولا یخرج منہ)أی من معتکفہ،...(إلا لحاجۃ شرعیۃ)... (أو)حاجۃ(طبیعیۃ) (فإن خرج ساعۃ بلا عذر) معتبر(فسد الواجب) . (مراقی الفلاح: (ص:۱۷۹)کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط:امدادیۃ ملتان)

✍ فلایخرج المعتکف من معتکفہ لیلا ولانہارا الابعذر،وإن خرج من غیر عذر ساعۃ فسد اعتکافہ)...(وَمِن الأعذارِ الخُرُوجُ لِلغَائِطِ وَالبَولِ وَأَدَاءِ الجُمُعَۃِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غَائِطٍ لا بَأسَ بأن یَدخُلَ بَیتَہُ وَیَرجِعَ إلَی المَسجِدِ کما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلَو مَکَثَ فی بَیتِہِ فَسَدَ اعتِکَافُہُ وَإِن کَانَ سَاعَۃً عِندَ أبی حَنِیفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالَی کَذَا فی" المُحِیطِ".(الفتاوی الھندیۃ:(۱/۲۱۲)کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، وأما مفسداتہ، ط:رشیدیۃ کوئٹہ)

✍ الدرالمختار:(۲/۴۴۷)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی.

(۳)(قال الشیخ المفتی عزیز الرحمٰن": ''مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی =

صلوٰۃ الاوابین

جڑ...... عام طور پر مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل ادا کی جاتی ہے ان کو "صلوٰۃ الاوابین" کہتے ہیں، یہ کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں، اور بہتر یہ ہے کہ مغرب کی دو سنت موکدہ کے علاوہ چھ رکعتیں پڑھی جائیں، تاہم اگر وقت کم ہے تو سنت موکدہ کے بعد دو دو کر کے مزید چار رکعات پڑھ لی جائیں تب بھی ان شاء اللہ اوابین کی نماز کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔(۱)

جڑ...... حدیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مغرب کی نماز کے

= شرعی مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لئے جائز نہیں کہ اس سے تجاوز کرے، اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا"۔
(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۶/۵۱۲،۵۱۳، کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل، سوال: ۱۸۸: ستائیسویں شب میں اعتکاف میں بیٹھنے تو کیا حکم ہے؟]، ط: دارالاشاعت کراچی)
نیز "فنائے مسجد" "شرعی مسجد" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۱) قال رحمہ اللہ۔ والست بعد المغرب لما روی عن ابن عمر أنه عليه الصلاة والسلام قال: "من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلا قوله تعالى " فانه كان للأوابين غفورا" تبيين الحقائق ١/٢٣٠، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد، هندية ١/١١٢ الباب التاسع في النوافل ط: رشيدية، بدائع الصنائع: ١/٦٣٨، كتاب الصلوة، فصل في صلوة المسنونة، ط: دار احياء التراث العربي. ١/٢٩٥، ط: سعيد (و ست بعد المغرب) ليكتب من الاوابين (بتسليمة) او ثنتين او ثلاث والاول ادوم واشق وهل تحسب المؤكدة من المستحب ويؤدى الكل بتسليمة واحدة، اختار الكمال، الدر مع الرد ٢/١٣ (قوله وهل تحسب المؤكدة) اى في الاربع بعد الظهر وبعد العشاء والست بعد المغرب (قوله اختار الكمال) نعم ذكر الكمال في فتح القدير انه وقع اختلاف بين اهل عصره في ان الاربع المستحبة هل هي اربع مستقلة غير ركعتي الراتبة او اربع بهما؟ وعلى الثاني هل تؤدى معهما بتسليمة واحدة اولا فقال جماعة لا واختار هو انه اذا صلى اربعا بتسليمة او تسليمتين وقع عن السنة والمندوب، وحقق ذلك بما لا مزيد عليه واقره في شرح المنية والبحر والنهر شامي ٢/١٣ باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد.

بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی"۔(۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ "جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادے گا"۔(۲)

علمائے کرام اور بزرگان دین اس نماز کو بڑے اہتمام سے پڑھتے تھے، ہم سب کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

☆......اوابین کی نماز مستحب ہے۔(۳)

صلوٰۃ التسبیح

☆......"صلوٰۃ التسبیح" کی نماز مستحب ہے،(۱) اور اس کا ایک خاص طریقہ

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینھن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنہ (جامع الترمذی ۱/۹۸، ابواب الصلوۃ، باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب ابن ماجہ ص/۸۱، باب ما جاء فی الست الرکعات بعد المغرب ط: قدیمی.

(۲) عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ، ترمذی: ۱/۹۸، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، ط: قدیمی کراچی. سنن ابن ماجہ، ص: ۹۸، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ بین المغرب والعشاء، ط: قدیمی کراچی.

(۳) (قولہ وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدھا والست بعد المغرب)... واما الستۃ بعد المغرب فلما روی ابن عمر رضی اللہ عنھما انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب ست رکعات کتب من الاوابین وتلا قولہ تعالیٰ فانہ کان للاوابین غفورا، البحر: ۲/۵۰، باب الوتر والنوافل، سعید کراچی، بدائع الصنائع/۲۸۵، فصل فی الصلاۃ المسنونۃ، ط: سعید کراچی.

(۱) ونص علی استحبابھا من الشافعیۃ ابو حامد والمحاملی والجوینی وابنہ امام الحرمین والغزالی القاضی حسین والبغوی والمتولی وزاھر بن احمد السرخسی والرویانی وغیرھم ومن الحنفیۃ صاحب القنیۃ وصاحب الحاوی القدسی وصاحب الحلیۃ وصاحب البحر وغیرھم=

ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سکھایا تھا، اور یہ فرمایا تھا کہ اس نماز کو پڑھنے سے اگلے، پچھلے، نئے پرانے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی استطاعت نہیں تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں ورنہ تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ (ترمذی)(۱)

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر تمہارے گناہ "عالج" کی ریت کے برابر ہوں تب بھی اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرما دیں گے"۔ "عالج" ایک جگہ کا نام ہے جو ریتیلے علاقے میں واقع تھی جہاں ریت بہت ہوتی تھی۔ (۲)

☆...... بزرگان دین اور اولیاء کرام اس نماز کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

= (معارف السنن ۱/۲۸۶ باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح ط: دار التصنیف بنوری ٹاون.

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس یاعم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلی یارسول الله قال یاعم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وسورة فاذا انقضت القراءة فقل: الله اکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشر مرة قبل ان ترکع ثم ارکع فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا ثم اسجد فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا ثم اسجد، فقلها عشرا ثم ارفع راسک فقلها عشرا قبل ان تقوم فذالک خمس و سبعون فی کل رکعة وهی ثلاث مائة فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرها الله لک قال یا رسول الله ومن یستطیع أن یقولها فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولها فی یوم فقلها فی جمعة فان لم تستطع ان تقولها فی جمعة فقلها فی شهر فلم یزل یقول له حتی قال فقلها فی سنة ،جامع الترمذی ۱/۱۰۹ ابواب الوتر باب ماجاء فی صلوة التسبیح : ط:قدیمی، ردالمحتار ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح : ط:سعید،سنن ابی داود ص۹۹.ط:قدیمی، باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح.،ط: قدیمی کراچی.

(۲) عالج ....واسم موضع به رمل کثیر معارف السنن باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح: ۴/۲۹۳، ط: دار التصنیف بنوری ٹاون.

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جیسے عظیم محدث روزانہ ظہر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان یہ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی داودؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت میں جانا چاہے وہ ''صلوٰۃ التسبیح'' کا اہتمام کرے۔

حضرت ابوعثمان خیریؒ فرماتے ہیں کہ ''مصیبتوں اور غموں سے نجات کے لئے میں نے صلوٰۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا''۔

☆.....بعض محققین کا قول ہے کہ اس قدر فضیلت معلوم ہو جانے کے بعد پھر بھی اگر کوئی شخص اس نماز کو نہ پڑھے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین کی کوئی عزت نہیں کرتا۔(۱)

☆.....حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت بھی آپ کو یاد ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں، الھکم التکاثر، والعصر، قل یاأیھاالکفرون، اور ''قل ھو الله احد''۔(۲)

---

(۱) قال البیھقی کان عبد اللہ ابن المبارک یصلیھا وتداولھا الصالحون بعضھم عن بعض...... فکان یصلیھا بالظھر بین الا ذان والاقامۃ وقال عبد العزیز بن ابی داود. وھو الد م من ابن المبارک من أرادالجنۃ فعلیہ بصلاۃ التسبیح وقال ابو عثمان الحیری الزاھد :مارأیت للشدائد والغموم مثل صلاۃ التسبیح ....وقال بعض المحققین: بعظیم فضلھا لا یترکھا الا متھاون بالدین معارف السنن ج۴/۲۸۶،باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح ط: دار التصنیف بنوری ٹاون، رد المحتار ج۲ ص۲۷/، کتاب الصلاۃ،باب الوتر والنوافل ... مطلب فی صلاۃالتسبیح ط:سعید کراچی.

(۲) قیل لا بن عباس :ھل تعلم لھذہ الصلوۃ سورۃ قال التکاثر والعصر والکافرون والاخلاص.رد المحتار: ۲۷/۲، کتاب الصلاۃ .باب الوتر والنوافل ط:سعید. معارف السنن: ۲۹۱/۴ ، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح ط:دار التصنیف بنوری ٹا ون ھندیۃ ۱۱۲/۱ کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل،ط:رشیدیۃ.

☆.....نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے پڑھے باقی تمام ارکان عام نمازوں کی طرح ہیں، البتہ اس نماز کے دوران ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَاالٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ'' اگر اس کے ساتھ ''وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِـاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ'' بھی ملالے تو اور بھی اچھا ہے۔(۱)

طریقہ یہ ہے:

۱.....نیت: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ رہا ہوں ''اللہ اکبر'' پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور حسب معمول ثناء پڑھے، ثناء یہ ہے ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُکَ'' پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَاالٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ'' پھر اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے،(۲) پھر مذکورہ بالا تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر

(۱) وهي اربع بتسليمة او تسليمتين يقول فيها ثلثمائة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وفي رواية زيادة "ولا حول ولا قوة الا بالله" يقول ذلك في كل ركعة خمسة وسبعين مرة، رد المحتار: ۲۷/۲، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۱۳/۱، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئته.

(۲) .....سألت عبد الله بن المبارك عن الصلوة التي يسبح فيها قال يكبر ثم يقول سبحانك اللّهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك ثم يقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يتعوذ ويقرأ بسم الله الرحمن الرحيم وفاتحة الكتاب وسورة ثم يقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ثم يركع فيقولها عشراً ثم يرفع رأسه فيقولها عشراً ثم يسجد فيقولها عشراً ثم يرفع رأسه ويقولها عشراً ثم يسجد الثانية فيقولها عشراً يصلي اربع ركعات على هذا فذلك خمس وسبعون تسبيحة في كل ركعة يبدأ في كل ركعة بخمس عشرة تسبيحة ثم يقرأ ثم يسبح عشراً فان صلى ليلا فاحب الى ان يسلم في كل ركعتين وان صلى نهارا فان شاء سلم وان شاء لم يسلم. ترمذى: ۱۰۹/۱، ابواب الوتر، باب ماجاء في صلاة التسبيح، ط: قديمى.

"اللہ اکبر" کہہ کر رکوع میں جائے۔

۲......رکوع میں جانے کے بعد حسب معمول تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" پڑھے پھر دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیح پڑھے اس کے بعد رکوع سے اٹھے۔

۳......رکوع سے اٹھتے ہوئے پہلے حسب معمول "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے اور کھڑا ہو کر "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہے پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۴......پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور پہلے حسب معمول "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے اس کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھے۔

۵......سجدے سے اٹھ کر بیٹھے، اور بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے، پھر "اللہ اکبر" کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے۔

۶......دوسرے سجدے میں جا کر حسب معمول پہلے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے، پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۷......پھر اس کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔

اس طرح ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیحات پڑھی گئیں اسی طرح باقی تین رکعتیں بھی پڑھ لے۔ یوں چار رکعتوں میں کل تین سو تسبیحات ہو جائیں گی۔

پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع اور قومے میں اور دونوں سجدوں اور ان کے درمیان میں دس دس دفعہ اسی تسبیح کو پڑھے۔

☆......حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ایک اور طریقہ بھی ثابت ہے۔
وہ طریقہ یہ ہے کہ ''نیت باندھنے کے بعد ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، اور دوسری سورت کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے انہی تسبیحات کو پندرہ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے تک دس دس مرتبہ پڑھتا رہے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر بھی دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر اس کے بعد ''اللہ اکبر'' کہہ کر سیدھے کھڑے ہوجائے''۔ دوسری اور چوتھی رکعات میں التحیات کے بعد اسی تسبیح کو دس دفعہ پڑھے۔(۱)
علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں طریقوں سے صلوٰۃ التسبیح پڑھنی چاہئے،

---

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلیٰ یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب و سورۃ، فاذا انقضت القراءۃ فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشرۃ مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشراً ثم اسجد فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس و سبعون فی کل رکعۃ وھی ثلاث مائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک، ترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح، ط: قدیمی شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ التسبیح، ط: سعید کراچی. حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی قال ابو وھب قال سالت عبداللہ بن المبارک عن الصلوۃ التی یسبح فیھا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولھا عشرا ثم یرفع راسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشرا ثم یرفع راسہ ویقولھا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھذا فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فان صلی لیلا فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نھارا فان شاء سلم وان شاء لم یسلم ،جامع الترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح، ط: قدیمی.

کبھی پہلے طریقے سے کبھی دوسرے طریقے سے۔(۱)

☆...... چونکہ صلوٰۃ التسبیح میں تسبیحات ایک خاص عدد کے لحاظ سے پڑھی جاتی ہیں اس لئے تسبیحوں کو گننے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر گنتی کی طرف خیال رہے گا تو خشوع وخضوع میں خلل آئے گا، اس لئے اگر تسبیحات کی تعداد خود بخود یاد رہتی ہے تو انگلیوں پر نہ گنے لیکن اگر کسی کو بھول ہو جاتی ہے تو انگلیوں پر گننا جائز ہے۔(۲)

اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تسبیح ایک دفعہ پڑھ لے تو اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو دبادے پھر دوسری کو، اسی طرح تیسری کو چوتھی اور پانچویں کو، جب چھٹا عدد پورا ہو جائے تو دوسرے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں یکے بعد دیگرے اسی طرح دبائے، اس طرح پورے دس عدد ہو جائیں گے اور اگر پندرہ مرتبہ پڑھنا ہے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں ڈھیلی کر کے پھر دبادے، پندرہ عدد پورے ہو جائیں گے، انگلیوں کے پوروں پر نہ گننا چاہیئے۔

(۱) فبعد الثناء خمسة عشر ثم بعد القراءة وفي ركوعه والرفع منه وكل من السجدتين وفي الجلسة بينهما عشرا عشرا بعد تسبيح الركوع والسجود وهذه الكيفية هي التي رواها الترمذي في جامعه عن عبد الله ابن المبارك احد اصحاب ابي حنيفة الذي شاركه في العلم والزهد والورع وعليها اقتصر في القنية. وقال انها المختار من الروايتين والرواية الثانية: ان يقتصر في القيام على خمسة عشر مرة بعد القراءة، والعشرة الباقية ياتي بها بعد الرفع من السجدة الثانية؛ واقتصر عليها في الحاوي القدسي والحلية والبحر. وحديثها اشهر الكن قال في شرح المنية؛ ان الصفة التي ذكرها ابن المبارك هي التي ذكرها في مختصر القدوري وهي الموافقة لمذهبنا لعدم الاحتياج فيها الى جلسة الاستراحة اذهي مكروهة عندنا. قلت: ولعله اختارها في القنية لهذا، لكن علمت ان ثبوت حديثها يثبتها وان كان فيها ذلك فالذي ينبغي فعل هذه مرة وهذه مرة شامي: ۲۷/۲، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح: ط سعيد كراچي.

(۲) وفي القنية لا يعد التسبيحات بالاصابع ان قدر أن يحفظ بالقلب والا يغمز الاصابع. ردالمحتار: ۲۸/۲ باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح، ط: سعيد تبيين الحقائق، ۱۵/۱، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها: ط: سعيد، البحر ۵۱/۲ كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته: و ۲۹/۲ (قوله وعد الاى والتسبيح) ط: سعيد كراچي.

☆......اگر کوئی شخص صرف اپنے خیال میں عدد یاد رکھ سکے، بشرطیکہ پورا خیال اسی طرف نہ ہو جائے تو اور بھی بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضاء کر لے، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر پوری ہو جائیں گی، البتہ بہتر یہ ہے کہ رکوع کی بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضاء نہ کرے بلکہ سجدے میں جا کر قضاء کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضاء نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں قضا کرے۔(۲)

(۱) ومراعاة سنة التسبيح ممكنة أيضا بان يحفظ بقلبه ويضم الانامل في موضعها، لأن المكروه هو العد بالأصابع وبسبحة يمسكها بيده دون الغمز بها والحفظ بقلبه، تبيين الحقائق: ۱/۱۶۵ باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد، البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها ۲/۱۵۱ ط رشيدية: و۲/۲۹ ط سعيد، شامي ۲/۲۸ مطلب في صلاة التسبيح، ط سعيد.

(۲) قلت: واستفيد انه ليس له الرجوع الى المحل الذى سها فيه وهو ظاهر، وينبغى كما قال بعض الشافعية ان يأتي بما ترك فيما يليه ان كان غير قصير فتسبيح الاعتدال يأتي به في السجود، اما تسبيح الركوع فيأتي به في السجود ايضا لا في الاعتدال لانه قصير، قلت: وكذا تسبيح السجدة الاولى يأتي به في الثانية لا في الجلسة لان تطويلها غير مشروع عندنا (رد المحتار ج ۲ ص ۲۷، باب الوتر والنوافل: مطلب في صلاة التسبيح ط: سعيد.

ط

طاقچہ

''دیوار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲٤٥)

طلاق

☆......طلاق سے اللہ ناراض ہوتا ہے(۱)اور شیطان خوش ہوتا ہے،(۲) دو خاندانوں کے درمیان دشمنی اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے، غیبت، برائی اور الزام تراشی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اور بچے ماں باپ میں سے کسی ایک کے پیار و محبت

---

(۱) عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : أَبغَضُ الحَلالِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الطَّلاقُ. (سنن أبي داود: ۱/۳۰۳، كتاب الطلاق، باب في كراهية الطلاق، ط: حقانيه ملتان)

☜ سنن ابن ماجه: ص: ۱۳۵ ، ابواب الطلاق، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

☜ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال : ۹/۶۶۱ ، رقم الأحاديث: ۲۷۸۷۰ ، ۲۷۸۷۱ ، ۲۷۸۷۲ كتاب الطلاق من قسم الأقوال ، الفصل الثاني: في الترهيب عن الطلاق، ط: مؤسسة الرسالة بيروت.

☜ مشكوة المصابيح: ۲/۲۸۳ ، كتاب النكاح، باب الخلع والطلاق، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

(۲) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيبٍ مُحَمَّدُ بنُ العَلاءِ وَإِسحٰقُ بنُ إِبرَاهِيمَ وَاللَّفظُ لِأَبِي كُرَيبٍ قَالا أَخبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الأَعمَشُ عَن أَبِي سُفيَانَ عَن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبلِيسَ يَضَعُ عَرشَهُ عَلَى المَاءِ ثُمَّ يَبعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدنَاهُم مِنهُ مَنزِلَةً أَعظَمُهُم فِتنَةً يَجِيءُ أَحَدُهُم فَيَقُولُ فَعَلتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعتَ شَيئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُم فَيَقُولُ مَا تَرَكتُهُ حَتّٰى فَرَّقتُ بَينَهُ وَبَينَ امرَأَتِهِ قَالَ فَيُدنِيهِ مِنهُ وَيَقُولُ نِعمَ أَنتَ "قَالَ الأَعمَشُ أُرَاهُ قَالَ فَيَلتَزِمُهُ. (صحيح مسلم: ۲/۳۷۶، كتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب تحريش الشيطن وبعثه سراياه لفتنة الناس ...الخ، ط: قديمي كتب خانه كراچي) ¤

سے محروم ہو جاتے ہیں، اس لیے اس ناپسندیدہ کام سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے، تاہم اگر شدید مجبوری ہو اور صلح صفائی اور نباہ کی کوئی صورت نہ ہو تو سنت کے مطابق ایک ایک طلاق دینا گناہ نہیں ہوگا، اور معتکف بھی ضرورت ہو تو اعتکاف کی حالت میں طلاق دے سکتا ہے، اور "طلاق نامہ" بھی لکھ سکتا ہے اور لکھوا بھی سکتا ہے۔(۱)

☆......ایک ساتھ تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں اور سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے گناہ بھی ہوتا ہے اس لیے ہر ایسی پاکی میں ایک ایک طلاق دے، جس میں ہمبستری نہ کی ہو۔

= مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۲۸۳، کتاب النکاح، باب الخلع والطلاق، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: ۹/۶۶۲ برقم الحدیث: ۲۷۸۷۷، کتاب الطلاق من قسم الأقوال، الفصل الثانی: فی الترهیب عن الطلاق، ط: مؤسسة الرسالة بیروت.

(۱) قال: الطلاق علی ثلاثة أوجه حسن وأحسن وبدعی فالأحسن أن یطلق الرجل امرأته تطلیقة واحدة فی طهر لم یجامعها فیه ویترکها حتی تنقضی عدتها) لأن الصحابة رضی الله عنهم کانوا یستحبون أن لا یزیدوا فی الطلاق علی واحدة حتی تنقضی العدة فإن هذا أفضل عندهم من أن یطلقها الرجل ثلاثا عند کل طهر واحدة ولأنه أبعد من الندامة وأقل ضررا بالمرأة ولا خلاف لأحد فی الکراهة .(والحسن هو طلاق السنة وهو أن یطلق المدخول بها ثلاثا فی ثلاثة أطهار) وقال مالک رحمه الله إنه بدعة ولا یباح إلا واحدة لأن الأصل فی الطلاق هو الحظر والإباحة لحاجة الخلاص وقد اندفعت بالواحدة، ولنا قوله علیه الصلاة والسلام فی حدیث ابن عمر رضی الله عنهما: "إن من السنة أن یستقبل الطهر استقبالا فیطلقها لکل قرء تطلیقة" . وطلاق البدعة أن یطلقها ثلاثا بکلمة واحدة أو ثلاثا فی طهر واحد فإذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا).

(الهدایة: ۲/۳۵۵،۳۵۴،۳۵۵، کتاب الطلاق، باب طلاق السنة، ط: رحمانیة لاهور)

البحر الرائق: ۳/۲۳۶، ۲۳۷، کتاب الطلاق، ط: سعید کراچی.

الدر مع الرد: ۳/۲۲۷، – ۲۳۳، کتاب الطلاق مطلب طلاق الدور، ط: سعید کراچی. =

طلاق ہو جائے

اگر عورت کو اعتکاف کی حالت میں طلاق دیدی گئی تو وہ اعتکاف کو جاری رکھے کیونکہ عدّت کے دوران اعتکاف میں بیٹھنا منع نہیں ہے۔(۱)

= الفتاوی الهندية : ۱/۳۴۸، ۳۴۹، کتاب الطلاق، الباب الأول في تفسيره و ركنه و شرطه، ط: رشيدية كوئته.

(۱) (وَفِي "التَّبيين": وَلَو كَانَت المَرأةُ مُعتَكِفَةً فِي المَسجِدِ فَطُلِّقَت، لَهَا أن تَرجِعَ إلَى بَيتِهَا وَتَبنِي عَلَى اعتِكَافِهَا .اه.وَيَنبَغِي أن يَكُونَ مُفسِدًا عَلَى مَا اختَارَهُ القَاضِي ؛ لِأنَّهُ لَا يَغلِبُ وُقُوعُهُ) [البحر الرائق: ۲/۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

(وَلَو كَانَت المَرأةُ مُعتَكِفَةً فِي المَسجِدِ فَطُلِّقَت، لَهَا أن تَرجِعَ إلَى بَيتِهَا وَتَبنِي عَلَى اعتِكَافِهَا كذا في "التبيين".)[الفتاوى الهندية : ۱/۲۱۲، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، والمفسداته، ط: رشيدية كوئته]

(وَلَو كَانَت المَرأةُ مُعتَكِفَةً فِي المَسجِدِ فَطُلِّقَت لَهَا أن تَرجِعَ إلَى بَيتِهَا وَتَبنِيَ عَلَى اعتِكَافِهَا)[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشِّلبيّ: ۲/۲۲۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية].

ع

عبادت میں زیادتی کرنی چاہیے آخری عمر میں

''آخری عمر میں عبادت کرنی چاہیے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۶۲)

عدالت میں حاضری دینے کے لیے نکلنا

''مقدمہ کی تاریخ کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۹۸)

عدت میں اعتکاف کرنا

عدت کے دوران اعتکاف کرنا منع ہے، خواہ عدت طلاق کی ہو یا شوہر کی وفات کی، دونوں میں اعتکاف کرنا منع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ مطلقہ عورت اعتکاف کرے گی؟ فرمایا: نہیں، اور نہ وہ اعتکاف کرے گی جس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو۔(۱)

عذر

جو عذر عام طور پر پیش نہیں آتا، کبھی کبھار پیش آتا ہے، اس کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف ختم ہو جائے گا۔ مثلاً: کسی مریض کی عیادت کے لیے، یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لیے، یا مسجد گرنے کے خوف سے، یا آگ بجھانے کے لیے مسجد سے باہر نکلنے کی صورت میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا، لیکن ان صورتوں

---

(۱) عن أبي الزبير عن جابر قال: سألت جابرًا عن المطلقة تعتكف؟ قال: لا، ولا المتوفى عنها زوجها حتى تحل. (سنن كبرى للبيهقي: (۳۲۳/۴) كتاب الصيام، باب المعتدة لاتعتكف حتى تنقضي عدتها، ط: مكتبه نشر السنة، بيرون بوهڑ گيٹ، ملتان، پاكستان)

میں مسجد سے باہر نکل جانے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا، بلکہ جان بچانے کی غرض سے نکلنا ضروری ہوگا۔(۱)

عذر کی وجہ سے اعتکاف نہ کرنا

عذر کی وجہ سے اعتکاف نہ کرنا گناہ نہیں ہے، کیوں کہ رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف سنت کفایہ ہے، البتہ عذر نہ ہونے کی صورت میں اس سے محروم ہوجانا

---

(۱) (ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية أو طبيعية) (أو) حاجة (ضرورية كانهدام المسجد) وأداء شهادة تعينت عليه (وإخراج ظالم كرها وتفرق أهله) لفوات ما هو المقصود منه (وخوف على نفسه أو متاعه من المكابرين فيدخل مسجدا من ساعته) يريد أن لا يكون خروجه إلا ليعتكف في غيره ولا يشتغل إلا بالذهاب إلى المسجد الآخر (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم به.)[مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان].

☐ ((قوله: أو حاجة ضرورية الخ) قال السيد" في" شرحه": اعلم أن ما ذكره المصنف من عدم فساد الاعتكاف بالخروج لأجل انهدام المسجد وما بعده من الأعذار التي ذكرها هو مذهب الصاحبين، وأما عند الإمام فيفسد لأن العذر في هذه المسائل مما لا يغلب وقوعه اه. وفي" الدر المختار": وأما ما لا يغلب كإنجاء غريق وانهدام مسجد فمسقط للإثم لا للبطلان

☐ (قوله: بلا عذر معتبر) أي في عدم الفساد فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجته فسد لأنه وإن كان عذرا إلا انه لم يعتبر في عدم الفساد. (قوله: ولا إثم عليه به) أي بالعذر أي وأما بغير العذر فيأثم لقوله تعالى: ﴿ولا تبطلوا اعمالكم﴾[محمد: الاية: ۳۳].

☐ حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳، ۳۸۴) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ (ص: ۵۷۹، ۵۸۰) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه اتحادية هرات افغانستان.

☐ الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۷، ۴۴۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

☐ (وَأَمَّا مُفْسِدَاتُهُ فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِن الْمَسْجِدِ) ... وَلَوْ خَرَجَ لِجَنَازَةٍ يَفْسُدُ اعْتِكَافُهُ، وَكَذَا لِصَلَاتِهَا وَلَوْ تَعَيَّنَتْ عَلَيْهِ أَوْ لِإِنْجَاءِ الْغَرِيقِ أَوْ الْحَرِيقِ أَوْ الْجِهَادِ إذَا كَانَ النَّفِيرُ عَامًّا أَوْ لِأَدَاءِ الشَّهَادَةِ هَكَذَا فِي "التَّبْيِينِ". وَكَذَا إذَا خَرَجَ سَاعَةً بِعُذْرِ الْمَرَضِ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ هَكَذَا فِي "الظَّهِيرِيَّةِ".)[الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، والما فسده، ط: رشيديه كوئٹه]

نقصان کی بات ہے۔(۱)

عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف

☆......حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف فرماتے تھے۔

☆......آپ ﷺ نے ہمیشہ اعتکاف کیا، آپ ﷺ نے اس پر مداومت فرمائی ہے، اسی وجہ سے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہے۔ آپ ﷺ جب سے مدینہ تشریف لائے، کبھی اعتکاف کو نہیں چھوڑا، نہایت ہی پابندی سے ادا فرماتے رہے، اسی وجہ سے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نہایت ہی حیرت اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس کو نبی کریم ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے اسے نظر انداز کر دیا ہے۔(۲)

---

(۱) ((وَسُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِن رَمَضَانَ) أَيْ سُنَّةُ كِفَايَةٍ كَمَا فِي الْبُرْهَانِ وَغَيْرِهِ لِاقْتِرَانِهَا بِعَدَمِ الْإِنْكَارِ عَلَى مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ مِن الصَّحَابَةِ؛

وفي "الشامية": (قَوْلُهُ: أَيْ سُنَّةُ كِفَايَةٍ) نَظِيرُهَا إقَامَةُ التَّرَاوِيحِ بِالْجَمَاعَةِ فَإِذَا قَامَ بِهَا الْبَعْضُ سَقَطَ الطَّلَبُ عَنْ الْبَاقِينَ فَلَمْ يَأْثَمُوا بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى تَرْكِهِ بِلَا عُذْرٍ وَلَوْ كَانَ سُنَّةَ عَيْنٍ لَأَثِمُوا بِتَرْكِ السُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ إثْمًا دُونَ إثْمِ تَرْكِ الْوَاجِبِ كَمَا مَرَّ بَيَانُهُ فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ؛

▭ الدر مع الرد: ۲/۴۴۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی.

▭ مرقاة المفاتیح: ۴/۵۲۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: حقانیة پشاور.

▭ البحر الرائق: ۱/۱۷، کتاب الطهارة، سنن الوضوء، ط: سعید کراچی] [فتح القدیر: ۲/۳۹۴، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲) (والاعتكاف مشروع بالكتاب لما تلونا من قوله تعالى: ﴿ولا تباشروهن وأنتم عاكفون في المساجد﴾ فالإضافة إلى المساجد المختصة بالقرب وترك الوطء المباح لأجله دليل على أنه قربة والسنة لما روى أبو هريرة عائشة رضي الله عنهما "أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف في العشر الأواخر من رمضان منذ قدم المدينة إلى أن توفاه الله تعالى". وقال الزهري رضي الله عنه: عجبا من الناس كيف تركوا الاعتكاف ورسول الله صلى الله عليه وسلم كان =

"عن عبدالله بن عمر رضي الله عنهما قال: كان رسول الله ﷺ يعتكف العشر الأواخر من رمضان."(بخاري، ١/٢٧١)(١)

عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف فاسد ہوگیا

☆......اگر کسی وجہ سے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف فاسد ہوگیا تو اس کی قضا واجب ہے۔

☆......اگر کسی وجہ سے عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف (مثلاً پچیس کو) فاسد ہوگیا، تو معتکف کے ذمہ صرف ایک دن ایک رات کی قضا روزے کے ساتھ واجب ہے، اس کے بعد بقیہ ایام کی قضا کرنا مستحب ہے۔(٢)

= يفعل الشيء ويتركه وما ترك الاعتكاف حتى قبض وأشار إلى ثبوته بضرب من المعقول فقال: وهو من أشرف الأعمال إذ كان عن إخلاص لله تعالى لأن منتظر للصلاة كالمصلي وهي حالة قرب وانقطاع محاسنها لا تحصل)[حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ص: ٣٨٦، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ٥٨٣، ٥٨٣ كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: المكتبه الانصاريه، هرات افغانستان].

☐ الجوهرة النيرة: ١/١٧٥، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(١) [صحيح البخاري: ١/٢٧١، كتاب الصوم، ابواب الاعتكاف، باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

☐ عَنِ ابنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَعتَكِفُ فِي العَشرِ الأَوَاخِرِ مِن رَمَضَانَ. (صحيح مسلم: ١/٣٧١، كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي)

☐ سنن ابي داود: ١/٣٣١، كتاب الصوم، باب اين يكون الاعتكاف، ط: حقانيه ملتان.

(٢) (ثم رأيت المحقق ابن الهمام قال: ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة ناويا أربعا لا على قولهما اه أي يلزمه قضاء العشر كله لو أفسد بعضه كما يلزمه قضاء أربع لو شرع في نفل ثم أفسد الشفع الأول عند أبي يوسف. لكن صحح في "الخلاصة" أنه لا يقضي إلا ركعتين كقولهما، نعم! اختار في "شرح المنية": قضاء الأربع اتفاقا في الراتبة كالأربع قبل الظهر والجمعة وهو اختيار الفضلي وصححه في "النصاب" وتقدم تمامه في النوافل، وظاهر الرواية =

عشرہ اخیرہ میں ہمیشہ اعتکاف کرنا

"آخری عشرہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے" عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:٦٢)

عشرۂ اولیٰ کا اعتکاف

☆......"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے پہلے سال شروع کے دس دن اعتکاف کیا، پھر درمیان کے دس دن اعتکاف کیا، پھر آخری دس دن کا اعتکاف کیا۔"

☆......اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے شروع کے دس دن اور درمیان کے دس دن بھی اعتکاف کیا، اور یہ دونوں نفل اعتکاف تھے، ان پر نفل اعتکاف کے احکام جاری ہوں گے۔

"عن أم سلمة أن النبي ﷺ اعتكف أول سنة العشر الأول، ثم اعتكف العشر الوسطى، ثم اعتكف الأواخر."(١)

= خلاله وعلى كل فيظهر من بحث ابن الهمام لزوم الاعتكاف المسنون بالشروع وإن لزم قضاء جميعه أو باقيه مخرج على قول أبي يوسفؒ أما على قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه وإنما قلنا أي باقية بناء على أن الشروع ملزم كالنذر وهو لو نذر العشر يلزمه كله متتابعا ولو أفسد بعضه قضى باقيه على ما مر في نذر صوم شهر معين. والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع فيه عندهما بناء على لزوم صومه بخلاف الباقي لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية وإن كان المسنون هو اعتكاف العشر بتمامه ، تأمل.

[الدر المختار: (٢/٤٤٤،٤٤٥) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط، سعيد كراچی].

🗀 لو شرع في المسنون وهو العشر الأواخر من رمضان بنيته ثم أفسده يجب عليه قضاؤه: أي قضاء العشر كله في رأي أبي يوسف وقضاء اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه في رأي جمهور الحنفية.[الفقهُ الإسلاميُ وأدلّتُهُ: (٢/٦٢٢) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني : الاعتكاف ، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط : الحقانيّة بشاور].

(١) [مجمع الزوائد للهيثمي: ٣/٣٠٣، (رقم الحديث: ٥٠٢٢) كتاب الصيام، باب الاعتكاف، ط: دار الفكر بيروت]. =

عشرہ سے کم اعتکاف کرنے والے

اعتکاف مسنون کے لیے دس دن کی نیت کر کے اعتکاف کرنا ضروری ہے، دس دن سے کم کی نیت کر کے اعتکاف کرنے کی صورت میں نفل اعتکاف ہوگا، سنت اعتکاف نہیں ہوگا۔(۱)

علاج کرنا

''نسخہ لکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۴۲)

عمومی گفتگو

عموماً آپس کی گفتگو میں بے جا لایعنی امور بلکہ غیبت اور چغلی کا باعث ہوجاتا

= (حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنْبَاعِ ثنا يَحْيَى بن بُكَيْرٍ ثنا ابنُ لَهِيعَةَ عَن وَاهِبِ بن عَبدِ اللهِ المَعَافِرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنتَ أَبِي سَلَمَةَ تُخبِرُ عَن أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اعتَكَفَ أَوَّلَ سَنَةٍ العَشرَ الأَوَّلَ ثُمَّ اعتَكَفَ العَشرَ الأَوسَطَ ثُمَّ اعتَكَفَ العَشرَ الأَوَاخِرَ وَقَالَ: إِنِّي رَأَيتُ لَيلَةَ القَدرِ فِيهَا فَأُنسِيتُهَا فَلَم يَزَل رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَعتَكِفُ فِيهِنَّ حَتَّى تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.) المعجم الكبير للطبراني: (۲۳/۳۱۳) ،(رقم الحديث : ۹۹۳) ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه و سلم منهن أم سلمة واسمها هند بنت أبي أمية...واهب عن زينب ، ط: مكتبه ابن تيميه قاهره .

موسوعة أطراف الحديث : (۱/۱۹۹٦۷) ، رقم الحديث : ۱۸۸۸۷ ، ط: دار ابن كثير ، بيروت.

(۱) (وشرط الصوم) لصحة (الأول) اتفاقا (فقط) على المذهب... اھ) (قوله : على المذهب)... قلت ومقتضى ذلك أن الصوم شرط أيضا في الاعتكاف المسنون لأنه مقدر بالعشر الأخير حتى لو اعتكفه بلا صوم لمرض أو سفر ينبغي أن لا يصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل به إقامة سنة الكفاية . (الدر مع الرد: ۲/۴۴۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ، ط :سعيد كراچی).

(وَيَنقَسِمُ إلى وَاجِبٍ وهو المَنذُورُ تَنجِيزًا او تَعلِيقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في العَشرِ الأَخِيرِ من رَمَضَانَ وَإِلَى مُستَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هَكَذَا في فَتحِ القَدِيرِ)(الفتاوی الهندية : ۱/۲۱۱ ، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئٹه).

حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف ط: مير محمد كتب خانه كراچی/۵۷۸، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه العارفية هرات افغانستان.

ہے، اور یہی مشغلہ بن جاتا ہے۔(۱)

عورت اعتکاف کرسکتی ہے

☆......عورت اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھنے کی جگہ ہے ہیں اعتکاف کرے، اور اس جگہ اعتکاف کرنا اس کے حق میں ایسا ہے جیسے مرد کے لیے جماعت والی مسجد میں اعتکاف کرنا، وہاں سے ضروری حاجت کے سوا دوسرے وقت میں نہ نکلے۔

☆......اور عورت کے لیے اپنے گھر میں نماز کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر بھی اعتکاف کرنا جائز ہے، اور اگر گھر میں نماز کے لیے کوئی جگہ مقرر نہیں ہے تو کسی جگہ کو نماز کے لیے مقرر کر کے وہاں پر اعتکاف کے لیے بیٹھے۔(۲)

(۱) (يجتنب المعتكف كل مالا يعنيه من الأقوال والأفعال ولا يكثر الكلام، لأن من كثر كلامه كثر سقطه وفي الحديث:" من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه ". ويجتب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلك مكروه في غير الاعتكاف ففيه أولى ولا يبطل الاعتكاف بشيء من ذلك، لأنه لما لم يبطل بمباح الكلام لم يبطل بمحظوره. ولا يتكلم المعتكف إلا بخير . [الفِقهُ الإسلاميُ وأدلّتُهُ: ۶۳۰/۲ ،البابُ الثالث:الصِّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانيّة پشاور].

☐ الفتاوى الهنديه : ۲۱۲/۱، ۲۱۳، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأما آدابه،/ومحظوراته،ط: رشيديه كوئته.

☐ (وَأمّا الثالِثُ: وهو أنّهُ لا يَتَكَلَّمُ إلَّا بِخَيرٍ فَلِقَولِهِ تعالى: ﴿ وَقُل لِعِبَادِي يَقُولوا التي هِيَ أحسَن﴾ [الإسراء:۵۳]. وهو بِعُمُومِهِ يَقتَضِي أن لا يَتَكَلَّمَ خارِجَ المَسجِدِ إلَّا بِخَيرٍ فَالمَسجِدُ أولى كَذا في غايَةِ البَيانِ، وفي التَّبيِينِ وَأمّا التَّكَلُّمُ بِغَيرِ خَيرٍ فإنّه يُكرَهُ لِغَيرِ المُعتَكِفِ فما ظَنُّكَ لِلمُعتَكِفِ اهـ . [البحر الرائق: ۳۰۳/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي].

(۲) (وَالمَرأةُ تَعتَكِفُ في مَسجِدِ بَيتِها إذا اعتَكَفَت في مَسجِدِ بَيتِها فَتِلكَ البُقعَةُ في حَقِّها كَمَسجِدِ الجَماعَةِ في حَقِّ الرَّجُلِ لا تَخرُجُ منه إلَّا لِحاجَةِ الإنسانِ ...... وَلَها أن تَعتَكِفَ في غَيرِ مَوضِعِ صَلاتِها من بَيتِها إذا اعتَكَفَت فيه كَذا في التَّبيِينِ وَلَو لم يَكُن في بَيتِها مَسجِدٌ تَجعَلُ مَوضِعًا منه مَسجِدًا فَتَعتَكِفُ فيه كَذا في الزّاهِدِيّ.) [الفتاوى الهنديه : ۲۱۱/۱،كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأما شروطه،ط: رشيديه كوئته].

☐ البحر الرائق: ۳۰۱/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي . =

☆......مردوں کی نسبت سے عورتوں کے لیے اعتکاف کرنا زیادہ آسان ہے، گھر میں بیٹھے بیٹھے لڑکیوں سے کام لیتی رہیں اور مفت میں اعتکاف کا ثواب بھی حاصل کرتی رہیں، مگر اس کے باوجود عورتیں اس سنت سے محروم ہی رہتی ہیں۔(۱)

عورت کو اعتکاف کرنے کے لیے شوہر سے اجازت لینا

☆......اگر عورت کا شوہر ہے، تو اس کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں نہ بیٹھے۔

☆......اور اگر شوہر نے بیوی کو اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے اجازت دے دی ہے، تو پھر بعد میں اعتکاف سے منع کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

☆......اگر عورت نے اعتکاف کی نذر کی تو شوہر کو اس سے منع کرنے کا اختیار ہوگا، اور جب عورت مرد کے نکاح سے باہر ہوجائے تو اس وقت اس کی قضا کرے۔

☆......اگر عورت کے ذمہ اعتکاف واجب ہے، اور شوہر اس کو اعتکاف کرنے کی اجازت نہیں دیتا، تو عورت طلاق کے بعد یا شوہر کی وفات کے بعد اعتکاف کرے۔

☆......عورت نے ایک ماہ کے اعتکاف کی نذر مانی تو شوہر کو اختیار ہے کہ خواہ اسے مسلسل ایک ماہ کے اعتکاف کی اجازت دے، یا اسے متفرق طور پر اعتکاف کی اجازت دے۔(۲)

= تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی: ۲/۲۲۵، ۲۲۶، کتاب الصوم باب الاعتکاف، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

(۱) [فضائل رمضان حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی: ص: ۵۴، فصل ثالث: اعتکاف کے بیان میں، ط: کتب خانہ فیضی لاہور]۔

(۲) (وَلا تُشتَرطُ الذُّكُورَةُ وَالحُرِّيَّةُ فَيَصِحُّ مِن المَرأةِ وَالعَبدِ بِإِذنِ المَولَى وَالزَّوجِ إن كان لها زوجٌ كذا في البدائع فإن أذِنَ لها الزَّوجُ بالاعتكافِ لم يَكُن له أن يَمنَعَها بعد ذلك وإن مَنَعَها =

عورتوں کا اعتکاف

☆......عورتوں کے لیے بھی اعتکاف کرنا سنت اور ثواب کا باعث ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ بیویوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور آپ ﷺ کے بعد اعتکاف کیا ہے۔(۱)

عورتوں کا محل اعتکاف

☆......عورتوں کے لیے اعتکاف کی جگہ وہ ہے جسے گھر میں نماز، ذکر، تلاوت اور دیگر عبادات کے لیے خاص اور متعین کرلیا گیا ہو۔(۲)

☆......عورتوں کے لیے یہ خاص مقام اسی طرح ہے جس طرح مردوں کے لیے مسجد ہے۔(۳)

= لا يَصِحُّ مَنعُهُ ... وَإِن نَذَرَت المَرأَةُ بِالاعتِكَافِ فَلِلزَّوجِ أَن يَمنَعَهَا عَن ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ العَبدُ وَالأَمَةُ إِذَا نَذَرَا بِهِ فَلِلمَولَى أَن يَمنَعَ كُلًّا فِي المُحِيطِ فَإِذَا أُعتِقَ قَضَيَه وَإِن بَانَت قَضَت كَذَا فِي فَتحِ القَدِيرِ. ذَكَرَ فِي "المُنتَقَى": وَلَو أَذِنَ لَهَا فِي الاعتِكَافِ شَهرًا فَأَرَادَت أَن تَعتَكِفَ مُتَتَابِعًا فَلِلزَّوجِ أَن يَأمُرَهَا بِالتَّفرِيقِ وَلَو أَذِنَ لَهَا فِي اعتِكَافِ شَهرٍ بِعَينِهِ فَاعتَكَفَت فِيهِ مُتَتَابِعًا لَيسَ لَهُ أَن يَمنَعَهَا كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخسِيِّ.)[الفتاوى الهندية :(۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف وأما شروطه،ط: رشيديه كوئته].

☐ البحر الرائق: ۲/ ۲۹۹، –۳۰۱، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچی .

☐ بدائع الصنائع: ۲/ ۱۰۸، ۱۰۹ ، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل: وأما شرائط صحته، ط:سعيد كراچی.

(۱) عن عائشة زوج النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم : أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَعتَكِفُ العَشرَ الأَوَاخِرَ مِن رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ. ثُمَّ اعتَكَفَ أَزوَاجُهُ مِن بَعدِهِ.)[صحيح البخاری: ۱/ ۲۷۱، كتاب الصوم،ابواب الاعتكاف باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها،ط: قديمی كتب خانه كراچی].

☐ [صحيح مسلم: ۱/ ۳۷۱،كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف،ط:قديمی كتب خانه كراچی].

☐ [سنن أبي داود: ۱/ ۳۳۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط:حقانيه ملتان].

(۲،۳) (''عورت اعتکاف کرسکتی ہے'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں)۔

☆......گھر میں کسی مقام یا جگہ کو نماز اور عبادت کے لیے خاص کرنا مسنون ہے۔(۱)

(۱) عَنِ ابنِ شِهَابٍ أَنَّ مَحمُودَ بنَ الرَّبِيعِ الأنصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ عِتبَانَ بنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِن أَصحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِمَّن شَهِدَ بَدرًا مِنَ الأنصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَد أَنكَرتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَومِي وَإِذَا كَانَتِ الأمطَارُ سَالَ الوَادِي الَّذِي بَينِي وَبَينَهُم وَلَم أَستَطِع أَن آتِيَ مَسجِدَهُم فَأُصَلِّيَ لَهُم وَدِدتُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ تَأتِي فَتُصَلِّي فِي مُصَلًّى. فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَأَفعَلُ إِن شَاءَ اللهُ . قَالَ عِتبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَبُو بَكرٍ الصِّدِّيقُ حِينَ ارتَفَعَ النَّهَارُ فَاستَأذَنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَذِنتُ لَهُ فَلَم يَجلِس حَتَّى دَخَلَ البَيتَ ثُمَّ قَالَ أَينَ تُحِبُّ أَن أُصَلِّيَ مِن بَيتِكَ . قَالَ فَأَشَرتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ البَيتِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَكَبَّرَ فَقُمنَا وَرَاءَهُ فَصَلَّى رَكعَتَينِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسنَاهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعنَاهُ لَهُ قَالَ فَثَابَ رِجَالٌ مِن أَهلِ الدَّارِ حَولَنَا حَتَّى اجتَمَعَ فِي البَيتِ رِجَالٌ ذَوُو عَدَدٍ فَقَالَ قَائِلٌ مِنهُم أَينَ مَالِكُ بنُ الدُّخشُنِ فَقَالَ بَعضُهُم ذَلِكَ مُنَافِقٌ لاَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لاَ تَقُل لَهُ ذَلِكَ أَلاَ تَرَاهُ قَد قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجهَ اللهِ . قَالَ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعلَمُ. قَالَ فَإِنَّمَا نَرَى وَجهَهُ وَنَصِيحَتَهُ لِلمُنَافِقِينَ. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَإِنَّ اللهَ قَد حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَن قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ. يَبتَغِي بِذَلِكَ وَجهَ اللهِ . قَالَ ابنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلتُ الحُصَينَ بنَ مُحَمَّدٍ الأنصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِن سَرَاتِهِم عَن حَدِيثِ مَحمُودِ بنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَهُ بِذَلِكَ.)[صحیح مسلم: ۱/۲۳۳، کتاب المساجد،باب الرُّخصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الجَمَاعَةِ بِعُذرٍ،ط:قدیمی کتب خانہ کراچی].

☞ [صحیح البخاری: ۱/۶۰، کتاب الصلوۃ،باب المساجد فی البیوت،ط: قدیمی کتب خانہ کراچی].

☞ عن عائشة قالت أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِبِنَاءِ المَسجِدِ فِي الدُّورِ وَأَن تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ.) [سنن أبي داود: ۱/۷۲، کتاب الصلوۃ، باب اتخاذ المساجد فی الدور،ط:حقانیہ ملتان].

☞ [سنن الترمذی: ۱/۱۶۳ ،ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه و سلم،باب ما جاء فی الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

☞ [سنن ابن ماجه:ص:۵۵،ابواب المساجد و الجماعات،باب المساجد فی الدور /باب تطهیر المساجد وتطییبها،ط:قدیمی کتب خانہ کراچی]

☞ (قَولُهُ: فِي مَسجِدِ بَيتِهَا) وَهُوَ المُعَدُّ لِصَلاَتِهَا الَّذِي يُندَبُ لَهَا وَلِكُلٍّ أَحَدٍ اتِّخَاذُهُ كَمَا فِي البَزَّازِيَّةِ نَهرٌ وَمُقتَضَاهُ أَنَّهُ يُندَبُ لِلرَّجُلِ أَيضًا أَن يُخَصِّصَ مَوضِعًا مِن بَيتِهِ لِصَلاَتِهِ النَّافِلَةِ أَمَّا الفَرِيضَةُ وَالاِعتِكَافُ فَهُوَ فِي المَسجِدِ كَمَا لاَ يَخفَى.)[ردالمحتار: ۲/۴۴۱، کتاب الصوم، باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

☞ [البحر الرائق: ۲/۳۶، کتاب الصلوۃ،باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیها،فصل:لما فرغ من بیان الکراهة فی الصلوۃ،ط: سعید کراچی].

☆......اگر گھر میں نماز، ذکر، تلاوت اور دیگر عبادتوں کے لیے کوئی جگہ خاص اور متعین نہیں ہے تو بستر وغیرہ لگا کر کسی جگہ کو خاص کر لے، تو اس مقام پر اعتکاف کرنا درست ہو جائے گا، اور شرعاً اعتکاف کرنے والی عورت کے لیے مسجد کے حکم میں ہو جائے گا۔(۱)

☆......عورتوں کے لیے کوئی گوشہ جو ذرا کنارے پر ہو اس میں اعتکاف کرنا بہتر ہے۔(۲)

☆......اگر گھر میں پہلے سے کوئی جگہ نماز وغیرہ کے لیے متعین ہے تو اسے چھوڑ کر دوسری جگہ اعتکاف کرنا درست نہیں۔(۳)

---

(۱) ("عورت اعتکاف کرسکتی ہے" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

(۲) (قال: ولا تعتکف المرأة إلا في مسجد بيتها) ...... (ولنا): أن موضع أداء الاعتكاف في حقها الموضع الذي تكون صلاتها فيه أفضل كما في حق الرجال وصلاتها في مسجد بيتها أفضل فإن النبي صلى الله عليه وسلم لما سئل عن أفضل صلاة المرأة فقال: "في أشد مكان من بيتها ظلمة". وفي الحديث أن النبي صلى الله عليه وسلم لما أراد الاعتكاف أمر بقبة فضربت في المسجد فلما دخل المسجد رأى قبابا مضروبة فقال: "لمن هذه" فقيل لعائشة وحفصة فغضب وقال: "آلبر يردن بهن" وفي رواية: "يردن بهذا"، وأمر بقبته فنقضت فلم يعتكف في ذلك العشر فإذا كره لهن الاعتكاف في المسجد مع أنهن كن يخرجن إلى الجماعة في ذلك الوقت فلأن يمنعن في زماننا أولى.)[المبسوط للسرخسي: ۱۳۲/۳، ۱۳۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: دار الكتب العلمية،بيروت لبنان].

(۳) ((قوله أما المرأة فتعتكف في مسجد بيتها) أي الأفضل ذلك، ولو اعتكفت في الجامع أو في مسجد حيها وهو أفضل من الجامع في حقها جاز، وهو مكروه ذكر الكراهة" قاضي خان ".ولا يجوز أن تخرج من بيتها ولا إلى نفس البيت من مسجد بيتها إذا اعتكفت واجبا أو نفلا على رواية الحسن.)[فتح القدير: (۳۰۰/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: رشيدية].

☜ ((قوله والمرأة تعتكف في مسجد بيتها) يريد به الموضع المعد للصلاة لأنه أستر لها قيد به لأنها لو اعتكفت في غير موضع صلاتها من بيتها سواء كان لها موضع معد أو لا لا يصح اعتكافها، ... وأشار بجعله كالمسجد إلى أنها لو خرجت منه ولو إلى بيتها بطل اعتكافها إن كان واجبا وانتهى إن كان نفلا والفرق بينهما أنها تثاب في الثاني دون الأول.)[البحر الرائق: (۳۰۱/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی]. =

☆......عورت کا اعتکاف کی جگہ سے ہٹنا اور منتقل ہونا درست نہیں، اس سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔(۱)

عورتوں کا معتکف کے پاس آنا

☆......معتکف کے پاس اعتکاف کی حالت میں کوئی ضروری کام ہو تو بیوی یا محرمات میں سے مثلاً: والدہ، بیٹی، بہن، پھوپھی اور خالہ وغیرہ پردہ کے ساتھ نماز کے وقت کے علاوہ اوقات میں مسجد میں آسکتی ہیں۔

☆......اگر بیوی یا محرمات میں سے کچھ خواتین آئیں اور کوئی دوسرا شخص دیکھ رہا ہو تو اسی وقت صفائی کر دینی چاہیے کہ ان سے میرا یہ رشتہ ہے، یا یہ میری بیوی ہے، تا کہ دوسروں کو بدگمانی نہ ہو، رسول اللہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔(۲)

= تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعي: ۲/۲۲۵، ۲۲۶، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:دار الکتب العلمیة بیروت .

(۱) انظر الی الحاشیة رقم: ۳، علی الصفحة رقم: ؟؟؟؟؟، ((قولہ أما المرأة فتعتکف في مسجد بیتھا

(۲) (حدثنا أبو الیمان أخبرنا شعیب عن الزهري قال أخبرني علي بن الحسین رضي الله عنهما أن صفیة زوج النبي صلی الله علیه و سلم أخبرته : أنها جاء ت رسول الله صلی الله علیه و سلم تزوره في اعتکافه في المسجد في العشر الأواخر من رمضان فتحدثت عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلی الله علیه و سلم معها یقلبها حتی إذا بلغت باب المسجد عند باب أم سلمة مر رجلان من الأنصار فسلما علی رسول الله صلی الله علیه و سلم فقال لهما النبي صلی الله علیه و سلم علی رسلکما إنما هي صفیة بنت حیي . فقالا سبحان الله یا رسول الله و کبر علیهما فقال النبي صلی الله علیه و سلم إن الشیطان یبلغ من الإنسان مبلغ الدم وإني خشیت أن یقذف في قلوبکما شیئا ".)(صحیح البخاري: ۱/۲۷۲، کتاب الصوم،أبواب الاعتکاف،باب هل یخرج المعتکف لحوائجه إلی باب المسجد؟،ط: قدیمي کتب خانه کراچي).

(صحیح مسلم: ۲/۲۱٦، کتاب السلام،باب بَیَانِ أَنَّهُ یُستَحَبُّ لِمَن رُئِيَ خَالِیًا بِامرَأَةٍ وَکَانَت زَوجَةً أو مَحرَمًا لَهُ أن یَقُولَ هَذِهِ فُلاَنَةُ. لِیَدفَعَ ظَنَّ السُّوءِ بِهِ،ط:قدیمي کتب خانه کراچي). =

عورتوں کے لئے بھی اعتکاف سنت ہے

''عورتوں کا اعتکاف'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۹۲)

عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا

☆......عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

☆......اگر کسی عورت نے مسجد میں اعتکاف کرنے کی نذر کی ہے، اور مسجد میں اعتکاف کیا ہے، تو نذر ادا ہوجائے گی، مگر مکروہ تحریمی ہوگا۔

☆......اگر عورت نے مسنون اعتکاف شوہر کے ساتھ کسی ایسی مسجد میں کیا جہاں پردہ وغیرہ کا انتظام ہے، مثلاً: حویلی یا گھر کی مسجد، تو اعتکاف ہوجائے گا، مگر مکروہ ہونے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

= [سنن أبي داود: ۱/۳۳۲،۳۳۱، کتاب الصوم، باب المعتكف يدخل البيت لحاجته، ط: حقانيه ملتان].

(ولا بأس بالكلام لحاجته ومحادثة غيره فإن صفية زوج النبي صلّى الله عليه وسلم قالت: كان رسول الله صلّى الله عليه وسلم معتكفاً فأتيته أزوره ليلاً فحدثته ثم قمت فانقلبت إلى رجعت فقام معي ليقلبني، وكان مسكنها في دار أسامة بن زيد، فمر رجلان من الأنصار فلما رأيا النبي صلّى الله عليه وسلم أسرعا فقال النبي صلّى الله عليه وسلم: على رِسلكما إنها صفية بنت حيي فقالا: سبحان الله يا رسول الله فقال: إن الشيطان يجري من الإنسان مجرى الدم وإني خشيت أن يقذف في قلوبكما شراً أو قال: شيئاً .)[الفقهُ الإسلاميُ وأدلّتُهُ: ۲/۶۳۰، الباب الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتِكاف، المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط: الحقانية بشاور].

(''بیوی سے ملاقات''/''بیوی کا معتکف شوہر کے پاس آنا'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

(۱) ((قولُهُ: أمّا المرأةُ فتعتكِفُ في مسجدِ بيتِها) أي الأفضلُ ذٰلِكَ ولو اعتكفت في الجامعِ أو في مسجدِ حيّها وهُوَ أفضلُ من الجامعِ في حقّها جازَ وهُوَ مكرُوهٌ ذكرَ الكراهَةَ قاضِي خان.)[فتح القدير: ۲/۳۰۰، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: رشيدية].

مزید ''عورت اعتکاف کرسکتی ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

عیادت کرنا

اگلے عنوان، نیز "جنازہ کی نماز کے لیے نکلنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۹٤)

عیادت کے لیے نکلنا

☆......اگر معتکف، مریض کی عیادت کے لیے مسجد سے باہر نکلا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......اگر معتکف پاخانہ، پیشاب کے لیے نکلا کسی مریض کی عیادت کرتا ہوا چلا آیا، حالاں کہ اسی ارادہ سے مسجد سے نہیں نکلا تھا، اتفاقاً عیادت کا موقع مل گیا، تو اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(۱)

عید کی نماز کے لیے جانا

"عیدین کے روز اعتکاف کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۹۸)

عید کے دن اعتکاف کرنا

"عیدین کے روز اعتکاف کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۹۸)

عیدگاہ

عیدگاہ میں جہاں عید الفطر اور بقرعید کی نماز ہوتی ہے وہاں بھی اعتکاف کرنا

(۱) (وَأَفَادَ أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ لِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَصَلَاةِ الْجَنَازَةِ لِعَدَمِ الضَّرُورَةِ الْمُطْلَقَةِ لِلْخُرُوجِ كَذَا فِي غَايَةِ الْبَيَانِ؛ ... وَأَشَارَ إِلَى أَنَّهُ لَوْ خَرَجَ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ ثُمَّ ذَهَبَ لِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَوْ لِصَلَاةِ الْجَنَازَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ لِذَلِكَ قَصْدٌ فَإِنَّهُ جَائِزٌ بِخِلَافِ مَا إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَمَكَثَ بَعْدَ فَرَاغِهِ أَنَّهُ يَنْتَقِضُ اعْتِكَافُهُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَعِنْدَهُمَا لَا يَنْتَقِضُ مَا لَمْ يَكُنْ أَكْثَرَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ كَذَا فِي الْبَدَائِعِ .)[البحر الرائق: ۲/ ۳۰۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:سعید کراچی].

☜ [الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۶،۴۴۷، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

☜ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل:واما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی].

درست نہیں ہے۔(۱)

عیدین کے روز اعتکاف کرنا

عیدین کے روز اعتکاف کرنا گناہ ہے، لیکن اگر کوئی شخص اعتکاف کر ہی لے تو اس کو جمعہ کی نماز کی طرح عید کی نماز کے لیے بھی نکلنا ضروری ہے، اور عید کی نماز سے فارغ ہو کر فوراً اعتکاف والی مسجد میں واپس آ جانا چاہیے، عید کی نماز کے لیے جانا حاجت شرعیہ میں داخل ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله: في مسجد جماعة)انما شرط لقول حذيفة: "لا اعتكاف الا في مسجد جماعة"...اه.....وينبغي أن لا يصح مسجد الحياض ومسجد قوارع الطريق وينبغي ان لا يصح في مصلى العيد والجنازة.)(الطحطاوي على الدر المختار: (۱/ ۴۷۲، ۴۷۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: رشيديه]

(البحر الرائق: (۳۶/۲) كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، فصل: لما فرغ من بيان الكراهة في الصلوة،/ (۲۴۸/۵) كتاب الوقف، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد كراچي].

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: (۱/ ۳۱۹) كتاب الصلو، باب مايفسد الصلوة و مايكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت].

(۲) ((أو) شرعية كعيد وأذان لو مؤذنا وباب المنارة خارج المسجد و (الجمعة وقت الزوال ومن بعد منزله) أي معتكفه (خرج في وقت يدركها) مع سنتها يحكم في ذلك رأيه ويستن بعدها أربعا أو ستا على الخلاف ولو مكث أكثر لم يفسد لأنه محل له وكره تنزيها لمخالفته ما التزمه بلا ضرورة . وفي "الشامية": (قوله: وعيد) أفاد صحة النذر بالاعتكاف في الأيام الخمسة المنهية وفيه الاختلاف السابق في نذر صومها لأن الصوم من لوازم الاعتكاف الواجب فعلى رواية محمد عن الإمام يصح لكن يقال له اقض في وقت آخر ويكفر اليمين إن أراد وإن اعتكف فيها صح وعلى رواية أبي يوسف عنه لا يصح نذره كالنذر بالصوم فيها بدائع .)(الدر مع الرد: ۴۴۵/۲، ۴۴۶، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(الجوهرة النيرة: (۱/ ۱۷۷) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط : قديمي كتب خانه كراچي].

(خلاصة الفتاوى: ۱/ ۲۷۱، كتاب الصوم، الفصل السادس في الاعتكاف، جنس آخر في النذر، ط: مكتبه الصاريه كوئٹه].

عیسائی

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے، عیسائی مسلمان نہیں، اس لیے اس کا اعتکاف درست نہیں۔(۱)

---

(۱) (وأما شروطه... ومنها الاسلام،...) لأن الكافر ليس من أهل العبادة.) [الهندية: ۲۱۱/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه].

[بدائع الصنائع: ۱۰۸/۲، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وأما شرائط صحته، ط: سعيد كراچی].

(وَمِنهَا الإسلامُ وَالعَقلُ وَالطَّهارَةُ عن الجَنابَةِ وَالحَيضِ وَالنِّفاسِ ... لِأَنَّهُ لا حَاجَةَ إلى التَّصريحِ بِالإسلامِ وَالعَقلِ لِمَا أَنَّهُما عُلِمَا من اشتِراطِ النِّيَّةِ لِأَنَّ الكَافِرَ وَالمَجنُونَ لَيسَا بِأَهلٍ لَها) [البحر الرائق: ۲۹۹/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

غ

غسل

☆...... رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اس میں اور نذر کے اعتکاف میں ''واجب غسل'' کے علاوہ جمعہ وغیرہ کے غسل کے لیے نکلنے کی اجازت نہیں۔ اگر نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ ایک دن ایک رات اعتکاف کی قضا روزہ کے ساتھ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆...... غسل واجب کے علاوہ سنت، مستحب یا گرمی کی وجہ سے نہانے کا جائز طریقہ یہ ہے کہ ایک ڈیڑھ دو میٹر چوڑا اور ڈھائی میٹر لمبا پلاسٹک لے کر پھر مسجد کی حد جہاں ختم ہوتی ہے، مثلاً: صحن کے آخر میں وہ پلاسٹک بچھادے، اس کے تینوں

---

(۱) ((وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أَيْ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اعْتِكَافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفْلُ فَلَهُ الْخُرُوجُ لِأَنَّهُ مِنْهُ لَا مُبْطِلٌ كَمَا مَرَّ (الْخُرُوجُ إلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ) طَبِيعِيَّةٍ كَبَوْلٍ و غائط وَغُسْلٍ لَوْ احْتَلَمَ وَلَا يُمْكِنُهُ الِاغْتِسَالُ فِي الْمَسْجِدِ كَذَا فِي " النَّهْرِ ". [الدر مع الرد: (۲/۴۴۴،۴۴۵) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

🗀 قال الحنفية : ... وحرم على المعتكف اعتكافاً واجباً الخروج إلا لعذر شرعي كأداء صلاة الجمعة والعيدين فيخرج في وقت يمكنه إدراكها مع صلاة سنة الجمعة قبلها لم يعود وإن أتم اعتكافه في الجامع صح وكره. أو لحاجة طبيعية: كالبول والغائط وإزالة النجاسة والاغتسال من جنابة باحتلام، لأنه عليه الصلاة والسلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة. [الفِقْهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ: ۲/۶۲۱،۶۲۲، البابُ الثَّالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثَّاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور].

🗀 [بدائع الصنائع: ۲/۱۱۶، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصلٌ وَأَمَّا رُكْنُ الِاعْتِكَافِ وَمَحْظُورَاتُهُ وما يُفْسِدُهُ وما لا يُفْسِدُهُ، ط: سعيد كراچى].

🗀 [فتاوى الهنديه : ۱/۲۱۳، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه].

🗀 (''اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں!)

طرف نیچے سے اینٹ لگادے، اور مسجد سے باہر کی طرف پانی نکلنے کا رخ کردے، تاکہ پانی مسجد کی طرف نہ جائے، اور معتکف اس پلاسٹک کے اوپر بیٹھ کر غسل کرلے، اس طرح مسجد کے اندر غسل بھی ہوجائے گا اور مسجد کی زمین پر پانی بھی نہیں گرے گا، اور مسجد گندی بھی نہیں ہوگی، لیکن اگر اس سے بھی پرہیز کیا جائے تو بہتر ہے۔(۱)

☆......البتہ رمضان المبارک کے شروع کے دس دن اور درمیان کے دس دن اگر کسی نے نفلی اعتکاف کیا ہے، نذر کا نہیں، تو اس میں سے جمعہ کے غسل کے لیے نکلنا جائز ہوگا، اس سے اعتکاف ختم ہوجائے گا، فاسد نہیں ہوگا، کیوں کہ نفلی اعتکاف فاسد نہیں ہوتا، اور جب مسجد میں دوبارہ اعتکاف کی نیت سے داخل ہوگا تو اس وقت سے پھر دوبارہ نفل اعتکاف شروع ہوگا۔(۲)

---

(۱) ((وفي "البدائع": وَإِن غَسَلَ الْمُعْتَكِفُ رَأْسَهُ في الْمَسْجِدِ فَلا بَأسَ بِهِ إِذا لم يَلَوِّثْ بالماءِ الْمُسْتَعْمَلِ فإِن كان بحيثُ يَتَلَوَّثُ الْمَسْجِدُ يُمْنَعُ منه لِأَنَّ تَنظِيفَ الْمَسْجِدِ وَاجِبٌ وَلَو تَوَضَّأَ في الْمَسْجِدِ في إِناءٍ فَهُوَ على هذا التَّفصِيلِ اه. بخِلافِ غَيرِ الْمُعْتَكِفِ فإنه يُكرَهُ له التَّوَضُّؤُ في الْمَسْجِدِ وَلَو في إِناءٍ إِلَّا أَن يَكُونَ مَوضِعًا اتُّخِذَ لِذَلِكَ لا يصلي فيه.)) [البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

☜ [الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه]

☜ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه].

☜ ((قوله: وَلا يُمكِنُهُ إلخ) فلو أَمكَنَهُ مِن غَيرِ أَن يَتَلَوَّثَ الْمَسْجِدُ فلا بَأسَ بِهِ" بَدائِعُ" أي بأن كان فيه بركة ماءٍ أو موضِعٌ مُعَدٌّ لِلطَّهارَةِ أو اغتَسَلَ في إِناءٍ بحيثُ لا يُصِيبُ الْمَسْجِدَ الماءُ الْمُستَعمَلُ قال في" البدائع ": فإن كان بحيثُ يَتَلَوَّثُ بالماءِ الْمُستَعمَلِ يُمنَعُ منهُ لِأَنَّ تَنظِيفَ الْمَسْجِدِ وَاجِبٌ اه. والتقييدُ بعدمِ الإمكانِ يُفِيدُ أَنَّهُ لو أَمكَنَ كما قُلنا فَيَخرُجُ أَنَّهُ يُفسِدُ.)) [رد المحتار: (۴۴۵/۲) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچي].

(۲) ((وَحَرُمَ عَلَيهِ) أي على الْمُعتَكِفِ اعتِكافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لِأَنَّهُ مُنْهٍ لا مُبطِلٌ كما مَرَّ. وفي " الشامية ": (قوله: لِأَنَّهُ مُنْهٍ) اسمُ فاعِلٍ مِن أَنهَى اه. ح أي مُتَمِّمٌ لِلنَّفلِ (قوله كما مَرَّ)=

☆......اگر مسجد میں اس طرح غسل کرنا ممکن ہے کہ پانی مسجد میں نہ گرے، اور پانی سے مسجد آلودہ بھی نہ ہو مثلاً کوئی ڈرم ہو یا کوئی ٹب ہو تو معتکف کے لیے مسجد سے واجب غسل کے لیے بھی نکلنا درست نہیں ہوگا، بلکہ اسی طرح غسل کرے، لیکن اگر ایسی کوئی صورت ممکن نہیں تو صرف واجب غسل کے لیے مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت ہوگی۔(۱)

☆......غسل سے فارغ ہونے کے بعد وہیں رکا رہا، یا کھڑے ہو کر کسی سے بات چیت کی، خواہ ایک ہی منٹ کیوں نہ ہو، اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......غسل کے بعد اگر میلے یا گندے کپڑے صاف کرنے لگا تو اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

☆......مزید ''گرمی کی وجہ سے غسل کے لیے نکلنا'' عنوان کو بھی دیکھیں!

☆......''قضائے حاجت کے لیے گیا تو غسل کر سکتا ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں!

= أي بين قولِ المُصَنّفِ وَقَلّةُ نَفْلاً سَاعَةً)(الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۴، ۴۴۵، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی).

▭ (البحر الرائق: ۲/ ۳۰۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی).

▭ (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۳، کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف، ... ماله،ط: رشیدیة کوئٹہ).

۱، ''غسل'' کے عنوان سنار نمبر:ا (شامی کا حوالہ) کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

(۲) (وَعَلَى هٰذَا الخِلافِ إذَا خَرَجَ لِحَاجَةِ الإنسَانِ وَمَكَثَ بَعدَ فَرَاغِهِ أنَّهُ يَنتَقِضُ اعتِكَافُهُ عِندَ أبِي حَنِيفَةَ قَلَّ مُكثُهُ أو كَثُرَ وَعِندَهُمَا لا يَنتَقِضُ مَا لَم يَكُن أكثَرَ مِن نِصفِ يَومٍ.)(بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۵، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی).

▭ (الفتاوی الهندیة: ۱/ ۲۱۲، کتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتکاف وأما مفسداته،ط: رشیدیة کوئٹہ).

▭ (الفتاوی التاتارخانیة: ۲/ ۳۱۳، کتاب الصوم،الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف،ط: قدیمی کراچی).

غسل تبرید

☆......گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کے واسطے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، اگر معتکف ٹھنڈک کے لیے غسل کرنے چلا گیا تو مسجد سے باہر نکلتے ہی اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......البتہ یہ صورت ہو سکتی ہے کہ جب پاخانہ، پیشاب کے ارادہ سے باتھ روم آئے تو فلش پاخانے میں عام طور پر پانی کا انتظام ہوتا ہے، ایسے پاخانے صاف ستھرے ہوتے ہیں، فراغت کے بعد وہیں پر بدن پر پانی بہالے اور جلدی سے مسجد چلا آئے، اگر اٹیچڈ باتھ روم ہے یعنی فلش پاخانے ہی میں ہی نہانے کا انتظام ہے تو پھر اور سہولت ہے، اس طریقہ سے غسل کرنے میں کوئی ممانعت اور فساد نہیں ہے، جو لوگ عام غسل کے لیے پریشان رہتے ہیں وہ یہ طریقہ اختیار کر سکتے ہیں۔

☆......یاد رہے کہ صرف غسل کے ارادہ سے نکلنا درست نہیں، اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

---

(۱)(قولہ: لأنہ محل لہ) أی مسجد الجمعۃ محل للاعتکاف وفیہ إشارۃ إلی الفرق بین ھذا وبین ما لو خرج لبول أو غائط ودخل منزلہ ومکث فیہ حیث یفسد کما مر، وفی " البدائع ": وما روی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم من الرخصۃ فی عیادۃ المریض وصلاۃ الجنازۃ فقد قال أبو یوسف : ذلک محمول علی اعتکاف التطوع ویجوز حمل الرخصۃ علی ما لو خرج لوجہ مباح کحاجۃ الإنسان أو الجمعۃ وعاد مریضا أو صلی علی جنازۃ من غیر أن یخرج لذلک قصدا وذلک جائز اھ وبہ علم أنہ بعد الخروج لوجہ مباح إنما یضر المکث لو فی غیر مسجد لغیر عبادۃ. (قولہ : لمخالفۃ ما التزمہ) ... وعلم جواز الخروج بسنۃ بلا عذر لا لعینہ بل لأن الخروج مضاد لحقیقۃ الاعتکاف الذی ھو اللبث والإقامۃ .)(ردالمحتار : ۲/ ۴۴۶، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی).

[البحر الرائق: ۲/ ۳۰۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط:سعید کراچی].

[بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف،فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراتہ... الخ. ط: سعید کراچی].

غسل جمعہ

جمعہ کے غسل کرنے کے لیے بھی معتکف کومسجد سے باہر جانا جائز نہیں ہے، البتہ جمعہ سے پہلے شرعی یا طبعی ضرورت مثلاً: جمعہ پڑھنے یا پیشاب، پاخانے کے لیے باہر گیا تو واپسی میں جمعہ کا غسل کرسکتا ہے، جلدی غسل سے فارغ ہوکر مسجد میں آجائے، کیوں کہ جمعہ کا غسل مسنون اور عبادت ہے، اور ایسی صورت میں ہر عبادت ادا کی جاسکتی ہے۔(۱)

غسل جنابت

☆......اگر اعتکاف کی حالت میں غسل واجب ہوجائے، اور مسجد میں اس طرح غسل کا کوئی انتظام نہ ہو کہ پانی مسجد میں نہ گرے، (مثلاً: کسی بڑے ٹب میں نہائے) تو مسجد سے باہر نکل کر غسل کرسکتا ہے۔(۲)

☆......غسل کرتے وقت کپڑے میں جو نجاست لگی ہو، اسے بھی دھو سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) ("غسل"/"غسل تبرید" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

(۲) ("غسل"/"غسل تبرید" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

(۳) قال الحنفية :...وحرم على المعتكف اعتكافاً واجباً الخروج إلا لعذر شرعي كأداء صلاة الجمعة والعيدين فيخرج في وقت يمكنه إدراكها مع صلاة سنة الجمعة قبلها ثم يعود وإن أتم اعتكافه في الجامع صح وكره. أو لحاجة طبيعية: كالبول والغائط وإزالة النجاسة والاغتسال من جنابة باحتلام، لأنه عليه الصلاة والسلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة.)(الفقهُ الإسلاميُ وأدلّتهُ: ۲/ ۶۲۱،۶۲۲، البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني : الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور).

☜ ((أو) حاجة(طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام... الخ)(مراقی الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادیہ ملتان).

☜ (حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه الصارية هرات افغانستان). ("پاخانہ" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں).

☆...... جنابت کی صورت میں مسجد سے باہر غسل کے لیے جانے کے وقت تیمم کر لینا مستحب ہے۔(۱)

☆...... اگر مسجد میں غسل خانہ بھی نہیں ہے، اور پانی وغیرہ کا انتظام بھی نہیں ہے، کنویں سے پانی چلا کر غسل کرنے کا انتظام بھی نہیں ہے، تو ایسی صورت میں تالاب یا کنویں پر جا کر غسل کر لینا درست ہے۔(۲)

(۱) (وَلَو أَصَابَتْهُ الجَنَابَةُ فِي المَسجِدِ قِيلَ لَا يُبَاحُ لَهُ الخُرُوجُ مِن غَيرِ تَيَمُّمٍ اعتِبَارًا بِالدُّخُولِ وَقِيلَ يُبَاحُ لِأَنَّ فِي الخُرُوجِ تَنزِيهَ المَسجِدِ عَنِ النَّجَاسَةِ وَفِي الدُّخُولِ تَلوِيثَهُ بِهَا اهـ) [البحر الرائق: ۱/۱۴۷، کتاب الطهارة، باب التيمم، ط: سعيد كراجي].

☐ [البحر الرائق: ۱/۱۹۶، ۱۹۵، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: سعيد كراجي]. [الدرمع الرد: ۱/۱۷۲، كتاب الطهارة، قبيل مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء، ط: سعيد كراجي].

☐ (وَلَو كَانَ نَائِمًا فِيهِ فَاحتَلَمَ وَالمَاءُ خَارِجَهُ وَخَشِيَ مِنَ الخُرُوجِ يَتَيَمَّمُ وَيَنَامُ فِيهِ إِلَى أَن يُمكِنَهُ الخُرُوجُ. قَالَ فِي المُنيَةِ: وَإِنِ احتَلَمَ فِي المَسجِدِ تَيَمَّمَ لِلخُرُوجِ إِذَا لَم يَخَف وَإِن خَافَ يَجلِسُ مَعَ التَّيَمُّمِ وَلَا يُصَلِّي وَلَا يَقرَأُ .اهـ. (الدرمع الرد: ۱/۲۲۳، ۲۲۲، باب التيمم، فرع في البحر عن المبتغى بالغين المعجمة، ط: سعيد كراجي)

☐ (وَكَذَا الحُكمُ إِذَا خَافَ الجُنُبُ أَوِ الحَائِضُ سَبُعًا أَو لِصًّا أَو بَردًا فَلَا بَأسَ بِالمُقَامِ فِيهِ وَالأَولَى أَن يَتَيَمَّمَ تَعظِيمًا لِلمَسجِدِ هٰكَذَا فِي التَّاتَارخَانِيَّةِ.) [الفتاوى الهندية: ۱/۳۸، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء . . . الخ، الفصل الرابع في أحكام الحيض...الخ، ط: رشيدية كوئٹه].

(۲) ((وَحَرُمَ عَلَيهِ) أَي عَلَى المُعتَكِفِ اعتِكَافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لِأَنَّهُ مُنهٍ لَا مُبطِلٌ كَمَا مَرَّ (الخُرُوجُ إِلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ) طَبِيعِيَّةٍ كَبَولٍ وَغَائِطٍ وَغُسلٍ لَو احتَلَمَ وَلَا يُمكِنُهُ الاغتِسَالُ فِي المَسجِدِ كَذَا فِي النَّهرِ. وفي "الشامية": (قوله: الا لحاجة الانسان) ...... واختلف فيما لو كان له بيتان فأتى البعيد منهما قيل فسد، وقيل: لا، ينبغي ان يخرج على القولين ما لو ترك بيت الخلاء للمسجد القريب وأتى بيته، نهر، ولا يبعد الفرق بين الخلائية، وهذه، لأن الإنسان قد لايألف غير بيته، رحمتي، اي فإذا كان لايألف غيره بأن لايتيسر له إلا في بيته، فلا يبعد الجواز بلاخلاف. ...... (قَولُهُ: وَغُسلٍ) عَدَّهُ مِنَ الطَّبِيعِيَّةِ تَبَعًا لِلاختِيَارِ وَالنَّهرِ وَغَيرِهِمَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا فِي المَبسُوطِ مِن تَفسِيرِهَا وَعَن هَذَا اعتَرَضَ بَعضُ الشُّرَّاحِ تَفسِيرَ الكَنزِ لَهَا بِالبَولِ وَالغَائِطِ بِأَنَّ الأَولَى تَفسِيرُهَا بِالطَّهَارَةِ وَمُقَدِّمَاتِهَا لِيَدخُلَ الاستِنجَاءُ وَالوُضُوءُ وَالغُسلُ لِمُشَارَكَتِهَا لَهُمَا فِي الاحتِيَاجِ وَعَدَمِ الجَوَازِ فِي المَسجِدِ اهـ. فافهم (قَولُهُ: وَلَا يُمكِنُهُ إلخ) فَلَو أَمكَنَهُ مِن غَيرِ أَن =

☆……اگر مسجد میں غسل خانہ ہے، مگر پانی نہیں ہے، اور کنواں دور ہے تو کسی کنویں سے پانی لا کر مسجد کے غسل خانہ میں غسل کر سکتا ہے۔(۱)

☆……غسل واجب ہوگیا، سردی بہت زیادہ ہے، مسجد میں نل کا پانی ٹھنڈا ہے، دوسری جگہ تازہ گرم پانی مل سکتا ہے، یا اس کا انتظام ہو سکتا ہے، تو شدید ضرورت کی وجہ سے گرم پانی کا انتظام کرنے یا حاصل کرنے کے لیے اس مقام پر جا سکتا ہے۔(۲)

= يَتَلَوَّثُ الْمَسْجِدُ فَلَا بَأْسَ بِهِ بَدَائِعُ أي بِأَنْ كَانَ فِيهِ بِرْكَةُ مَاءٍ أَوْ مَوْضِعٌ مُعَدٌّ لِلطَّهَارَةِ أَوْ اغْتَسَلَ فِي إنَاءٍ بِحَيْثُ لَا يُصِيبُ الْمَسْجِدَ الْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ قَالَ فِي الْبَدَائِعِ: فَإِنْ كَانَ بِحَيْثُ يَتَلَوَّثُ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ يُمْنَعُ مِنْهُ لِأَنَّ تَنْظِيفَ الْمَسْجِدِ وَاجِبٌ اهـ. وَالتَّقْيِيدُ بِعَدَمِ الْإِمْكَانِ يُفِيدُ أَنَّهُ لَوْ أَمْكَنَ كَمَا قُلْنَا فَيَخْرُجُ أَنَّهُ يَفْسُدُ.)(ردالمحتار: ۴۴۵/۲، باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: سعید کراچی)۔

☐ الجوهرة النيرة: (۱۷۷/۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمى۔

☐ التاتارخانية: (۳۱۲/۲) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر: في الاعتكاف، ط: قديمى۔

(۱) ((قَوْلُهُ: وَأَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَنَوْمُهُ وَمُبَايَعَتُهُ فِيهِ) يَعْنِي يَفْعَلُ الْمُعْتَكِفُ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنْ خَرَجَ لِأَجْلِهَا بَطَلَ اعْتِكَافُهُ؛ لِأَنَّهُ لَا ضَرُورَةَ إلَى الْخُرُوجِ حَيْثُ جَازَتْ فِيهِ وَفِي الْفَتَاوَى الظَّهِيرِيَّةِ وَقِيلَ يَخْرُجُ بَعْدَ الْغُرُوبِ لِلْأَكْلِ وَالشُّرْبِ. اهـ. وَيَنْبَغِي حَمْلُهُ عَلَى مَا إذَا لَمْ يَجِدْ مَنْ يَأْتِي لَهُ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ مِنْ الْحَوَائِجِ الضَّرُورِيَّةِ كَالْبَوْلِ وَالْغَائِطِ)(البحر الرائق: ۳۰۳/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)۔

☐ ردالمحتار: ۴۴۸/۲، ۴۴۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچى)۔

☐ (حاشية الطحطاوى على المراقى: ص: ۳۸۴، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچى)۔

(۲) ((قَوْلُهُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ إلَّا لِحَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ كَالْجُمُعَةِ أَوْ طَبِيعِيَّةٍ كَالْبَوْلِ وَالْغَائِطِ) أي لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ اعْتِكَافًا وَاجِبًا مِنْ مَسْجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطْلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَخْرُجُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعْلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ مِنْ الْخُرُوجِ فِي بَعْضِهَا فَيَصِيرُ الْخُرُوجُ لَهَا مُسْتَثْنًى وَلَا يَمْكُثُ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ الطُّهُورِ لِأَنَّ مَا ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا)(البحر الرائق: ۳۰۱/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى)۔

☐ الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسده، ط: رشيدية كوئٹه)۔ =

☜ ...... مزید ''احتلام ہو جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۷۵)

غسل جنابت کے لیے جانا

''مسجد کی منزلہ ہو'' عنوان کے تحت دوسرا اشارہ دیکھیں! (ص: ۳۸٤)

غسل خانہ

''وضو خانہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ٤۳۱)

غسل کے لیے پانی گرم کرنا

''پانی گرم کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۱٦۲)

غسل مستحب

معتکف کے لیے غسل مستحب کے لیے مسجد سے باہر نکلنا درست نہیں، اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، (۱) اور ایک دن ایک رات کی قضا روزے کے ساتھ لازم ہوگی۔ (۲)

غسل مسجد میں کرنا

''وضو مسجد میں کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ٤۳۹)

غسل واجب کے علاوہ غسل کا حکم

اگر معتکف غسل واجب کے علاوہ کسی بھی غسل کے لیے مسجد سے باہر نکلے گا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (۳)

= ☜ بدائع الصنائع: ۲/۱۱۳، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل وأما رکن الاعتکاف ومحظوراتہ وما یفسدہ وما لا یفسدہ، ط: سعید کراچی۔

(۱) (مزید ''غسل'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)۔

(۲) (''اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)۔

(۳) (''غسل'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)۔

غصب کی جگہ

جو جگہ مسجد میں مالک کی اجازت کے بغیر زبردستی شامل کی جاتی ہے، وہ مسجد نہیں ہوتی، اگر معتکف اعتکاف کی حالت میں ایسی جگہ پر جائے گا، یا بیٹھے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور اعتکاف واجب کی قضا بھی لازم ہوگی۔ ہاں اگر وضو کرنے کے لیے جاتے وقت یا پیشاب، پاخانہ کے لیے نکلتے ہوئے اس جگہ سے گزرنا پڑے تو گزر سکتا ہے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

غیر اللہ کے لیے اعتکاف

☆......اعتکاف ایسی عبادت ہے جو صرف اللہ کے لیے مسجد میں کرنا

(۱) ((قوله: وَأرضٍ مَغصُوبَةٍ أو لِلغيرِ) لا حَاجَةَ إلَى قَولِهِ أو لِلغَيرِ إذِ الغَصبُ يَستَلزِمُهُ اللَّهُمَّ إلَّا أن يُرَادَ الصَّلاةُ بِغَيرِ الإذنِ وَإن كَانَ غَيرَ غَاصِبٍ أفَادَهُ أبُو السُّعُودِ" ط".

وَفِي "شَرحِ المُنيَةِ لِلحَلَبِيِّ": بَنَى مَسجِدًا فِي أرضِ غَصبٍ لا بَأسَ بِالصَّلاةِ فِيهِ. وَفِي "الوَاقِعَاتِ": بَنَى مَسجِدًا عَلَى سُورِ المَدِينَةِ لا يَنبَغِي أن يُصَلِّيَ فِيهِ، لِأنَّهُ مِن حَقِّ العَامَّةِ فَلَم يَخلُص لِلَّهِ تَعَالَى كَالمَبنِيِّ فِي أرضٍ مَغصُوبَةٍ .ا ه.)[ردالمحتار: ۳۸۱/۱، کتاب الصلوة،مَطلَبٌ فِي الصَّلاةِ فِي الأرضِ المَغصُوبَةِ وَدُخُولِ البَساتِينِ وَبِنَاءِ المَسجِدِ فِي أرضِ الغَصبِ،ط: سعید کراچی]۔

(مَسجِدٌ بُنِيَ عَلَى سُورِ المَدِينَةِ قَالُوا لا يُصَلَّى فِيهِ لِأنَّ السُّورَ حَقُّ العَامَّةِ وَيَنبَغِي أن يَكُونَ الجَوَابُ عَلَى التَّفصِيلِ إن كَانَت البَلدَةُ فُتِحَت عَنوَةً وَبُنِيَ مَسجِدٌ بِإذنِ الإمَامِ جَازَت الصَّلاةُ فِيهِ لِأنَّ لِلإمَامِ أن يَجعَلَ الطَّرِيقَ مَسجِدًا فَهَذَا أولَى.) [الفتاوی الهندية: ۱۱۰/۱،کتاب الصلوة،الباب الثامن في صلوة الوتر،ط: رشیدیه کوئٹه]۔

(وفي "فتاوی أبي الليث": مسجد بني على سور المدينة فلا ينبغي أن يصلي فيه،علل الصدر الشهيد رحمه الله فقال: لأن السور للعامة فصار كما لو بني مسجداً في أرض الغصب وانه يخالف ما حكيناه عن "الأجناس".)["المحيط البرهاني": ۱۵۰/۵،الفصل الخامس في المسجد و القبلة والمصحف،ط: دار إحياء التراث العربي]۔

(فَلَو خَرَجَ) وَلَو نَاسِيًا (سَاعَةً) زَمَانِيَّةً لا رَمَلِيَّةً كَمَا مَرَّ (بِلا عُذرٍ فَسَدَ) فَيَقضِيهِ. [الدر المختار: ۴۴۷/۲، ۴۴۸،باب الاعتكاف،كتاب الصوم، ط: سعید کراچی]۔

(قال الشيخ المفتي عزيز الرحمن ": " ظاہر ہے کہ جو جگہ غصباً مسجد میں داخل کی گئی ہے وہ مسجد نہیں ہوئی معتکف کو بحالت اعتکاف وہاں جانا اور بیٹھنا مفسد اعتکاف ہوگا اور اعتکاف واجب کی قضا بھی لازم ہوگی"۔)[فتاوی دارالعلوم دیو بند: ۶/ ۳۱۲، کتاب الصوم، دسواں باب مسائل اعتکاف، [سوال: ۲۸۲: غصباً جو حصہ مسجد میں لیا گیا ہے معتکف کا اس میں رہنا کیسا ہے؟]، ط: دارالاشاعت کراچی]۔

ضروری ہے، غیر اللہ کے لیے اور مسجد کے علاوہ کسی دوسرے مقام مثلاً: مزار پر اعتکاف کرنا حرام ہے۔(۱)

☆......جس طرح غیر اللہ کے لیے طواف، رکوع اور سجدہ کرنا حرام ہے، اسی طرح غیر اللہ کے لیے اعتکاف کرنا اور اس کی نذر ماننا بھی حرام ہے۔(۲)

غیر تجارتی سامان

''تجارتی سامان'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۷۱)

---

(۱) (وَلِأَنَّهُ عِبَادَةٌ لِمَا فِيه من إظْهَارِ الْعُبُودِيَّةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى بِمُلَازَمَةِ الأَمَاكِنِ الْمَنْسُوبَةِ إلَيه.)[بدائع الصنائع:۱۰۸/۲، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

◻ (﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ ای معتکفون فیها والاعتکاف فی اللغة الاحتباس واللزوم مطلقاً ... وفی تقیید الاعتکاف بالمساجد دلیل علی انه لا یصح إلا فی المسجد إذ لو جاز شرعاً فی غیره لجاز فی البیت وهو باطل بالإجماع ویختص بالمسجد الجامع عند الزهری وروی عن الإمام أبی حنیفة رضی الله تعالی عنه انه مختص بمسجد له إمام ومؤذن راتب .)[" تفسیر روح المعانی ":۶۸/۲،ط:دار احیاء التراث العربی بیروت]۔

◻ بحر الرائق:۳۰۱/۲،کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط:سعید کراچی]۔

◻ [بدائع الصنائع:۱۱۲/۲، ۱۱۳، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف،فصل:وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی]۔

(۲) إن السجود الشرعی عبادة ، وعبادة غیره سبحانه وتعالیٰ شرک محرم فی جمیع الأدیان والأزمان ، ولا أراها حلت فی عصر من الأعصار . (روح المعاني : (۲۲۸/۱) البقرة : الآیة ، رقم : ۳۴ ، ط: دار إحیاء التراث العربی)

◻ أحکام القرآن للقرطبي : (۲/۳۳۴ ، ۳۳۵) البقرة ، الآیة : ۳۴ ، ط: رشیدیه .

◻ (قال المفتی عزیز الرحمٰن: بوسہ دینا قبر اولیاء کرام ودیگر صلحاء حکام کو اور طواف کرنا گرد قبر کے اور سجدہ کرنا تعظیماً یہ سب عادت نصاریٰ کی طریقہ پرستش کفار کا ہے ہرگز ہرگز جائز نہیں، حرام ہے۔ قال حجة الاسلام الغزالیؒ فی "الاحیاء": والمستحب فی زیارة القبور ان یقف مستدبر القبلة مستقبلا وجه المیت وأن یسلم ولا یمسح القبر ولا یقبله ولا یمسه فإن ذلک من عادة النصاری وقال الملا علی القاری فی "شرح المنسک": لایطوف ای ولایدور حول البقعة الشریفة لأن الطواف من مختصات الکعبة المنیفة فیحرم حول قبور الأنبیاء والأولیاء، ولاعبرة بمایفعله العامة الجهلة ولو کانوا فی صورة المشائخ والعلماء ولاینحنی ولایقبل الارض فانه ای کل واحد بدعة ای غیر مستحسنة فتکون مکروهة واما السجدة فلاشک انها حرام ا ....الخ.)[عزیز الفتاوی :ص: ۱۱۳، ۱۱۶، کتاب السنة والبدعة،سوال ۳۹:اولیاء کرام وصحابه عظام کی قبور کاطواف کرنا ؟،ط:دار الاشاعت کراچی]۔

فاسد کرنے والی چیزیں

واجب اور مسنون اعتکاف کو فاسد کرنے والی چیزیں یہ ہیں:

☆......معتکف کے لیے شرعی اور طبعی ضرورت کے علاوہ اپنی اعتکاف والی مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں، رات دن ہر وقت اعتکاف والی مسجد کے اندر رہے، اگر شرعی اور طبعی ضرورت کے علاوہ مسجد سے باہر نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......معتکف ایک منٹ کے لیے بھی شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر نکلے گا تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر خواہ جان بوجھ کر مسجد سے باہر نکلے یا بھول سے، ہر حال میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

---

(۱) ((وَأَمَّا مُفْسِدَاتُهُ): فَمِنْهَا الْخُرُوجُ من الْمَسْجِدِ فَلَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ من مُعْتَكَفِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذْرٍ وَإِنْ خَرَجَ من غَيْرِ عُذْرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعْتِكَافُهُ في قَوْلِ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا في "الْمُحِيطِ" سَوَاءٌ كان الْخُرُوجُ عَامِدًا او نَاسِيًا هَكَذَا في "فَتَاوَى قَاضِي خَان" ... وَمِنَ الْأَعْذَارِ الْخُرُوجُ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَأَدَاءِ الْجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَوْلٍ او غَائِطٍ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ وَيَرْجِعَ إلَى الْمَسْجِدِ كما فَرَغَ من الْوُضُوءِ وَلَوْ مَكَثَ في بَيْتِهِ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ وَإِنْ كان سَاعَةً عِنْدَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا في "الْمُحِيطِ".)[الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته].

[بدائع الصنائع: (۱۱۴/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل وَأَمَّا رُكْنُ الِاعْتِكَافِ وَمَحْظُورَاتِهِ وما يُفْسِدُهُ وما لَا يُفْسِدُهُ،ط: سعيد كراچي].

[البحر الرائق: (۳۰۱/۲، ۳۰۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

☆......معتکف کے متعلقین میں سے کوئی سخت بیمار ہو جائے یا کسی کی وفات ہو جائے تو معتکف کے چلے جانے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، لیکن ایسی حالت میں چلے جانے سے گناہ نہیں ہوگا، بلکہ اگر مریض کے لیے اس معتکف کے علاوہ اور کوئی دوسرا تیماردار نہیں، مریض کو بہت تکلیف ہے، جان کا خطرہ ہو جائے، تو معتکف کو چلے ہی جانا چاہیے، بعد میں اس کی قضا کر لے۔ اسی طرح اگر میت ہوئی اور غسل کفن اور دفن کرنے والا اور کوئی نہیں ہے، تب بھی اعتکاف میں سے اٹھ کر چلے جانا چاہیے، پھر بعد میں قضا کر لے۔(۱)

☆......معتکف میت کو نہلانے، کفن تیار کرنے، جنازہ کی نماز پڑھنے یا پڑھانے کے لیے یا میت کو کاندھا دینے کے لیے یا دفن میں شریک ہونے کے لیے باہر چلا جائے، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ شدید ضرورت کے بغیر اعتکاف کو نہیں توڑنا چاہیے۔ ہاں معتکف کے بغیر کوئی انتظام نہ ہو سکے تو معتکف چلا جائے اور

---

(۱) او خرج لجنازة وإن تعيّنت عليه او لنفير عام او لاداء شهادة او لعذر المرض او لإنقاذ غريق او حريق ففرّق الشارح هنا بين هذه المسائل حيث جعل بعضها مفسدا والبعض لا تبعا لصاحب البدائع مما لا ينبغي نعم الكلّ عذر مسقط للإثم بل قد يجب عليه الإفساد إذا تعيّنت عليه صلاة الجنازة او أداء الشهادة بأن كان ينوي حقّه إن لم يشهد او لإنجاء غريق ونحوه والدليل على ما ذكره القاضي ما ذكره الحاكم في كافيه بقوله فأمّا في قول ابي حنيفة فاعتكافه فاسد إذا خرج ساعة لغير غائط او بول او جمعة اه. فكان مفسرا للعذر المسقط للفساد.)[البحر الرائق: ۳۰۲/۲، ۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☐ [الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

☐ [الدر المختار: ۴۴۷/۲، ۴۴۸، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچی].

☐ [مراقی الفلاح: ص: ۱۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امداديه ملتان].

☐ [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچی/ ص: ۵۷۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه الصاربة هرات افغانستان].

بعد میں قضا کرلے۔(۱)

☆...... معتکف شرعی یا طبعی ضرورت سے مسجد سے باہر گیا تھا راستہ میں قرض خواہ یا کسی اور صاحب حق نے اس کو روک لیا اور معتکف بھی رک کر کھڑا ہو گیا تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا اعتکاف فاسد ہو گیا، اس لیے معتکف کو چاہیے کہ رک کر کھڑا نہ ہو بلکہ چلتے چلتے اس کو جواب دے دے، یا مسجد میں آنے کا کہہ دے۔ ایک منٹ کے لیے بھی کھڑا ہو گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(۲)

☆...... معتکف خود سخت بیمار ہو جائے جس سے مسجد میں ٹھہرنا مشکل ہو تو معتکف گھر جا سکتا ہے، اس کے چلے جانے سے اعتکاف تو ٹوٹ جائے گا، لیکن گناہ گار نہیں ہوگا، اور بعد میں ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) (وَلَو خَرَجَ لِبَولٍ أَو غَائِطٍ فَحَبَسَهُ الغَرِيمُ سَاعَةً فَسَدَ اعتِكَافُهُ عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى). [الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

(او خرج هو لبول او غائط، فحبسه الغريم ساعة فسد اعتكافه في قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى.)[الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۲۲،۲۲۱/۱، كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه].

[الدر مع الرد: ۴۴۷/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

"دوا لینے کے لئے باہر جانا"، "بیمار ہو گیا"، "اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم" عنوانات کے تحت دیکھیں۔

(۳) (أَو خَرَجَ لِعُذرِ المَرَضِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَعَلَّلَ قَاضِي خَان فِي الخُرُوجِ لِلمَرَضِ بِأَنَّهُ لَا يَغلِبُ وُقُوعُهُ فَلَم يَصِر مُستَثنًى عَنِ الإِيجَابِ فَأَفَادَ هَذَا التَّعلِيلُ الفَسَادَ فِي الكُلِّ وَعَن هَذَا فَسَدَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا أَو شَهِدَ جَنَازَةً). [فتح القدير: ۳۰۱/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: رشيدية].

[الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ۲۲۲/۱، كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه].

[الفتاوى التاتارخانية: ۳۱۳/۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كراچى].

☆......معتکف کو اپنی جان ومال کا قوی خطرہ ہو جائے، اور اعتکاف کی حالت میں اس کو دفع کرنے پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں گھر چلا جائے، تو گناہ گار نہیں ہوگا، البتہ بعد میں ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہوگی۔(۱)

☆......کسی حاکم یا غیر حاکم نے زبردستی معتکف کو باہر نکال دیا، مثلاً: سرکاری وارنٹ آگیا، یا زبردستی قرض خواہ باہر کھینچ کر لے گیا، تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ معتکف گناہ گار نہیں ہوگا۔ البتہ بعد میں ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مسجد گرنے لگے اور معتکف کے دب جانے کا خطرہ ہو یا کوئی بچہ یا آدمی پانی کے کنویں میں گر گیا اور ڈوب رہا ہو، یا آگ میں گر پڑے، یا گرنے کا خطرہ ہو، تو معتکف کو مسجد سے نکل جانے کا گناہ نہیں ہوگا، بلکہ جان بچانے کی غرض سے واجب ہے، لیکن اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہوگی۔(۳)

نوٹ: ان تمام صورتوں میں اگر مسجد سے نہ نکلنے کی کوئی تدبیر ہوسکتی ہے، اور خود نہ نکلنے کے بغیر کام ہوسکتا ہے، تو خود نہ نکلے۔ اور معمولی خطرے سے گھبرا کر فوراً نکل آنا درست نہیں۔ اگر حقیقت میں کوئی ناقابل برداشت یا شدید خطرہ ہو جائے تو

(۲،۱) وَأَمَّا مَا لَا يَغْلِبُ كَإِنْجَاءِ غَرِيقٍ وَانْهِدَامِ مَسْجِدٍ فَمُسْقِطٌ لِلْإِثْمِ لَا لِلْبُطْلَانِ ...... وَعَلَى هَذَا إذَا خَرَجَ لِإِنْقَاذِ غَرِيقٍ أَوْ حَرِيقٍ أَوْ جِهَادٍ عَمَّ نَفِيرُهُ فَسَدَ وَلَا يَأْثَمُ وَكَذَا إذَا انْهَدَمَ الْمَسْجِدُ وَنَصَّ عَلَيْهِ فِي الْخَانِيَّةِ وَغَيْرِهَا وَكَذَا تَفَرُّقُ أَهْلِهِ وَانْقِطَاعُ الْجَمَاعَةِ مِنْهُ وَنَصَّ الْحَاكِمُ فِي الْكَافِي فَقَالَ وَأَمَّا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ : فَاعْتِكَافُهُ فَاسِدٌ إذَا خَرَجَ سَاعَةً لِغَيْرِ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ جُمُعَةٍ اهـ مُلَخَّصًا.

[الدر المختار: ۲/۴۴۷، ۴۴۸، باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: سعید کراچی].

(فتح القدیر: ۲/۱۰۴، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیة).

[البحر الرائق: ۲/۳۰۲، ۳۰۳، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

(۳)(حوالہ بالا کی تخریج دیکھیں!)()(''اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کا حکم'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

اعتکاف توڑ دینا چاہیے۔اور بعد میں ایک دن ایک رات روزہ کے ساتھ قضا کر لینا چاہیے۔

☆.....معتکف بھول گیا اس کو خیال ہی نہ رہا کہ وہ اعتکاف میں ہے، اور مسجد سے باہر آ گیا، خواہ فوراً اعتکاف یاد آ گیا یا کچھ دیر کے بعد، اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔البتہ گناہ گار نہیں ہوگا۔اور بعد میں ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہوگی۔(۱)

☆.....اعتکاف کی حالت میں ہم بستری کر لینے سے دن میں یا رات میں، بھول کر یا جان کر، خواہ انزال ہو یا نہ ہو، ہر حال میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہوگی۔

☆.....معتکف نے شرمگاہ کے علاوہ بیوی کے کسی دوسرے حصۂ بدن کے ساتھ مباشرت کی یا بوس وکنار کیا تو اگر انزال ہو جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔(۲)

---

(۱) (قوله: فإن خرج ساعة بلا عذر فسد) لوجود المنافي، أطلقه فشمل القليل والكثير، وهذا عند أبي حنيفة، ..... وأراد بالعذر ما يغلب وقوعه كالمواضع التي قدمها وإلا لو أريد مطلقه لكان الخروج ناسيا أو مكرها غير مفسد لكونه عذرا شرعيا وليس كذلك بل هو مفسد كما صرحوا به.)[البحر الرائق:(۲/۳۰۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی].

☜ (وأما مفسداته): فمنها الخروج من المسجد فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلا ونهارا إلا بعذر وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى كذا في "المحيط" سواء كان الخروج عامدا أو ناسيا هكذا في "فتاوى قاضي خان".)[الفتاوى الهندية :(۱/۲۱۲) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

☜ [الفتاوى الخانية على هامش الهندية:(۱/۲۲۲) كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه].

(۲) (ولقوله سبحانه: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ [البقرة:۲: ۱۸۷].=

☆......معتکف، گرمی سے بچنے کے لیے یا سردیوں میں دھوپ لینے کے لیے مسجد کی حد سے باہر چلا جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(1)

☆......معتکف کو کھانا منگانے کا انتظام کر لینا چاہیے، خواہ گھر سے کوئی لے آئے یا ہوٹل والے سے کہہ دے، اس کا ملازم وقت پر پہنچا دیا کرے، جب انتظام

= عن عائشة أنها قالت: "السُّنَّةُ عَلَى المُعتَكِفِ أن لا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنهُ وَلَا اعتِكَافَ إِلَّا بِصَومٍ وَلَا اعتِكَافَ إِلَّا فِي مَسجِدٍ جَامِعٍ". قَالَ أَبُو دَاوُد غَيرُ عَبدِ الرَّحمٰنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَت السُّنَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعَلَهُ قَولَ عَائِشَةَ)[سنن ابی داود: (١/٣٣٢) كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض، ط: حقانيه ملتان].

(مشكوة المصابيح: (١/١٨٣) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثاني، ط: قديمی كراچی).

(أما مفسدات الاعتكاف) منها: الجماع عمدا ولو بدون إنزال سواء كان بالليل أو النهار باتفاق. أو الجماع نسيانا فإنه يفسد الاعتكاف عند ثلاثة وقال الشافعية: إذا جامع ناسيا للاعتكاف فإن اعتكافه لا يفسد أما دواعي الجماع من تقبيل بشهوة ومباشرة ونحوها فإنها لا تفسد الاعتكاف إلا بالإنزال باتفاق ثلاثة)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (١/٣٩٣) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة].

(البحر الرائق: (٢/٣٠٣) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی).

((وَبَطَلَ بِوَطءٍ فِي فَرجٍ)أَنزَلَ أَم لَا (وَلَو) كَانَ وَطؤُهُ خَارِجَ المَسجِدِ (لَيلًا أَو نَهَارًا عَامِدًا (أَو نَاسِيًا) فِي الأَصَحِّ لِأَنَّ حَالَتَهُ مُذَكِّرَةٌ (وَ) بَطَلَ (بِإِنزَالٍ بِقُبلَةٍ أَو لَمسٍ) أَو تَفخِيذٍ وَلَو لَم يُنزِل لَم يَبطُل وَإِن حَرُمَ الكُلُّ لِعَدَمِ الحَرَجِ وَلَا يَبطُلُ بِإِنزَالٍ بِفِكرٍ أَو نَظَرٍ .)[الدر مع الرد: (٢/٣٥٠) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

(١)((وَأَمَّا مُفسِدَاتُهُ) فَمِنهَا الخُرُوجُ مِن المَسجِدِ فَلَا يَخرُجُ المُعتَكِفُ مِن مُعتَكَفِهِ لَيلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذرٍ وَإِن خَرَجَ مِن غَيرِ عُذرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعتِكَافُهُ فِي قَولِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فِي "المُحِيطِ". سَوَاءٌ كَانَ الخُرُوجُ عَامِدًا أَو نَاسِيًا هَكَذَا فِي "فَتَاوَى قَاضِي خَان".)[الفتاوى الهندية: (١/٢١٢) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

((لا يَخرُجُ المُعتَكِفُ مِن مُعتَكَفِهِ لَيلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذرٍ وَإِن خَرَجَ مِن غَيرِ عُذرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعتِكَافُهُ فِي قَولِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.)[الفتاوى التاتارخانية: (٢/٣١٢) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمی كتب خانه كراچی].

(البحر الرائق: (٢/٣٠١) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی).

ہو جائے تو معتکف کو خود کھانا لینے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔ اگر چلا جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

☆.....اگر معتکف کے لیے کوشش کے باوجود کھانا لانے کا کوئی انتظام نہیں ہوسکا تو خود ہی گھر سے یا ہوٹل سے یا تندور سے لے آنا درست ہے، لیکن ضرورت کے بغیر وہاں نہ ٹھہرے، کم از کم اتنا تو کہہ سکتا ہے کہ فلاں وقت کھانا لینے آیا کروں گا، تاکہ دکان دار خیال رکھے اور اس کو سب سے پہلے فارغ کردے۔ اور یہ کھانا لانا آفتاب غروب ہونے کے وقت ٹھیک ہے، غروب سے پہلے ہرگز نہ جائے، کیوں کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے ضرورت ثابت نہیں ہوتی، اس کے بعد سحری کے آخری وقت تک جانے کا اختیار ہے، بعد میں نہیں ہے۔ اور کھانا مسجد میں کھانا چاہیے، ہاں اگر مسجد میں کھانے کی اجازت نہ ہو جیسا کہ حرمین شریفین میں انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ہے، تو اس صورت میں مجبوراً باہر کھانے کی اجازت ہوگی۔(۲)

فائدہ

☆.....اعتکاف کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے گناہوں سے حفاظت ہوتی ہے، ورنہ بسا اوقات کوتاہی اور لغزش سے کچھ اسباب ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ اس میں آدمی گناہ میں مبتلا ہو ہی جاتا ہے، اور ایسے مبارک وقت میں گناہ کا ہو جانا

(۱، ۲)[قوله: وَأَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَنَوْمُهُ وَمُبَايَعَتُهُ فِيهِ)يَعْنِي يَفْعَلُ الْمُعْتَكِفُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنْ خَرَجَ لِأَجْلِهَا بَطَلَ اعْتِكَافُهُ ، لِأَنَّهُ لَا ضَرُورَةَ إِلَى الْخُرُوجِ حَيْثُ جَازَتْ فِيهِ وَ فِي "الْفَتَاوَى الظَّهِيرِيَّةِ": وَقِيلَ يَخْرُجُ بَعْدَ الْغُرُوبِ لِلْأَكْلِ وَالشُّرْبِ.اهـ. وَيَنْبَغِي حَمْلُهُ عَلَى مَا إِذَا لَمْ يَجِدْ مَنْ يَأْتِي لَهُ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ مِنَ الْحَوَائِجِ الضَّرُورِيَّةِ كَالْبَوْلِ وَالْغَائِطِ)[البحر الرائق: ۲/ ۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]۔

[الدر مع الرد: ۲/ ۴۴۸، ۴۴۹، باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچی]۔

[حاشية الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی]۔

بہت ہی بڑا ظلم ہے۔اعتکاف کی وجہ سے ان سے امن اور حفاظت رہتی ہے۔

☆......دوسرا یہ کہ بہت سے نیک اعمال ایسے ہیں کہ کرنے کے بغیر بھی ان کا ثواب مل جاتا ہے۔

("عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال في المعتكف :هو يعتكف الذنوب ، ويجري له من الحسنات كعامل الحسنات كلها.")(ابن ماجه، مشكوة.).(۱)

☆......اعتکاف کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب آدمی تمام دنیاوی کاروبار اور نفسانی خواہشات سے الگ ہو کر کچھ دنوں تک ہر وقت اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر میں لگا رہتا ہے، تو اس سے اللہ کا تعلق مضبوط ہو جاتا ہے، اس سے دل میں اللہ کی محبت اور دل و دماغ میں سکون اور نورانیت پیدا ہوتی ہے۔اسی طرح جب وہ ایک مدت تک فضول کاموں اور بے کار باتوں سے بچتا ہے، اور ہر وقت اللہ کی یاد اس کے دل میں تازہ رہتی ہے، تو اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایک بندے کو پوری زندگی میں اسی طرح بری باتوں سے بچنا اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنا اور اللہ کی یاد کو دل میں رکھنا چاہیے۔(۲)

(۱)[سنن ابن ماجه: ص:۱۲۷، ابواب ماجاء في الصيام،باب في ثواب الاعتكاف،ط:قديمي كتب خانه كراچي].

☐[مشكوة المصابيح: ۱/۱۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،الفصل الثالث،ط:قديمي كراچي].

☐[مرقاة المفاتيح: ۴/۵۳۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،الفصل الثالث،ط: حقانية پشاور].

(۲)(وشرع لهم الاعتكاف الذي مقصوده وروحه عكوفُ القلبِ على الله تعالى وجمعيّتُه عليه والخلوةُ به والانقطاعُ عن الاشتغال بالخلق والاشتغال به وحده سبحانه بحيث يصير ذكره وحبه والإقبالُ عليه في محل هموم القلب وخطراته فيستولي عليه بدلَها ويصير الهمُّ كُلُّه به والخطراتُ كلُّها بذكره والتفكر في تحصيل مراضيه وما يُقرّب منه فيصيرُ أُنسه بالله بدلاً عن أُنسه بالخلق فيعده بذلك لأنسه به يوم الوَحشة في القبور حين لا أنيس له ولا ما يفرحُ به سواه فهذا مقصود الاعتكاف الأعظم.)[زاد المعاد في هدى خير العباد: ۲/۸۷، فصل: في هديه صَلَّى اللهُ عَلَيه وَسَلَّمَ في الاعتكاف : مؤسسة الرسالة بيروت]. =

☆......مزید ''حکمتیں'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۲۳)

فدیہ

☆......رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے مسنون اعتکاف یا نذر کے اعتکاف کی قضا ذمہ میں تھی، لیکن قضا ادا نہیں کر سکا تو فدیہ دینا واجب ہوگا۔

☆......مسنون اعتکاف یا منذور اعتکاف کی قضا ذمہ میں تھی، اور ادا نہیں کیا، اور فدیہ دینے کی وصیت بھی نہیں کی تو وارثوں پر فدیہ دینا واجب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر بالغ ورثاء خوشی سے اپنی اجازت سے ادا کر دیں گے تو میت پر احسان ہوگا۔

☆......اگر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف فاسد ہوگیا اور ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے قضا ادا نہیں کر سکتا تو فدیہ دینا واجب ہوگا۔ اور صرف ایک دن کا فدیہ دینا واجب ہوگا۔ اور ایک دن کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

= (والهدف منه: صفاء القلب بمراقبة الرب والإقبال والانقطاع إلى العبادة في أوقات الفراغ متجرداً لها ولله تعالى من شواغل الدنيا وأعمالها ومسلّماً النفس إلى المولى بتفويض أمرها إلى عزيز جنابه والاعتماد على كرمه والوقوف ببابه وملازمة عبادته في بيته سبحانه وتعالى والتقرب إليه ليقرب من رحمته والتحصن بحصنه عز وجل فلا يصل إليه عدوه بكيده وقهره لقوة سلطان الله وقهره وعزيز تأييده ونصره. فهو من أشرف الأعمال وأحبها إلى الله تعالى إذا كان عن إخلاص لله سبحانه؛ لأنه منتظر للصلاة وهو كالمصلي وهي حالة قرب .فإذا انضم إليه الصوم عند مشترطيها ازداد المؤمن قرباً من الله بما يفيض على الصائمين من طهارة القلوب وصفاء النفوس. وأفضله في العشر الأواخر من رمضان ليتعرض لليلة القدر التي هي خير من ألف شهر.) [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: ۶۱۱/۲ ،البابُ الثّالث: الصِّيامُ والاعتكاف،الفَصلُ الثّاني : الاعتِكاف، المبحث الأول:تعريف الاعتكاف ومشروعيته والهدف منه...الخ،ط: الحقانية بشاور].

(وَأمّا مَحَاسِنُهُ فَظَاهِرَةٌ فإن فيه تَسلِيمَ المُعتكِفِ كُلِّيَّتَهُ إلى عِبَادَةِ اللّهِ تَعالى في طَلَبِ الزُّلفى وَتَبعِيدَ النَّفسِ من شُغلِ الدُّنيا التي هِيَ مَانِعَةٌ عَمّا يَستَوجِبُ العَبدُ من القُربَى وَاستِغرَاقِ المُعتكِفِ أوقاتَهُ في الصَّلاةِ إمّا حَقِيقَةً أو حُكمًا لأنّ المَقصَدَ الأصليَّ من شَرعِيَّتِهِ انتِظارُ الصَّلاةِ بالجَمَاعَاتِ وَتَشبِيهُ المُعتكِفِ نَفسَهُ بِمَن لا يَعصُونَ اللّهَ ما أمَرَهُم وَيَفعَلُونَ ما يُؤمَرُونَ وَبِالّذِينَ يُسَبِّحُونَ اللَّيلَ وَالنَّهَارَ وَهُم لا يَسأَمُونَ.) [الفتاوى الهندية: ۲۱۲/۱ ،كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما محاسنه،ط:رشيدية كوئته].

☆......کسی کے ذمہ نذر کا اعتکاف ادا کرنا تھا، لیکن ادا نہ کرسکا، یہاں تک کہ مرگیا، اور فدیہ دینے کی وصیت کی، تو جتنے دن کی نذر مانی تھی اتنے دن کا فدیہ دینا واجب ہوگا۔ (اور ہر دن کا فدیہ ایک ایک صدقۂ فطر کے برابر گندم یا اس کی قیمت فدیہ کی نیت سے ادا کردے۔)

☆......کوئی بیمار تھا اور اعتکاف کی نذر مانی تھی، اور بیماری ہی میں فوت گیا، اور اعتکاف ادا نہ کرسکا، تو فدیہ واجب نہیں ہوگا، اور اگر ایک دن بھی اچھا ہوا اور اعتکاف میں بیٹھنے کے قابل ہوا تو نذر کے ایام کا فدیہ ادا کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆......ایک دن کے اعتکاف کا فدیہ تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے۔

(۱) ((قال: وإن كان مريضا حين نذر الاعتكاف فلم يبرأ حتى مات فلا شيء عليه) لأنه ليس للمريض ذمة صحيحة في وجوب أداء الصوم والاعتكاف بناء عليه ألا ترى أنه لا يلزمه أداء صوم رمضان بشهوده الشهر فكذلك لا يلزمه الأداء بالنذر والفدية تبنى على وجوب الأداء وإن صح يوما ثم مات أطعم عنه عن جميع الشهر في قول أبي حنيفة وأبي يوسف رحمهما الله تعالى وفي قول محمد رحمه الله تعالى يطعم عنه بعدد ما صح من الأيام وأبو حنيفة وأبو يوسف قالا لما صح فقد صارت له ذمة صحيحة في التزام الأداء فيجعل كالمجدد للنذر في هذا الوقت. والصحيح لو نذر اعتكاف شهر ثم مات بعد يوم أطعم عنه لجميع الشهر إن أوصى يجبر الوارث عليه من الثلث وإن لم يوص لم يجبر الوارث عليه ولكنه إن أحب فعل فكذلك هذا.) [المبسوط للسرخسي: ۱۳۸/۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان].

(وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ فَمَاتَ أَطعَمَ لِكُلِّ يَومٍ نِصفَ صَاعٍ مِن بُرٍّ أو صَاعًا مِن تَمرٍ أو شَعِيرٍ إن أَوصَى كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ وَيَجِبُ عليه أن يُوصِيَ هَكَذَا فِي "البَدَائِعِ" وَإِن لَم يُوصِ وَأَجَازَت الوَرَثَةُ جَازَ ذلك وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ وهو مَرِيضٌ فلم يَبرَأ حتى مَاتَ لَا شَيءَ عليه وَإِن صَحَّ يَومًا ثُمَّ مَاتَ أُطعِمَ عنه عن جَمِيعِ الشَّهرِ كَذَا في "السِّرَاجِيَّةِ".)[الفتاوى الهندية: ۲۱۳/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه].

[الفتاوى السراجية: ص: ۳۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

فدیہ کی مقدار

ایک دن کے اعتکاف کا فدیہ تقریباً دو کلو گندم (۱) یا اس کی قیمت ہے۔ (۲)

فرشتے ساتھی ہیں

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ مساجد کے لیے کیل اور میخ بن جاتے ہیں، ایسے لوگوں کے ساتھی فرشتے ہوتے ہیں، اگر یہ لوگ کبھی مسجد سے غائب ہو جائیں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں، اور اگر یہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں، اگر ان کو کوئی ضرورت پیش آ جائے تو یہ فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

(۱) [وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ فَمَاتَ أَطعَمَ لِكُلِّ يَومٍ بِصَفِ صَاعٍ مِن بُرٍّ أَو صَاعًا مِن تَمرٍ أَو شَعِيرٍ إِن أَوصَى كَذَا فِي "السِّرَاجِيَّةِ"] (الفتاوى الهندية: ۱/ ۲۱۴، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ومما يتصل بملك مسائل، ط: رشيدية كوئته).

☐ (الفتاوى السراجية: ص: ۳۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي).

☐ [(وَلِفِديَةِ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَو وِترًا) كَمَا مَرَّ فِي قَضَاءِ الفَوَائِتِ (كَصَومِ يَومٍ) عَلَى المَذهَبِ، وَكَذَا الفِطرَةُ وَالِاعتِكَافُ الوَاجِبُ يُطعِمُ عَنهُ لِكُلِّ يَومٍ كَالفِطرَةِ. "وَالوَلوَالِجِيَّةُ".

☐ وَالحَاصِلُ أَنَّ مَا كَانَ عِبَادَةً بَدَنِيَّةً فَإِنَّ الوَصِيَّ يُطعِمُ عَنهُ بَعدَ مَوتِهِ عَن كُلِّ وَاجِبٍ كَالفِطرَةِ.] (الدر المختار: ۲/ ۴۲۶، ۴۲۷، كتاب الصوم، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، ط: سعيد كراچي).

(۲) [وَإِنَّمَا تَجِبُ صَدَقَةُ الفِطرِ مِن أَربَعَةِ أَشيَاءَ مِن الحِنطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمرِ وَالزَّبِيبِ كَذَا فِي خِزَانَةِ المُفتِينَ وَشَرحِ الطَّحَاوِيِّ وَهِيَ نِصفُ صَاعٍ مِن بُرٍّ أَو صَاعٌ مِن شَعِيرٍ أَو تَمرٍ وَدَقِيقُ الحِنطَةِ وَالشَّعِيرِ وَسَوِيقُهُمَا مِثلُهُمَا وَالخُبزُ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِاعتِبَارِ القِيمَةِ وَهُوَ الأَصَحُّ وَأَمَّا الزَّبِيبُ فَقَد ذَكَرَ فِي الجَامِعِ الصَّغِيرِ نِصفُ صَاعٍ عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَنَّهُ يُؤكَلُ بِجَمِيعِ أَجزَائِهِ وَرَوَى عَن أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى صَاعٌ وَهُوَ قَولُهُمَا ثُمَّ قِيلَ يَجُوزُ أَدَاؤُهُ بِاعتِبَارِ العَينِ وَالأَحوَطُ أَن يُرَاعِيَ فِيهِ القِيمَةَ هَكَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخسِيِّ.] (الفتاوى الهندية: ۱/ ۱۹۱، كتاب الزكوة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ط: رشيدية كوئته).

☐ (الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۶۲، كتاب الزكوة، باب صدقة الفطر، ط: قديمي كتب خانه كراچي).

("عَن أَبِي هُرَيرَةَ رضي الله تعالیٰ عنه عَن النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلمَسَاجِدِ أَوتَادًا المَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُم إِن غَابُوا يَفتَقِدُونَهُم وَإِن مَرِضُوا عَادُوهُم وَإِن كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُم".)[الفتح الرباني: ۲۴۲].(۱)

☆......وضاحت: کیل اور میخ بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت مسجد میں رہتے ہیں، ظاہر ہے یہ مقام معتکف ہی کو حاصل ہے۔

☆......مساجد فرشتوں کے اڈے اور جمع ہونے کی جگہ ہیں، یہاں کثرت سے ان کا قیام اور آمد و رفت ہوتی رہتی ہے، ایسی صورت میں مسجد میں اعتکاف کرنے والے حضرات فرشتوں کے ساتھ بیٹھنے والے اور دوست ہیں، محبت کا تقاضہ ہے کہ آدمی اپنے دوست سے محبت اور اُنس حاصل کرے، اور اس کے موجود نہ ہونے پر اُسے تلاش کرے، اسی طرح فرشتے اعتکاف کرنے والوں سے مانوس ہو جاتے ہیں، ان کے ساتھ ہونے سے خوشی اور لذت حاصل کرتے ہیں۔

---

(۱)(حَدَّثَنَا قُتَيبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابنُ لَهِيعَةَ عَن دَرَّاجٍ عَنِ ابنِ حُجَيرَةَ عَن أَبِي هُرَيرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلمَسَاجِدِ أَوتَادًا المَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُم إِن غَابُوا يَفتَقِدُونَهُم وَإِن مَرِضُوا عَادُوهُم وَإِن كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُم ".)[" مسند الإمام احمد بن حنبل ": ۱۵/ ۲۲۸، [رقم الحديث: ۹۴۲۴]مسند أبي هريرة رضي الله عنه، ط: مؤسسة الرسالة].

🗀 (إن للمساجد أوتادا والملائكة جلساؤهم فإن غابوا افتقدوهم وإن مرضوا عادوهم وإن كانوا في حاجة أعانوهم جليس المسجد على ثلاث خصال: أخ مستفاد و كلمة محكمة أو رحمة منتظرة. ابن النجار عن أبي هريرة.)[الحديث: ۲۰۳۵۰].)[كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: ۷/ ۵۸۰، رقم الحديث: ۲۰۳۵۰، كتاب الصلاة : من قسم الأقوال، الباب الخامس : في صلاة الجمعة و مايتعلق بها، الفصل الأول: في الترغيب فيها، ط: مؤسسة الرسالة بيروت].

🗀 [" شعب الإيمان للبيهقي ": ۴/ ۳۸۲، فصل: المشي الى المساجد، [رقم الحديث: ۲۱۲۶]، ط: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض].

فصیل

اگر مسجد بنانے والے نے "فصیل" مسجد میں داخل ہونے کی نیت کی ہے تو وہ مسجد میں داخل ہوگی، وہاں پر معتکف کے جانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، اور اگر مسجد بنانے والے نے "فصیل" مسجد میں داخل ہونے کی نیت نہیں کی تو وہ مسجد میں داخل نہیں ہوگا اور معتکف کے لیے وہاں جانا درست نہیں ہوگا۔ (۲)

فوری حاجت

"حاجت ضروریہ" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۱۳)

(۱) [فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۶/ ۳۱۳، کتاب الصوم، دسواں باب مسائل اعتکاف، (سوال: ۲۸۷: معتکف کے لئے مسجد کا فصیل صحن میں داخل ہے یا نہیں؟)، ط: دارالاشاعت کراچی]۔

(۲) [امداد الفتاوی: ۲/ ۱۸۲، ۱۸۳، کتاب الصوم والاعتکاف، باب الاعتکاف، حکم دیوار مسجد در حق معتکف، دخانۂ بدون فصیل از مسجد، ط: مکتبہ دارالعلوم کراچی]۔

ق

قادیانی

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے، قادیانی مسلمان نہیں ہے، اس لیے ان کا اعتکاف درست نہیں۔(۱)

قاعدہ

معتکف کسی طبعی یا شرعی ضرورت کے لیے مسجد سے باہر چلا جائے، پھر جاتے ہوئے یا آتے ہوئے کوئی عبادت ادا کرے تو یہ جائز ہے، مثلاً: راستہ میں کوئی بیمار مل گیا، اس کی بیمار پرسی کرلی، یا جنازہ کی نماز تیار تھی اس میں شامل ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، کیوں کہ یہ سب کام عبادت ہیں، لیکن خاص ان کاموں ہی کے لیے مثلاً: عیادت، جنازہ کی نماز، ان ہی کاموں کی نیت سے مسجد سے باہر آجانا جائز نہیں ہے، ان دونوں میں بڑا فرق ہے، اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔ ان ہی کاموں کے لیے مسجد سے باہر آنا تو جائز نہیں ہے، لیکن شرعی یا طبعی حاجت کے لیے باہر آئے پھر اتفاق سے یہ کام پیش آجائیں تو ان کو کرنا درست ہے۔(۲)

(۱)[وأما شروطه... ومنها الاسلام،...)لأن الكافر ليس من أهل العبادة.) [الهندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم ،الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه].

☐ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۰۸، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وأما شرائط صحته، ط: سعيد كراچی].

☐ [بحر الرائق : ۲/ ۲۹۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

(۲)((قوله: لِأَنَّهُ مَحَلٌّ لَهُ) أي مَسجِدُ الجُمُعَةِ مَحَلٌّ لِلاعتِكَافِ وَفِيهِ إشَارَةٌ إلَى الفَرقِ بَينَ هَذَا وَبَينَ مَا لَو خَرَجَ لِبَولٍ أَو غَائِطٍ وَدَخَلَ مَنزِلَهُ وَمَكَثَ فِيهِ حَيثُ يَفسُدُ كَمَا مَرَّ وَفِي البَدَائِعِ وَمَا رُوِيَ عَنهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِن الرُّخصَةِ فِي عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجِنَازَةِ فَقَد قَالَ أَبُو يُوسُفَ : =

قبر پر اعتکاف کرنا

قبروں پر، یا کسی بزرگ کے مزار پر اعتکاف کرنا، اور اس نیت سے ایک دو دن یا ہفتہ بھر قیام کرنا حرام ہے۔(۱)

قبرستان کی مسجد

قبرستان یا کسی مزار کے قریب جو غیر آباد مسجدیں ہوتی ہیں، جس میں نماز کے وقت کوئی آجائے تو نماز اور جماعت ہوجاتی ہے، ورنہ نہیں، اس مسجد میں بھی اعتکاف کرنا درست نہیں ہے۔(۲)

= ذٰلِکَ مَحمُولٌ عَلٰی اعتِکافِ التَّطَوُّعِ وَیَجُوزُ حَملُ الرُّخصَةِ عَلٰی مَا لَو خَرَجَ لِوَجهٍ مُبَاحٍ کَحَاجَةِ الإِنسَانِ أَو الجُمُعَةِ وَعَادَ مَرِیضًا أَو صَلّٰی عَلٰی جِنَازَةٍ مِن غَیرِ أَن یَخرُجَ لِذٰلِکَ قَصدًا وَذٰلِکَ جَائِزٌ اھ وَبِہٖ عُلِمَ أَنَّہٗ بَعدَ الخُرُوجِ لِوَجہٍ مُبَاحٍ إِنَّمَا یَضُرُّ المَکثُ لَو فِی غَیرِ مَسجِدٍ لِغَیرِ عِبَادَةٍ.[ردالمحتار: ۲/ ۴۴۶، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

☜ (وَأَشَارَ إِلٰی أَنَّہٗ لَو خَرَجَ لِحَاجَةِ الإِنسَانِ ثُمَّ ذَهَبَ لِعِیَادَةِ المَرِیضِ أَو لِصَلَاةِ الجِنَازَةِ مِن غَیرِ أَن یَکُونَ لِذٰلِکَ قَصدًا فَإِنَّہٗ جَائِزٌ بِخِلَافِ مَا إِذَا خَرَجَ لِحَاجَةِ الإِنسَانِ وَمَکَثَ بَعدَ فَرَاغِهٖ أَنَّہٗ یَنتَقِضُ اعتِکَافُہٗ عِندَ أَبِی حَنِیفَةَ قَلَّ أَو کَثُرَ وَعِندَهُمَا لَا یَنتَقِضُ مَا لَم یَکُن أَکثَرَ مِن نِصفِ یَومٍ کَذَا فِی البَدَائِعِ.)[البحر الرائق: ۲/ ۳۰۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط:سعید کراچی].

☜ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف،فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی].

(۱) (''غیر اللہ کے لیے اعتکاف کرنا'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں!).

(۲) (وَأَطلَقَ فِی المَسجِدِ فَأَفَادَ أَنَّ الاِعتِکَافَ یَصِحُّ فِی کُلِّ مَسجِدٍ وَصَحَّحَہٗ فِی غَایَةِ البَیَانِ لِإِطلَاقِ قَولِهٖ تَعَالٰی :﴿ وَأَنتُم عَاکِفُونَ فِی المَسَاجِدِ ﴾[البقرة: ۲: ۱۸۷]. وَصَحَّحَ قَاضِیخَان فِی "فَتَاوَاہُ" أَنَّہٗ یَصِحُّ فِی کُلِّ مَسجِدٍ لَہٗ أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ . وَاختَارَ فِی "الهِدَایَةِ" أَنَّہٗ لَا یَصِحُّ إِلَّا فِی مَسجِدِ الجَمَاعَةِ وَعَن أَبِی یُوسُفَ تَخصِیصُہٗ بِالوَاجِبِ أَمَّا فِی النَّفلِ فَیَجُوزُ فِی غَیرِ مَسجِدِ الجَمَاعَةِ ذَکَرَہٗ فِی "النِّهَایَةِ"، وَصَحَّحَ فِی "فَتحِ القَدِیرِ" عَن بَعضِ المَشَایِخِ مَا رُوِیَ عَن أَبِی حَنِیفَةَ أَنَّ کُلَّ مَسجِدٍ لَہٗ إِمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ مَعلُومٌ وَیُصَلّٰی فِیهِ الخَمسُ بِالجَمَاعَةِ یَصِحُّ الاِعتِکَافُ فِیهِ، وَفِی "الکَافِی": أَرَادَ بِہٖ أَبُو حَنِیفَةَ غَیرَ الجَامِعِ فَإِنَّ الجَامِعَ یَجُوزُ الاِعتِکَافُ فِیهِ وَإِن لَم یُصَلُّوا فِیهِ الصَّلَوَاتِ کُلَّهَا وَیُوَافِقُہٗ مَا فِی "غَایَةِ البَیَانِ" عَن "الفَتَاوٰی": یَجُوزُ الاِعتِکَافُ فِی الجَامِعِ وَإِن لَم یُصَلُّوا فِیهِ بِالجَمَاعَةِ =

قبروں کی مجاورت

قبروں کی مجاورت درست نہیں ، علامہ ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے اعتکاف کے مفہوم میں ''مجاورت'' کو بھی شامل کیا ہے۔علامہ قرطبی نے ''الجامع لاحکام القرآن'' میں ﴿ الْعَاكِفُونَ ﴾ کا معنیٰ ''المجاورون'' نقل کیا ہے۔لہٰذا اعتکاف کے ساتھ ''مجاورت'' بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسجد میں خاص ہوگی ، بعض لوگ جو مزاروں پر اعتکاف کی طرح قیام کرتے ہیں وہ ناجائز ہے۔(۱)

= وَفِيمَا كُتِبَ لِبَيَانِ الصِّحَّةِ.)[البحر الرائق:(۳۰۱/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچي].

☜ [بدائع الصنائع:(۱۱۳،۱۱۲/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل:واما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي].

☜ (وَالاعتِكافُ لا يَصِحُّ إلَّا في مَسجِدِ جَمَاعَةٍ لِقَولِ حُذَيفَةَ رضي اللهُ عنه: " لَا اعتِكَافَ إلَّا في مَسجِدِ جَمَاعَةٍ". وَعَن أبي حَنِيفَةَ أنَّهُ لا يَجُوزُ إلَّا في مَسجِدٍ يُصَلَّى فيه الصَّلَوَاتُ الخَمسُ لِأنَّهُ عِبَادَةُ انتِظَارِ الصَّلَاةِ فَيَختَصُّ بِمَكَانٍ يُصَلَّى فيه قِيلَ أرَادَ بِهِ غيرَ الجَامِعِ وَأمَّا في الجَامِعِ فَيَجُوزُ وَإن لم يُصَلِّ فيه، ... وَعَن أبي يُوسُفَ أنَّ الِاعتِكَافَ الوَاجِبَ لا يَجُوزُ في غيرِ مَسجِدِ الجَمَاعَةِ وَالنَّفلُ يَجُوزُ وَرَوَى الحَسَنُ عن أبي حَنِيفَةَ أنَّ كُلَّ مَسجِدٍ له إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ معلومٌ وَيُصَلَّى فيه الصَّلَوَاتُ الخَمسُ بِالجَمَاعَةِ فإنه يُعتَكَفُ فيه لِمَا رُوِيَ عن حُذَيفَةَ أنَّهُ قال سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم يقول: " كُلُّ مَسجِدٍ له مُؤَذِّنٌ وَإمَامٌ فَالِاعتِكَافُ فيه يَصِحُّ" ذِكرُهُ في " الغَايَةِ ".)[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي:(۲۲۵/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت].

(۱) ((وأما﴿ للطائفين﴾: فقد اختلف في مراد الآية منه فروى جويبر عن الضحاك قال﴿ للطائفين﴾: من جاء من الحجاج و﴿العاكفين﴾: أهل مكة وهم القائمون، وروى عبدالملك عن عطاء قال﴿ العاكفون﴾: من انتابه من أهل الأمصار و"المجاورين"، وروى أبو بكر الهذلي قال إذا كان طائفا فهو من الطائفين وإذا كان جالسا فهو من العاكفين وإذا كان مصليا فهو من الركع السجود، ... (قوله:﴿ والعاكفين﴾ من يعتكف فيه وهذا يحتمل وجهين أحدهما الإعتكاف المذكور في قوله:﴿ وأنتم عاكفون في المساجد﴾ فخص البيت في هذا الموضع الأخر المقيمون بمكة اللائذون به إذا كان الإعتكاف هو اللبث وقيل في العاكفين:" المجاورون" وقيل:" أهل مكة" وذلك كله يرجع إلى معنى اللبث والإقامة في الموضع.)["احكام القرآن الجصاص" : (۹۳،۹۲/۱) سورة البقرة:الآية:۱۲۵،ط:دار إحياء التراث العربي بيروت]. =

قبض

باتھ روم میں قبض کی وجہ سے دیر تک بیٹھنا، یا بھیڑ کی وجہ سے پاخانہ کے لیے کھڑا رہنا اور انتظار کرنا مفسد نہیں ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔(۱)

قرآن شریف سنانے کے لیے جانا

اگر مسنون اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کرے کہ میں تراویح میں

= (قوله : ﴿وَالْعَاكِفِينَ﴾ المقيمين من بلدي وغريب عن عطاء. وكذلك قوله : ﴿لِلطَّائِفِينَ﴾. والعكوف في اللغة : اللزوم والإقبال على الشيء كما قال الشاعر : عكف النبط يلعبون الفنزجا . وقال مجاهد : العاكفون المجاورون. ابن عباس : المصلون. وقيل : الجالسون بغير طواف والمعنى متقارب.)[" الجامع لأحكام القرآن للقرطبي ": ۱۱۳/۲ سورة البقرة:الآية:۱۲۵،ط: دار عالم الكتب الرياض المملكة العربية السعودية].

(وَلِأَنَّهُ عِبَادَةٌ لِمَا فيه من إظْهَارِ الْعُبُودِيَّةِ لِلَّهِ تَعَالَى بِمُلَازَمَةِ الْأَمَاكِنِ الْمَنْسُوبَةِ إلَيْهِ.)[بدائع الصنائع: ۱۰۸/۲،كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،ط: سعيد كراجي].

(﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ أي معتكفون فيها والاعتكاف في اللغة الاحتباس واللزوم مطلقاً ... وفي تقييد الاعتكاف بالمساجد دليل على أنه لا يصح إلا في المسجد إذ لو جاز شرعاً في غيره لجاز في البيت وهو باطل بالإجماع ويختص بالمسجد الجامع عند الزهري وروى عن الإمام أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه أنه مختص بمسجد له إمام ومؤذن راتب.)[" تفسير روح المعاني ": ۶۸/۲،ط:دار احياء التراث العربي بيروت].

(۱) ((قَوْلُهُ وَلَا يَخْرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ كَالْجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالْبَوْلِ وَالْغَائِطِ) أَيْ لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ اعْتِكَافًا وَاجِبًا من مَسْجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطْلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كان عليه السَّلَامُ لَا يَخْرُجُ من مُعْتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعْلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الْخُرُوجِ في بَعْضِهَا فَيَصِيرُ الْخُرُوجُ لها مُسْتَثْنًى وَلَا يَمْكُثُ بَعْدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا)[البحر الرائق: ۳۰۱/۲،كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراجي].

[المبسوط للسرخسي:۱۳۰/۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط : دار الكتب العلمية بيروت لبنان].

[فتح القدير: ۳۰۰/۲،كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط:رشيدية كوئته].

قرآن شریف سنانے جایا کروں گا، تو یہ جائز نہیں ہے، البتہ نذر کے اعتکاف میں درست ہے۔(۱)

قرآن مجید میں اعتکاف کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾ [البقرة:۲:۱۲۵]. (۲)

دوسری جگہ پر ارشاد ہے:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ [البقرة:۲:۱۸۷].(۳)

---

(۱) ((وَلَو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ وَ الاِلتِزَامَ أن يَخرُجَ إلى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجِنَازَةِ وَحُضُورِ مَجلِسِ العِلمِ يَجُوزُ لَه ذلك كَذَا فِي التَّاتَارخَانِيَّةِ نَاقِلًا عن الحُجَّةِ)) [الفتاوى الهنديه: ۲۱۲/۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئٹه].

◻ ((ولو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ وَ الاِلتِزَامَ أن يَخرُجَ إلى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجِنَازَةِ وَحُضُورِ مَجلِسِ العِلمِ يَجُوزُ له ذلك.)) [التاتارخانيه: ۳۱۲/۲، كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

◻ ((قوله: واغتسال من جنابة باحتلام) ... وفي التاتارخانية عن الحجة لو شرط وقت النذر أن يخرج لعيادة المريض وصلاة الجنازة وحضور مجلس علم جاز ذلك فليحفظ اهـ در)) [حاشية الطحطاوي على المراقي: ص: ۳۸۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ص: ۵۷۹، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه الصاريه هرات افغانستان].

(۲) [ترجمہ: " اور جب ہم نے بنایا خانہ کعبہ کو لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ اور امن، اور بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ، اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو حکم بھیجا کہ تم دونوں میرے گھر کو پاک کرو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے"۔]. [" تفسیر انوار البیان": ۱۵۴/۱، [البقرة:۲:۱۲۵]، ط: مکتبہ انعامیہ اردو بازار کراچی].

(۳) [ترجمہ: "اور بیویوں سے میل ملاپ نہ کرو، اس حال میں کہ تم اعتکاف کئے ہوئے ہو مسجدوں میں۔ یہ اللہ کی حد بندیاں ہیں لہٰذا ان کے پاس نہ پھٹکو، اسی طرح اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے لوگوں کے لئے اپنی آیات تاکہ لوگ پرہیزگار بنیں"۔]. [" تفسیر انوار البیان": ۲۳۲/۱، [البقرة:۲:۱۸۷]، ط: مکتبہ انعامیہ اردو بازار کراچی].

قرض خواہ نے روک لیا

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت [اسٹار نمبر: ۶] میں دیکھیں! (ص: ۳۱۰)

قضا

☆.....مسنون اعتکاف میں جس روز کا اعتکاف فاسد ہوتا ہے اسی روز کی قضا واجب ہوتی ہے، پھر اگر رمضان کے کچھ دن باقی ہوں، اور وہ ان میں اس کی قضا کی نیت کر کے اعتکاف کرے گا تو بھی درست ہے، یا عید الفطر کے بعد شوال کے چھ نفل روزوں کے ساتھ ایک رات ایک دن کا اعتکاف کر لے تو بھی قضا ادا ہو جائے گی۔ ورنہ جب موقع ہو ایک نفلی روزہ رکھ کر اس ایک دن ایک رات کے اعتکاف کی قضا کر لے۔(۱)

---

(۱) ((قولُهُ: وَحَرُمَ الخ) لِأَنَّهُ إِبْطَالٌ لِلْعِبَادَةِ وَهُوَ حَرَامٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴾ بَدَائِعُ. (قولُهُ: أَمَّا النَّفْلُ) أَي الشَّامِلُ لِلسُّنَّةِ الْمُؤَكَّدَةِ ح.

قُلتُ: قَدَّمْنَا مَا يُفِيدُ اشْتِرَاطَ الصَّوْمِ فِيهَا بِنَاءً عَلَى أَنَّهَا مُقَدَّرَةٌ بِالْعَشْرِ الْأَخِيرِ وَمُفَادُ التَّقْدِيرِ أَيْضًا اللُّزُومُ بِالشُّرُوعِ تَأَمَّلْ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُحَقِّقَ ابْنَ الْهُمَامِ قَالَ: وَمُقْتَضَى النَّظَرِ لَوْ شَرَعَ فِي الْمَسْنُونِ أَعْنِي الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ بِنِيَّتِهِ ثُمَّ أَفْسَدَهُ أَنْ يَجِبَ قَضَاؤُهُ تَخْرِيجًا عَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ فِي الشُّرُوعِ فِي نَفْلِ الصَّلَاةِ نَاوِيًا أَرْبَعًا لَا عَلَى قَوْلِهِمَا اهـ أَيْ يَلْزَمُهُ قَضَاءُ الْعَشْرِ كُلِّهِ لَوْ أَفْسَدَ بَعْضَهُ كَمَا يَلْزَمُهُ قَضَاءُ أَرْبَعٍ لَوْ شَرَعَ فِي نَفْلٍ ثُمَّ أَفْسَدَ الشَّفْعَ الْأَوَّلَ عِنْدَ أَبِي يُوسُفَ لَكِنْ صَحَّحَ فِي الْخُلَاصَةِ أَنَّهُ لَا يَقْضِي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ كَقَوْلِهِمَا نَعَمْ اخْتَارَ فِي شَرْحِ الْمُنْيَةِ قَضَاءَ الْأَرْبَعِ اتِّفَاقًا فِي الرَّاتِبَةِ كَالْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَالْجُمُعَةِ وَهُوَ اخْتِيَارُ الْفَضْلِيِّ وَصَحَّحَهُ فِي النِّصَابِ وَتَقَدَّمَ تَمَامُهُ فِي النَّوَافِلِ وَظَاهِرُ الرِّوَايَةِ خِلَافُهُ وَعَلَى كُلٍّ فَيَظْهَرُ مِنْ بَحْثِ ابْنِ الْهُمَامِ لُزُومُ الِاعْتِكَافِ الْمَسْنُونِ بِالشُّرُوعِ وَإِنَّ لُزُومَ قَضَاءِ جَمِيعِهِ أَوْ بَاقِيهِ مُخَرَّجٌ عَلَى قَوْلِ أَبِي يُوسُفَ أَمَّا عَلَى قَوْلِ غَيْرِهِ فَيَقْضِي الْيَوْمَ الَّذِي أَفْسَدَهُ لِاسْتِقْلَالِ كُلِّ يَوْمٍ بِنَفْسِهِ وَإِنَّمَا قُلْنَا أَيْ بَاقِيهِ بِنَاءً عَلَى أَنَّ الشُّرُوعَ مُلْزِمٌ كَالنَّذْرِ وَهُوَ لَوْ نَذَرَ الْعَشْرَ يَلْزَمُهُ كُلُّهُ مُتَتَابِعًا وَلَوْ أَفْسَدَ بَعْضَهُ قَضَى بَاقِيَهُ عَلَى مَا مَرَّ فِي نَذْرِ صَوْمِ شَهْرٍ مُعَيَّنٍ. وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْوَجْهَ يَقْتَضِي لُزُومَ كُلِّ يَوْمٍ شَرَعَ فِيهِ عِنْدَهُمَا بِنَاءً عَلَى لُزُومِ صَوْمِهِ بِخِلَافِ الْبَاقِي لِأَنَّ كُلَّ يَوْمٍ بِمَنْزِلَةِ شَفْعٍ مِنَ النَّافِلَةِ الرُّبَاعِيَّةِ وَإِنْ كَانَ الْمَسْنُونُ هُوَ اعْتِكَافَ الْعَشْرِ بِتَمَامِهِ تَأَمَّلْ.) [ردالمحتار: ۴۴۴/۲، ۴۴۵، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔ =

☆......اور قضا ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے قضا اعتکاف ادا کرنے کی نیت سے مسجد میں داخل ہوجائے، اور دن کا روزہ رکھے، اور دن گزرنے کے بعد سورج غروب ہونے کے بعد مسجد سے نکل آئے، قضا ادا ہوجائے گی۔(۱)

قضا لازم نہ ہونے کی ایک صورت

☆......اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے آخری دس دن کے مسنون اعتکاف کی نیت سے اعتکاف میں بیٹھ جاتا ہے، پھر دو تین دن گزرنے کے بعد

= الفقه الإسلامي وأدلته : (٢/٦٢٢) ، الباب الثالث : الصيام والاعتكاف ، الفصل الثاني : الاعتكاف ، المبحث الرابع : مايلزم المعتكف ومايجوز له ، ط: حقانيه .

(۱) ((قَولُهُ: وَلَيلَتَانِ بِنَذرِ يَومَينِ) يَعنِي لَزِمَهُ اعتِكَافُ لَيلَتَينِ مع يَومَيهِمَا إذَا نَذَرَ اعتِكَافَ يَومَينِ لِأَنَّ المُثَنَّى كَالجَمعِ ، فَحَاصِلُهُ أَنَّهُ إمَّا أن يَأتِيَ بِلَفظِ المُفرَدِ او المُثَنَّى او المَجمُوعِ وَكُلٌّ مِنهُمَا إمَّا أن يَكُونَ اليَومَ او اللَّيلَ فَهِيَ سِتَّةٌ وَكُلٌّ منها إمَّا أن يَنوِيَ الحَقِيقَةَ او المَجَازَ او يَنوِيَهُمَا او لم تَكُن له نِيَّةٌ فَهِيَ أَربَعَةٌ وَعِشرُونَ وقد تَقَدَّمَ حُكمُ المَجمُوعِ وَالمُثَنَّى بِأَقسَامِهِمَا بَقِيَ حُكمُ المُفرَدِ فَإِن قال لِلّٰهِ عَلَيَّ أن أَعتَكِفَ يَومًا لَزِمَه فَقَط سَوَاءٌ نَوَاهُ فَقَط او لم تَكُن له نِيَّةٌ وَلَا يَدخُلُ لَيلَتُهُ وَيَدخُلُ المَسجِدَ قبل الفَجرِ وَيَخرُجُ بَعدَ الغُرُوبِ فَإِن نَوَى اللَّيلَةَ معه لَزِمَاهُ وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ لَيلَةٍ لم يَصِحَّ سَوَاءٌ كان نَوَاهَا فَقَط او لم تَكُن له نِيَّةٌ فَإِن نَوَى اليَومَ مَعَهَا لم يَصِحَّ كما قَدَّمنَاهُ عن "الظَّهِيرِيَّةِ" . وفي "فتاوى قاضيخان": لو نَذَرَ اعتِكَافَ لَيلَةٍ وَنَوَى اليَومَ لَزِمَهُ الِاعتِكَافُ وَإِن لم يَنوِ يَلزَمهُ شَيءٌ وَلَا مُعَارَضَةَ لِمَا في الكِتَابَينِ لِأَنَّ ما في الظَّهِيرِيَّةِ إنَّمَا هو أَنَّهُ نوى اليَومَ مَعَهَا وَهُنَا نَوَى بِاللَّيلَةِ اليوم فَلْيُتَأَمَّل. وفي "الكافي": وَمَتَى دخل في اعتِكَافِهِ اللَّيلُ او النَّهَارُ فَابتِدَاؤُهُ من اللَّيلِ لِأَنَّ الأَصلَ أَنَّ كُلَّ لَيلَةٍ تَتبَعُ اليَومَ الذي بَعدَهَا أَلَا تَرَى أَنَّهُ يُصَلِّي التَّرَاوِيحَ في أَوَّلِ لَيلَةٍ من رَمَضَانَ وَلَا يَفعَلُ ذلك في أَوَّلِ لَيلَةٍ من شَوَّالٍ ، وفي "فتاوى الوَلوَالِجِيّ": من كِتَابِ الأُضحِيَّةِ اللَّيلَةُ في كل وَقتٍ تَبَعٌ لِنَهَارٍ يَأتِي إلَّا في أَيَّامِ الأَضحَى تَبَعٌ لِنَهَارٍ ما مضى رِفقًا بِالنَّاسِ ۱.)(البحر الرائق: ۲/۳۰۵، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)۔

(بدائع الصنائع: ۲/۱۱۰، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما شرائط صحته ، ط: سعيد كراچي)۔

(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ۲/۲۳۲، ۲۳۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(الدر مع الرد: ۲/۳۵۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي)۔

کسی شدید مجبوری کی بنا پر وہ یہ نیت کرتا ہے کہ آج کے دن کا اعتکاف پورا کر کے مغرب کے بعد گھر چلا جاؤں گا، یعنی اگلے دن کے اعتکاف کا انکار کر دیتا ہے کہ اگلے دن مجھ کو اعتکاف نہیں کرنا ہے، تو اس کا مسنون اعتکاف ختم ہو کر نفلی اعتکاف ہو جائے گا، اور چلے جانے سے اس پر کوئی قضا لازم نہیں آئے گی۔ کیوں کہ اس نے اعتکاف شروع کر کے توڑا نہیں بلکہ ختم کر لیا۔(۱)

☆......اگر ختم کرنے کی نیت نہیں کی، بلکہ سورج غروب ہونے کے بعد اگلے روز کا اعتکاف شروع ہو جانے کے بعد اسی رات یا دن کے درمیان میں چلا جائے گا تو اس دن کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اور اس ایک دن کی قضا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۲،۱)((فلو شرع في نفله ثم قطعه لا يلزمه قضاؤه) لأنه لا يشترط له الصوم (على الظاهر) من المذهب وما في بعض المعتبرات أنه يلزم بالشروع مفرع على الضعيف قاله المصنف وغيره (و حرم عليه) أي على المعتكف اعتكافا واجبا أما النفل فله الخروج لأنه منه لا مبطل كما مر .وفي "الشامية": (قوله: ثم قطعه) الأولى ثم تركه ولكن سماه قطعا نظرا إلى رواية الحسن بتقديره بيوم (قوله: لأنه لا يشترط له الصوم) الأولى التعليل بأنه غير مقدر بمدة لما علمته مما مر أن الاختلاف في اشتراط الصوم له وعدمه مبني على الاختلاف في تقديره بيوم وعدمه وكلامه يفيد العكس تأمل. ...... (قوله: أما النفل) أي الشامل للسنة المؤكدة ح .قلت : قدمنا ما يفيد اشتراط الصوم فيها بناء على أنها مقدرة بالعشر الأخير ومفاد التقدير أيضا اللزوم بالشروع تأمل ثم رأيت المحقق ابن الهمام قال : ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة تاويا أربعا لا على قولهما اهـ أي يلزمه قضاء العشر كله لو أفسد بعضه كما يلزمه قضاء أربع لو شرع في نفل ثم أفسد الشفع الأول عند أبي يوسف لكن صحح في الخلاصة أنه لا يقضي إلا ركعتين كقولهما نعم اختار في شرح المنية قضاء الأربع اتفاقا في الراتبة كالأربع قبل الظهر والجمعة وهو اختيار الفضلي وصححه في النصاب وتقدم تمامه في النوافل وظاهر الرواية خلافه وعلى كل فيظهر من بحث ابن الهمام لزوم الاعتكاف المسنون بالشروع وإن لزوم قضاء جميعه أو باقيه مخرج على قول أبي يوسف أما على قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه وإنما قلنا أي باقيه بناء على أن الشروع ملزم كالنذر وهو لو نذر العشر يلزمه كله متتابعا ولو أفسد بعضه قضى باقيه على ما مر في نذر صوم شهر معين .والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع ×

قضا نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا

اگر معتکف کو قضا نماز پڑھنی ہے اور وضو نہیں ہے، تو وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔(۱)

قضائے حاجت کے لیے گیا تو غسل کرسکتا ہے یا نہیں؟

اگر معتکف کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے باہر نکلے مثلاً: پیشاب، پاخانہ کے لیے نکلے تو استنجا کرنے کے بعد صرف گرمی کی وجہ سے یا میل دور کرنے کے لیے غسل نہیں کرسکتا، اگر غسل کرے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا، البتہ غسل خانہ بیت الخلاء

=لِبه عِنْدَهُمَا بِنَاءً عَلَى لُزُومِ صَوْمِهِ بِخِلَافِ الْبَاقِي لِأَنَّ كُلَّ يَوْمٍ بِمَنْزِلَةِ شَفْعٍ مِن النَّافِلَةِ الرُّبَاعِيَّةِ وَإِن كَانَ الْمَسْنُونُ هُوَ اعْتِكَافَ الْعَشْرِ بِتَمَامِهِ تَأَمَّلْ. (قَوْلُهُ: لِأَنَّ مِنْهُ) اسْمُ فَاعِلٍ مِن أَنْهَى اه ح أَي مُتَمِّمٌ لِلنَّفْلِ (قَوْلُهُ كَمَا مَرَّ) أَي مِن قَوْلِ الْمُصَنِّفِ وَأَقَلُّهُ نَفْلًا سَاعَةً.)[الدرمع الرد: ۲/ ۴۴۴، ۴۴۵، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☜ فتح القدير : (۲/ ۳۹۹) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، ط: رشيديه .

☜ الفقه الإسلامي وأدلته : (۲/ ۶۲۲) الباب الثالث : الصيام والاعتكاف ، الفصل الثاني : الاعتكاف ، المبحث الرابع : مايلزم المعتكف و مايجوز له ، ط: حقانيه پشاور .

(۱)[(قَوْلُهُ وَلَا يَخْرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ كَالْجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالْبَوْلِ وَالْغَائِطِ) أَي لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ اعْتِكَافًا وَاجِبًا من مَسْجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطْلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كان عليه السَّلَامُ لَا يَخْرُجُ من مُعْتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعْلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الْخُرُوجِ في بَعْضِهَا فَيَصِيرُ الْخُرُوجُ لها مُسْتَثْنًى وَلَا يَمْكُثُ بَعْدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهِ)[البحر الرائق: ۲/ ۳۰۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☜ وَمِن الْأَعْذَارِ الْخُرُوجِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَأَدَاءِ الْجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَوْلٍ او غَائِطٍ لَا بَأْسَ بِأَن يَدْخُلَ بَيْتَهُ وَيَرْجِعَ إلَى الْمَسْجِدِ كما فَرَغَ من الْوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ في بَيْتِهِ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ وَإِن كان سَاعَةً عِنْدَ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى كَذَا في الْمُحِيطِ.)[الفتاوى الهندية : ۱/ ۲۱۲ ، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

☜ [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۴ ، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وَأَمَّا رُكْنُ الِاعْتِكَافِ وَمَحْظُورَاتِهِ وما يُفْسِدُهُ وما لا يُفْسِدُهُ، ط: سعيد كراچی].

کے ساتھ ہی ہوا اور نہانے میں وضو سے زیادہ دیر نہ لگے تو قضاءِ حاجت کے بعد غسل کی اجازت ہے، اس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ مسجد میں کپڑے اتار کر صرف لنگی میں چلا جائے اور نل کھول کر بدن پر پانی بہا کر نکل آئے، نہ صابن لگائے اور نہ زیادہ ملے، اس طرح صفائی تو نہیں ہوگی البتہ ٹھنڈک ضرور حاصل ہوگی، اور اگر مسجد کی طرف چلتے چلتے تولیہ سے بدن رگڑے تو کافی حد تک صفائی بھی حاصل ہوسکتی ہے۔(۱)

---

(۱) ((وَحَرُمَ عَلَيهِ) أي عَلَى المُعتَكِفِ اعتِكافًا وَاجبًا أمّا النّفلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لأنّهُ مِنهُ لَه لا مُبطِلٌ كَمَا مَرّ (الخُرُوجُ إلّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ) طَبِيعِيّةٍ كَبَولٍ وَغَائِطٍ وَغُسلٍ لَو احتَلَمَ وَلا يُمكِنُهُ الاغتِسَالُ فِي المَسجِدِ كَذَا فِي النَّهرِ. وفي "الشامية": (قَولُهُ: وَغُسلٍ) عَدّهُ مِنَ الطّبِيعِيّةِ تَبَعًا لِلاختِيَارِ وَالنَّهرِ وَغَيرِهِمَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا عَلِمته مِن تَفسِيرِهَا وَعَن هَذَا اعتَرَضَ بَعضُ الشُّرّاحِ تَفسِيرَ الكَنزِ لَهَا بِالبَولِ وَالغَائِطِ بِأنّ الأولَى تَفسِيرُهَا بِالطّهَارَةِ وَمُقَدّمَاتِهَا لِيَدخُلَ الاستِنجَاءُ وَالوُضُوءُ وَالغُسلُ لِمُشَارَكَتِهَا لَهُمَا فِي الاحتِيَاجِ وَعَدَمِ الجَوَازِ فِي المَسجِدِ اهـ. فافهم. [ردالمحتار: ۲/۴۴۴،۴۴۵، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

وَمِنَ الأعذَارِ الخُرُوجُ لِلغَائِطِ وَالبَولِ وَأدَاءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غَائِطٍ لا بَأسَ بِأن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلَى المَسجِدِ كَمَا فَرَغَ مِن الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ فِي بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإن كَانَ سَاعَةً عِندَ أبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى كَذَا فِي المُحِيطِ.)[الفتاوی الهندية: ۱/۲۱۲، کتاب الصوم،الباب السابع في الاعتکاف، ومامفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه].

[بدائع الصنائع: ۲/۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف،فصلٌ وَأمّا رُكنُ الاعتِكَافِ ومحظوراته وما يُفسِدُهُ وما لا يُفسِدُهُ،ط: سعید کراچی].

()(وَأشَارَ إلَى أنّهُ لَو خَرَجَ لِحَاجَةِ الإنسَانِ ثُمّ ذَهَبَ لِعِيَادَةِ المَرِيضِ أو لِصَلاةِ الجِنَازَةِ مِن غَيرِ أن يَكُونَ لِذَلِكَ قَصدٌ فَإنّهُ جَائِزٌ بِخِلافِ مَا إذَا خَرَجَ لِحَاجَةِ الإنسَانِ وَمَكَثَ بَعدَ فَرَاغِهِ أنّهُ يَنتَقِضُ اعتِكَافُهُ عِندَ أبِي حَنِيفَةَ قَلّ أو كَثُرَ وَعِندَهُمَا لا يَنتَقِضُ مَا لَم يَكُن أكثَرَ مِن نِصفِ يَومٍ كَذَا فِي البَدَائِعِ.)[البحر الرائق: ۲/۳۰۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

[بدائع الصنائع: ۲/۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف،فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی].

[ردالمحتار: ۲/۴۴۶، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

ک

کارخانہ کے کام کے لیے نکلنا

"کام کے لیے نکلنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳۳۳)

کافر

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے، اس لیے کافروں کا اعتکاف کرنا درست نہیں۔ (۱)

کام کے لیے نکلنا

مسنون اعتکاف صحیح ہونے کے لیے معتکف کو مسجد میں رہنا ضروری ہے، اس کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں ہوسکتا، پیشاب، پاخانہ، جنابت کا غسل اور اگر وضو نہ ہو تو نماز پڑھنے اور تلاوت کے ارادہ سے وضو کے لیے نکلنا جائز ہے، (۲) اور ضرورت کی وجہ سے کارخانہ، دفتر اور آفس وغیرہ کا کام مسجد کے اندر کرنا یا زبانی گفتگو کرنا جائز ہے، (۳) لیکن

(۱) (وأما شروطه... ومنها الاسلام،...) لأن الكافر ليس من أهل العبادة. [الهندية: (۲۱۱/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيديه كوئته].

[بدائع الصنائع: (۱۰۸/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وأما شرائط صحته، ط: سعيد كراچي].

[بحر الرائق: (۲۹۹/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(۲) ((وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أي عَلَى الْمُعْتَكِفِ اعتِكَافًا وَاجِبًا أمّا النَّفلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لِأَنَّهُ مِنهُ له لا مُبطِل كَمَا مَرَّ (الخُرُوجُ إلّا لِحَاجَةِ الإنسانِ) طَبِيعِيَّة كَبَولٍ وَغَائِطٍ وَغُسلٍ لو احتَلَمَ وَلَا يُمكِنُهُ الاِغتِسَالُ في المَسجِدِ كَذَا في النَّهرِ. [الدر المختار: ۴۴۴/۲، ۴۴۵، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

((وَأمّا مُفسِدَاتُهُ): فَمِنهَا الخُرُوجُ من المَسجِدِ فَلَا يَخرُجُ المُعتَكِفُ من مُعتَكَفِهِ لَيلًا وَنَهَارًا إلّا بِعُذرٍ وَإِن خَرَجَ من غَيرِ عُذرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعتِكَافُهُ في قَولِ أبي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّهُ تَعَالَى =

دفتر، آفس یا کارخانہ وغیرہ کے کام کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور ایک دن ایک رات کی قضا روزہ کے ساتھ کرنا لازم ہوگا۔

کپڑا

معتکف کے لیے مسجد میں اپنے ساتھ کپڑا رکھنا جائز ہے۔(۲)

= كَذَا فِي الْمُحِيطِ سَوَاءٌ كَانَ الْخُرُوجُ عَامِدًا أَو نَاسِيًا هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَان ... وَمِن الْأَعذَارِ الْخُرُوجُ لِلْغَائِطِ وَالْبَولِ وَأَدَاءِ الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ لِبَولٍ أَو غَائِطٍ لَا بَأسَ بِأَن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إِلَى الْمَسجِدِ كَمَا فَرَغَ مِن الْوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ فِي بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإِن كَانَ سَاعَةً عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فِي الْمُحِيطِ.)[الفتاوى الهندية : ۱/ ۲۱۲، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأمامفسداته، ط:رشيدية كوئٹه].

▭ [بدائع الصنائع:۲/ ۱۱۴، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فَصلٌ وَأَمَّا رُكنُ الِاعتِكَافِ وَمَحظُورَاتِهِ وما يُفسِدُهُ وما لا يُفسِدُهُ،ط: سعيد كراچي].

(۳) (يكره تحريماً عند الحنفية : إحضار المبيع في المسجد؛ لأن المسجد محرر من حقوق العباد فلا يجعله كالدكان. ويكره عقد ما كان للتجارة لأن المعتكف منقطع إلى الله تعالى فلا يشتغل بامور الدنيا.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: ۲/ ۶۳۱،البَابُ الثَّالث:الصِّيامُ والاعتكاف، الفَصلُ الثَّاني : الاعتِكَاف،المبحث الخامس : آداب المعتكفومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانيّة پشاور].

▭ [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۹۸ ، كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة].

▭ [الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۷۷ ،باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:قديمي كتب خانه كراچي].

(۲) ((وأمّا آدابه : فمنها أن يستصحب ثوبا غير الذي عليه لأنه ربما احتاج.) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۹۸ ، كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة].

▭ [الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۷۷ ،باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:قديمي كتب خانه كراچي].

▭ [حاشية الطحطاوي على المراقي:ص: ۳۸۳، كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي/ص: ۵۸۰، كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: مكتبه الصارية هرات افغانستان].

کپڑا دھونا

☆......نذر کے اعتکاف میں غسل واجب ہونے کی صورت میں صرف غسل کرنے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے،(۱) لیکن غسل کے بعد ناپاک کپڑے دھونے کے لیے ٹھہرنے کی اجازت نہیں، اس صورت میں اس کو واجب اعتکاف کی قضا کرنی پڑے گی۔(۲)

---

(۱)((وَحَرُمَ عَلَيهِ) أي عَلَى المُعتَكِفِ اعتِكافًا وَاجِبًا أمَّا النَّفلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لِأنَّهُ منه له لا مُبطِلٌ كَمَا مَرَّ (الخُرُوجُ إلَّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ) طَبِيعِيَّةٍ كَبَولٍ وَغَائِطٍ وَغُسلٍ لو احتَلَمَ وَلَا يُمكِنُهُ الاغتِسَالُ فِي المَسجِدِ كَذَا فِي النَّهرِ .وفي " الشامية ": (قَولُهُ: وَغُسلٍ)عَدُّهُ مِن الطَّبِيعِيَّةِ تَبَعًا لِلاختِيَارِ وَالنَّهرِ وَغَيرِهِمَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا عَلِمته مِن تَفسِيرِهَا وَعَن هَذَا اعتَرَضَ بَعضُ الشُّرَّاحِ تَفسِيرَ الكَنزِ لَهَا بِالبَولِ وَالغَائِطِ بِأَنَّ الأَولَى تَفسِيرُهَا بِالطَّهَارَةِ وَمُقَدِّمَاتِهَا لِيَدخُلَ الاستِنجَاءُ وَالوُضُوءُ وَالغُسلُ لِمُشَارَكَتِهَا لَهُمَا فِي الاحتِيَاجِ وَعَدَمِ الجَوَازِ فِي المَسجِدِ اهـ. فَافهَم [الدر مع الرد: ۲/۴۴۴،۴۴۵، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

✉ وحرم على المعتكف اعتكافاً واجباً الخروج إلا لعذر شرعي كاداء صلاة الجمعة والعيدين فيخرج في وقت يمكنه إدراكها مع صلاة سنة الجمعة قبلها ثم يعود وإن أتم اعتكافه في الجامع صح وكره.أو لحاجة طبيعية: كالبول والغائط وإزالة النجاسة والاغتسال من جنابة باحتلام؛ لأنه عليه الصلاة والسلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وادلّتُهٗ: ۲/۶۲۱،۶۲۲، البابُ الثَّالثُ: الصِّيامُ والاعتكافُ،الفَصلُ الثَّاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع:مايلزم المعتكف ومايجوزله،ط: الحقانيّة بشاور].

✉ (وَلَو احتَلَمَ المُعتَكِفُ لَا يَفسُدُ اعتِكَافُهُ لِأَنَّهُ لَا صُنعَ له فيه فلم يَكُن جِمَاعًا وَلَا فِي مَعنَى الجِمَاعِ ثُمَّ إن أَمكَنَهُ الاغتِسَالُ فِي المَسجِدِ من غَيرِ أَن يُلَوِّثَ المَسجِدَ فَلَا بَأسَ بِهِ وَإِلَّا فَيَخرُجُ فَيَغتَسِلُ وَيَعُودُ إلَى المَسجِدِ .[بدائع الصنائع: ۲/۱۱۶، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فَصلٌ وَأَمَّا رُكنُ الاعتِكَافِ وَمَحظُورَاتِهِ وما يُفسِدُهُ وما لَا يُفسِدُهُ،ط: سعيد كراچي].

(۲)((قَولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالبَولِ وَالغَائِطِ) أي لَا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكَافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كان عليه السَّلَامُ لَا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا)[البحر الرائق: ۲/۳۰۱، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي]. =

☆......اور اگر اعتکاف نفل ہے یا رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے مسنون اعتکاف ہے، تو اس میں واجب غسل کے لیے نکلنے کی صورت میں غسل کے بعد ناپاک کپڑے کو بھی جلدی جلدی دھونے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

= [فتح القدیر: ۲/۳۰۰، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیۃ].

[کفایت المفتی: ۴/۲۳۶، کتاب الصوم، تیسرا باب اعتکاف، سوال: جواب: ۲۶۲، ط: دارالاشاعت کراچی].

(۱) (وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أي علَى الْمُعتَكِفِ اعتِكَافًا وَاجِبًا أمَّا النَّفْلُ فَلَهُ الخُرُوجُ لِأنَّهُ مِنهُ لَه لا مُبطِلٌ كَمَا مَرَّ. (الخُرُوجُ إلَّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ) طَبِيعِيَّةً كَبَولٍ وَغَائِطٍ وَغُسلٍ لَو احتَلَمَ وَلَا يُمكِنُهُ الِاغتِسَالُ فِي المَسجِدِ كَذَا فِي النَّهرِ (أو) شَرعِيَّةً كَعِيدٍ وَأذَانٍ اهـ.

وفي "الشامية": (قَولُهُ: وَحَرُمَ إلخ) لِأنَّهُ إبطَالٌ لِلعِبَادَةِ وَهُوَ حَرَامٌ لِقَولِهِ تَعَالَى ﴿وَلَا تُبطِلُوا أعمَالَكُم﴾ بَدَائِعُ. (قَولُهُ: أمَّا النَّفْلُ) أي الشَّامِلُ لِلسُّنَّةِ المُؤَكَّدَةِ. (قَولُهُ: لِأنَّهُ مِنهُ) اسمُ فَاعِلٍ مِن أنهَى اهـ ح أي مُتَمِّمٌ لِلنَّفلِ (قَولُهُ كَمَا مَرَّ) أي مِن قَولِ المُصَنِّفِ وَأقَلُّهُ نَفلًا سَاعَةً ... (قَولُهُ إلَّا لِحَاجَةِ الإنسَانِ إلخ) وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ مِن الطُّهُورِ ... وَلَيسَ كَالمُكثِ بَعدَهَا مَا لَو خَرَجَ لَهَا ثُمَّ ذَهَبَ لِعِيَادَةِ مَرِيضٍ أو صَلَاةِ جِنَازَةٍ مِن غَيرِ أن يَكُونَ خَرَجَ لِذَلِكَ قَصدًا فَإنَّهُ جَائِزٌ كَمَا فِي البَحرِ عَن البَدَائِعِ قَولُهُ طَبِيعِيَّةً حَالٌ أو خَبَرٌ لِكَانَ مَحذُوفَةٍ أي سَوَاءٌ كَانَت طَبِيعِيَّةً أو شَرعِيَّةً وَفَسَّرَ ابنُ الشَّلبِيِّ الطَّبِيعِيَّةَ بِمَا لَا بُدَّ مِنهَا وَمَا لَا يُقضَى فِي المَسجِدِ (قَولُهُ: وَغُسلٍ) عَدَّهُ مِن الطَّبِيعِيَّةِ تَبَعًا لِلاختِيَارِ وَالنَّهرِ وَغَيرِهِمَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا عَلِمتَه مِن تَفسِيرِهَا وَعَن هَذَا اعتَرَضَ بَعضُ الشُّرَّاحِ تَفسِيرَ الكَنزِ لَهَا بِالبَولِ وَالغَائِطِ بِأنَّ الأولَى تَفسِيرُهَا بِالطَّهَارَةِ وَمُقَدِّمَاتِهَا لِيَدخُلَ الِاستِنجَاءُ وَالوُضُوءُ وَالغُسلُ لِمُشَارَكَتِهَا لَهُمَا فِي الِاحتِيَاجِ وَعَدَمِ الجَوَازِ فِي المَسجِدِ اهـ فَافهَم.

[الدر مع الرد: ۲/۴۴۴، ۴۴۵، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

[البحر الرائق: ۲/۳۰۲، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

[بدائع الصنائع: ۲/۱۱۴، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی].

("کفایت المفتی": میں اس جیسے جواب کے تخریج میں محشی رقم طراز ہے کہ: "وَيَرجِعُ إلَى المَسجِدِ كَمَا فَرَغَ مِن الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ فِي بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإن كَانَ سَاعَةً عِندَ أبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى كَذَا فِي المُحِيطِ. [الفتاوى الهندية: ۱/۲۱۲، ط: رشیدیہ کوئٹہ]. یہ اس صورت میں ہے جب اس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں اور اگر اس کے پاس دوسرے کپڑے موجود نہ ہوں تو اس کے لئے کپڑے صاف کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ حاجت انسان میں داخل ہے")

[کفایت المفتی: ۴/۲۳۶، کتاب الصوم، تیسرا باب اعتکاف، (سوال: جواب: ۲۶۶)، ط: دارالاشاعت کراچی].

☆......اگر معتکف کپڑے دھونا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ خود مسجد کی آخری حدود میں کھڑا ہوجائے یا بیٹھ جائے اور وہاں کپڑا دھولے، اور کپڑے دھوتے وقت پانی مسجد سے باہر گرے۔(۱)

کپڑا رکھنا

''رومال رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲۰۰)

کپڑا سکھانا

اگر معتکف واجب غسل کے لیے نکلا، غسل سے فارغ ہونے کے بعد کپڑا سکھانے لگا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا، قضا لازم ہوگی۔(۲)

(۱) (حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا هشام أخبرنا معمر عن الزهرى عن عروة عن عائشة رضى الله عنها: "أنها كانت ترجل النبى صلى الله عليه و سلم وهى حائض وهو معتكف فى المسجد وهى فى حجرتها يناولها رأسه".)[صحيح البخارى: ۱/۲۷۳، كتاب الصوم، ابواب الاعتكاف، باب المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل، ط: قديمى كتب خانه كراچى].

▭ [صحيح مسلم: ۱/۱۴۳، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، ط: قديمى كتب خانه كراچى].

▭ [سنن الترمذى: ۱/۱۶۵، ابواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه و سلم، باب المعتكف يخرج لحاجته، ط: سعيد كراچى].

▭ (إذا كان دَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَأَخْرَجَ رَأْسَهُ إلَى دَارِهِ لَا يَفْسُدُ اعتِكَافُهُ لِأَنَّ ذلك ليس بِخُرُوجٍ الاترى أَنَّهُ لو حلف لَا يَخْرُجُ من الدَّارِ فَفَعَلَ ذلك لَا يَحْنَثُ فى يَمِينِهِ اوْرُوِىَ عن عَائِشَةَ رضى اللَّهُ عنها انها قالت: "كان رسول اللَّهِ صلى اللَّهُ عليه وسلم يُخْرِجُ رَأْسَهُ من الْمَسْجِدِ فَيَغْسِلُ رَأْسَهُ" وَإِن غَسَلَ رَأْسَهُ فى الْمَسْجِدِ فى إنَاءٍ لَا بَأْسَ بِهِ إذَا لم يُلَوِّثْ الْمَسْجِدَ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ فَإِن كان بِحَيْثُ يَتَلَوَّثُ الْمَسْجِدُ يُمْنَعُ منه لِأَنَّ تَنظِيفَ الْمَسْجِدِ وَاجِبٌ ولو تَوَضَّأَ فى الْمَسْجِدِ فى إنَاءٍ فَهُوَ على هذا التَّفْصِيلِ.) [بدائع الصنائع: ۲/۱۱۵، كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچى].

▭ [البحر الرائق: ۲/۳۰۳، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

(۲) ((قوله: لِأَنَّهُ مَحَلٌّ لَهُ) أى مسجد الْجُمُعَةِ مَحَلٌّ لِلاعتِكَافِ وَفِيهِ إشَارَةٌ إلَى الْفَرْقِ بين هذا =

کپڑا سینا

☆......اعتکاف کی حالت میں کسی دوسرے کا کپڑا اجرت سے سینا مکروہ ہے۔(۱)

☆......معتکف اپنا کپڑا مسجد میں سی سکتا ہے۔(۲)

کپڑے ناپاک ہوجائیں

''بدن ناپاک ہوگیا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۳۹)

کتاب

اعتکاف کی حالت میں دینی یا تاریخی کتاب دیکھنا جائز ہے۔(۳)

= وَبَين مَا لَو خَرَجَ لِبَولٍ أو غَائِطٍ وَدَخَلَ مَنزِلَهُ وَمَكَثَ فِيهِ حَيثُ يَفسُدُ كَمَا مَرَّ ... وَبِهِ عُلِمَ أنَّهُ بَعدَ الخُرُوجِ لِمُوجِبِهِ مُبَاحٌ إنَّمَا يَضُرُّ المُكثُ لَو فِي غَيرِ مَسجِدٍ لِغَيرِ عِيَادَةٍ".)[رد المحتار: ۲/ ۴۴۶، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

🗀 [البحر الرائق: ۲/ ۳۰۲، کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

🗀 [بدائع الصنائع: ۲/ ۱۱۵، کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأمّا رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی].

(۱،۲) (قوله: وَلَا بَأسَ أن يَبِيعَ وَيَبتَاعَ فِي المَسجِدِ مِن غَيرِ أن يُحضِرَ السِّلعَةَ) يَعنِي مَا لَا بُدَّ مِنهُ كَالطَّعَامِ وَالكِسوَةِ لِأنَّهُ قَد يَحتَاجُ إلَى ذَلِكَ بِأن لَا يَجِدَ مَن يَقُومُ بِحَاجَتِهِ إلَّا أنَّهُ يُكرَهُ إحضَارُ السِّلعَةِ لِأنَّ المَسجِدَ مُنَزَّهٌ عَن حُقُوقِ العِبَادِ وَأمَّا البَيعُ وَالشِّرَاءُ لِلتِّجَارَةِ فَمَكرُوهٌ لِلمُعتَكِفِ وَغَيرِهِ إلَّا أنَّ المُعتَكِفَ أشَدُّ فِي الكَرَاهَةِ وَكَذَلِكَ يُكرَهُ أشغَالُ الدُّنيَا فِي المَسَاجِدِ كَتَحبِيلِ القَصَائِدِ وَالخِيَاطَةِ وَالنِّسَاجَةِ وَالتَّعلِيمِ إن كَانَ يَعمَلُهُ بِأجرَةٍ وَإن كَانَ بِغَيرِ أجرَةٍ أو يَعمَلُهُ لِنَفسِهِ لَا يُكرَهُ إذَا لَم يَضُرَّ بِالمَسجِدِ.)[الجوهرة النيرة: ۱/ ۱۷۷، باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: قدیمی کتب خانه کراچی].

🗀 [مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر لشیخی زاده : ۱/ ۳۷۹، ط: دار الکتب العلمیة لبنان بیروت].

🗀 [حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ص: ۳۸۴، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانه کراچی/ص: ۵۸۰، کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: المکتبه الانصاریه، هرات افغانستان].

(۳)[آداب المعتکف : یستحب للمعتکف التشاغل علی قدر الاستطاعة لیلاً ونهاراً بالصلاة =

کتابت کرنا

معتکف کے لیے مسجد میں اجرت لے کر کتابت کرنا یا لکھنا مکروہ ہے۔(۱)

کفن تیار کرنا

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت [اشارنمبر:۵] میں دیکھیں! (ص:۳۱۰)

= وتلاوة القرآن وذكر الله تعالى نحو لا إله إلا الله ومنه الاستغفار والفكر القلبي في ملكوت السموات والأرض ودقائق الحكم والصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم وتفسير القرآن ودراسة الحديث والسيرة وقصص الأنبياء وحكايات الصالحين ومدارسة العلم ونحو ذلك من الطاعات المحضة.)[الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُه: ۶۲۹/۲ ،البابُ الثّالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثّاني : الاعتكاف،المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانية بشاور].

(وَيُلازِمُ قِرَاءَةَ القرآن والحديث والعلم والتدريس وسِيَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَصَ الأنبياءِ عَلَيْهِم الصَّلاةُ والسَّلامُ وحكايات الصَّالحين وكِتابةَ أُمُورِ الدِّينِ وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيْرِ الخَيْرِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيْرِ المُعتكف فما ظَنُّك بالمعتكف)[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ۲۳۰/۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت].

(وَأَمَّا آدابُهُ فأن لا يتكلّم إلّا بخير... ويلازم التّلاوة والحديث والعِلْمَ وتدريسَهُ وَسِيَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عليه وَسلّم والأنبياء عليهم السَّلامُ وأخبار الصَّالحين وكِتَابَةَ أُمُورِ الدِّينِ كذا في فتح القدير .ولا بأس أن يتحدّث بما لا إثم فيه كذا في شرح الطّحاوي .)[فتاوى الهنديه : ۲۱۲/۱، كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأما آدابه،ط:رشيديه كوئٹه].

(۱) (وَيُكْرَهُ كُلُّ عَمَلٍ من عمل الدُّنيا في المسجد وَلَو جَلَسَ المُعَلِّمُ في المسجد وَالوَرّاقُ يَكْتُبُ فَإِن كان المُعَلِّمُ يُعَلِّمُ لِلحِسبة وَالوَرّاقُ يَكْتُبُ لِنَفسِهِ فَلا بَأسَ بِهِ لِأَنَّهُ قُربَةٌ وَإِن كان بالأُجرة يُكرَهُ إلّا أن يَقَعَ لَهُما الضَّرورةُ كذا في مُحِيطِ السَّرَخسيِّ .)[الفتاوى الهنديه : ۳۲۱/۵، كِتَابُ الكَرَاهِيَة ،البَابُ الخَامِسُ في آدابِ المسجد،ط:رشيديه كوئٹه].

["المحيط البرهاني": ۱۵۱/۵ ،الفصل الخامس في المسجد والقبلة والمصحف،ط: دار إحياء التراث العربي].

(وَكَذَا كُرِهَ فِيهِ التَّعليمُ وَالكِتَابَةُ وَالخِيَاطَةُ بِأَجرٍ، وَكُلُّ شَيءٍ يُكرَهُ فيه كُرِهَ في سَطحِهِ وَاستَثنَى البَزَّازِيُّ من كَرَاهَةِ التَّعليمِ بِأَجرٍ فيه أن يَكُونَ لِضَرُورَةِ الحِرَاسَةِ .)[البحر الرائق: ۳۰۲/۲، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي].

کنگھی

معتکف اعتکاف کی حالت میں سر اور داڑھی میں کنگھی کرسکتا ہے، البتہ بال مسجد میں نہ گرائے، بلکہ کپڑے بچھا کر کرے۔(۱)

کنواں

کنواں عام طور پر مسجد سے باہر ہوتا ہے۔(۲)

کورٹ میں حاضری کے لیے نکلنا

''مقدمہ کی تاریخ کے لیے نکلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳۹۸)

کھانا

کھانا طبعی ضرورت میں داخل ہے، اگر مسجد میں کھانا لا کر دینے والا کوئی نہیں، اور اس کا انتظام بھی نہیں ہوسکتا تو معتکف کھانا کھانے یا لانے کے لیے مسجد

---

(۱) (ولا بأس أن يتنظف بأنواع التنظيف، لأن النبي صلى الله عليه وسلم كان يرجل رأسه وهو معتكف وله أن يتطيب ويلبس الرفيع من الثياب ولكن ليس ذلك بمستحب.) [الفقه الإسلاميُ وأدلّتُه: ۶۲۸/۲، البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانيّة پشاور].

☜ [بدائع الصنائع: (۱۱۶/۲، ۱۱۷) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأمّا ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچی].

☜ (وَيَلبَسُ المُعتَكِفُ وَيَتَطَيَّبُ وَيَدهَنُ رَأسَهُ كَذَا في الخُلَاصَة) [الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأمّا محظوراته، ط: رشيدية كوئٹه].

(۲) (قال الشیخ المفتی عزیز الرحمٰن": ''مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لئے جائز نہیں کہ اس سے تجاوز کرے، اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہوجائے گا''۔) [فتاویٰ دار العلوم دیوبند: (۳۱۳/۶، ۳۱۴) کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل، سوال: ۲۸۸: اکیسویں شب میں اعتکاف میں بیٹھے تو کیا حکم ہے؟] ط: دار الاشاعت کراچی]۔ (''خارجی حصہ'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں!)

سے باہر جا سکتا ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(۱)

کھانا پینا

☆..... معتکف کے لیے مسجد میں کھانا پینا درست ہے، اور غیر معتکف کے لیے مکروہ ہے۔(۲)

☆..... معتکف جب مسجد میں کھانا کھائے تو دستر خوان بچھا کر کھائے،

---

(۱) ((قوله: وأكله وشربه ونومه ومبايعته فيه) يعني يفعل المعتكف هذه الأشياء في المسجد فإن خرج لأجلها بطل اعتكافه؛ لأنه لا ضرورة إلى الخروج حيث جازت فيه وفي "الفتاوى الظهيرية": وقيل يخرج بعد الغروب للأكل والشرب. اهـ. وينبغي حمله على ما إذا لم يجد من يأتي له به فحينئذ يكون من الحوائج الضرورية كالبول والغائط.) [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

☜ [الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۸، ۴۴۹) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچي].

☜ [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/(ص: ۵۸۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان].

(۲) (ويكره النوم والأكل فيه لغير المعتكف وإذا أراد أن يفعل ذلك ينبغي أن ينوي الاعتكاف فيدخل فيه ويذكر الله تعالى بقدر ما نوى أو يصلي ثم يفعل ما شاء كذا في "السراجية".) [الفتاوى الهندية: (۵/ ۳۲۱) كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد... اه، ط: رشيديه كوئٹه].

☜ [الفتاوى السراجية: (ص: ۷۱، ۷۲) كتاب الكراهية والاستحسان باب المسجد، ط: سعيد كراچي].

☜ واعلم: أنه كما لا يكره الأكل ونحوه في الاعتكاف الواجب فكذلك في التطوع كما في كراهية "جامع الفتاوى" ونصه يكره النوم والأكل في المسجد لغير المعتكف وإذا أراد ذلك ينبغي أن ينوي الاعتكاف فيدخل فيذكر الله تعالى بقدر ما نوى أو يصلي ثم يفعل ما شاء.... الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۸، ۴۴۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

☜ [الدر مع الرد: (۱/ ۶۶۱) كتاب الصلوة، مطلب في الغرس في المسجد، ط. سعيد كراچي].

☜ [الفقه الإسلامي وأدلته: (۲/ ۶۶۳) الباب الثالث: الصيام والاعتكاف، الفصل الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور].

☜ [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

دسترخوان نہ ہو تو کوئی بھی چیز بچھالے تاکہ ریزے وغیرہ مسجد کے فرش پر نہ گریں، اور مسجد کی بے ادبی اور کھانے کے اجزا کی بے حرمتی نہ ہو۔(۱)

کھانا دن میں بھول کر کھالیا

''بھول کر دن میں کھانا کھالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱٤٤)

کھانا لانا

☆......اگر معتکف کے لیے مسجد میں کھانا پہنچانے والا کوئی نہیں، تو معتکف کے لیے کھانا لانے کے لیے جانا اور کھانا لے کر فوراً مسجد میں واپس آنا درست ہے، اور کھانا مسجد کے اندر کھایا جائے باہر نہیں۔(۲) اور اگر کھانا اندر لانے کی اجازت نہیں جیسا کہ حرم میں اجازت نہیں تو اس صورت میں باہر کھالے اور اس میں ضرورت سے زیادہ وقت نہ لگائے۔(۳)

---

(۱) ((ولا بأس أن يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كيلا يلوث المسجد ويغسل يده في الطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده، لأن من ذلك بداً))[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: ٦٢٨/٢، البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتِكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور].

[ردالمحتار: (٣٣٩/٢) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

[حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ٣٨٣) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچى/(ص: ٥٨٠) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: مكتبه اتحاديه هرات افغانستان].

(۲) (''کھانا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

(۳) ((قولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرعِيَّةٍ كَالجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالبولِ وَالغَائِطِ) أي لَا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكَافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ كان عليه السَّلَامُ لَا يَخرُجُ من مُعتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ وَلِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا))[البحر الرائق: (٣٠١/٢) كتاب الصوم باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى]. =

☆......اگر مسجد میں کھانا پہنچانے کا کوئی ذریعہ ہے جیسا کہ موبائل سے ہوٹل والے کو کہہ دے تو بیرا کھانا لے کر آتا ہے، یا گھر میں موبائل سے بتادے تو لانے والا کوئی ہے تو اس صورت میں کھانا لانے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ہوگا۔

☆......مسجد میں کھانے کا کوئی انتظام نہ ہو، اور گھر سے لانے کے لیے بھی کوئی نہ ہو تو کھانا لانے کے لیے گھر جانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، البتہ آنے جانے میں رکے نہیں، کھانا لے فوراً آجائے۔(۱)

☆......کھانا لانے کے لیے گھر جانے پر معلوم ہو کہ کھانے کی تیاری میں معمولی دیر ہے تو اس کا انتظار کرنے سے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔(۲)

☆......اگر معتکف کے لیے کوشش کے باوجود کھانے کا کوئی انتظام نہیں ہوسکا تو خود ہی گھر سے یا ہوٹل سے یا تندور سے لے کر آنا درست ہے، لیکن ضرورت سے زائد وہاں نہ ٹھہرے، کم از کم اتنا تو کہہ سکتا ہے کہ فلاں وقت کھانا لینے آیا کروں گا، تاکہ دکان دار خیال رکھے اور اس کو سب سے پہلے فارغ کر دے، اور یہ کھانا لانا آفتاب غروب ہونے کے وقت ٹھیک ہے، غروب سے پہلے ہرگز نہ جائے، کیوں کہ آفتاب غروب ہونے سے پہلے ضرورت ثابت نہیں ہوتی، اس کے بعد سحری کے آخری وقت تک جانے کا اختیار ہے، بعد میں نہیں ہے۔

= [فتح القدير: (۲/۳۰۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:رشيدية].[الدر مع الرد: (۲/۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

(۱) [ردالمحتار: (۲/۴۴۸) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(۲،۱) (وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ في بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهِ)[البحر الرائق: (۲/۳۰۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

(۲) [فتح القدير: (۲/۳۰۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:رشيدية].[احسن الفتاوى: ۴/۵۱۷، ۵۱۸، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،بعض امور مفسده و غير مفسده، ط: سعيد كراچي].

اور کھانا مسجد میں لاکر کھانا چاہیے ہاں اگر مسجد میں کھانے کی اجازت نہ ہو جیسا کہ حرمین میں انتظامیہ کی طرف سے اجازت نہیں ہے، تو اس صورت میں مجبوراً باہر کھانے کی اجازت ہوگی۔(۱)

☆.....کوئی شخص معتکف کا کھانا لاسکتا ہے، لیکن نخرے بہت کرتا ہے، تو ایسی صورت میں معتکف خود جا کر کھانا لاسکتا ہے۔ اسی طرح کھانا لانے کی اجرت بہت زیادہ مانگے تب بھی خود جا کر لانا جائز ہے۔(۲)

کھانے پینے کی ضروری چیزیں

معتکف کے لیے کھانے پینے کی تمام ضروری اور مناسب چیزوں کو ساتھ رکھنا درست ہے۔(۳)

کھڑکی

☆.....مسجد کی کھڑکیاں اور جنگلے میں جو اندرونی جانب جگہ رہتی ہے، اگر یہاں معتکف آجائے یا کھڑا ہو جائے یا بیٹھ جائے تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، کیوں کہ یہ بھی مسجد ہے۔(۴)

(۲،۱)(''کھانا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!)۔

(۳) (قَوْلُهُ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يَبِيعَ وَيَبْتَاعَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُحْضِرَ السِّلْعَةَ) يَعْنِي مَا لَا بُدَّ مِنْهُ كَالطَّعَامِ وَالْكِسْوَةِ لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَاجُ إِلَى ذَلِكَ بِأَنْ لَا يَجِدَ مَنْ يَقُومُ بِحَاجَتِهِ.)[الجوهرة النيرة:(۱/۱۷۷)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:قديمي كتب خانه كراچي]۔

🗀 [حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص:۳۸۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي/(ص:۵۸۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان]۔

🗀 [الدر مع الرد:(۲/۴۴۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي]۔

🗀 [البحر الرائق:(۲/۳۰۴) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچي]۔

(۴)((قَوْلُهُ هُوَ لُغَةً اللُّبْثُ) أَيْ الْمُكْثُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَحَبْسُ النَّفْسِ فِيهِ .قَالَ فِي الْبَحْرِ هُوَ =

☆......مزید "دیوار" کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں! (ص:۲۴۵)

کئی منزلہ مسجد

"مسجد کئی منزلہ ہو" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۳۸۴)

= لُغَةً الِافْتِعَالُ مِن عَكَفَ إذَا دَامَ مِن بَابِ طَلَبَ وَعَكَفَهُ حَبَسَهُ وَمِنْهُ ﴿وَالْهَدْىَ مَعْكُوفًا﴾ سُمِّيَ بِهِ هَذَا النَّوْعُ مِنَ الْعِبَادَةِ لِأَنَّهُ إقَامَةٌ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ شَرَائِطَ. "مُغْرِب".)[ردالمحتار:(۲/۴۴۰) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

[ردالمحتار:(۲/۴۴۸) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:سعید کراچی].

(قال الشیخ المفتی عزیز الرحمن:" معتکف جس مسجد میں معتکف ہے اس تمام مسجد میں جس جگہ چاہے رہ سکتا ہے اور سو سکتا ہے، کما یظہر من عدم ما نعیۃ فی مسجد جامع اھ، وقید لخروج الحکم للغسل بعدم امکان الغسل فی المسجد حیث قال وغسل لو احتلم ولایمکنہ الاغتسال فی المسجد اھ، لیعلم ان المسجد کلہ معتکف.)[فتاوی دارالعلوم دیوبند:(۶/۴۱۳) کتاب الصوم، دسواں باب مسائل اعتکاف،[سوال:۲۸۷: معتکف کے لئے مسجد کا فصیل صحن میں داخل ہے یا نہیں؟]،ط:دارالاشاعت کراچی].

گالی دینا

اعتکاف کی حالت میں کسی کو گالی دینے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا،(۱) لیکن گالی دینا فسق اور بہت بڑا گناہ ہے،(۲) اس لیے ہر حال میں اس سے بچنا چاہیے ورنہ آخرت میں نامۂ اعمال میں یہ سب الفاظ لکھے ہوئے ملیں گے اور سزا بھی دی جائے گی۔

(۱) ((قَالَ): وَلَا يُفْسِدُ الِاعْتِكَافَ سِبَابٌ وَلَا جِدَالٌ لِأَنَّ حُرْمَةَ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ لَيْسَ لِأَجْلِ الِاعْتِكَافِ أَلَا تَرَى أَنَّهُ كَانَ مُحَرَّمًا قَبْلَ الِاعْتِكَافِ وَلَا يَفُوتُ بِهِ رُكْنُ الِاعْتِكَافِ وَهُوَ اللُّبْثُ وَلَا شَرْطُهُ وَهُوَ الصَّوْمُ.)[المبسوط للسرخسي:(۱۲۰/۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية،بيروت لبنان].

▭ يجتنب المعتكف كل مالا يعنيه من الأقوال والأفعال ولا يكثر الكلام؛ لأن من كثر كلامه كثر سقطه وفي الحديث:" من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه ". ويجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلك مكروه في غير الاعتكاف ففيه أولى ولا يبطل الاعتكاف بشيء من ذلك، لأنه لما لم يبطل بمباح الكلام لم يبطل بمحظور. ولا يتكلم المعتكف إلا بخير ولا بأس بالكلام لحاجته ومحادثة غيره .اهـ.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ:(۶۳۰،۶۲۹/۲)،البابُ الثّالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثّاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانية بشاور].

▭ (وَلَا يُفْسِدُ الِاعْتِكَافَ سِبَابٌ وَلَا جِدَالٌ وَلَا سُكْرٌ فِي اللَّيْلِ.)[البحر الرائق:(۳۰۳/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي].

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم:"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ".)[الصحيح للمسلم:(۵۸/۱) كتاب الايمان،باب بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ،ط:قديمى كتب خانه كراچي].

▭ [الصحيح للبخاري:(۸۹۳/۲) كتاب الأدب، باب مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ،ط: قديمى كتب خانه كراچي]. *

= [سنن الترمذی: (۹۲/۲) أبواب الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء بباب المسلم لمشرق، ط: سعيد كراچى].

﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ [سوره ق: ۵۰:۱۸].

(﴿مَا يَلْفِظُ﴾ اى: ابن آدم ﴿مِن قَوْلٍ﴾ اى: ما يتكلم بكلمة ﴿إلا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ اى: إلا ولها من يراقبها معتد لذلك يكتبها لا يترك كلمة ولا حركة كما قال تعالى: ﴿وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ﴾ [الانفطار: ۸۲: ۱۰-۱۲]. وقد اختلف العلماء: هل يكتب الملك كل شيء من الكلام وهو قول الحسن وقتادة أو إنما يكتب ما فيه ثواب وعقاب كما هو قول ابن عباس على قولين وظاهر الآية الأول لعموم قوله تبارك وتعالى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾. وقد روى الإمام أحمد: حدثنا أبو معاوية حدثنا محمد بن عمرو بن علقمة الليثى عن أبيه عن جده علقمة عن بلال بن الحارث المزنى قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الرجل ليتكلم بالكلمة من رضوان الله تعالى ما يظن أن تبلغ ما بلغت يكتب الله عز وجل له بها رضوانه إلى يوم يلقاه، وإن الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله تعالى ما يظن أن تبلغ ما بلغت يكتب الله تعالى عليه بها سخطه إلى يوم يلقاه". قال: فكان علقمة يقول: كم من كلام قد منعنيه حديث بلال بن الحارث، ورواه الترمذى والنسائى وابن ماجه من حديث محمد بن عمرو به. وقال الترمذى: حسن صحيح. وله شاهد فى الصحيح. وقال الأحنف بن قيس: صاحب اليمين يكتب الخير وهو أمير على صاحب الشمال فإن أصاب العبد خطيئة قال له: أمسك فإن استغفر الله تعالى نهاه أن يكتبها وإن أبى كتبها. رواه ابن أبى حاتم.

وقال الحسن البصرى وتلا هذه الآية: ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ﴾: يا ابن آدم بُسطت لك صحيفة، ووكل بك ملكان كريمان أحدهما عن يمينك والآخر عن شمالك فأما الذى عن يمينك فيحفظ حسناتك وأما الذى عن يسارك فيحفظ سيئاتك فاعمل ما شئت أقلل أو أكثر حتى إذا مت طويت صحيفتك وجعلت فى عنقك معك فى قبرك حتى تخرج يوم القيامة فعند ذلك يقال لك: ﴿وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ [الإسراء: ۱۷: ۱۳، ۱۴]. ثم يقول: عدل والله فيك من جعلك حسيب نفسك. وقال على بن أبى طلحة عن ابن عباس: ﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ قال: يكتب كل ما تكلم به من خير أو شر حتى إنه ليكتب قوله: "أكلت شربت ذهبت جئت رأيت. حتى إذا كان يوم الخميس عرض قوله وعمله فأقر منه ما كان فيه من خير أو شر وألقى سائره، وذلك =

گاؤں

''بستی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:١٤٢)

گپ شپ لگانا

''جمع ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:١٨٩)

گرفتاری

''باہر نکال دیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:١٣٦)

گرم پانی

☆......اگر معتکف کو احتلام ہوا، اور اس کو ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے، تو پانی گرم کرنے کے لیے مسجد سے نکلنے یا گرم پانی کے لیے گھر جانے اور وہاں پانی گرم ہونے کے انتظار میں ٹھہرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(١)

= قوله تعالى: ﴿يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده أم الكتاب﴾[الرعد:١٣: ٣٩]. وذكر عن الإمام أحمد أنه كان يئن في مرضه فبلغه عن طاوس أنه قال: يكتب الملك كل شيء حتى الأنين. فلم يئن أحمد حتى مات رحمه الله.)[مختصر تفسير ابن كثير:(٣/٣٧٣،٣٧٤) تفسير سورة ق،ط:دار القرآن الكريم بيروت].

(١) ((وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أي عَلَى الْمُعْتَكِفِ اعتِكافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفْلُ فَلَهُ الْخُرُوجُ لِأَنَّهُ مِنْهُ له لا مُبْطِلٌ كَمَا مَرَّ (الْخُرُوجُ إلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ) طَبِيعِيَّةٍ كَبَوْلٍ وَغَائِطٍ وَغُسْلٍ لَوْ احْتَلَمَ وَلَا يُمْكِنُهُ الِاغْتِسَالُ فِي الْمَسْجِدِ كَذَا فِي النَّهْرِ.وفي " الشامية ": (قَوْلُهُ: وَغُسْلٍ)عَدَّهُ مِنَ الطَّبِيعِيَّةِ تَبَعًا لِلِاخْتِيَارِ وَالنَّهْرِ وَغَيْرِهِمَا وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا عَلِمته مِن تَفسِيرِهَا وَعَن هَذَا اعتَرَضَ بَعضُ الشُّرَّاحِ تَفسِيرَ الكَنزِ لَهَا بِالبَولِ وَالغَائِطِ بِأَنَّ الأَولَى تَفسِيرُهَا بِالطَّهَارَةِ وَمُقَدِّمَاتِهَا لِيَدخُلَ الِاستِنجَاءُ وَالوُضُوءُ وَالغُسلُ لِمُشَارَكَتِهَا لَهُمَا فِي الِاحتِيَاجِ وَعَدَمِ الجَوَازِ فِي المَسجِدِ ١ه. [الدر مع الرد:(٢/٤٤٥) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی].

▭ [الفقه الإسلامي وأدلته:(٢/٦٢١،٦٢٢)الباب الثالث: الصيام والاعتكاف،الفصل الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع:مايلزم المعتكف ومايجوز له،ط: الحقانية بشاور]. =

☆.....احتلام کی حالت میں گرم پانی کے انتظار میں تیمم کر کے مسجد میں ٹھہرنا جائز نہیں، مسجد سے فوراً نکل جانا ضروری ہے، مسجد سے باہر پانی گرم ہونے کے انتظار ٹھہرنا جائز ہے۔(۱)

گرمی سے بچنے کے لیے باہر نکلنا

معتکف، گرمی سے بچنے کے لیے یا سردیوں میں دھوپ لینے کے لیے مسجد کی حد سے باہر چلا جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

= [بدائع الصنائع: (۱۱۶/۲) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل وَأَمَّا رُكْنُ الاعتكاف وَمَحْظُورَاتِهِ وما يُفْسِدُهُ وما لا يُفْسِدُهُ، ط: سعید کراچی].

(۱) (وَمَن احْتَلَمَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ مِنْ سَاعَتِهِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَخَافَ الْخُرُوجَ يُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ.)[الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۳۶/۱) كتاب الطهارة، باب الوضوء والغسل، فصل فيما يوجب الغسل، ط: رشيدية كوئته].

(وَكَذَا الْحُكْمُ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ أَو الْحَائِضُ سَبُعًا أَو لِصًّا أَو بَرْدًا فَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ فِيهِ وَالأَوْلَى أَن يَتَيَمَّمَ تَعْظِيمًا لِلْمَسْجِدِ. هَكَذَا فِي "التَّتَارْخَانِيَّة".)[الفتاوى الهنديه: (۳۸/۱) كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء، الفصل الرابع في احكام الحيض ١ه، ط: رشيديه كوئته].

[الدرمع الرد: (۱۷۲/۱) كتاب الطهارة، مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد كراجي].

(۲) (قَوْلُهُ: فَإِن خَرَجَ سَاعَةً بِلَا عُذْرٍ فَسَدَ) لِوُجُودِ الْمُنَافِي، أطلقه فَشَمِلَ الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ، وَقَالَا لَا يَفْسُدُ إِلَّا بِأَكْثَرَ من نِصفِ يَوْمٍ وهو الِاسْتِحْسَانُ لِأَنَّ في الْقَلِيلِ ضَرُورَةً كَذَا في "الْهِدَايَةِ". وهو يَقْتَضِي تَرْجِيحَ قَوْلِهِمَا، وَرَجَّحَ الْمُحَقِّقُ في "فَتحِ الْقَدِيرِ": قَوْلَهُ، لِأَنَّ الضَّرُورَةَ التي يُنَاطُ بها التَّخْفِيفُ اللَّازِمَةُ أو الْغَالِبَةُ وَلَيسَ هُنَا كَذَلِكَ وَأَرَادَ بِالْعُذْرِ ما يَغْلِبُ وُقُوعُهُ كَالْمَوَاضِعِ التي قَدَّمَهَا وَإِلَّا لو أُرِيدَ مُطْلَقُهُ لَكَانَ الْخُرُوجُ نَاسِيًا أو مُكْرَهًا غير مُفْسِدٍ لِكَوْنِهِ عُذْرًا شَرعِيًّا وَلَيسَ كَذَلِكَ بَل هو مُفْسِدٌ كما صَرَّحُوا بِهِ.)[البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي].

[الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته].

[الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئته].

گرمی کی وجہ سے غسل کے لیے نکلنا

☆......گرمی کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل کر معتکف کو غسل کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر گرمی کی وجہ سے غسل کی شدید ضرورت ہو تو مسجد میں بڑا برتن رکھ کر اس میں بیٹھ کر غسل کر لے اس طور پر کہ مسجد میں استعمال کیا ہوا پانی گرنے نہ پائے، یا تولیہ بھگو کر نچوڑ کر بدن پر ملے، متعدد بار ایسا کرنے سے بدن صاف ہو جائے گا۔(۲)

☆......مزید "غسل" اور "غسل تبرید" کے عنوان کے تحت بھی دیکھیں!

(۱) (قوله: فإن خرج ساعة بلا عذر فسد) لوجود المنافي، أطلقه فشمل القليل والكثير وهذا عند أبي حنيفة، وقالا لا يفسد إلا بأكثر من نصف يوم وهو الاستحسان لأن في القليل ضرورة كذا في "الهداية". وهو يقتضي ترجيح قولهما، ورجح المحقق في "فتح القدير": قوله، لأن الضرورة التي يناط بها التخفيف اللازمة أو الغالبة وليس هنا كذلك وأراد بالعذر ما يغلب وقوعه كالمواضع التي للتها وإلا لو أريد مطلقه لكان الخروج ناسيا أو مكرها غير مفسد لكونه عذرا شرعيا وليس كذلك بل هو مفسد كما صرحوا به.)[البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

▭ [الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

▭ [الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه].

(۲) ((وفي "البدائع": وإن غسل المعتكف رأسه في المسجد فلا بأس به إذا لم يلوث بالماء المستعمل فإن كان بحيث يتلوث المسجد يمنع منه لأن تنظيف المسجد واجب ولو توضأ في المسجد في إناء فهو على هذا التفصيل اهـ. بخلاف غير المعتكف فإنه يكره له التوضؤ في المسجد ولو في إناء إلا أن يكون موضعا اتخذ لذلك لا يصلى فيه.) [البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

▭ [الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، /الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه].

▭ [بدائع الصنائع: (۱۱٦/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي].

گرنے والے کو بچانا

اگر کوئی بچہ یا نابینا کنویں میں گرنے والا ہے، اور معتکف نے اس کو بچانے کے لیے مسجد سے باہر نکلا، تو اس کا اعتکاف فاسد ہوجائے گا، قضا لازم ہوگی۔(۱)

گھر کا معاملہ حل کر دیا

''خیریت معلوم کرلی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲۳۰)

گھڑی

وضو شروع کرنے سے پہلے ہاتھ کی گھڑی وضو خانہ پر ہاتھ سے نکال کر جیب میں رکھنے پھر وضو کرنے یا وضو خانہ پر وضو کے لیے چڑھتے ہوئے ہاتھ میں سے گھڑی نکال کر جیب میں رکھنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

گیس

''ریح'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲۵۶)

---

(۱) (وَعَلَى هَذَا إذَا خَرَجَ لِإِنْقَاذِ غَرِيقٍ أَوْ حَرِيقٍ أَوْ جِهَادٍ عَمَّ نَفِيرُهُ فَسَدَ وَلَا يَأْثَمُ.)[ردالمحتار: (۲/۴۴۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

☜ [فتح القدیر: (۲/۳۰۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیة]۔

☜ [الفتاوی الهندیة: (۱/۲۱۲) کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما مفسداته، ط: رشیدیة کوئٹه]۔

(۲) (قوله: وَلَا يَخْرُجُ مِنه إِلَّا لِحَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ كَالْجُمُعَةِ أو طَبِيعِيَّةٍ كَالْبَوْلِ وَالْغَائِطِ) أي لا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ اعتكافًا واجبًا من مَسْجِدِهِ إِلَّا لِضَرُورَةٍ مُطْلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا: " كان عليه السَّلَامُ لا يَخْرُجُ من مُعتكفه إِلَّا لِحَاجَةِ الإنسانِ " وَلِأَنَّهُ مَعلومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الْخُرُوجِ في بعضها لِيَتَمَيَّزَ الْخُرُوجُ لها مُسْتَثْنًى ولا يمكث بعد فراغه من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بقدره.)[البحر الرائق: (۲/۳۰۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

☜ [الهدایة: (۱/۲۴۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رحمانیه لاهور]۔

☜ [المبسوط للسرخسی: (۳/۱۳۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: دار الکتب العلمیه بیروت لبنان]۔

ل

لاؤڈ اسپیکر سے اذان دینے کی جگہ

"اذان دینے کی جگہ" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۷۸)

لباس تبدیل کرنا

معتکف اعتکاف کی حالت میں جب بھی چاہے لباس تبدیل کرسکتا ہے۔(۱)

لڑائی

☆......اعتکاف کے دوران لڑائی جھگڑا کرنا مکروہ ہے، اس سے بچنا ضروری ہے، ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) (وأما آدابه: فمنها أن يستصحب ثوبا غير الذى عليه لأنه ربما احتاج له.) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۲۹۸/۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف مكروهات الاعتكاف وآدابه، ط: دار الحديث القاهرة].

(وَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَنَظَّفَ بِأَنْوَاعِ التَّنَظُّفِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ" وَلَهُ أَنْ يَتَطَيَّبَ وَيَلْبَسَ الرَّفِيعَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلٰكِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ بِمُسْتَحَبٍّ.)[الفقه الإسلاميُّ وأدلّتُه: (۶۲۸/۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور].

[بدائع الصنائع: (۱۱۶/۲، ۱۱۷) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراجى].

(وَيَلْبَسُ الْمُعْتَكِفُ وَيَتَطَيَّبُ وَيَدْهُنُ رَأْسَهُ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ)[الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم، الباب السابع فى الاعتكاف، وأمامحظوراته، ط: رشيدية كوئته].

(۲) (يجتنب المعتكف كل مالا يعنيه من الأقوال والأفعال ولا يكثر الكلام، لأن من كثر كلامه كثر سقطه وفى الحديث: من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه. ويجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلك مكروه فى غير الاعتكاف ففيه اولى ولا يبطل الاعتكاف =

☆......اعتکاف کی حالت میں لڑائی کرنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، لیکن مسجد میں لڑنا اور وہ بھی اعتکاف کی حالت میں بہت بڑا گناہ ہے۔(۱)

= بشیء من ذلک؛ لأنه لما لم یبطل بمباح الکلام لم یبطل بمحظور.)[الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ:(۶۳۰/۲)البابُ الثالث: الصّیامُ والاعتکاف،الفصلُ الثّاني: الاعتکاف،المبحث الخامس: آداب المعتکف ومکروهات الاعتکاف ومبطلاته،ط: الحقانیۃ بشاور].

(۱) (یجتنب المعتکف کل مالا یعنیه من الأقوال والأفعال ولا یکثر الکلام؛ لأن من کثر کلامه کثر سقطه وفي الحدیث: من حسن إسلام المرء ترکه ما لا یعنیه .ویجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلک مکروه في غیر الاعتکاف ففیه أولی ولا یبطل الاعتکاف بشيء من ذلک؛ لأنه لما لم یبطل بمباح الکلام لم یبطل بمحظور.)[الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ:(۶۳۰/۲)البابُ الثالث: الصّیامُ والاعتکاف،الفصلُ الثّاني: الاعتکاف،المبحث الخامس: آداب المعتکف ومکروهات الاعتکاف ومبطلاته،ط: الحقانیۃ بشاور].

☜(وَأَمَّا مَحْظُورَاتُهُ :) ... وَأَمَّا الصَّمْتُ عَنْ مَعَاصِي اللِّسَانِ فَمِنْ أَعْظَمِ الْعِبَادَاتِ كَذَا فِي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ، وَلَا يُفْسِدُ الِاعْتِكَافَ سِبَابٌ وَلَا جِدَالٌ كَذَا فِي" الْخُلَاصَةِ ".)[الفتاوی الهندیة:(۲۱۲/۱) کتاب الصوم،الباب السابع في الاعتکاف،وأما آدابه، ط: رشیدیه کوئٹه].

☜[المبسوط للسرخسي:(۱۳۰/۳)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:دار الکتب العلمیة،بیروت لبنان].

م

مال کا خطرہ ہو

''خطرہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۳٤)

ماہواری آجائے

''اعتکاف میں حیض آجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۱۹)

مباحات

معتکف کے لیے اعتکاف کی حالت میں یہ کام جائز اور مباح ہیں:

﴿۱﴾ ...... معتکف کو چاہیے کہ مسجد میں کھائے پیئے، وہیں سوئے، لیٹے، بیٹھے، آرام کرے، معتکف کے لیے یہ سب باتیں مسجد میں درست ہیں۔ (۱)

---

(۱) (وَيُكْرَهُ النَّوْمُ وَالْأَكْلُ فِيهِ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ يَنْبَغِي أَنْ يَنْوِيَ الِاعْتِكَافَ فَيَدْخُلَ فِيهِ وَيَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى بِقَدْرِ مَا نَوَى أَوْ يُصَلِّيَ ثُمَّ يَفْعَلَ مَا شَاءَ كَذَا فِي "السِّرَاجِيَّةِ".)[الفتاوى الهنديه: (۵/ ۳۲۱) كِتَابُ الْكَرَاهِيَةِ، الْبَابُ الْخَامِسُ فِي آدَابِ الْمَسْجِدِ الخ، ط: رشيديه كوئٹه].

☐ [الفتاوى السراجية: (ص: ۷۱، ۷۲) كِتَابُ الْكَرَاهِيَةِ وَالِاسْتِحْسَانِ، باب المسجد، ط: سعيد كراچی].

☐ ((وَخُصَّ) الْمُعْتَكِفُ (بِأَكْلٍ وَشُرْبٍ وَنَوْمٍ وَعَقْدٍ احْتَاجَ إِلَيْهِ) لِنَفْسِهِ أَوْ عِيَالِهِ فَلَوْ لِتِجَارَةٍ كُرِهَ (كَبَيْعٍ وَنِكَاحٍ وَرَجْعَةٍ) فَلَوْ خَرَجَ لِأَجْلِهَا فَسَدَ لِعَدَمِ الضَّرُورَةِ . وَاعْلَمْ : أَنَّهُ كَمَا لَا يُكْرَهُ الْأَكْلُ وَنَحْوُهُ فِي الِاعْتِكَافِ الْوَاجِبِ فَكَذَلِكَ فِي التَّطَوُّعِ كَمَا فِي كَرَاهِيَةِ "جَامِعِ الْفَتَاوَى" وَنَصُّهُ: يُكْرَهُ النَّوْمُ وَالْأَكْلُ فِي الْمَسْجِدِ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ وَإِذَا أَرَادَ ذَلِكَ يَنْبَغِي أَنْ يَنْوِيَ الِاعْتِكَافَ فَيَدْخُلَ فَيَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى بِقَدْرِ مَا نَوَى أَوْ يُصَلِّيَ ثُمَّ يَفْعَلَ مَا شَاءَ ا ... وَيَأْكُلُ أَيِ الْمُعْتَكِفُ وَيَشْرَبُ وَيَنَامُ وَيَبِيعُ وَيَشْتَرِي فِيهِ لَا غَيْرُهُ قَالَ مُنْلَا عَلِيٌّ فِي شَرْحِهِ : أَيْ لَا يَفْعَلُ غَيْرُ الْمُعْتَكِفِ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْأُمُورِ فِي الْمَسْجِدِ اهـ وَمِثْلُهُ فِي الْقُهُسْتَانِيِّ ثُمَّ نَقَلَ مَا مَرَّ عَنِ الْمُجْتَبَى .)[الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۸، ۴۴۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☐ [الدر مع الرد: (۱/ ۶۶۱) كتاب الصلوة، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچی].

☐ [الفقه الإسلامي وأدلته: (۲/ ۶۲۳) الباب الثالث: الصيام والاعتكاف، الفصل الثاني: =

﴿۲﴾.....اپنے بال بچوں کے متعلق یا خرید وفروخت کی باتیں کرنا بھی بقدر ضرورت جائز ہے۔(۱)

﴿۳﴾.....معتکف کھانے پینے کی مختصر چیزیں اور ضروریات کا سامان بھی ساتھ رکھ سکتا ہے، لیکن اتنا نہ ہو کہ دوکان ہی لگالے، یا نمازیوں کو جگہ گھر جانے کی وجہ سے تکلیف ہونے لگے، اور پڑھنے کے لیے دینی کتابیں بھی رکھ سکتا ہے۔(۲)

﴿۴﴾.....کھانے پینے کی یا کوئی ضرورت کی چیز خریدنی ہو تو اس چیز کو دیکھنے کے لیے مسجد میں منگوا سکتا ہے، تا کہ کوئی خراب چیز نہ آجائے۔(۳)

﴿۵﴾.....معتکف کو مختصر سا بستر، کھانا کھانے، پانی پینے، ہاتھ وغیرہ دھونے کے لیے برتن رکھنے کی اجازت ہے۔(۴)

﴿۶﴾.....معتکف اگر تاجر یا کارخانہ دار ہو تو اپنے قائم مقام یا ماتحت ملازمین کو تجارت کی ضروری ہدایت دے سکتا ہے، اور اس کے متعلق باتیں بھی دریافت کرسکتا ہے، کسی خریدار سے ضروری باتیں کرنا ہوں تو بقدر ضرورت لین دین، سوداسلف کی باتیں کرنے کی گنجائش ہے۔(۵)

= الاعتکاف، المبحث الرابع: مایلزم المعتکف ومایجوز له، ط: الحقانية بشاور].

[البحر الرائق: (۳۰۳/۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

(۱-۵) (یکره تحریماً عند الحنفية : إحضار المبيع في المسجد، لأن المسجد محرر من حقوق العباد، فلا يجعله كالدكان. ويكره عقد ما كان للتجارة، لأن المعتكف منقطع إلى الله تعالى، فلا يشتغل بأمور الدنيا.)[الفقهُ الإسلاميُ وادلّتُه: (۶۳۱/۲) الباب الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني : الاعتِكاف، المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط: الحقانية بشاور].

(ومنها إحضار سلعة في المسجد للبيع اما عقد البيع لما يحتاج لنفسه أو لعياله بدون إحضار السلعة فجايز، بخلاف عقد التجارة فإنه لا يجوز.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۴۹۸/۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه، ط: دار الحديث القاهرة].

(قولُهُ: وَلا بَاسَ أنْ يَبِيعَ وَيَبْتَاعَ فِي الْمَسْجِدِ مِن غَيرِ أنْ يُحضِرَ السِّلْعَةَ) يَعنِي مَا لا بُدَّ مِنهُ كَالطَّعَامِ وَالكِسوَةِ لِأنَّهُ قَد يَحتَاجُ إلَى ذَلِكَ بِأنْ لا يَجِدَ مَن يَقُومُ بِحَاجَتِهِ إلَّا أنَّهُ يُكرَهُ إحضَارُ =

﴿۷﴾......معتکف لباس تبدیل کرسکتا ہے، خوشبو استعمال کرسکتا ہے، سر اور داڑھی میں تیل لگانا، کنگھی کرنا سب باتیں جائز ہیں۔(۱)

﴿۸﴾......اعتکاف کی حالت میں معتکف اپنا یا دوسرے کا نکاح کرسکتا ہے، بیوی کو طلاق رجعی دیدی ہے تو عدت کے اندر اس سے زبانی طور پر رجوع کرسکتا ہے۔(۲)

= السَّلْعَةِ لِأَنَّ الْمَسْجِدَ مُنَزَّهٌ عَنْ حُقُوقِ الْعِبَادِ.)[الجوهرة النيرة:(۱۷۷/۱)،باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:قديمي كتب خانه كراچي].

(۱) (وَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَنَظَّفَ بِأَنْوَاعِ التَّنْظِيفِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَانَ يُرَجِّلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ" وَلَهُ أَنْ يَتَطَيَّبَ وَيَلْبَسَ الرَّفِيعَ مِنَ الثِّيَابِ، وَلَكِنْ لَيْسَ ذَلِكَ بِمُسْتَحَبٍّ.)[الفقه الإسلاميُّ وأدلّتهُ:(۶۲۸/۲)البابُ الثالثُ: الصِّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثاني : الاعتكاف، المبحث الرابع:مايلزم المعتكف ومايجوزله،ط: الحقانية بشاور].

☜ (وَلَا بَأْسَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَبِيعَ وَيَشْتَرِيَ وَيَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ وَيَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ وَيَدَّهِنَ وَيَأْكُلَ وَيَشْرَبَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ ... وَكَذَا الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَاللُّبْسُ وَالطِّيبُ وَالنَّوْمُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا﴾ وقوله تعالى: ﴿يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ وقوله تعالى: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ﴾ وَقَوْلِهِ عز وجل: ﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾ وقد رُوِيَ أَنَّ النبي صلى اللّهُ عليه وسلم كان يَفْعَلُ ذلك في حَالِ اعتكافِهِ في الْمَسْجِدِ مع إنَّ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ وَالنَّوْمَ في الْمَسْجِدِ في حَالِ الإعتكاف لو مُنِعَ منه لَمُنِعَ من الإعتكاف إذ ذلك أَمْرٌ لَا بُدَّ منه.)[بدائع الصنائع:(۱۱۶/۲،۱۱۷)كتاب الصوم،كتاب الاعتكاف،فصل: وأماركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ.ط:سعيد كراچي].

☜ (وَيَلْبَسُ الْمُعْتَكِفُ وَيَتَطَيَّبُ وَيَدْهُنُ رَأْسَهُ كَذَا في "الْخُلَاصَةِ".)[الفتاوى الهندية:(۲۱۳/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأمامحظوراته،ط:رشيدية كوئٹه]

☜ [خلاصة الفتاوى: (۲۶۸/۱) كتاب الصوم،الفصل السادس في الاعتكاف، جنس آخر،ط:مكتبه حبيبيه كوئٹه].

(۲) (وَيَجُوزُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ كَذَا في "الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ".) [الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم ،الباب السابع في الاعتكاف،وأمامحظوراته،ط: رشيديه كوئٹه].

☜ (وَيَجُوزُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَزَوَّجَ وَيُرَاجِعَ.)[الجوهرةالنيرة:(۱۷۷/۱)كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط:قديمي كتب خانه كراچي].

☜ [بدائع الصنائع:(۱۱۶/۲)كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وأماشرائط صحته،ط: سعيد كراچي].

﴿۹﴾......معتکف اپنا سر، داڑھی یا بدن کا کوئی حصہ دھونا چاہے یا کلی کرے تو اس بات کا پورا خیال رکھے کہ مسجد بالوں اور استعمال کیے ہوئے پانی سے بالکل ملوث نہ ہو، تیل سے مسجد کی دیواریں، صفیں، صحن بالکل خراب نہ ہوں، ورنہ منع ہوگا۔(۱)

﴿۱۰﴾......معتکف آرام کی غرض سے یا طبعی طور پر یا بلا ضرورت کلام کرنے سے بچنے کے لیے خاموش رہے تو جائز بلکہ بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) ((ولا بأس أن يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كي لايلوث المسجد ويغسل يده في الطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده، لأن من ذلك بداً))[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: ۶۲۸/۲، البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانيّة بشاور].

((قولُهُ: وَكَذا أكلُهُ) أي غيرُ المُعتَكِفِ (قولُهُ: لَكِن إلخ) ... وَالظّاهِرُ أنَّ مِثلَ النَّومِ الأكلُ وَالشُّربُ إذا لَم يَشغَلِ المَسجِدَ وَلَم يُلَوِّثهُ لِأنَّ تَنظِيفَهُ وَاجِبٌ كَما مَرَّ .))[ردالمحتار: (۴۴۹/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(وفي "البدائع": وَإن غَسَلَ المُعتَكِفُ رَأسَهُ في المَسجِدِ فَلا بَأسَ بِهِ إذا لَم يُلَوِّث بِالمَاءِ المُستَعمَلِ فَإن كان بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجِدُ يُمنَعُ منه لِأنَّ تَنظِيفَ المَسجِدِ وَاجِبٌ وَلَو تَوَضَّأَ في المَسجِدِ في إناءٍ فَهُوَ عَلى هذا التَّفصِيلِ ا ه. بِخِلافِ غَيرِ المُعتَكِفِ فإنه يُكرَهُ له التَّوَضُّؤُ في المَسجِدِ وَلَو في إناءٍ إلّا أن يَكُونَ مَوضِعًا اتُّخِذَ لِذَلِكَ لَا يُصلّى فيه.) [البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(۲) ((وكره الصمت إن اعتقده قربة) والتكلم إلا بخير لأنه منهي عنه لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ وأما إذا لم يعتقده قربة فيه ولكنه حفظ لسانه عن النطق بما لا يفيد فلا بأس به ... وأما التكلم بغير خير فلا يجوز لغير المعتكف والكلام المباح مكروه يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب إذا جلس في المسجد لذلك ابتداء.))[مراقي الفلاح:(ص:۱۸۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان].

((ولا يتكلم المعتكف إلا بخير و لا بأس بالكلام لحاجته، و مُحادثة غيره، ...مكروهات الاعتكاف : يكره تحريماً عند الحنفية : ... ويكره الصمت إن اعتقده قربة، لأنه منهي عنه، لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ.))[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۶۳۰/۲، ۶۳۱)البابُ الثالث:الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني : الاعتِكاف، المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط:الحقانيّة بشاور].

﴿۱۱﴾......اعتکاف کی حالت میں دین کی باتیں کرنا ثواب کا باعث ہے، اور ایسی باتیں کرنا جن میں گناہ نہ ہو مباح ہیں، ضرورت کے بقدر دنیوی باتیں کرنا بھی منع نہیں، لیکن بات کرنے کا مشغلہ نہ بنائیں۔(۱)

﴿۱۲﴾......معتکف کو ناخن کترنے، مونچھیں سنوارنے، خط یا حجامت بنانے کی رخصت ہے لیکن مسجد میں ناخن، پانی اور بال وغیرہ بالکل نہ گرنے پائیں۔(۲)

نوٹ: یہ باتیں اس شخص کو پیش آتی ہیں جو مسلسل ایک ماہ یا زیادہ کا اعتکاف کر رہا ہو، ورنہ دس دن کا اعتکاف کرنے والے کو ان میں مشغول ہونا اچھا نہیں، یہ کام اعتکاف کے بعد بھی ہو سکتے ہیں، بچوں کو مسجد میں اجرت کے بغیر قرآن مجید کی اور دین کی تعلیم اعتکاف کی حالت میں دینا درست ہے۔(۳)

---

(۱) ((الحنفية قالوا: يكره تحريما فيه أمور: منها الصمت إذا اعتقد أنه قربة أما إذا لم يعتقد كذلك فلا يكره والصمت عن معاصي اللسان من أعظم العبادات.)) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۲۹۸/۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه، ط: دار الحديث القاهرة].

(۲) ((ويسن أن يصان المسجد عن الأوساخ والمخاط وتقليم الأظافر وقص الشعر ونتفه، وعن الروائح الكريهة من بصل وثوم وكراث ونحوها.)) [الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۲۷۶/۱) الْبابُ الأوّل: الطّهارات، الفَصلُ الخامس: الغُسل ملحقان بالغسل: الملحق الأول في احكام المساجد، ط: الحقانية پشاور].

🗀 ((وَرُوِيَ عن عائشة رضي اللهُ عنها أنها قالت: " كان رسول الله صلى اللهُ عليه وسلم يُخرجُ رأسَهُ من المسجدِ ليَغسِلَ رأسَهُ ". وَإن غسلَ رأسَهُ في المسجدِ في إناءٍ لا بأسَ به إذا لم يُلَوِّث المسجدَ بالماءِ المُستعملِ فإن كان بحيثُ يَتلَوَّثُ المسجدُ يُمنَعُ منه لأنَّ تَنظيفَ المسجدِ واجبٌ ولو توضَّأَ في المسجدِ في إناءٍ فهُوَ على هذا التَّفصيلِ.)) [بدائع الصنائع: (۱۱۵/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچی].

🗀 [البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

(۳) ((ولا يجوز البيع والشراء في المسجد وكذا كره فيه التعليم والكتابة والخياطة بأجر وكل شيء كره فيه كره في سطحه واستثنى البزازي من كراهة التعليم بأجر فيه أن يكون لضرورة. وفي " الشمني ": أن الخياط يحفظ المسجد فلا بأس بخياطته فيه لغيره أي غير المعتكف =

مباح بات

”بات“ کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۱۲۹)

مباشرت

☆......اعتکاف کی حالت میں ہم بستری کر لینے سے دن میں یا رات میں، بھول کر یا جان کر، خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو ہر حال میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......معتکف نے شرم گاہ کے علاوہ بیوی کے کسی دوسرے حصۂ بدن کے ساتھ مباشرت کی یا بوس وکنار کیا تو اگر انزال ہو جائے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

☆......معتکف نے کسی اجنبی عورت یا مرد پر نظر بد ڈالی، یا غلط خیالات میں منہمک ہو گیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا، خواہ انزال ہو یا نہ ہو، ویسے یہ تمام کام حرام ہیں، معتکف کو ان سے سخت اجتناب کرنا لازم ہے۔(۱)

= وأما الأكل والشرب فلا يكره على الصحيح.)[مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر لشيخي زاده: (۱/۳۷۹)ط: دار الكتب العلمية لبنان بيروت].

◻[الجوهرة النيرة: (۱/۱۷۷)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط: قديمي كتب خانه كراچي].

◻[الفتاوى الهندية: (۵/۳۲۱)كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد...اه،ط: رشيديه كوئٹه].

(۱) (وقوله سبحانه: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ۲:۱۸۷].

◻عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: "السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ". قَالَ أَبُو دَاوُد غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا يَقُولُ فِيهِ قَالَتْ السُّنَّةُ قَالَ أَبُو دَاوُد جَعَلَهُ قَوْلَ عَائِشَةَ)[سنن أبي داود: (۱/۳۴۲) كتاب الصوم،باب المعتكف يعود المريض،ط: حقانيه ملتان].

◻[مشكوة المصابيح: (۱/۱۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،الفصل الثاني،ط: قديمي كراچي].

◻(أما مفسدات الاعتكاف،فمنها: الجماع عمدا ولو بدون إنزال سواء كان بالليل أو النهار =

متعلقین میں کوئی بیمار ہو جائے

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت اشارنمبر ۳ میں دیکھیں!(ص:۳۱۰)

مجاورت

"قبروں کی مجاورت" کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۲۵)

مجلس

بعض معتکفین مجلسی ہوتے ہیں، گپ شپ اور بات چیت کی مجلس کے عادی ہوتے ہیں تراویح سے فارغ ہونے کے بعد دوست واحباب کی مجلس منعقد کرتے ہیں، جس میں فضول اور غیر ضروری باتیں ہوتی ہیں بلکہ بسا اوقات غیبت اور شکایت

= بالاتفاق . أو الجماع نسيانا فإنه يفسد الاعتكاف عند ثلاثة . أما دواعي الجماع من تقبيل بشهوة ومباشرة ونحوها فإنها لا تفسد الاعتكاف إلا بالإنزال باتفاق ثلاثة [كتاب الفقه على المذاهب الأربعة:(۱/۲۹۳) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة].

(قَوْلُهُ: وَيَحْرُمُ الْوَطْءُ وَدَوَاعِيهِ) لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ﴾، لِأَنَّ الْمُبَاشَرَةَ تَصْدُقُ عَلَى الْوَطْءِ وَدَوَاعِيهِ فَيُفِيدُ تَحْرِيمَ كُلِّ فَرْدٍ مِنْ أَفْرَادِ الْمُبَاشَرَةِ جِمَاعٍ أَوْ غَيْرِهِ، لِأَنَّهُ فِي سِيَاقِ النَّهْيِ فَيُفِيدُ الْعُمُومَ وَالْمُرَادُ بِدَوَاعِيهِ الْمَسُّ وَالْقُبْلَةُ وَهُوَ كَالْحَجِّ وَالِاسْتِبْرَاءِ وَالظِّهَارِ لَمَّا حَرُمَ الْوَطْءُ فِيهَا حَرُمَ دَوَاعِيهِ، لِأَنَّ حُرْمَةَ الْوَطْءِ ثَبَتَتْ بِصَرِيحِ النَّهْيِ فَقَوِيَتْ فَتَعَدَّتْ إلَى الدَّوَاعِي... وَالْأَصْلُ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ مَحْظُورَاتِ الِاعْتِكَافِ وَهُوَ مَا مُنِعَ عَنْهُ لِأَجْلِ الِاعْتِكَافِ لَا لِأَجْلِ الصَّوْمِ لَا يَخْتَلِفُ فِيهِ الْعَمْدُ وَالسَّهْوُ وَالنَّهَارُ وَاللَّيْلُ كَالْجِمَاعِ وَالْخُرُوجِ وَمَا كَانَ مِنْ مَحْظُورَاتِ الصَّوْمِ وَهُوَ مَا مُنِعَ عَنْهُ لِأَجْلِ الصَّوْمِ يَخْتَلِفُ فِيهِ الْعَمْدُ وَالسَّهْوُ وَالنَّهَارُ وَاللَّيْلُ كَالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ كَذَا فِي "الْبَدَائِعِ". [البحر الرائق:(۲/۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

(وَبَطَلَ بِوَطْءٍ فِي فَرْجٍ) أَنْزَلَ أَمْ لَا (وَلَوْ) كَانَ وَطْؤُهُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ (لَيْلًا) أَوْ نَهَارًا عَامِدًا (أَوْ نَاسِيًا) فِي الْأَصَحِّ لِأَنَّ حَالَتَهُ مُذَكِّرَةٌ . (وَ) بَطَلَ (بِإِنْزَالٍ بِقُبْلَةٍ أَوْ لَمْسٍ) أَوْ تَفْخِيذٍ وَلَوْ لَمْ يُنْزِلْ لَمْ يَبْطُلْ وَإِنْ حَرُمَ الْكُلُّ لِعَدَمِ الْحَرَجِ وَلَا يَبْطُلُ بِإِنْزَالٍ بِفِكْرٍ أَوْ نَظَرٍ. [الدر مع الرد:(۲/۴۵۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

[الفتاوى الهندية:(۱/۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

تک کی نوبت آجاتی ہے،، اسی طرح ہنسی مذاق اور دنیاوی خبروں میں یہ قیمتی وقت گزر جاتا ہے، معتکفین کے لیے اس سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔(۱)

مجنون

مجنون کا اعتکاف درست نہیں، کیونکہ وہ نیت کرنے کا اہل نہیں ہے۔(۲)

محراب

محراب جو مسجد کے مغرب کی جانب تھوڑا نکلا ہوا رہتا ہے اور امام صاحب نماز

---

(۱) (وَأَمَّا الثَّالِثُ: وَهُوَ أَنَّهُ لَا يَتَكَلَّمُ إلَّا بِخَيْرٍ فَلِقَوْلِهِ تَعَالَى: "وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ". [الإسراء: ۵۳] وَهُوَ بِعُمُومِهِ يَقْتَضِي أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ إلَّا بِخَيْرٍ فَالْمَسْجِدُ أَوْلَى كَذَا فِي "غَايَةِ الْبَيَانِ". وَفِي "التَّبْيِينِ": وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيْرِ خَيْرٍ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ فَمَا ظَنُّكَ لِلْمُعْتَكِفِ اهـ. وَظَاهِرُهُ أَنَّ الْمُرَادَ بِالْخَيْرِ هُنَا مَا لَا إثْمَ فِيهِ فَيَشْمَلُ الْمُبَاحَ وَبِغَيْرِ الْخَيْرِ مَا فِيهِ إثْمٌ وَالْأَوْلَى تَفْسِيرُهُ بِمَا فِيهِ ثَوَابٌ يَعْنِي أَنَّهُ يُكْرَهُ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْمُبَاحِ بِخِلَافِ غَيْرِهِ وَلِهَذَا قَالُوا الْكَلَامُ الْمُبَاحُ فِي الْمَسْجِدِ مَكْرُوهٌ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ صَرَّحَ بِهِ "فَتْحِ الْقَدِيرِ" قُبَيْلَ بَابِ الْوِتْرِ لَكِنْ قَالَ الْأَسْبِيجَابِيُّ: وَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَحَدَّثَ بِمَا لَا إثْمَ فِيهِ، وَقَالَ فِي "الْهِدَايَةِ": لَكِنَّهُ يَتَجَانَبُ مَا يَكُونُ مَأْثَمًا.)[البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☜ الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۹، ۴۵۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد.

☜ [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچی/(ص: ۵۸۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصاريه هرات افغانستان].

(۲) ((وأما شروطه... ومنها العقل،...)... والمجنون ليس من أهل النية.)[الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئٹه].

☜ (فصلٌ: وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ فَنَوْعَانِ نَوْعٌ يَرْجِعُ إلَى الْمُعْتَكِفِ ... فمنها الاسلام والعقل... وكذا المجنون لأن العبادة لا تؤدى الا بالنية وهو ليس من أهل النية).[بدائع الصنائع: (۲/ ۱۰۸) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصلٌ: وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ، ط: سعيد كراچی].

☜ [البحر الرائق: (۲/ ۲۹۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

پڑھاتے ہوئے اس میں سجدہ کرتے ہیں، یہ مسجد ہے۔ یہاں معتکف آ بھی سکتا ہے اور رہ بھی سکتا ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

محفل جمانا

معتکف کے لیے بلاضرورت مباح باتیں کرنے کے لیے محفل جمانا ناجائز ہے، اس سے بچنا سخت ضروری ہے، اس سے اپنا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور دوسرے عبادت کرنے والوں کو عبادت کرنے سے روکا جاتا ہے، اس سے اپنے نامہ اعمال کے اکاؤنٹ میں ثواب تو جمع نہیں ہوتا، بلکہ الٹا گناہ ہی جمع ہوتا رہتا ہے، یہ انٹرنیشنل حماقت ہے۔(۲)

---

(۱) ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ﴾ وأراد بالمحراب الغرفة، والمحراب أشرف المجالس ومقدمها، وكذلك هو من المسجد، ويقال للمسجد أيضا محراب قال المبرد: لا يكون المحراب إلا أن يرتقى إليه بدرجة.) " معالم التنزيل للبغوی": (۲/۳۲) سورة العمران [۳: ۳۷]، ط: دار طيبة للنشر والتوزيع).

(﴿مِن مَّحَارِيبَ﴾ بيان لما يشاء جمع محراب. قال في "القاموس": المحراب الغرفة وصدر البيت وأكرم مواضعه ومقام الإمام من المسجد والموضع ينفرد به الملك فيتباعد عن الناس انتهى. وفي "المفردات" محراب المسجد قيل: سمي بذلك لأنه موضع محاربة الشيطان والهوى أو لكون حق الإنسان فيه أن يكون حريباً أي: مسلوباً من أشغال الدنيا ومن توزع الخاطر. وقيل: الأصل فيه أن محراب البيت صدر المجلس ثم لما اتخذت المساجد سمي صدرها به وقيل: بل المحراب أصل في المسجد وهو اسم خص به صدر المسجد وسمي صدر البيت محراباً تشبيهاً بمحراب المسجد وهذا أصح انتهى.) " تفسير روح البيان": (۷/۲۱۲) سورة سبا [۳۴: ۱۳]، ط: دار النشر دار إحياء التراث العربي).

(إِذَا ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِمَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ على القوم لَا بَأْسَ بِأَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ في الطَّاقِ لِأَنَّهُ تَعَذَّرَ الْأَمْرُ عليه وَإِنْ لم يَضِقْ الْمَسْجِدُ بِمَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ لَا يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يَقُومَ في الطَّاقِ لِأَنَّهُ يُشْبِهُ تَبَايُنَ الْمَكَانَيْنِ اه. يَعْنِي وَحَقِيقَةُ اخْتِلَافِ الْمَكَانِ تَمْنَعُ الْجَوَازَ فَشُبْهَةُ الِاخْتِلَافِ تُوجِبُ الْكَرَاهَةَ وهو وَإِنْ كان الْمِحْرَابُ من الْمَسْجِدِ كما هِيَ الْعَادَةُ الْمُسْتَمِرَّةُ.) البحر الرائق: (۲/۲٦) كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة و ما يكره فيها، ط: سعيد كراچی).

[الدر مع الرد: (۱/۶۴۵، ۶۴۶) كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة و ما يكره فيها، ط: سعيد كراچی].

(۲)) " مجلس "/" بات" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں).

محلِ اعتکاف

☆......مردوں کے لیے اعتکاف کی جگہ صرف شرعی مساجد ہیں، شرعی مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر اعتکاف کرنا درست نہیں۔(۱)

☆......کسی ہال میں جہاں جماعت ہوتی ہو اور پابندی سے نماز ہوتی ہو، وہاں اعتکاف کرنا درست نہیں۔

☆......جس مسجد میں امام اور مؤذن متعین ہیں اس میں پانچ وقت نمازوں کی جماعت التزام کے ساتھ ہوتی ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں اس میں اعتکاف کرنا جائز ہے۔ اور محلہ کی جامع مسجد میں بھی اعتکاف کرنا درست ہے، چاہے پانچ وقت نمازوں کی جماعت پابندی سے نہ بھی ہوتی ہو۔

☆......محلے یا بستی میں ایک ہی مسجد ہے اس میں امام ومؤذن متعین نہیں، وقت ہونے پر کوئی اذان دیتا ہے، کوئی نماز پڑھادیتا ہے، اسی طرح سلسلہ قائم ہے تو اس میں بھی اعتکاف کرنا درست ہے۔

☆......اگر محلے میں ایک سے زائد مساجد ہیں، کسی مسجد میں امام ومؤذن متعین نہیں ہیں، اور التزام کے ساتھ جماعت بھی نہیں ہوتی ہے، اور کسی مسجد میں امام اور مؤذن متعین ہیں اور پانچ وقت کی نمازوں کی جماعت پابندی سے ہوتی ہے تو اعتکاف اسی مسجد میں کرے، اور جس میں امام ومؤذن متعین نہیں وہاں اعتکاف نہ کرے۔

مزید ''عید گاہ''، ''مزار کے قریب مسجد''، ''تالاب کنارے مسجد''، ''ندی کنارے مسجد''، ''ویران مسجد''، ''جنازہ گاہ''، ''قبرستان کی مسجد'' عنوانات کے تحت بھی دیکھیں!

---

(۱) ((هُوَ) لُغَةً: اللُّبثُ وَشرعًا: (لُبثٌ) بِفَتحِ اللَّامِ وَتُضَمُّ المُكثُ (ذَكَرٍ) وَلَو مُمَيِّزًا فِي (مَسجِدِ جَمَاعَةٍ) هُوَ مَا لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ أُدِّيَت فِيهِ الخَمسُ أَو لَا. =

محلّہ

''بستی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱٤۲)

محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا

حقوق کے اعتبار سے اپنے محلّہ کی مسجد ہی کا زیادہ حق ہے اس لیے محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے، اور جو شخص محلّہ کی مسجد میں اعتکاف کرے گا اس کو اپنے اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا، اور اہل محلّہ کو سنت ترک کرنے کے وبال سے بچانے کی وجہ سے الگ ثواب بھی ملے گا، کیونکہ اس کے اعتکاف کرنے کی وجہ سے سارے محلّہ والے گناہ سے بچ جائیں گے اور کسی کو گناہ سے بچانا بھی ثواب ہے، لہٰذا محلّہ کی مسجد کا حق زیادہ ہے اور اپنے محلّہ والوں کو گناہ سے بچانا دوسرے محلّہ والوں کو بچانے سے زیادہ حق ہے۔(۱)

= وَعَنِ الإِمَامِ اشْتِرَاطُ أَدَاءِ الخَمسِ فِيهِ وَصَحَّحَهُ بَعضُهُم وَقَالَ لَا يَصِحُّ فِي كُلِّ مَسجِدٍ وَصَحَّحَهُ السُّرُوجِيُّ وَأَمَّا الجَامِعُ فَيَصِحُّ فِيهِ مُطلَقًا اتِّفَاقًا ... (بِنِيَّةٍ) فَاللُّبثُ : هُوَ الرُّكنُ وَالكَونُ فِي المَسجِدِ وَالنِّيَّةُ مِن مُسلِمٍ عَاقِلٍ طَاهِرٍ مِن جَنَابَةٍ وَحَيضٍ وَنِفَاسٍ شَرطَانِ . وَفِي " الشامية ": (قَولُهُ: أُدِّيَت فِيهِ الخَمسُ أَو لَا) صَرَّحَ بِهَذَا الإِطلَاقِ فِي " العِنَايَةِ " وَكَذَا فِي " النَّهرِ " وَعَزَاهُ الشَّيخُ إِسمَاعِيلُ إِلَى " الفَيضِ " وَ" البَزَّازِيَّةِ " وَ" خِزَانَةِ الفَتَاوَى " وَ" الخُلَاصَةِ " وَغَيرِهَا وَيُفهِمُهُ أَيضًا وَإِن لَم يُصَرِّح بِهِ مِن تَعقِيبِهِ بِالقَولِ الثَّانِي هُنَا تَبَعًا لِلهِدَايَةِ فَافهَم ، (قَولُهُ: وَصَحَّحَهُ بَعضُهُم) نَقَلَ تَصحِيحَهُ فِي " البَحرِ " عَنِ ابنِ الهُمَامِ (قَولُهُ: وَصَحَّحَهُ السُّرُوجِيُّ) وَهُوَ اختِيَارُ الطَّحَاوِيِّ قَالَ الخَيرُ الرَّملِيُّ: وَهُوَ أَيسَرُ خُصُوصًا فِي زَمَانِنَا فَيَنبَغِي أَن يُعَوَّلَ عَلَيهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعلَمُ .(قَولُهُ: وَأَمَّا الجَامِعُ) لَمَّا كَانَ المَسجِدُ يَشمَلُ الخَاصَّ كَمَسجِدِ المَحَلَّةِ وَالعَامَّ وَهُوَ الجَامِعُ كَأُمَوِيِّ دِمَشقَ مَثَلًا أَخرَجَهُ مِن عُمُومِهِ تَبَعًا لِلكَافِي وَغَيرِهِ لِعَدَمِ الخِلَافِ فِيهِ (قَولُهُ: مُطلَقًا) أَي وَإِن لَم يُصَلُّوا فِيهِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا " ح " عَنِ " البَحرِ " وَفِي " الخُلَاصَةِ " وَغَيرِهَا وَإِن لَم يَكُن ثَمَّةَ جَمَاعَةٌ .) [الدرمع المرد:(۲/۴۴۰،۴۴۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی]۔

☐ [البحر الرائق:(۲/۲۹۹،-۳۰۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچی]۔

☐ [الفتاوی الهندية :(۱/۲۱۱) كتاب الصوم،الباب السابع فی الاعتكاف،وماشروطه،ط:رشيدية كوئٹه] .

(۱) (قد يُقَالُ : مَحَلُّهُ فِيمَا إِذَا كَانَ فِيهِ جَمَاعَةٌ ، أَلَا تَرَى أَنَّ مَسجِدَ الحَيِّ إِذَا لَم تُقَم فِيهِ الجَمَاعَةُ =

مخنث کا اعتکاف

مخنث کا اعتکاف مسجد میں صحیح ہے، گھر میں صحیح نہیں ہے۔(۱)

= وَتَقَامُ فِي غَيْرِهِ لَا يَرْتَابُ أَحَدٌ أَنَّ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ. عَلَى أَنَّهُمْ اخْتَلَفُوا فِي الْأَفْضَلِ هَلْ جَمَاعَةُ مَسْجِدِ حَيِّهِ أَوْ جَمَاعَةُ الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ ؟ كَمَا فِي "الْبَحْرِ" "ط" . قُلْتُ : لَكِنْ فِي "الْخَانِيَّةِ": وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِمَسْجِدِ مَنْزِلِهِ مُؤَذِّنٌ فَإِنَّهُ يَذْهَبُ إِلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ فِيهِ وَيُصَلِّي وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا، لِأَنَّ لِمَسْجِدِ مَنْزِلِهِ حَقًّا عَلَيْهِ فَيُؤَدِّي حَقَّهُ مُؤَذِّنُ مَسْجِدٍ لَا يَحْضُرُ مَسْجِدَهُ أَحَدٌ . قَالُوا : هُوَ يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ وَيُصَلِّي وَحْدَهُ، وَذَاكَ أَحَبُّ مِنْ أَنْ يُصَلِّيَ فِي مَسْجِدٍ آخَرَ .اهـ. ثُمَّ ذَكَرَ مَا مَرَّ عَنْ "الْفَتْحِ"، وَلَعَلَّ مَا مَرَّ فِيمَا إِذَا صَلَّى فِيهِ النَّاسُ فَيُخَيَّرُ، بِخِلَافِ مَا إِذَا لَمْ يُصَلِّ فِيهِ أَحَدٌ لِأَنَّ الْحَقَّ تَعَيَّنَ عَلَيْهِ .وَعَلَى كُلٍّ فَقَوْلُ "ط" قَدْ يُقَالُ إِلَخْ غَيْرُ مُسَلَّمٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.)[رد المحتار:(۱/۵۵۵)کتاب الصلوة،باب الامامة،مَطْلَبٌ فِي تَكْرَارِ الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ ،ط: سعيد کراچی]۔

[الفتاوی خانية على هامش الهندية:(۱/۶۷) کتاب الطهارة،فصل فى المسجد،ط: رشيدية كوئته]۔

[خلاصة الفتاوى:(۱/۲۲۸) کتاب الصلوة،الفصل السادس والعشرون في المسجد و ما يتصل به،ط:مكتبة حبيبة كوئته]۔

(قَالَ فِي "النَّهْرِ" وَ "الْفَتْحِ": وَأَمَّا أَفْضَلُ الِاعْتِكَافِ فَفِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ثُمَّ فِي مَسْجِدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى ثُمَّ فِي الْجَامِعِ قِيلَ إِذَا كَانَ يُصَلَّى فِيهِ بِجَمَاعَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي مَسْجِدِهِ أَفْضَلُ لِئَلَّا يَحْتَاجَ إِلَى الْخُرُوجِ ثُمَّ مَا كَانَ أَهْلُهُ أَكْثَرَ.)[رد المحتار:(۲/۴۴۱)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعيد کراچی]۔

[فتح القدير:(۲/۳۹۹،۴۰۰) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:رشيدية كوئته]۔

[البحر الرائق:(۲/۳۰۱)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:سعید کراچی]۔

(۱)((أَوْ) لَبِثَ (امْرَأَةٌ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهَا) وَيُكْرَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا يَصِحُّ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاتِهَا مِنْ بَيْتِهَا كَمَا إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَسْجِدٌ وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا إِذَا اعْتَكَفَتْ فِيهِ وَهَلْ يَصِحُّ مِنْ الْخُنْثَى فِي بَيْتِهِ لَمْ أَرَهُ وَالظَّاهِرُ لَا لِاحْتِمَالِ ذُكُورِيَّتِهِ، (قَوْلُهُ: وَهَلْ يَصِحُّ إِلَخْ) الْبَحْثُ لِصَاحِبِ النَّهْرِ "ح" "(قَوْلُهُ: وَالظَّاهِرُ لَا) لِأَنَّهُ عَلَى تَقْدِيرِ أُنُوثَتِهِ يَصِحُّ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْكَرَاهَةِ وَعَلَى تَقْدِيرِ ذُكُورَتِهِ لَا يَصِحُّ فِي الْبَيْتِ بِوَجْهٍ "ح". قُلْتُ : لَكِنْ صَرَّحُوا بِأَنَّ مَا تَرَدَّدَ بَيْنَ الْوَاجِبِ وَالْبِدْعَةِ يَأْتِي بِهِ احْتِيَاطًا وَمَا تَرَدَّدَ بَيْنَ السُّنَّةِ وَالْبِدْعَةِ يَتْرُكُهُ إِلَّا أَنْ يُقَالَ الْمُرَادُ بِالْبِدْعَةِ الْمَكْرُوهُ تَحْرِيمًا وَهَذَا لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ الِاعْتِكَافُ مَنْذُورًا.)[الدر مع الرد:(۲/۴۴۱)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:سعید کراچی]۔

[النهر الفائق:(۲/۳۵)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:امدادیه ملتان]۔

طحطاوي على الدر : (۱/۴۷۳) کتاب الصوم ، باب الاعتکاف ، ط: رشيديه .

مدہوش

اگر معتکف مرض یا کسی اور وجہ سے بے عقل، مدہوش ہوجائے اور ایک دن ایک رات سے زیادہ رہے تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا، اور اگر ایک دن ایک رات سے کم ہے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

مذکر ہونا

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے مذکر ہونا شرط نہیں ہے، اسی وجہ سے عورت کا اعتکاف کرنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) (ومنها الإغماء والجنون نفس الإغماء والجنون لا تفسد بلا خلاف حتى لا ينقطع التتابع وإن أغمي عليه أياما أو أصابه لمم يفسد اعتكافه وعليه إذا برئ أن يستقبل فإن تطاول الجنون وبقي سنين ثم أفاق يجب عليه أن يقضي هكذا في "البدائع" وإن صار معتوها ثم أفاق بعد سنين يجب عليه القضاء كذا في "فتاوى قاضي خان"). الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته. ط: رشيدية كوئته]

⊂ [الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۲۲۳ ، ۲۲۰) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئته].

⊂ [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

⊂ (ونفس الإغماء لا يفسده بلا خلاف حتى لا ينقطع التتابع ولا يلزمه أن يستقبل الاعتكاف إذا أفاق وإن أغمي عليه أياما أو أصابه لمم فسد اعتكافه وعليه إذا برأ أن يستقبل لأنه لزمه متتابعا وقد فاتت صفة التتابع فيلزمه الاستقبال كما في صوم كفارة الظهار فإن تطاول الجنون وبقي سنين ثم أفاق هل يجب عليه أن يقضي أو يسقط عنه ففيه روايتان قياس واستحسان نذكرهما في موضعهما إن شاء الله تعالى.) بدائع الصنائع: (۲/ ۱۱٦) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچی].

(۲) (ولا تشترط الذكورة والحرية فيصح من المرأة والعبد بإذن المولى والزوج إن كان لها زوج كذا في "البدائع".) الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئته].

⊂ [بدائع الصنائع: (۲/ ۱۰۸) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما شرائط صحته، ط: سعيد كراچی].

⊂ [البحر الرائق: (۲/ ۲۹۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

مریدین کا پیر کے ساتھ اعتکاف کرنا

''اجتماعی اعتکاف''عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۷۱)

مریض

معتکف مریض کو دوا لانے کے لیے مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہے، اگر معتکف مریض دوا لینے کے لیے مسجد سے باہر جائے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، دوا لانے کو کھانا لانے پر قیاس نہ کیا جائے۔(۱)

مریض کو دیکھ کر نسخہ لکھنا

''نسخہ لکھنا''عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۴۲۰)

مریض کی عیادت

مریض کی عیادت کرنا عظیم ثواب کا باعث ہے، بسا اوقات مریض

(۱) (قوله:فان خرج ساعة بلاعذر فسد)...وَرَجَّحَ المُحَقِّقُ في "فتح القدير": قوله لِأَنَّ الضَّرُورَةَ التي يُنَاطُ بها التَّخفِيفُ اللَّازِمَةُ او الغَالِبَةُ وَلَيسَ هُنَا كَذلِكَ وَأَرَادَ بِالعُذرِ ما يَغلِبُ وُقُوعُهُ كَالمَوَاضِعِ التي قَدَّمَهَا وَإِلَّا لو أُرِيدَ مُطلَقُهُ لَكَانَ الخُرُوجُ نَاسِيًا او مُكرَهًا غير مُفسِدٍ لِكَونِهِ عُذرًا شَرعِيًّا وَلَيسَ كَذلِكَ بَل هو مُفسِدٌ كما صَرَّحُوا به ، وَبِمَا قَرَّرنَاهُ ظَهَرَ القَولُ بِفَسَادِهِ فِيمَا إذَا خَرَجَ لِانهِدَامِ المَسجِدِ او لِتَفَرُّقِ أَهلِهِ او أَخرَجَهُ ظَالِمٌ او خَافَ على مَتَاعِهِ كما في "الفتاوى لقاضيخان" و"الظَّهِيرِيَّةِ" خِلَافًا لِلشَّارِحِ الزَّيلَعِيِّ، او خَرَجَ لِجَنَازَةٍ وَإِن تَعَيَّنَت عليه او لِنَفِيرٍ عَامٍّ او لِأَدَاءِ شَهَادَةٍ او لِعُذرِ المَرَضِ او لِإِنقَاذِ غَرِيقٍ او حَرِيقٍ . [البحر الرائق:(۲/۳۰۲، ۳۰۳)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچی] .

[ردالمحتار :(۲/۴۴۷)كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

(وَإِذَا مَرِضَ فَلَيسَ لَه ان يَخرُجَ ا)[التاتار خانيه:(۲/۳۱۲)كتاب الصوم،الفصل الثانی عشر في الاعتكاف،ط: قديمی كتب خانه كراچی].

(وَكَذَا إذَا خَرَجَ سَاعَةً بِعُذرِ المَرَضِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ هَكَذَا في "الظَّهِيرِيَّةِ".)[الفتاوى الهندية:(۱/۲۱۲)كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف وامامفسداته،ط:رشيدية كوئته].

کی عیادت اور تیمارداری کرنا ضروری ہوتا ہے، کم از کم پاس جا کر اس کی خیریت اور عافیت معلوم کرے، تسلی دے، دعا کرے جو آدمی صبح کسی مریض کی عیادت کرتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، اور جو آدمی شام کو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے، صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں، (۱) اتنی زیادہ فضیلت اور ثواب ہونے کے باوجود معتکف کے لئے مریض کی عیادت کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں، اگر کوئی معتکف مریض کی عیادت کے لئے مسجد سے باہر نکلے گا یا پاخانہ پیشاب کے لئے باہر نکلنے کی صورت میں رک کر مریض کی خیریت اور عافیت معلوم کرے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کی حالت میں ہوتے، اور مریض کے پاس سے گزرتے تو گزر جاتے مڑ کر ان سے حالت وخیریت نہ پوچھتے۔ (۲)

---

(۱) حدثنا أحمد بن منيع قال : حدثنا الحسين بن محمد قال : حدثنا اسرائيل ، عن ثوير هو ابن أبي فاختة ، عن أبيه قال : أخذ علي بيدي ، قال : انطلق بنا إلى الحسن نعوده ، فوجدنا عنده أبا موسى ، فقال علي : أعائدا جئت يا أبا موسى أم زائرا ؟ فقال : لا بل عائدا ، فقال علي : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : ما من مسلم يعود مسلما غدوة إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يمسي ، وإن عاده عشية إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يصبح ، وكان له خريف في الجنة . هذا حديث حسن غريب وقد روى عن علي هذا الحديث من غير وجه منهم من وقفه ولم يرفعه وأبو فاختة : اسمه سعيد بن علاقة . (سنن الترمذي: (۱/۱۹۱) أبواب الجنائز ، باب ماجاء في عيادة المريض ، ط: مكتبة الميزان ، لاهور)

(۲) عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قال النفيلي ، قالت : كان النبي صلى الله عليه وسلم يمرّ بالمريض وهو معتكف فيمر كما هو ، ولا يعرج يسأل عنه . (سنن ابي داود : (كتاب الصيام ، باب المعتكف يعود المريض ، (۱/۳۳۵) ط: سعيد كراجي)

حضرت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں کہ معتکف مریض کی عیادت نہیں کرسکتا۔

علامہ عینی نے لکھا ہے کہ روایت میں ہے آپ گھر پاخانہ پیشاب کے لئے تشریف لے جاتے تو کوئی بیمار ہوتا، تو آپ اس کے پاس سے سیدھے گزر جاتے، اس کی طرف نہ مڑتے نہ رکتے، اور رک کر حالت دریافت نہ فرماتے۔

ہاں گزرتے ہوئے رُکے اور ٹھہرے بغیر چلتے چلتے حالت دریافت کی جاسکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

مزید ''عیادت کے لئے نکلنا'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

مزار پر اعتکاف کرنا

قبروں پر کسی بزرگ کے مزار پر اعتکاف کرنا اور اس نیت سے ایک دو دن یا ہفتہ بھر قیام کرنا حرام ہے۔(۲)

---

(۱) ولا یشتغل بشیٔ سوی اعتکافه، ولا یعود المریض لکن یسال عنه، وهو ماز فی طریقه. (عمدة القاري: (۱۱/۱۴۲) کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر، ط: مکتبه رشیدیه، سرکی روڈ، کوئٹه، پاکستان)

(۲) (وَلِأَنَّهُ عِبَادَةٌ لِمَا فِيهِ مِنْ إظْهَارِ الْعُبُودِيَّةِ لِلَّهِ تَعَالَى بِمُلَازَمَةِ الْأَمَاكِنِ الْمَنْسُوبَةِ إلَيْهِ.)[بدائع الصنائع:(۲/۱۰۸) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

☜ (﴿وَلا تباشروهن وَأَنتم عاكفون في المساجد﴾ أى معتكفون فيها والاعتكاف فى اللغة الاحتباس واللزوم مطلقاً ... وفى تقييد الاعتكاف بالمساجد دليل على أنه لا يصح إلا فى المسجد إذ لو جاز شرعاً فى غيره لجاز فى البيت وهو باطل بالإجماع ويختص بالمسجد الجامع عند الزهرى وروى عن الإمام ابى حنيفة رضى الله تعالى عنه أنه مختص بمسجد له إمام ومؤذن راتب.)" تفسير روح المعانى ":(۲/۶۸)ط: دار احياء التراث العربى بيروت].

☜ ان السجود الشرعي عبادة و عبادة غيره سبحانه وتعالى شرک محرم في جميع الأديان والأزمان، ولا اراها حلت في عصر من الأعصار. (روح المعاني: (۱/۲۲۸) البقرة رقم الآية: ۳۴، ط: دار إحياء التراث العربي)

مزار کے قریب مسجد

''قبرستان کی مسجد'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:٣٦٤)

مستثنیٰ ہے

''مسجد کی منزلہ ہو'' عنوان کے تحت دوسرا اشارہ دیکھیں!(ص:٣٨٤)

مستحاضہ

مستحاضہ عورت واجب، سنت اور نفل ہر اعتکاف کر سکتی ہے۔(١)

مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

☆......مستحاضہ کے لیے اعتکاف کرنا جائز ہے، جس طرح استحاضہ کے خون کی وجہ سے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا منع نہیں اسی طرح اعتکاف کرنا بھی منع نہیں ہے۔(٢)

= ☐ أحكام القرآن للقرطبي : (٢/٣٣٣، ٣٣٥) البقرة، الآية: ٣٣، ط: رشيديه.

(١) عَن عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَت: " اعتَكَفَت مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيهِ وَسَلَّم امرَأَةٌ مِن أَزوَاجِهِ مُستَحَاضَةً فَكَانَت تَرَى الحُمرَةَ وَالصُّفرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعنَا الطَّستَ تَحتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي". [صحيح البخاري: (١/٢٧٣) كتاب الصوم، ابواب الاعتكاف، باب اعتكاف المستحاضة، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

☐ [سنن ابن ماجه: (ص:١٢٧) ابواب ماجاء في الصيام باب المستحاضة تعتكف، ط: قديمي كراچي].

☐ [سنن أبو داؤد: (١/٣٣٢) آخر كتاب الصيام، و الاعتكاف باب في المستحاضة تعتكف، ط: حقانيه ملتان].

(٢) (روى عن عائشة رضي الله عنها قالت: " اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من أزواجه مستحاضة فكانت ترى الحمرة والصفرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي". ويجوز للمستحاضة الاعتكاف في المسجد والطواف وقراءة القرآن ويجوز للزوج غشيانها كما تجب عليها الصلاة والصوم هذا قول أكثر أهل العلم روى ذلك عن علي وابن =

☆......"عمدۃ القاری" میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا تھا۔(۱)

مستحبات

اعتکاف کے آداب اور مستحبات یہ ہیں، ان کا پورا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ اعتکاف کی حقیقی برکات، ثمرات اور فوائد نصیب ہوں۔

﴿۱﴾......اعتکاف میں نیکی اور اچھی باتیں کریں۔(۲)

= عباس وقاله سعيد بن جبير.)[شرح السنة للبغوی:(۱۳۵/۲) كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح، ط: المكتب الإسلامي، دمشق، بيروت].

(ولا تمنع المستحاضة الاعتكاف، لأن الاستحاضة لا تمنع الصلاة ويجب عليها أن تتحفظ لئلا تلوث المسجد.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۶۲۷/۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له، ط: الحقانية پشاور].

((ودمُ استحاضةٍ) حُكمُهُ (كرُعافٍ دائمٍ) وقتًا كاملًا (لا يمنعُ صومًا وصلاةً) ولو نفلًا (وجماعًا) لحديث: "توضّئي وصلّي وإن قطرَ الدمُ على الحصيرِ". وفي "الشامية": (قوله: وقتًا كاملًا) ظرفٌ لقوله دائمٍ، الأولى عدمُ ذكرِ هذا القيدِ: أي قيدِ اللزوم، لأنّه في حُكمِه في اللزوم وعدمِه "ط". (قوله: لا يمنعُ صومًا إلخ) أي ولا قراءةً ومسَّ مصحفٍ ودخولَ مسجدٍ، وكذا لا تُمنعُ عن الطَّوافِ إذا أمنت من اللَّوثِ، قُهستانيٌّ عن "الخزانة" "ط".[الدر مع الرد:(۲۹۸/۱) كتاب الطهارة، باب الحيض، مَطلبٌ في حُكمِ وطءِ المُستحاضةِ ومَن بذكرِهِ نجاسةٌ، ط: سعيد كراجي].

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت:" اعتكفت مع رسول الله امرأة من أزواجه مستحاضة فكانت ترى الحمرة والصفرة فربما وضعنا الطست تحتها وهي تصلي" ...... وزاد فيه وقال حدثنا به خالد مرة أخرى عن عكرمة" أن أم سلمة رضي الله عنها كانت عاكفة وهي مستحاضة" فأفاد بذلك معرفة عينها.) [عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۲۱۸/۱۱، ۲۱۹) كتاب الاعتكاف، باب اعتكاف المستحاضة، ط: دار الكتب العلمية].

(۲) (وأما آدابه : فمنها أن لا يتكلم إلا بخير.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۳۹۸/۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه، ط: دار الحديث القاهرة].

(وأمَّا آدابُهُ): فأن لا يتكلَّمَ إلَّا بخيرٍ.)[الفتاوى الهنديه :(۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما آدابه، ط: رشيديه كوئٹه]. =

﴿۲﴾……رمضان المبارک کے آخری پورے دس دن کا اعتکاف کرنے کی کوشش کریں۔(۱)

﴿۳﴾……مرد حضرات جامع مسجد میں اعتکاف کریں۔(۲)

= (ولا يتكلم المعتكف إلا بخير ولا بأس بالكلام لحاجته ومحادثة غيره .اه.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وادلّتُهُ:(۲/۶۳۰)البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانيّة بشاور].

(وأمّا الثالث: وهو أنّهُ لا يَتكلّمُ إلّا بخيرٍ فلِقولِهِ تعالى :﴿وَقُل لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾.[الإسراء:۵۳] وهو بعُمُومِهِ يَقتضِي أن لا يَتكلّمَ خارِجَ المَسجِدِ إلّا بِخيرٍ فالمَسجِدُ أولى كذا في "غايةِ البيانِ".)[البحر الرائق:(۲/۳۰۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی].

(۱) (وأما آدابه :... وأن يُلازِمَ بالاعتِكافِ عَشرًا من رَمَضانَ.)[الفتاوی الهندية:(۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف،وأما آدابه،ط:رشيديه كوئٹه].

(والاولى للرجل ان يعتكف في رمضان عشرا لما روى عن رسول الله ﷺ انه كان من كل رمضان عشرا...اه)[الفتاوى الخانية على هامش الهندية:(۱/۲۲۵) كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف، ط:رشيدية كوئٹه].

(ومنها إيقاعه برمضان، ومنها أن يكون في العشر الأواخر منه لالتماس ليلة القدر فإنها فيها،ومنها لا ينقص اعتكافه عن عشرة أيام.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۲۹۸) كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة].

(۲) (يندب أن يكون الاعتكاف في المسجد الجامع عند المالكية والشافعية الذين لا يشترطون ذلك كما اشترطه الحنفية والحنابلة وأفضل المساجد لذلك: المسجد الحرام ثم المسجد النبوي ثم المسجد الأقصى.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وادلّتُهُ:(۲/۶۲۹)البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانيّة بشاور].

(وأما آدابه :... وأن يختار أفضل المساجد وهي المسجد الحرام ثم الحرم النبوي ثم المسجد الأقصى لمن كان مقيما هناك ثم المسجد الجامع.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۲۹۸) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة].

[رد المحتار :(۲/۴۴۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی].

﴿۴﴾......اپنی طاقت کے مطابق اپنے اوقات زیادہ سے زیادہ اللہ کی عبادت میں گزاریں، مثلاً نوافل پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں، علم دین کی صحیح اور مستند کتابوں کا مطالعہ کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے صحیح واقعات، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ عظام اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کے حالات وحکایات، ان کے اقوال وملفوظات کا مطالعہ کریں، اپنے مسائل کی کتابیں پڑھیں، اور جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کے بارے میں کسی معتبر عالم سے رجوع کریں، اپنے طور پر کوئی مطلب نہ نکالیں۔

مسنون اذکار پڑھیں، جتنی تسبیح آسانی سے پڑھ سکیں سب بہتر ہیں۔

تسبیحات یہ ہیں:

"سبحان الله، الحمد لله، الله اكبر، لا اله الا الله محمد رسول الله لاحول ولاقوة الا بالله."

اور جو بھی استغفار یاد ہوں وہ پڑھیں مثلاً: "استغفر الله"، یا "استغفر الله ربي من كل ذنب واتوب اليه"، یا "رب اغفر لي"، اور جو بھی ذکر کریں توجہ اور دھیان سے کریں۔(۱)

---

(۱) (آداب المعتكف : ۱ : يستحب للمعتكف التشاغل على قدر الاستطاعة ليلاً ونهاراً بالصلاة وتلاوة القرآن وذكر الله تعالى نحو لا إله إلا الله ومنه الاستغفار والفكر القلبي في ملكوت السموات والأرض ودقائق الحكم والصلاة على النبي صلّى الله عليه وسلم وتفسير القرآن ودراسة الحديث والسيرة وقصص الأنبياء وحكايات الصالحين ومدارسة العلم ونحو ذلك من الطاعات المحضة.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/ ۲۲۹)البابُ الثّالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانية بشاور].

(ويلازم التلاوة والحديث والعلم وتدريسه ونحو ذلك.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/ ۵۹۸)كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دار الحديث القاهرة]. =

﴿۶﴾......درود شریف کثرت سے پڑھیں اور وہ درود شریف پڑھیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، لوگوں کے بنائے ہوئے درود نہ پڑھیں تو بہتر ہے کیونکہ امتی درود شریف کے کتنے ہی اچھے الفاظ بنالیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے الفاظ کے برابر نہیں ہو سکتے۔(۱)

= ﴿وَيُلَازِمُ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ وَالْعِلْمِ وَالتَّدْرِيسِ وَسِيَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَصَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَحِكَايَاتِ الصَّالِحِينَ وَكِتَابَةَ أُمُورِ الدِّينِ وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيْرِ الْخَيْرِ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ فَمَا ظَنُّكَ بِالْمُعْتَكِفِ.)[تبیین الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: (۲/۲۳۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت].

﴿[الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وما آدابه، ط: رشيديه كوئٹه].

﴿(عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ". وَفِي رِوَايَةٍ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ". رواه مسلم.)
[مشكوة المصابيح: (۱/۲۰۰) كتاب الدعوات، باب ثواب التسبيح و التحميد و التهليل و التكبير، الفصل الأول، ط: قديمى كراچى].

﴿[صحيح مسلم: (۲/۲۰۷) كتاب الأداب، باب كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ وَبِنَافِعٍ وَنَحْوِهِ، ط: قديمى كتب خانه كراچى].

﴿(عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ أَقُولَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.)[مشكوة المصابيح: (۱/۲۰۰) كتاب الدعوات، باب ثواب التسبيح و التحميد و التهليل و التكبير، الفصل الأول، ط: قديمى كراچى].

﴿[صحيح مسلم: (۲/۳۴۵) كتاب الذكر والدعاء و التوبة و الاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ط: قديمى كتب خانه كراچى].

﴿[صحيح البخارى: (۲/۹۸۸) كتاب الأيمان و النذور، باب إذا قال والله لا أتكلم اليوم فصلى او قرأ او سبح او كبر او حمد او هلل فهو على نيته، ط: قديمى كتب خانه كراچى].

(۱) عن أبى مسعود الأنصارى قال: أتانا النبى صلى الله عليه وسلم فى مجلس سعد بن عبادة فقال له بشير بن سعد: أمرنا الله أن نصلى عليك يا نبى الله فكيف نصلى عليك فسكت النبى صلى الله عليه وسلم حتى تمنينا أنا لم نسأله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " قولوا: =

﴿۷﴾……صلوٰۃ التسبیح کی نماز روزانہ پڑھیں کیونکہ اس سے بہت سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔(۱)

﴿۸﴾……اشراق، چاشت، سنن زوال، اوابین اور تہجد کی نماز کا پورا اہتمام

= اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم في العالمين إنك حميد مجيد".](السنن الصغير للبيهقي:(۱/۳۹۳) كتاب الصلاة،باب الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد).

عَن عَمرِو بنِ سُلَيمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَخبَرَنِي أَبُو حُمَيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُم قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيفَ نُصَلِّي عَلَيكَ؟ قَالَ:" قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيتَ عَلَى آلِ إِبرَاهِيمَ وَبَارِك عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكتَ عَلَى آلِ إِبرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ".](سنن ابوداؤد:(۱/۱۳۸) كتاب الصلوة،باب الصلاة على النبي بعد التشهد،ط:حقانيه ملتان).

[سنن ابن ماجه:(ص:۶۴)ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها ،باب الصلاة على النبي ﷺ،ط: قديمي كراچى].

[سنن الترمذى:(۱/۱۱۰)ابواب الوتر عن رسول الله صلى الله عليه و سلم ، باب ما جاء في صفة الصلاة على النبي ﷺ، ط: سعيد كراچى].

(۱) عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ:" أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِلعَبَّاسِ بنِ عَبدِ المُطَّلِبِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلاَ أُعطِيكَ أَلاَ أَمنَحُكَ أَلاَ أَحبُوكَ أَلاَ أَفعَلُ بِكَ عَشرَ خِصَالٍ إِذَا أَنتَ فَعَلتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلاَنِيَتَهُ عَشرَ خِصَالٍ أَن تُصَلِّيَ أَربَعَ رَكَعَاتٍ تَقرَأُ فِي كُلِّ رَكعَةٍ فَاتِحَةَ الكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغتَ مِنَ القِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكعَةٍ وَأَنتَ قَائِمٌ قُلتَ سُبحَانَ اللهِ وَالحَمدُ لِلَّهِ وَلاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكبَرُ خَمسَ عَشرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَركَعُ فَتَقُولُهَا وَأَنتَ رَاكِعٌ عَشرًا ثُمَّ تَرفَعُ رَأسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشرًا ثُمَّ تَهوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَأَنتَ سَاجِدٌ عَشرًا ثُمَّ تَرفَعُ رَأسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشرًا ثُمَّ تَسجُدُ فَتَقُولُهَا عَشرًا ثُمَّ تَرفَعُ رَأسَكَ فَتَقُولُهَا عَشرًا فَذَلِكَ خَمسٌ وَسَبعُونَ فِي كُلِّ رَكعَةٍ تَفعَلُ ذَلِكَ فِي أَربَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ استَطَعتَ أَن تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَومٍ مَرَّةً فَافعَل فَإِن لَم تَفعَل فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِن لَم تَفعَل فَفِي كُلِّ شَهرٍ مَرَّةً فَإِن لَم تَفعَل فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِن لَم تَفعَل فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً ".](سنن ابوداؤد:(۱/۱۹۰،۱۹۱) كتاب الصلوة،باب ماجاء في صلاة التسبيح،ط: حقانيه ملتان).

[سنن الترمذى:(۱/۱۰۹)ابواب الصلوة عن رسول الله صلى الله عليه و سلم ،ابواب الوتر، باب ما جاء في صلاة التسبيح،ط: سعيد كراچى].

[معارف السنن :(۱/۲۸۶)باب ما جاء في صلاة التسبيح،ط: بنورى ٹاؤن كراچى].

کریں، تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو بھی پابندی سے پڑھیں۔(۱)

﴿۹﴾...... فجر سے اشراق تک اور عصر کے فرضوں سے فارغ ہو کر مغرب تک اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ میں مشغول رہیں۔(۲)

﴿۱۰﴾...... شب قدر کی پانچوں راتوں میں جاگ کر عبادت کرنے کی کوشش کریں، اور مناجات مقبول کی ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کریں، اس میں قرآن وحدیث کی بہت اچھی دعائیں جمع کردی گئی ہیں۔(۳)

---

(۱) ((قَولُهُ: وَنُدِبَ الأَربَعُ قَبلَ العَصرِ وَالعِشَاءِ وَبَعدَهَا وَالسِّتُّ بَعدَ المَغرِبِ) بَيَانٌ لِلمَندُوبِ مِن النَّوَافِلِ ... وَأَمَّا السِّتَّةُ بَعدَ المَغرِبِ فَلِمَا رَوَى ابن عُمَرَ رضي اللّٰهُ عنهما أَنَّهُ قَالَ: "من صلى بَعدَ المَغرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُتِبَ من الأَوَّابِينَ وَتَلَا قَولَه تَعَالَى ﴿ إنه كان لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴾ [الإسراء: ۱۷:۲۵] وَذَكَرَ في "التَّجنِيسِ": أَنَّهُ يَستَحِبُّ أَن يُصَلِّيَ السِّتَّ بِثَلَاثِ تَسلِيمَاتٍ ولم يذكر المُصَنِّفُ من المَندُوبَاتِ الأَربَعَ بَعدَ الظُّهرِ، وَصَرَّحَ بِاستِحبَابِهَا جَمَاعَةٌ من المَشَايِخِ لِحَدِيثِ أبي دَاوُد وَالتِّرمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ.)(البحر الرائق:(۲/۵۰، ۵۱) كتاب الصلوة،باب الوتر و النوافل، ط:سعيد كراچى].

☐ (الفقه الإسلاميُّ وادلّتُهُ:(۲/۵۲)الباب الثاني: الصلات،الفصلُ الثامِنُ: النوافل أو صلاة التطوع،النوافل عند الحنفية،ط: الحقانيّة بشاور).

☐ الدر مع الرد: (۲/۱۲) كتاب الصلّة، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد.

(۲) عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: " لأَن أَقعُدَ مَعَ قَومٍ يَذكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى مِن صَلَاةِ الغَدَاةِ حَتَّى تَطلُعَ الشَّمسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِن أَن أُعتِقَ أَربَعَةً مِن وَلَدِ إِسمَاعِيلَ وَلَأَن أَقعُدَ مَعَ قَومٍ يَذكُرُونَ اللّٰهَ مِن صَلَاةِ العَصرِ إِلَى أَن تَغرُبَ الشَّمسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِن أَن أُعتِقَ أَربَعَةً ".) [سنن أبوداؤد:(۲/۱۶۰) كتاب العلم، باب في القَصَصِ،ط: حقانيه ملتان].

☐ [سنن الترمذى:(۱/۱۳۰)ابواب ما يتعلق بالصلوة عن رسول الله صلى الله عليه و سلم،ابواب السفر، باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس،ط: سعيد كراچى].

(۳) عن عائشة رضي اللّٰه عنها قالت :" كان النبي صلى الله عليه و سلم إذا دخل العشر شد مئزره واحيا ليله وايقظ اهله".)[صحيح البخارى:(۱/۲۷۱) كتاب الصوم،باب العمل في العشر الأواخر من رمضان،ط:قديمى كتب خانه كراچى].

☐ قَالَت عَائِشَةُ رضي الله عنها:" كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَجتَهِدُ فِي العَشرِ =

﴿۱۱﴾...... جہاں تک ممکن ہو دوسرے اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کو اپنے قول وفعل اور کسی بھی طرز عمل سے تکلیف پہنچانے سے سخت احتیاط کریں۔(۲)

مستورات معتکف کے پاس آئیں

''بیوی کا معتکف شوہر کے پاس آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۱۵۱)

مسجد

واضح رہے کہ مسجد کی طرف منسوب ہونے والی تین چیزیں ہیں: (۱) عین مسجد یا حد مسجد۔(۲) احاطۂ مسجد یا فناء مسجد۔(۳) اوقاف مسجد یا مسجد کی ملکیت کی چیزیں۔

= الأواخر ما لا يجتهد في غيره".)[صحيح مسلم:(۱/۳۷۲) كتاب الاعتكاف،باب الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان،ط:قديمي كتب خانه كراچي].

☜ [سنن ابن ماجه:(ص:۱۲۶)ابواب ماجاء في الصيام،باب في فضل العشر الأواخر من شهر رمضان ،ط: قديمي كراچي].

(۲) (وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا)[سورة الأحزاب:۵۸:۳۳].

☜ (أذية المؤمنين والمؤمنات هي أيضا بالأفعال والأقوال القبيحة كالبهتان والتكذيب الفاحش المختلق وهذه الآية نظير الآية التي في النساء : ومن يكسب خطيئة أو إثما ثم يرم به بريئا فقد احتمل بهتانا وإثما مبينا كما قال هنا وقد قيل : إن من الأذية تعييره بحسب مذموم أو حرفة مذمومة أو شيء يثقل عليه إذا سمعه لأن أذاه في الجملة حرام وقد ميز الله تعالى بين أذاه وأذى الرسول وأذى المؤمنين فجعل الأول كفرا والثاني كبيرة فقال في أذى المؤمنين : فقد احتملوا بهتانا وإثما مبينا .)[الجامع لأحكام القرآن:(۱۴/۲۳۹)سورة الأحزاب:الآية:۵۸،ط:دار عالم الكتب رياض].

☜ ((قوله : وأنه أمر بخبائه فضرب) قالوا فيه دليل على جواز اتخاذ المعتكف لنفسه موضعا من المسجد ينفرد فيه مدة اعتكافه مالم يضيق على الناس وإذا اتخذه يكون في آخر المسجد ورحابه لئلا يضيق على غيره وليكون أخلى له وأكمل في انفراده.)[شرح نووي على الصحيح للمسلم:(۱/۳۷۱) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،ط: قديمي كتب خانه كراچي].

﴿۱﴾ اول "عین مسجد یا حد مسجد" یہی اصل مسجد ہے، جہاں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہے، عام طور پر اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک چھت والا اس کے بھی اکثر و بیشتر دو حصے ہوتے ہیں۔(۱) اندرونی حصہ جس کو جماعت کے بعد تالا لگا کر بند کر دیا جاتا ہے (۲) دالان یا برآمدہ (سردری)

دوسرا حصہ دالان یا سردری سے متصل چھت کے بغیر صحن کا حصہ جہاں گرمی کے موسم میں عصر، مغرب اور عشاء کی جماعت ہوتی ہے، یہ سب عین مسجد ہے، اس کا احترام کرنا واجب ہے، یہاں خرید و فروخت کرنا اور دنیاوی باتیں کرنا درست نہیں، جنبی مرد اور عورت اور حیض و نفاس والی عورت کا آنا جائز نہیں، مثلاً حجرہ یا وضو خانہ یا غسل خانہ وغیرہ بنانا جائز نہیں، قیامت تک اس کی مسجدیت باقی رہے گی، یہی اعتکاف کی جگہ ہے، معتکف اس حد کے اندر کہیں بھی قیام کر سکتا ہے اور آمد و رفت کر سکتا ہے۔

﴿۲﴾ دوسرا احاطۂ مسجد یا فناءِ مسجد: یہ وہ حصہ ہے جو مسجد کے سامنے مشرق کی جانب یا دائیں بائیں شمال اور جنوب کی جانب ہوتا ہے، اس میں وضو خانہ امام و مؤذن کے کمرے، بچوں کا مکتب یا سامان رکھنے کا کمرہ وغیرہ ہوتا ہے، اس حصہ کا احترام مسجد کی مانند نہیں ہے، اور اس میں بنائی ہوئی چیزوں میں تبدیلیاں کرنا جائز ہے، مثلاً پہلے وضو خانہ، غسل خانہ بنادیا، کمرہ تھا وضو خانہ بنادیا وغیرہ یہ جائز ہے، یہاں جنبی مرد و عورت کا آنا، حیض و نفاس والی عورت کا آنا اور ٹھہرنا منع نہیں ہے یہ حصہ اعتکاف کی جگہ نہیں ہے، اگر معتکف شرعی ضرورت کے بغیر یہاں آئے گا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

﴿۳﴾ اوقاف مسجد یا مسجد کی ملکیت کی چیزیں: یہ وہ زمین ہوتی ہے جو خرید نے یا وقف کرنے کی وجہ سے مسجد کی ملکیت میں آجاتی ہے، جیسے مسجد سے متصل زمین

جیسے عید، بقرعید یا جنازہ کے موقعوں پر استعمال کیا جاتا ہے، یا جہاں نمازی کی سائیکل یا کاریں وغیرہ کھڑی کی جاتی ہیں، اسی طرح مسجد کے مکانات ودکانات وغیرہ یا وہ اوقاف مسجد جس کی آمدنی یا پیداوار مسجد میں آتی ہے، ان کا بھی مسجد کے مانند احترام کرنا واجب نہیں اور ایسی موقوفہ زمین کو فروخت کرنا اور تبادلہ کرنا درست نہیں۔

مسجد سے باہر آنا

☆......اگر اعتکاف واجب نذر کا ہے اور مسلسل ان ایام کے اعتکاف کی نیت ہے، اس صورت میں مسجد سے باہر نکلنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، خواہ رات کو نکلے یا دن کو، قصداً نکلے یا بھولے سے ہر حال میں اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......جو شخص کسی مجبوری یعنی ایسے عذر کے بغیر جس میں نذر کا اعتکاف کرنے والے کو باہر آنے کی اجازت نہیں ہوتی مسجد سے باہر نکلا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(۱)

(۱) (الحنفية قالوا : خروج المعتكف من المسجد له حالتان : الحالة الأولى : أن يكون الاعتكاف واجبا بنذر وفي هذه الحالة لا يجوز له الخروج من المسجد مطلقا ليلا أو نهارا عمدا أو نسيانا فمن خرج بطل اعتكافه إلا بعذر والأعذار التي تبيح للمعتكف اعتكافا واجبا الخروج من المسجد تنقسم إلى ثلاثة أقسام : الأول : أعذار طبيعية كالبول أو الغائط أو الجنابة بالاحتلام حيث لا يمكنه الاغتسال في المسجد ونحو ذلك فإن المعتكف يخرج من المسجد للاغتسال من الجنابة ولقضاء حاجة الإنسان بشرط أن لا يمكث خارج المسجد إلا بقدر قضائها.)(كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۲۹۵) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف،ط: دار الحديث القاهرة).

﴿﴾ ((وَأَمَّا مُفْسِدَاتُهُ) فَمِنْهَا الْخُرُوجُ مِن الْمَسْجِدِ فَلَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ مِن مُعْتَكَفِهِ لَيْلًا وَنَهَارًا إلَّا بِعُذْرٍ وَإِن خَرَجَ مِن غَيْرِ عُذْرٍ سَاعَةً فَسَدَ اعتِكَافُهُ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فِي "الْمُحِيطِ". سَوَاءٌ كَانَ الْخُرُوجُ عَامِدًا أَو نَاسِيًا هَكَذَا فِي" فَتَاوَى قَاضِي خَان" ... هذا كُلُّهُ فِي الِاعْتِكَافِ الْوَاجِبِ.)[الفتاوى الهندية : (۱/۲۱۲،۲۱۳) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته،ط: رشيدية كوئٹه].

﴿﴾ [الفتاوى التاتارخانية:(۲/۳۱۲) كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط: قديمي كتب خانه كراچي].

﴿﴾ [البحر الرائق:(۲/۳۰۱،۳۰۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچي].

☆.....اگر اعتکاف نذر کا نہیں بلکہ نفلی ہے تو ایسی صورت میں عذر کے بغیر بھی مسجد سے نکلنے میں مضائقہ نہیں، کیوں کہ نفلی اعتکاف میں مسجد سے باہر نکلنے سے پچھلا اعتکاف فاسد نہیں ہوتا، بلکہ انتہا کو پہنچ کر ختم ہوجاتا ہے۔ چناں چہ اگر مسجد میں واپس آکر پھر اعتکاف کرے گا تو اس کا ثواب الگ ملے گا۔ لیکن واجب اعتکاف میں مقررہ وقت ختم ہونے سے پہلے عذر کے بغیر مسجد سے باہر آنا گناہ ہے، اور پچھلا اعتکاف باطل ہوجاتا ہے۔(۱)

☆.....اگر اعتکاف نذر کی وجہ سے واجب ہوا ہے، اور مسلسل ان ایام کے اعتکاف کی نیت نہیں کی، محض نذر کے اعتکاف کی نیت تھی، یا کسی خاص مدت کے اعتکاف کی نیت تھی، لیکن مسلسل کی قید نہیں تھی، تو ان صورتوں میں اعتکاف کے دوران عذر کے بغیر مسجد سے باہر آجانا جائز ہے، گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن مسجد سے باہر آنے پر اعتکاف ختم ہوجائے گا، اور واپس آکر دوبارہ اعتکاف کی نیت کرنی ہوگی۔ ہاں اگر پہلے ہی سے واپسی کی نیت کر رکھی ہو، یا مسجد سے نکلنا رفع حاجت کے لیے ہو تو از سر نو نیت کی ضرورت نہیں ہوگی، یہی حکم نفل اعتکاف کا بھی ہے۔(۲)

(۱) (الحالة الثانية : أن يكون الاعتكاف نفلا وفي هذه الحالة لا بأس من الخروج منه ولو بلا عذر لأنه ليس له زمن معين ينتهي بالخروج ولا يبطل ما مضى منه فإن عاد إلى المسجد ثانيا ونوى الاعتكاف كان له أجره أما إذا خرج من المسجد في الاعتكاف الواجب بلا عذر أثم وبطل ما فعل منه.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/۲۹۵) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة].

(قوله: وأقله نفلا ساعة) لقول محمد في "الأصل": إذا دخل المسجد بنية الاعتكاف فهو معتكف ما أقام تارك له إذا خرج... وأشار إلى أنه لو شرع في النفل ثم قطعه لا يلزمه القضاء في ظاهر الرواية لأنه غير مقدر فلم يكن قطعه إبطالا... قيدنا بكون الاعتكاف واجبا لأنه لو كان نفلا فله الخروج لأنه منه له لا مبطل كما قدمناه.)[البحر الرائق: (۲/۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(۲) (أما مفسدات الاعتكاف : ... ومنها الخروج من المسجد على تفصيل في المذاهب =

☆……مزید ''باہرآنے کی تین قسمیں ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۱۳٤)

مسجد سے مراد کیا ہے؟

''مسجد کی حدود'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۸۳)

مسجد شرعی

''شرعی مسجد'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲٦۷)

= مذکور تحت الخط . (الشافعية قالوا) : الخروج من المسجد بلا عذر يبطل الاعتكاف : والأعذار المبيحة للخروج تكون طبيعية كقضاء الحاجة من بول وغائط وتكون ضرورية كتهدم حيطان المسجد فإنه إن خرج إلى مسجد آخر بسبب ذلك لا يبطل اعتكافه وإنما يبطل الاعتكاف بالمفسد إذا فعله المعتكف عامدا مختارا عالما بالتحريم فإن فعله ناسيا أو مكرها أو جاهلا جهلا يعذر به شرعا كأن كان قريب عهد بالإسلام لم يبطل اعتكافه ومن خرج لعذر مقبول شرعا لا ينقطع تتابع اعتكافه بالمدة التي خرج فيها ولا يلزمه تجديد نيته عند العود ولكن يجب قضاء المدة التي مضت خارج المسجد إلا الزمن الذي يقضي فيه حاجته من تبرز ونحوه مما لم يطل عادة فإنه لا يقضيه وهذا إذا كان الاعتكاف واجبا متتابعا بأن نذر اعتكاف أيام متتابعة أما الاعتكاف المنذور المطلق أو المقيد بمدة لا يشترط فيها التتابع فإنه يجوز الخروج من المسجد فيهما ولو لغير عذر لكن ينقطع اعتكافه بخروجه ويجدد النية عند عوده إلا إذا عزم على العودة فيهما أو كان خروجه لنحو تبرز فإنه لا يحتاج إلى تجديدها ومثل ذلك الاعتكاف المندوب.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۳۹۵،۳۹٦) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف،ط: دارالحديث القاهرة].

(وقال الشافعية : إذا فعل المعتكف في الاعتكاف ما يبطله من خروج أو مباشرة أو مقام في البيت بعد زوال العذر :

أ ـ: فإن كان ذلك في التطوع لم يبطل ما مضى من الاعتكاف، لأن ذلك القدر لو أفرده واقتصر عليه أجزأه ولا يجب عليه إتمامه، لأنه لا يجب عليه المضي في فاسده فلا يلزمه بالشروع كالصوم.

ب ـ :وإن كان اعتكافه منذوراً: فإن لم يشرط فيه التتابع لم يبطل ما مضى من اعتكافه لما ذكر في التطوع لكن يلزمه هنا أن يتمم المدة المنذورة؛ لأن الجميع قد وجب عليه وقد فعل البعض فوجب الباقي. وإن كان قد شرط التتابع بطل التتابع ويجب عليه أن يستأنف ليأتي به على الصفة التي وجبت عليه ؛ ... وإن خرج المعتكف من المسجد لغير قضاء الحاجة لزمه استئناف النية فإن خرج لها لا يلزمه استئناف النية.)[الفقهُ الإسلاميُ وأدلّتُهُ:(۲/٦۳٦ ـ ٦۳۷) البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثاني : الاعتكاف، المبحث السادس:حكم الاعتكاف اذا فسد،ط: الحقانيۃ بشاور].

مسجد شہید کر دی تو اعتکاف کہاں کرے؟

اگر کسی بستی میں مسجد تھی، دوبارہ تعمیر کرنے کے لیے شہید کر دی، دوسری جگہ مدرسہ یا مکان میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں تو اعتکاف کے بارے میں حکم یہ ہے اگر شہید شدہ مسجد میں اعتکاف کرنا ممکن نہ ہو، اور بستی میں دوسری مسجد بھی نہ ہو تو وہاں اعتکاف کرنا صحیح ہوگا، (۱) اور اگر اس بستی میں دوسری مسجد موجود ہے تو وہاں اعتکاف کیا جائے، مدرسہ یا مکان میں اعتکاف نہ کیا جائے، کیوں کہ اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ (۲)

مسجد شہید ہو جائے

اگر مسجد شہید ہو جائے تب بھی اس شہید مسجد پر کسی طرح سائبان وغیرہ ڈال کر اعتکاف کیا جائے۔ اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو تو پھر محلے کی کسی اور مسجد میں اعتکاف کیا جائے۔ (۳)

(۱) [قال المفتی سید عبد الرحیم لاجپوری: اگر شہید شدہ مسجد میں اعتکاف کرنا ممکن نہ ہو اور بستی میں دوسری مسجد ہو تو وہاں اعتکاف کیا جائے، مدرسہ کا اعتکاف معتبر نہ ہوگا، اگر مسجد نہیں ہے تو صحیح ہو جائے گا ان شاء اللہ۔] [فتاویٰ رحیمیہ: (۲۸۳/۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، [س: ۳۶۵: مسجد شہید کر دی ہے تو اعتکاف کہاں کیا جائے ؟]، ط: دار الاشاعت کراچی]۔

(۲) (درجِ ذیل "مسجد شہید ہو جائے" عنوان کے تحت تفصیلاً تخریج دیکھیں!)

(۳) [وإن انهدَمَ المسجدُ فخرَجَ إلى مسجدٍ آخرَ من ساعتِه أو أخرجَهُ السُّلطانُ كُرهًا فدَخلَ مسجدًا آخرَ لم يَفسُد اعتكافُه لأنّه مُضطرٌّ في الخُروجِ فصارَ عفوًا وذلكَ لأنّ المَسجدَ بعدَ الانهدامِ خرجَ عن أن يكونَ مُعتكَفًا إذ المُعتكَفُ مسجدٌ تُصلّى فيه الجماعةُ الصَّلواتِ الخمسَ ولا يَتأتّى ذلكَ في المَهدومِ فكانَ عُذرًا في التَّحوّلِ إلى مسجدٍ آخرَ .][الجوهرة النيرة: (۱۷۷/۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی]۔

☐ [بدائع الصنائع: (۱۱۴/۲، ۱۱۵) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعید کراچی]۔

☐ [الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتکاف وما يفسده، ط: رشیدیہ کوئٹہ]۔

مسجد کا احاطہ

''احاطۂ مسجد'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۷٤)

مسجد کی حدود

مسجد کے تمام احاطہ کو عرف میں ''مسجد'' کہتے ہیں، لیکن اعتکاف کے بیان میں جہاں مسجد کا لفظ آتا ہے، اس سے مراد وہی جگہ ہوتی ہے جو سجدہ کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے مقرر کی گئی، یعنی مسجد کا اندرونی حصہ، برآمدہ اور صحن۔ اس کو دوسرے عنوان سے یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ مسجد میں جس جگہ پر وضو کرنا منع ہے، جنابت کی حالت میں وہاں جانے کی اجازت نہیں ہے، وہ جگہ مراد ہے۔ عموماً جہاں تک مسجد کا صحن کہلاتا ہے وہاں تک مسجد کی حد ہوا کرتی ہے۔(۱)

(۱) (مَا يُعْتَبَرُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَمَا لاَ يُعْتَبَرُ): اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي يَصِحُّ فِيهِ الاِعْتِكَافُ مَا كَانَ بِنَاءً مُعَدًّا لِلصَّلاَةِ فِيهِ. أَمَّا رَحْبَةُ الْمَسْجِدِ، وَهِيَ سَاحَتُهُ الَّتِي زِيدَتْ بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَسْجِدِ لِتَوْسِعَتِهِ وَكَانَتْ مُحَجَّرًا عَلَيْهَا فَالَّذِي يُفْهَمُ مِنْ كَلاَمِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ فِي الصَّحِيحِ مِنَ الْمَذْهَبِ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَمُقَابِلُ الصَّحِيحِ عِنْدَهُمْ أَنَّهَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَجَمَعَ أَبُو يَعْلَى بَيْنَ الرِّوَايَتَيْنِ بِأَنَّ الرَّحْبَةَ الْمَحُوطَةَ وَعَلَيْهَا بَابٌ هِيَ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَذَهَبَ الشَّافِعِيَّةُ إِلَى أَنَّ رَحْبَةَ الْمَسْجِدِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَوِ اعْتَكَفَ فِيهَا صَحَّ اعْتِكَافُهُ وَأَمَّا سَطْحُ الْمَسْجِدِ فَقَدْ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: يَجُوزُ لِلْمُعْتَكِفِ صُعُودُ سَطْحِ الْمَسْجِدِ وَلاَ نَعْلَمُ فِيهِ خِلاَفًا. أَمَّا الْمَنَارَةُ فَإِنْ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ بَابُهَا فِيهِ فَهِيَ مِنَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ. وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِي رَحْبَتِهِ فَهِيَ مِنْهُ وَيَصِحُّ فِيهَا الاِعْتِكَافُ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ. وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَيَجُوزُ أَذَانُ الْمُعْتَكِفِ فِيهَا سَوَاءٌ أَكَانَ مُؤَذِّنًا أَمْ غَيْرَهُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَأَمَّا عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ فَقَدْ فَرَّقُوا بَيْنَ الْمُؤَذِّنِ الرَّاتِبِ وَغَيْرِهِ فَيَجُوزُ لِلرَّاتِبِ الأَذَانُ فِيهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ دُونَ غَيْرِهِ قَالَ النَّوَوِيُّ: وَهُوَ الأَصَحُّ.)" الموسوعة الفقهية الكويتية": (۵/ ۲۲۳، ۲۲۴)، ط: صادر عن: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت).

☜ (وَاتِّحَادُ الْمَكَانِ كَالْمَسْجِدِ إذْ لَهُ حُكْمُ الْبُقْعَةِ الْوَاحِدَةِ وَلِذَا لَوْ كَرَّرَ سَجْدَةً فِي زَوَايَاهُ لَزِمَهُ سَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ وَالدَّارُ وَالْجَبَّانَةُ وَمُصَلَّى الْجِنَازَةِ كَالْمَسْجِدِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ إلَّا فِي الْمَرْأَةِ فَلَوْ خَرَجَتْ عَنْ مُصَلَّاهَا تَفْسُدُ لِأَنَّهُ كَالْمَسْجِدِ فِي حَقِّ الرِّجَالِ وَلِذَا تَعْتَكِفُ فِيهِ.)(فتح القدير: (۱/ ۳۹۳) كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلوة، ط: رشيديه كوئته). =

مسجد کی دیواروں کا حکم

''دیوار'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲٤٥)

مسجد کئی منزلہ ہو

☆.....جو مسجد کئی منزلہ ہو تو اس کی ہر منزل میں اعتکاف ہوسکتا ہے، اور کسی ایک منزل میں اعتکاف کی غرض سے بیٹھ جانے کے بعد اس کی دوسری منزل پر بھی معتکف جاسکتا ہے، بشرطیکہ آنے جانے کا زینہ مسجد کے اندر ہی ہو، مسجد کی حدود سے باہر نہ ہو، اگر مسجد کی حدود سے دو چار سیڑھیاں بھی باہر ہو جاتی ہوں تو بھی جائز نہیں ہے، ہاں اگر زینہ مسجد سے باہر ہو کر جاتا ہو اور اوپر جانا ضروری ہو تو صرف نذر کے اعتکاف میں اس کی صورت یہ ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے کے وقت جب اعتکاف کی نیت کرے اسی وقت نیت میں یہ شرط لگالے کہ میں فلاں زینہ سے اوپر جایا کروں گا، تو یہ شرط کر لینے سے زینہ سے اوپر جانا جائز ہو جائے اسی طرح شرط لگانے کو ''استثنا'' کرنا بھی کہتے ہیں۔ لیکن اعتکاف مسنون میں اس طرح استثناء کرنا درست نہیں۔(۱)

= 🗀 (قال المفتی عزیز الرحمن: مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری، اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس سے تجاوز کرے اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔) [فتاوی دارالعلوم دیوبند: (۲۱۳/۶، ۲۱۴) کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل [س: ۲۸۸، احاطہ مسجد کی زمین مسجد میں داخل ہے یا نہیں؟] ط: دارالاشاعت کراچی]۔

(۱) ((قولہ: وَالْوَطْءُ فَوْقَهُ وَالْبَوْلُ وَالتَّخَلِّي) أي وَكُرِهَ الْوَطْءُ فوق الْمَسْجِدِ وَكَذَا الْبَوْلُ وَالتَّغَوُّطُ لِأَنَّ سَطْحَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُكْمُ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَصِحَّ الِاقْتِدَاءُ مِنْهُ بِمَنْ تَحْتَهُ وَلَا يَبْطُلُ الِاعْتِكَافُ بِالصُّعُودِ إلَيْهِ.) [البحر الرائق: (۳۳/۲) کتاب الصلاۃ، فصل لما فرغ من بیان الکراھۃ فی الصلاۃ شرع فی بیانھا خارجھا مما ھو من توابعھا، ط: سعید کراچی]۔

🗀 [تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی: (۱۶۹/۱) کتاب الصلوۃ، فصل: کُرِهَ استقبال القِبلَةِ بالفرج فی الخَلاءِ، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت]۔

🗀 ((قال): (وَصُعُودُ الْمُعْتَكِفِ عَلَى الْمِئْذَنَةِ لَا يُفْسِدُ اعْتِكَافَهُ) أَمَّا إذَا كَانَ بَابُ الْمِئْذَنَةِ فِي =

☆......حاجت شرعیہ مثلاً: جمعہ کی نماز کے لیے جانا، حاجت طبعیہ، مثلاً: پیشاب پاخانہ اور جنابت کے غسل کے لیے جانا یہ خود بخود مستثنیٰ ہوتے ہیں، ان کو مستثنیٰ کرنے کی نیت کرنا ضروری نہیں، یعنی اعتکاف کرتے وقت نیت میں یہ شرط لگانا ضروری نہیں کہ میں جمعہ یا پیشاب، پاخانہ کے لیے جایا کروں گا، ان کاموں کی شریعت نے خود ہی اجازت دے دی ہے، اس لیے خود بخود مستثنیٰ ہو جاتے ہیں۔(۱)

= المَسجِدِ فَهُوَ وَالصُّعُودُ عَلَى سَطحِ المَسجِدِ سَوَاءٌ وَإِن كَانَ بَابُهَا خَارِجَ المَسجِدِ فَكَذَلِكَ مِن أَصحَابِنَا مَن يَقُولُ : هَذَا قَولُهُمَا فَأَمَّا عِندَ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فَيَنبَغِي أَن يَفسُدَ اعتِكَافُهُ بِالخُرُوجِ مِن المَسجِدِ مِن غَيرِ ضَرُورَةٍ وَالأَصَحُّ أَنَّهُ قَولُهُم جَمِيعًا وَاستَحسَنَ أَبُو حَنِيفَةَ هَذَا ، لِأَنَّهُ مِن جُملَةِ حَاجَتِهِ فَإِنَّ مُؤَذِّنَهُ إِنَّمَا كَانَ مُعتَكِفًا لِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِيهِ بِالجَمَاعَةِ وَذَلِكَ إِنَّمَا يَتَأَتَّى بِالأَذَانِ وَهُوَ بِهَذَا الخُرُوجِ غَيرُ مُعرِضٍ عَن تَعظِيمِ البُقعَةِ أَصلًا بَل هُوَ سَاعٍ فِيمَا يَزِيدُ فِي تَعظِيمِ البُقعَةِ فَلِهَذَا لَا يَفسُدُ اعتِكَافُهُ .)[المبسوط للسرخسي:(۳/۱۲۰،۱۲۱)کتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط : دار الكتب العلمية،بيروت لبنان].

☐ [بدائع الصنائع:(۱/۱۳۵،۱۳۶)كتاب الصلوة، فصل : شَرَائِطُ أَركَانِ الصَّلَاةِ،ط:سعيد كراچى].

☐ ((وَلَو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ وَ الِالتِزَامِ أَن يَخرُجَ إِلَى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجِنَازَةِ وَحُضُورِ مَجلِسِ العِلمِ يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ كَذَا فِي "التَّتَارخَانِيَّةِ" نَاقِلًا عَن" الحُجَّةِ ".)[الفتاوى الهندية:(۱/۲۱۲) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأما مفسداته،ط:رشيديه كوئٹه].

☐ (وفي" الحُجَّةِ ":وَلَو شَرَطَ وَقتَ النَّذرِ وَ الِالتِزَامِ أَن يَخرُجَ إِلَى عِيَادَةِ المَرِيضِ وَصَلَاةِ الجِنَازَةِ وَحُضُورِ مَجلِسِ العِلمِ يَجُوزُ لَه ذَلِكَ.)[التاتارخانيه:(۲/۲۱۲) كتاب الصوم،الفصل الثاني عشر في الاعتكاف،ط:قديمي كتب خانه كراچى].

☐ [حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص: ۳۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچى/(ص: ۵۷۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان].

(۱) ((قَولُهُ: وَفِي" التَّتَارخَانِيَّةِ":) وَمِثلُهُ فِي" القُهُستَانِيِّ". (قَولُهُ: لَو شَرَطَ) فِيهِ إِيمَاءٌ إِلَى عَدَمِ الِاكتِفَاءِ بِالنِّيَّةِ؛ أَبُو السُّعُودِ. (قَولُهُ: جَازَ ذَلِكَ) قُلتُ : يُشِيرُ إِلَيهِ قَولُهُ فِي" الهِدَايَةِ " وَغَيرِهَا عِندَ قَولِهِ: وَلَا يَخرُجُ إِلَّا لِحَاجَةِ الإِنسَانِ لِأَنَّهُ مَعلُومٌ وُقُوعُهَا فَلَا بُدَّ مِن الخُرُوجِ فَيَصِيرُ مُستَثنًى. ا.ھ =

مسجد کے باہر کے کاموں میں شریک ہونے کا قاعدہ

''قاعدہ'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۳۲۳)

مسجد کے نیچے دکان ہے

''دکان کے اوپر مسجد ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲٤۱)

مسجد گرنے لگے

''فاسد کرنے والی چیزیں'' عنوان کے تحت [اسٹار نمبر: ۱۰] دیکھیں! (ص: ۳۱۰)

مسجد میں اعتکاف سنت ہونے کی وجہ

☆...... مسجد میں اعتکاف کرنے کی وجہ سے دل میں سکون حاصل ہوتا ہے، قلب کی صفائی اور فرشتوں کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے، اور شب قدر کو حاصل کرنے کا ذریعہ، اور طاعت و عبادت کر کے اللہ کو راضی کرنے کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کے لیے رمضان المبارک کے آخری دس دن کو مقرر کیا ہے، اور اپنی امت کے نیک اور صالح لوگوں کے لیے اس کو سنت قرار دیا ہے۔ (۱)

☆...... اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس پر ہمیشہ پابندی فرمائی، اور مسلمانوں

= وَالْحَاصِلُ أَنَّ مَا يَغْلِبُ وُقُوعُهُ يَصِيرُ مُسْتَثْنًى حُكْمًا وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْهُ وَمَا لَا فَلَا إِلَّا بِشَرْطِهِ.) [ردالمحتار: (۴۴۸/۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط، سعید کراچی].

▭ [الهداية: (۲۲۷/۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رحمانيه لاهور].

▭ [البحر الرائق: (۳۰۱/۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعيد کراچی].

(۱) (ولما كان الاعتكاف في المسجد سببا لجمع الخاطر وصفاء القلب والتفرغ للطاعة والتشبه بالملائكة والتعرض لوجدان ليلة القدر اختاره النبي صلى الله عليه وسلم في العشر الأواخر وسنه للمحسنين من أمته ۔۔۔ أقول وذلك تحقيقا لمعنى الاعتكاف وليكون الطاعة لها بال ومشقة على النفس ومخالفة للعادة والله أعلم.) ["حجة الله البالغة" للشاه ولي الله الدهلوي: (۱۸۹/۲، ۱۹۰) أمور تتعلق بالصوم، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه الحديثة].

نے بھی ہر جگہ اور ہر دور میں اس کی پابندی کی، اور اب اعتکاف رمضان المبارک کا شعار اور نشانی بن گیا، اور اس نے سنت متواتر کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔(۱)

☆.....حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخیر عشرہ میں برابر اعتکاف فرماتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے انتقال فرمایا، پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کا معمول قائم رکھا۔(۲)

مسجد میں پنج گانہ نماز نہیں ہوتی

اگر کسی مسجد میں عام اوقات میں پانچوں وقت کی جماعت نہیں ہوتی البتہ اعتکاف کے دنوں میں پانچوں وقت کی جماعت ہوتی ہے تو اس میں اعتکاف درست ہے، اور اگر اعتکاف کے دنوں میں بھی پانچوں وقت کی جماعت نہیں ہوتی تو وہاں اعتکاف نہ کرے۔(۳)

---

(۱) ((قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: (سُنَّ لُبْثٌ فِي مَسْجِدٍ بِصَوْمٍ وَنِيَّةٍ) أَيْ جُعِلَ اللُّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ سُنَّةً بِشَرْطِ نِيَّةِ الِاعْتِكَافِ وَالصَّوْمِ. وَقَالَ الْقُدُورِيُّ: الِاعْتِكَافُ مُسْتَحَبٌّ، وَقَالَ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ: "وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ، لِأَنَّ النبي صلى اللّٰه عليه وسلم وَاظَبَ عليه في الْعَشْرِ الْأَخِيرِ من رَمَضَانَ". وَالْمُوَاظَبَةُ دَلِيلُ السُّنَّةِ".))[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي:(۲۲۰/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت].

☐ [البحر الرائق:(۲۹۹/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچی].

☐ [الجوهرة النيرة:(۱۷۵/۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:قديمی كتب خانه كراچی].

☐ [بدائع الصنائع:(۱۰۸/۲) كتاب الصوم،كتاب الاعتكاف،فصل فصل:وأما شرائط صحته، ط:سعيد كراچی].

(۲) ((عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم: "أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ. ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ".))[صحيح البخاری:(۲۷۱/۱) كتاب الصوم،ابواب الاعتكاف،باب الاعتكاف في العشر الأواخر والاعتكاف في المساجد كلها،ط: قديمی كتب خانه كراچی].

☐ [صحيح مسلم:(۳۷۱/۱) كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف،ط:قديمی كتب خانه كراچی].

☐ [سنن أبي داود:(۳۳۱/۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط:حقانيه ملتان].

(۳) ((مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ) هُوَ مَا لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ أُدِّيَتْ فِيهِ الْخَمْسُ أَوْ لَا. وَعَنْ الْإِمَامِ اشْتِرَاطُ أَدَاءِ =

مسجد میں غسل کرنا

"وضو مسجد میں کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۴۳۹)

مسجد میں وضو کرنا

"وضو مسجد میں کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۴۳۹)

مسنون اعتکاف کب سے کب تک؟

☆......رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر

= الخمس فيه وَصَحَّحَهُ بَعْضُهُم وَقَالَ لا يَصِحُّ فِي كُلِّ مَسجِدٍ وَصَحَّحَهُ السُّرُوجِيُّ وَأمَّا الجَامِعُ فَيَصِحُّ فِيهِ مُطلَقًا اتِّفَاقًا. وفي " الشامية ": (قَولُهُ :أُقِيمَت فِيهِ الخَمسُ أو لَا) صَرَّحَ بِهَذَا الإطلاقِ فِي " العِنَايَةِ " وَكَذَا فِي " النَّهرِ " وَعَزَاهُ الشَّيخُ إسمَاعِيلُ إلَى " الفَيضِ " وَ " البَزَّازِيَّةِ " وَ " خِزَانَةِ الفَتَاوَى " وَ " الخُلَاصَةِ " وَغَيرِهَا وَيُفهِمُ أيضًا وَإن لَم يُصَرِّح بِهِ مِن تَعلِيلِهِ بِالقَولِ الثَّانِي هُنَا تَبَعًا " لِلهِدَايَةِ " فَافهَم (قَولُهُ: وَصَحَّحَهُ بَعضُهُم) نَقَلَ تَصحِيحَهُ فِي " البَحرِ " عَن ابنِ الهُمَامِ. (قَولُهُ: وَصَحَّحَهُ السُّرُوجِيُّ) وَهُوَ اختِيَارُ الطَّحَاوِيِّ، قَالَ الخَيرُ الرَّملِيُّ: وَهُوَ أيسَرُ خُصُوصًا فِي زَمَانِنَا فَيَنبَغِي أن يُعَوَّلَ عَلَيهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أعلَمُ. [الدرمع الرد:(۲/ ۴۴۰، ۴۴۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچي].

🗀 (وَالِاعتِكَافُ لَا يَصِحُّ إلَّا فِي مَسجِدِ جَمَاعَةٍ لِقَولِ حُذَيفَةَ رضي الله عنه: " لَا اعتِكَافَ إلَّا فِي مَسجِدِ جَمَاعَةٍ ". وَعَن أبِي حَنِيفَةَ أنَّهُ لَا يَجُوزُ إلَّا فِي مَسجِدٍ يُصَلَّى فِيهِ الصَّلَوَاتُ الخَمسُ لِأنَّهُ عِبَادَةُ انتِظَارِ الصَّلَاةِ فَيَختَصُّ بِمَكَانٍ يُصَلَّى فِيهِ ، قِيلَ: أرَادَ بِهِ غَيرَ الجَامِعِ، وَأمَّا فِي الجَامِعِ فَيَجُوزُ وَإن لَم يُصَلَّ فِيهِ الخَمسَ وَعَن أبِي يُوسُفَ أنَّ الِاعتِكَافَ الوَاجِبَ لَا يَجُوزُ فِي غَيرِ مَسجِدِ الجَمَاعَةِ وَالنَّفلَ يَجُوزُ، وَرَوَى الحَسَنُ عَن أبِي حَنِيفَةَ: " أنَّ كُلَّ مَسجِدٍ لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ مَعلُومٌ وَيُصَلَّى فِيهِ الصَّلَوَاتُ الخَمسُ بِالجَمَاعَةِ فَإنَّهُ يُعتَكَفُ فِيهِ " لِمَا رُوِيَ عَن حُذَيفَةَ أنَّهُ قَالَ سَمِعت: " رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ كُلُّ مَسجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإمَامٌ فَالِاعتِكَافُ فِيهِ يَصِحُّ ". ذَكَرَهُ فِي " الغَايَةِ ".)[تبين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي:(۲/ ۲۲۵) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية].

🗀 (قال المفتي سيد عبد الرحيم لاجپوري: دیگر ایام میں جماعت نہ ہوتی ہو لیکن اعتکاف کے دنوں میں جماعت ہوتی ہو تو کافی ہے اعتکاف صحیح ہو جائے گا۔آپ بخوشی اعتکاف کر سکتے ہیں)[فتاوی رحیمیہ:(۷/ ۲۷۵) کتاب الصوم، باب الاعتکاف،(ص:۲۳۵:جس مسجد پنجگانہ نماز باجماعت نہ ہوتی ہو،وہاں اعتکاف کا کیا حکم ہے؟]،ط:دارالاشاعت کراچی].

پہلے مسنون اعتکاف شروع ہوتا ہے، اور رمضان کی انتیس یا تیس تاریخ یعنی جس وقت شوال کا چاند نظر آ جائے اس وقت تک ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے شوال کا چاند نظر آ گیا تو بھی سورج غروب ہونے تک اعتکاف میں بیٹھنا ضروری ہے۔(۱)

(۱) (قوله صلى الفجر ثم دخل معتكفه) بصيغة المفعول اى مكان اعتكافه اى انقطع فيه وتخلى بنفسه بعد صلاة الصبح لا أن ذلك وقت ابتداء اعتكافه بل كان يعتكف من الغروب ليلة الحادى والعشرين وإلا لما كان معتكفا العشر بتمامه الذى ورد فى عدة أخبار انه كان يعتكف العشر بتمامه وهذا هو هو المعتبر عند الجمهور لمريد اعتكاف عشر او شهر وبه قال الأئمة الأربعة ذكره الحافظ العراقیؒ كذا فى" شرح الجامع الصغير للمناویؒ ".وقال الحافظ بن حجرؒ فى" الفتح": فيه أن أول الوقت الذى يدخل فيه المعتكف بعد صلاة الصبح وهو قول الأوزاعیؒ والليثؒ والثوریؒ وقال الأئمة الأربعة وطائفة: يدخل قبيل غروب الشمس وأولوا الحديث على أنه دخل من أول الليل ولكن إنما تخلى بنفسه فى المكان الذى أعده لنفسه بعد صلاة الصبح انتهى كلام الحافظ .)[تحفة الأحوذى بشرح جامع الترمذى:(۳/ ۲۱ ۳)أبواب الصوم،باب ماجاء فى الاعتكاف، ط:دار الكتب العلمية بيروت].

۞ ... الحافظؒ:وفى الحديث أن أول الوقت الذى يدخل فيه المعتكف بعد صلاة الصبح وهو قول الاوزاعیؒ والليثؒ والثوریؒ وقال الأئمة الأربعة وطائفة: يدخل قُبيل غروب الشمس، وأولوا الحديث على أنه دخل من أول الليل ولكن إنما تخلى بنفسه فى المكان الذى أعده لنفسه بعد صلاة الصبح؛ ... بل معنى الحديث انه اذا أراد أن يعتكف العشر الأواخر من رمضان دخل المسجد قُبيل ليلة احدى وعشرين ولبث فى المسجد بالليل حتى صلى الفجر ثم دخل معتكفه.
۵.)[بذل المجهود للسهارنفورى:(۳/ ۳۹۴)كتاب الصيام،باب الاعتكاف،بيان وقت الدخول فى الاعتكاف،ط:معهد الخليل كراچى].

۞[شرح النووى على الصحيح لمسلم:(۱/ ۳۷۱)كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، ط:قديمى كراچى].

۞[مرقاة المفاتيح:(۴/ ۵۲۹)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:حقانية بشاور].

۞((قولُهُ: وَاعلم أنّ اللّيَالِيَ تابِعَةٌ لِلأيّام) أى كُلُّ لَيلَةٍ تَتبَعُ اليَومَ الّذِى بَعدَهَا ألا تَرَى أنّهُ يُصَلّى التَّراوِيحَ فِي أَوّلِ لَيلَةٍ مِن رَمَضَانَ دُونَ أَوّلِ لَيلَةٍ مِن شَوّالٍ فَعَلَى هَذَا إذَا ذَكَرَ المُثَنّى أو المَجمُوعَ يَدخُلُ المَسجِدَ قَبلَ الغُرُوبِ وَيَخرُجُ بَعدَ الغُرُوبِ مِن آخِرِ يَومٍ نَذَرَهُ كَمَا صُرِّحَ بِهِ فِي "الخَانِيَةِ". وَصُرِّحَ بِأَنّهُ إذَا قَالَ أيّامًا يَبدَأُ بِالنّهَارِ فَيَدخُلُ المَسجِدَ قَبلَ طُلُوعِ الفَجرِ. اهـ.) [الدر مع الرد: (۲/ ۴۵۲)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،قبيل مطلب فى ليلة القدر،ط:سعيد كراچى].

۞[البحر الرائق: (۲/ ۳۰۵)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچى].

☆……رمضان شریف کے آخری عشرہ میں دس دن سے کم کی نیت سے اعتکاف کیا تو وہ بھی نفلی اعتکاف ہوگا۔(۱)

☆……اگر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مغرب کے بعد داخل ہوا، یا سورج غروب ہونے کے بعد دیر سے اعتکاف کی نیت کی، تو یہ مسنون اعتکاف نہیں ہوگا، بلکہ نفلی اعتکاف ہو جائے گا۔(۲)

☆……اگر سورج غروب ہونے سے پہلے چاند نظر آ گیا، اور معتکف چاند دیکھتے ہی مسجد سے نکل آیا، تو اس دن کا اعتکاف فاسد ہوگیا، اس دن کی قضا لازم ہوگی۔ سورج غروب ہونے کے بعد اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

☆……اگر معتکف سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے مسجد سے

---

(۱) وَمُقْتَضَى ذٰلِكَ أَنَّ الصَّوْمَ شَرْطٌ أَيْضًا فِي الِاعْتِكَافِ الْمَسْنُونِ لِأَنَّهُ مُقَدَّرٌ بِالْعَشْرِ الْأَخِيرِ حَتّٰى لَوِ اعْتَكَفَهُ بِلَا صَوْمٍ لِمَرَضٍ أَوْ سَفَرٍ يَنْبَغِي أَنْ لَا يَصِحَّ عَنْهُ بَلْ يَكُونَ نَفْلًا فَلَا تَحْصُلُ بِهِ إِقَامَةُ سُنَّةِ الْكِفَايَةِ وَيُؤَيِّدُهُ قَوْلُ "الْكَنْزِ": سُنَّ لَبْثٌ فِي مَسْجِدٍ بِصَوْمٍ وَنِيَّةٍ فَإِنَّهُ لَا يُمْكِنُ حَمْلُهُ عَلَى الْمَنْذُورِ لِتَصْرِيحِهِ بِالسُّنَّةِ وَلَا عَلَى التَّطَوُّعِ لِقَوْلِهِ بَعْدَهُ وَأَقَلُّهُ نَفْلًا سَاعَةً فَتَعَيَّنَ حَمْلُهُ عَلَى الْمَسْنُونِ سُنَّةً مُؤَكَّدَةً فَيَدُلُّ عَلَى اشْتِرَاطِ الصَّوْمِ فِيهِ .اهـ.)[الدر مع الرد: (۲/۴۴۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

[البحر الرائق: (۲/۲۹۹، ۳۰۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

[امداد الفتاوی بترتیب جدید: (۲/۱۸۴، ۱۸۵) کتاب الصوم والاعتکاف، باب الاعتکاف، بعض جزئیات متعلق اعتکاف، (سوال نمبر: ۲۲۷) ط: مکتبہ دار العلوم کراچی]۔

(۲) ((وَسُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ) أَيْ سُنَّةُ كِفَايَةٍ كَمَا فِي الْبُرْهَانِ وَغَيْرِهِ لِاقْتِرَانِهَا بِعَدَمِ الْإِنْكَارِ عَلَى مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ. [الدر مع الرد: (۲/۴۴۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

(وَيَنْقَسِمُ إِلَى وَاجِبٍ وَهُوَ الْمَنْذُورُ تَنْجِيزًا أَوْ تَعْلِيقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وَهُوَ فِي الْعَشْرِ الْأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ وَإِلَى مُسْتَحَبٍّ وَهُوَ مَا سِوَاهُمَا هٰكَذَا فِي "فَتْحِ الْقَدِيرِ".)[الفتاوی الهندیۃ: (۱/۲۱۱) کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما تفسیرہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ]۔

[البحر الرائق: (۲/۲۹۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

نکل گیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۱)

☆......جس نے اخیر عشرہ اعتکاف کیا، اس کے لیے بہتر ہے کہ عید کی نماز پڑھ کر گھر آئے۔(۲)

☆......اگر بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں داخل ہوگیا مگر اعتکاف کی نیت کرنے کا خیال ہی نہیں آیا، پھر سورج غروب ہونے کے بعد

---

(۱) ((قولہ: وَاعلم أنَّ اللَّيَالِي تَابِعَةٌ لِلأيَّامِ) أي كُلُّ لَيلَةٍ تتبعُ اليوم الذي بعدَها ألا ترى أنَّه يُصلِّي التَّراويح في أوَّلِ لَيلَةٍ مِن رَمَضَانَ دُونَ أوَّلِ لَيلَةٍ مِن شَوَّالٍ فعلى هذا إذا ذَكَرَ المُثنّى أو المجمُوعَ يَدخُلُ المَسجِدَ قَبلَ الغُرُوبِ وَيَخرُجُ بَعدَ الغُرُوبِ مِن آخِرِ يَومٍ نَذَرَهُ كَمَا صَرَّحَ بِهِ في "الخانِيَّة". وَصَرَّحَ بِأنَّهُ إذَا قَالَ أيَّامًا يَبدَأُ بِالنَّهَارِ فَيَدخُلُ المَسجِدَ قَبلَ طُلُوعِ الفَجرِ اهـ) [الدر مع الرد: (۲/۴۵۲) کتاب الصوم، باب الاعتكاف، قبيل مطلب في ليلة القدر، ط: سعيد كراچي].

۞ [البحر الرائق: (۲/۳۰۵) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

۞ (ولو قال لله عليَّ أن أعتكف يومين لزمه الاعتكاف بليلتيهما يدخُلُ المَسجِدَ قَبلَ غُرُوبِ الشَّمسِ فيمكثُ تلك الليلةَ وَ يومَها وَ الليلةَ الثانِيَةَ وَ يومَها وَيَخرُجُ بَعدَ غُرُوبِ الشَّمسِ وَ كذا هذا في الأيّام الكثيرةِ يَدخُل قَبلَ غُرُوبِ الشَّمسِ، اهـ.) [الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۲۳) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه].

۞ [الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه].

۞ [الفقه الاسلامي وأدلته: (۲/۶۱۸) الباب الثالث: الصيام والاعتكاف، الفصل الثاني: الاعتكاف، المبحث الثاني: حكم الاعتكاف وما يوجبه النذر على المعتكف، ط: الحقانية پشاور].

(۲) (ولما آدابه: ... ومنها مكثه في مسجد اعتكافه ليلة العيد إذا اتصل انتهاء اعتكافه بها ليخرج من المسجد إلى مصلى العيد فتتصل عبادة بعبادة) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/۴۹۸) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف وآدابه، ط: دار الحديث القاهرة].

۞ (آداب المعتكف: .... ۵: يندب مكث المعتكف ليلة العيد إذا اتصل اعتكافه بها ليخرج منه إلى المصلى فيوصل عبادة بعبادة ولما ورد من فضل إحياء هذه الليلة: "من قام ليلتي العيد محتسباً لله تعالى لم يمت قلبه يوم تموت القلوب" أي أن الله يثبته على الإيمان عند النزع وعند سؤال الملكين وسؤال القيامة. اهـ.) [الفقه الإسلامي وأدلته: (۲/۶۳۰) الباب الثالث: الصيام والاعتكاف، الفصل الثاني: الاعتكاف، المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط: الحقانية پشاور].

اعتکاف کا خیال آیا تو یہ مسنون اعتکاف نہیں ہوگا، بلکہ نفلی اعتکاف ہو جائے گا۔(۱)

مسنون اعتکاف کی ذمہ داری

ہر محلے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پہلے سے یہ تحقیق کریں کہ ہماری مسجد میں کوئی شخص اعتکاف میں بیٹھ رہا ہے کہ نہیں، اگر کوئی آدمی نہ بیٹھ رہا ہو تو کسی کو ضرور اعتکاف میں بٹھائیں۔(۱)

مسنون اعتکاف کی قضا

اگر کسی نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کو عذر کی وجہ سے یا بھول کر توڑ دیا تو اس پر ایک دن اور ایک رات کے اعتکاف کی قضا روزہ کے ساتھ لازم ہے۔لیکن احتیاطاً اختلاف سے بچنے کے لیے رمضان کے بعد دس دن روزے

---

(۱) (وَسُنَّةُ الِاعْتِكَافِ فِي الْمَسْجِدِ ... وَشَرْعًا اللُّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ نِيَّتِهِ فَالرُّكْنُ هُوَ اللُّبْثُ وَالْكَوْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَالنِّيَّةُ شَرْطَانِ لِلصِّحَّةِ.) [البحر الرائق: (۲/۲۹۹) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

□ [بدائع الصنائع: (۱/۱۰۸، ۱۰۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، فصل: ولما شرائط صحته، ط: سعید کراچی].

□ [تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی: (۲/۲۲۰ ـــ ۲۲۲) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: دار الکتب العلمیة].

(۱) ((وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان)أي سنة كفاية كما في "البرهان" وغيره لاقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة،وفي "الشامية": (قوله:أي سنة كفاية)نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترك السنة المؤكدة إثما دون إثم ترك الواجب كما مر بيانه في كتاب الطهارة.)[الدر مع الرد: (۲/۴۴۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

□ [الفقه الإسلاميّ وأدلّته: (۲/۶۱۶) الباب الثالث: الصّيام والاعتكاف، الفصل الثاني: الاعتكاف، المبحث الثاني: حكم الاعتكاف...، ط: الحقانية پشاور].

□ (الحنفية ـ قالوا: هو سنة كفاية مؤكدة في العشر الأواخر من رمضان...) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/۲۹۲) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف،اقسامه ومدته، ط: دار الحديث القاهرة].

کے ساتھ اعتکاف کی قضا کرنا بہتر ہے۔(۱)

مسنون اعتکاف کی نیت

''نیت'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ٤٣٠)

مسنون اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے

☆......رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے۔

☆......جس نے روزہ نہیں رکھا وہ آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف نہیں کر سکتا۔

☆......جو شخص ضعف، کمزوری، بڑھاپے یا شدید مرض کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا تو اس کے لیے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف درست نہیں ہوگا۔

☆......اگر کسی آدمی کو بیماری وجہ سے دن میں دوائی کھانی پڑتی ہے، روزہ

(۱) (ثم رأيت المحقق ابن الهمام قال: ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجا على قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة ناويا أربعا لا على قولهما اه أي يلزمه قضاء العشر كله لو أفسد بعضه كما يلزمه قضاء أربع لو شرع في نفل ثم أفسد الشفع الأول عند أبي يوسف، لكن صحح في "الخلاصة" أنه لا يقضي إلا ركعتين كقولهما، نعم اختار في "شرح المنية": قضاء الأربع اتفاقا في الراتبة كالأربع قبل الظهر والجمعة وهو اختيار الفضلي وصححه في "النصاب" وتقدم تمامه في النوافل، وظاهر الرواية خلافه، وعلى كل فيظهر من بحث ابن الهمام لزوم الاعتكاف المسنون بالشروع وإن لزم قضاء جميعه أو باقيه مخرج على قول أبي يوسف أما على قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لاستقلال كل يوم بنفسه وإنما قلنا أي باقيه بناء على أن الشروع ملزم كالنذر وهو لو نذر العشر يلزمه كله متتابعا ولو أفسد بعضه قضى باقيه على ما مر في نذر صوم شهر معين. والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع فيه عندهما بناء على لزوم صومه بخلاف الباقي لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية وإن كان المسنون هو اعتكاف العشر بتمامه، تأمل.)

[الدر المختار: (۲/۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☐ [فتح القدير: (۲/۳۹۸، ۳۹۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه].

☐ [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۲/۱۲۲) البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية پشاور].

نہیں رکھ سکتا تو وہ آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف نہیں کر سکتا۔

☆......شیخ فانی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے فدیہ ادا کر رہا ہے وہ عشرۂ اخیرہ کا مسنون اعتکاف نہیں کر سکتا۔

☆......اگر کوئی شخص بلا وجہ روزہ نہیں رکھتا ہے تو وہ بھی عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف نہیں کر سکتا۔

☆......اگر عورت نے حمل کی حالت میں یا نومولود کو دودھ پلانے کی وجہ روزہ نہیں رکھا تو یہ بھی گھر میں عشرۂ اخیرہ کا اعتکاف نہیں کر سکتی۔(۱)

مسنون اعتکاف کے لیے مسجد میں بیٹھنا ضروری ہے

''اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۱۳)

مسواک

''منجن'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۴۰۵)

مشورہ دینا

''خیریت معلوم کرلی'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۳۵)

---

(۱) قُلتُ : وَمُقتَضَى ذٰلِکَ أنَّ الصَّومَ شَرطٌ أیضًا فِی الاعتِکافِ المَسنُونِ لأنَّهُ مُقَدَّرٌ بالعَشرِ الأخِیرِ حَتّٰی لَو اعتَکَفَهُ بِلا صَومٍ لِمَرَضٍ أو سَفَرٍ، یَنبَغِی أن لا یَصِحَّ عَنهُ بَل یَکُونُ نَفلًا فَلا تَحصُلُ بِهِ إقامَةُ سُنَّةِ الکِفایَةِ، وَیُؤَیِّدُهُ قَولُ "الکَنزِ": " سُنَّ لُبثٌ فِی مَسجِدٍ بِصَومٍ وَنِیَّةٍ". فَإنَّهُ لا یُمکِنُ حَملُهُ عَلَی المَنذُورِ لِتَصرِیحِهِ بِالسُّنَّةِ وَلا عَلَی التَّطَوُّعِ لِقَولِهِ بَعدَهُ وَأقَلُّهُ نَفلًا ساعَةٌ فَتَعَیَّنَ حَملُهُ عَلَی المَسنُونِ سُنَّةً مُؤَکَّدَةً، فَیَدُلُّ عَلَی اشتِراطِ الصَّومِ فِیهِ، [الدرمع الرد : (۲/۴۴۱،۴۴۲) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

🗀 [البحر الرائق:(۲/۲۹۹،۳۰۰) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط : سعید کراچی].

🗀 [حاشیة الطحطاوی علی المراقی:(ص:۳۸۳) کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:میر محمد کتب خانه کراچی/(ص:۵۷۸) کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:المکتبة الانصاریه، هرات افغانستان].

مطلقہ کے لئے اعتکاف کرنا

''عدت میں اعتکاف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:٢٨٤)

معاملہ حل کر دیا

''خیریت معلوم کرلی'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:٢٣٥)

معتکف جگہ بدل سکتا ہے

''جگہ بدلنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:١٨٥)

معتکف کو ان مقامات پر جانا جائز نہیں

''جانا جائز نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:١٨٣)

معتکف کو مسجد سے باہر نکال دیا

''باہر نکال دیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:١٣٦)

معتکف کی مثال

☆......معتکف کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو کوئی درخواست لے کر کسی دروازے پر جا کر پڑا رہے، اور جب تک درخواست قبول نہیں ہوتی وہاں سے جاتا نہیں:

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

☆......اگر حقیقۃً یہی حال ہو تو سخت سے سخت دل والا بھی نرم ہو جاتا ہے، اور اللہ جل شانہ کی کریم ذات تو بخشش کے لیے بہانہ ڈھونڈتی ہے، بلکہ بہانہ کے بغیر بھی رحمت فرماتے ہیں۔ اس لیے جب کوئی شخص دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اللہ تعالیٰ کے

دروازے پر جا کر پڑا رہتا ہے تو اس کے نوازے جانے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جس کا اکرام فرمادیں اس کے بھرپور خزانوں کا کون بیان کرسکتا ہے۔(۱)

(۱) (والاعتكاف مشروع بالكتاب والسنة)... (وهو من أشرف الأعمال إذ كان عن إخلاص) لله تعالى لأنه منتظر للصلاة وهو كالمصلي وهي حالة قرب وانقطاع محاسنها لا تحصل (ومن محاسنه أن فيها تفريغ القلب من أمور الدنيا) بشغله بالإقبال على العبادة متجردا لها (وتسليم النفس إلى المولى) بتفويض أمرها إلى عزيز جنابه والاعتماد كرمه والوقوف ببابه (وملازمة عبادة) والقرب إليه ليقرب من رحمته كما أشار إليه في حديث "من تقرب إلي" وملازمة القرار (في بيته) سبحانه وتعالى واللائق بمالك المنزل إكرام نزيله تفضلا ورحمة وإحسانا منه ومنة للالتجاء إليه (والتحصن بحصنه) فلا يصل إليه عدوه بكيده وقهره لقوة سلطان الله وقهره وعزيز تأييده ونصره ترى الرعايا يحبسون أنفسهم على باب سلطانهم وهو فرد منهم ويجهدون في خدمته والقيام أذلة بين يديه لقضاء مآربهم فيعطف عليهم بإحسانه ويحميهم من عدوهم بعزة قدرته وقوة سلطانه وقد نبه على حصول المراد وأزال حجاب الوهم وأماط الغطاء وأظهر الحق بفيض العطاء بما أشار إليه بقوله (وقال عطاء) بن أبي رباح التابعي ....: (مثل المعتكف مثل رجل يختلف) أي يتردد ويقف (على باب) ملك أو وزير عظيم أو إمام (عظيم لحاجة) يقدر على قضائها عادة (فالمعتكف يقول) لسان حاله إن لم ينطق بذلك لسان قاله: (لا أبرح) قائما بباب مولاي سائلا منه جميع مآربي وكشف ما نزل بي من الكرب وصار مصاحبي وتجنبني للملك أعز إخواني بل عين قرابتي. (حتى يغفر لي) ذنوبي التي هي سبب بعدي ونزول مصائبي لم يفض بمنته علي بما يليق بأهليته وكرمه إكرام من التجاء إلى منيع حرزه وحماية حرمه وهذه إشارة إلى أن العبد الجامع لهذه المسائل والف موقف العبد الذليل بباب مولاه عاريا عن الأعمال ونسبة الفضائل متوجها إليه سبحانه بأعظم الوسائل ماذا أكف الافتقار ملجأ بالدعاء والمسائل مطروحا على أعتاب باب الله تعالى مرتجيا شفاعته غدا عنده بما وعد به وهو لكل خير كافل.)[مراقي الفلاح:(ص: ۱۸۱،۱۸۲) كتاب الصوم باب الاعتكاف ،ط: مكتبه امداديه ملتان].

🗀 [حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص: ۳۸۶،۳۸۷) كتاب الصوم باب الاعتكاف،ط: مير محمد كتب خانه كراچي/، (ص: ۵۸۳،۵۸۵) كتاب الصوم باب الاعتكاف،ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان].

🗀 [الفِقهُ الإسلاميُ وأدلّتُهُ:(۶۱۱/۲،۶۱۲) البابُ الثّالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثّاني: الاعتِكاف، المبحث الأول: تعريف الاعتكاف ومشروعيته والهدف منه...الخ.،ط: الحقانيّة بشاور].

🗀 (وشرع لهم الاعتكاف الذي مقصوده وروحه عكوف القلب على الله تعالى وجمعيّته عليه والخلوة به والانقطاعُ عن الاشتغال بالخلق والاشتغال به وحده سبحانه بحيث يصير ذِكره وحبه =

معتکف کے پاس عورتوں کا آنا

''عورتوں کا معتکف کے پاس آنا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۹۵)

معتکف کے دوست فرشتے ہیں

''فرشتے ساتھی ہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص:۳۲۰)

معتکف کے ساتھ افطار کرنا

اعتکاف میں بیٹھنے والوں کے لیے مسجد میں سونا، کھانا، پینا اور افطار کرنا درست ہے۔ اور جو لوگ اعتکاف کی نیت سے نہیں بیٹھیں ان کے لیے مسجد میں افطار کرنا درست نہیں ہے۔ اس لیے غیر معتکف اگر معتکف کے ساتھ افطار کرنا چاہتا ہے تو مسجد میں داخل ہوتے وقت نفل اعتکاف کی نیت کر لے، اور یہ کہہ لیا کرے: "نويت الاعتكاف مادمت في المسجد" تو پھر معتکف کے ساتھ افطار کرنا بلا کراہت جائز ہوگا۔(۱)

= والإقبالُ عليه في محل هموم القلب وخطراته فيستولي عليه بدلها ويصير الهمُّ كُلُّه به والخطراتُ كلُّها بذكره والتفكر في تحصيل مراضيه وما يقرّب منه فيصيرُ أنسه بالله بدلاً عن أنسه بالخلق فيعده بذلك لأنسه به يوم الوَحشة في القبور حين لا أنيس له ولا ما يفرحُ به سواه فهذا مقصود الاعتكاف الأعظم.)[زاد المعاد في هدى خير العباد: ۸۷/۲، فصل: في هديه صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ في الاعتكاف : مؤسسة الرسالة بيروت].

[الفتاوى الهندية :(۲۱۲/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، والمحاسنه،ط:رشيدية كوئته].

(۱) (وَيُكرَهُ النَّومُ وَالأكلُ فيه لِغَيرِ المُعتَكِفِ وإذا أرَادَ أن يَفعَلَ ذلك يَنبَغِي أن يَنوِيَ الاعتِكَافَ فَيَدخُلَ فيه وَيَذكُرَ اللهَ تَعَالَى بِقَدرِ ما نَوَى او يُصَلِّيَ ثُمَّ يَفعَلَ ما شَاءَ كَذَا في "السِّرَاجِيَّة".)[الفتاوى الهنديه :(۳۲۱/۵) كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ ،البَابُ الخَامِسُ في آدَابِ المَسجِدِ... اه،ط:رشيديه كوئته].

[الفتاوى السراجية:(ص: ۷۱،۷۲) كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ وَالاستِحسَانِ،باب المسجد،ط: سعيد كراچي].

[الدرمع الرد:(۴۴۸/۲، ۴۴۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

[الدرمع الرد:(۶۶۱/۱) كتاب الصلوة،مطلب في الغرس في المسجد،ط: سعيد كراچي].

معتکفین کا مرتبہ

’’فرشتے ساتھی ہیں‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۲۰)

مقامِ اعتکاف کو چادر سے گھیرنا

اعتکاف کے مقام کو چادر یا کپڑے وغیرہ سے گھیر کر حجرہ کی مانند بنالینا سنت ہے۔(۱)

مقدمہ کی تاریخ کے لیے نکلنا

اگر کوئی آدمی رمضان کے آخری دس دن میں مسنون اعتکاف کی نیت سے مسجد میں بیٹھا، اور آخری عشرہ میں اس کے ایک مقدمہ کی تاریخ ہے، اس دن عدالت

---

(۱) عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَت: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَعتَكِفُ فِي العَشرِ الأَوَاخِرِ مِن رَمَضَانَ فَكُنتُ أَضرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبحَ ثُمَّ يَدخُلُهُ فَاستَأذَنَت حَفصَةُ عَائِشَةَ أَن تَضرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَت لَهَا فَضَرَبَت خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتهُ زَينَبُ ابنَةُ جَحشٍ ضَرَبَت خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ رَأَى الأَخبِيَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأُخبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: آلبِرَّ تُرَونَ بِهِنَّ؟ فَتَرَكَ الاعتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهرَ ثُمَّ اعتَكَفَ عَشرًا مِن شَوَّالٍ ". [صحیح البخاری:(۱/۲۷۲) کتاب الصوم، ابواب الاعتکاف، باب اعتکاف النساء، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی].

☆ عَن أَبِي سَعِيدٍ الخُدرِيِّ " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اعتَكَفَ فِي قُبَّةٍ تُركِيَّةٍ عَلَى سُدَّتِهَا قِطعَةُ حَصِيرٍ قَالَ فَأَخَذَ الحَصِيرَ بِيَدِهِ فَنَحَّاهَا فِي نَاحِيَةِ القُبَّةِ ثُمَّ أَطلَعَ رَأسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ ". [سنن ابن ماجہ:(ص:۱۲۷) ابواب ماجاء في الصيام، باب في ليلة القدر، ط: قديمی کتب خانہ کراچی].

☆ [صحیح مسلم:(۱/۳۷۰) کتاب الصيام، باب فضلِ لَيلَةِ القَدرِ وَالحَثِّ عَلَى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَأَرجَى أَوقَاتِ طَلَبِهَا، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی].

☆ [زاد المعاد في هدى خير العباد:(۲/۹۰) فصل: في هديه صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ في الاعتكاف: مؤسسة الرسالة بيروت].

☆ ((قوله: وانه أمر بخبائه فضرب) قالوا فيه دليل على جواز اتخاذ المعتكف لنفسه موضعا من المسجد ينفرد فيه مدة اعتكافه مالم يضيق على الناس واذا اتخذه يكون في آخر المسجد ورحابه لئلا يضيق على غيره وليكون أخلى له وأكمل في انفراده.)[شرح نووی على الصحيح للمسلم:(۱/۳۷۱) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی].

میں اس کی حاضری ضروری ہے، تو اگر یہ شخص مقدمہ کے لیے نکلے گا تو اس کا سنت مؤکدہ والا اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور مجبوراً نکلنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوگا۔

☆......امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے مسلک کے مطابق اگر آدھے دن سے زیادہ باہر نہ رہے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوگا............ ایسی مجبوری کی حالت میں اس مسلک پر عمل کیا جاسکتا ہے۔(۱)

---

(۱) (ولا يخرج منه إلا لحاجة شرعية أو طبيعية)(أو)حاجة(ضرورية كانهدام المسجد)وأداء شهادة تعينت عليه(وإخراج ظالم كرها وتفرق أهله)لفوات ما هو المقصود منه (وخوف على نفسه أو متاعه من المكابرين فيدخل مسجدا من ساعته) يريد أن لا يكون خروجه إلا ليعتكف في غيره ولا يشتغل إلا بالذهاب إلى المسجد الآخر (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر(فسد الواجب)ولا إثم به؛ ... وقالا : ان خرج أكثر اليوم فسد و الا فلا.)[مراقي الفلاح:(ص: ۱۷۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:امدادية ملتان].

🗀 (قوله: لفوات ما هو المقصود منه) علة لعدم الفساد في هذه المسائل يعني إنما لم يفسد اعتكافه، بل يخرج إلى غيره، لأن المقصود للمعتكف وهو أداء الصلاة في ذلك المسجد على أكمل الوجوه قد فات؛ ... (قوله : بلا عذر معتبر) أي في عدم الفساد فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجته فسد، لأنه وإن كان عذرا إلا أنه لم يعتبر في عدم الفساد .

🗀 (قوله : ولا إثم عليه به) أي بالعذر أي وأما بغير العذر فيأثم لقوله تعالى : ﴿ ولا تبطلوا أعمالكم ﴾[محمد:الاية:۳۳]. ...

🗀 (قوله: وقالا : ان خرج أكثر اليوم الخ) قالوا: وهو الاستحسان، فيقتضي ترجيح قولهما "بحر". وبحث فيه الكمال، ورجح قوله لأن الضرورة التي يناط بها التخفيف اللازمة والغالبة، وليس هنا كذلك اه أي فيكون من المواضع التي يعمل فيها بالقياس، كذا في "تحفة الأخيار".)[حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص: ۳۸۳، ۳۸۴) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:نور محمد كتب خانه كراچي/(ص : ۵۷۹، ۵۸۰)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:مكتبه الغفارية هرات افغانستان].

🗀 [الدرمع الرد:(۲/۴۴۷، ۴۴۸) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط سعيد كراچي].

🗀 [تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي:(۲/۲۲۷، ۲۲۸) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت].

مکان

"حجرہ" کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۱۹)

مکروہاتِ اعتکاف

۱- چپ چاپ، گم صم رہنا اور اسے کوئی اچھی بات سمجھنا، آج کل ناواقف اعتکاف میں چپ بیٹھنا بھی ثواب کی بات سمجھتے ہیں، یہ درست نہیں ہے۔(۱)

۲- لڑائی جھگڑا، شور شغب کرنا اور بیہودہ، واہیات باتیں کرنا۔(۲)

---

(۱) ((وكره الصمت إن اعتقده قربة) والتكلم إلا بخير لأنه منهي عنه لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ وأما إذا لم يعتقده قربة فيه ولكنه حفظ لسانه عن النطق بما لا يفيد فلا بأس به.)[مراقي الفلاح:(ص:۱۸۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:امدادية ملتان].

⌂ (مكروهات الاعتكاف : يكره تحريماً عند الحنفية : ... ويكره الصمت إن اعتقده قربة، لأنه منهي عنه، لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ:(۶۳۱،۶۳۰/۲)البابُ الثّالث:الصِّيامُ والاعتكاف، الفَصلُ الثّاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانيّة بشاور].

⌂ ((الحنفية قالوا : يكره تحريما فيه أمور : منها الصمت إذا اعتقد أنه قربة أما إذا لم يعتقده كذلك فلا يكره والصمت عن معاصي اللسان من أعظم العبادات.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۲۹۸/۱) كتاب الصيام،كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة].

(۲) (آداب المعتكف : ... ۶- : يجتنب المعتكف كل ما لا يعنيه من الأقوال والأفعال ولا يكثر الكلام، لأن من كثر كلامه كثر سَقَطه وفي الحديث:" من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه ".ويجتنب الجدال والمراء والسباب والفحش فإن ذلك مكروه في غير الاعتكاف ففيه أولى ولا يبطل الاعتكاف بشيء من ذلك، لأنه لما لم يبطل بمباح الكلام لم يبطل بمحظور.ولا يتكلم المعتكف إلا بخير ولا بأس بالكلام لحاجته ومحادثة غيره .اه.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ:(۶۳۰،۶۲۹/۲)البابُ الثّالث: الصِّيامُ والاعتكاف،الفَصلُ الثّاني : الاعتِكاف،المبحث الخامس: آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته،ط:الحقانيّة بشاور].

⌂ [الفتاوى الهندية:(۲۱۲/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأما آدابه، ط: رشيديه كوئته].

⌂ [المبسوط للسرخسي:(۱۲۰/۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلميةبيروت لبنان]. =

۳- خرید و فروخت کے لیے کوئی چیز مسجد کے اندر لانا۔(۱)

۴- مباشرت، تقبیل، لمس اس قسم کی تمام خواہشات سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے۔ اگر ان چیزوں کی وجہ سے انزال ہوگیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور گناہ گار بھی ہوگا۔(۲)

مکروہ ہے

معتکف کے لیے بلا ضرورت کسی شخص کو باتیں کرنے کے لیے بلانا اور باتیں

= ﴿وَلَا يُفْسِدُ الِاعْتِكَافَ سِبَابٌ وَلَا جِدَالٌ وَلَا سُكْرٌ فِي اللَّيْلِ ... وَفِي "الْعَيْنِ": وَأَمَّا التَّكَلُّمُ بِغَيْرِ خَيْرٍ فَإِنَّهُ يُكْرَهُ لِغَيْرِ الْمُعْتَكِفِ فَمَا ظَنُّكَ لِلْمُعْتَكِفِ ا ه.﴾[البحر الرائق:(۲/۳۰۳،۳۰۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(۱) (يكره تحريماً عند الحنفية : إحضار المبيع في المسجد، لأن المسجد محرر من حقوق العباد، فلا يجعله كالدكان. ويكره عقد ما كان للتجارة، لأن المعتكف منقطع إلى الله تعالى، فلا يشتغل بأمور الدنيا.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/۱۳۶)البَابُ الثَّالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفَصلُ الثَّاني : الاعتِكاف، المبحث الخامس : آداب المعتكف ومكروهات الاعتكاف ومبطلاته، ط: الحقانيّة پشاور].

(ومنها إحضار سلعة في المسجد للبيع أما عقد البيع لما يحتاج لنفسه أو لعياله بدون إحضار السلعة فجائز، بخلاف عقد التجارة فإنه لا يجوز.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۳۹۸) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه، ط: دار الحديث القاهرة].

[الجوهرة النيرة:(۱/۱۷۷)باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

[الدر مع الرد:(۲/۳۴۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(۲) (أما مفسدات الاعتكاف فمنها : الجماع ... أما دواعي الجماع من تقبيل بشهوة ومباشرة ونحوها فإنها لا تفسد الاعتكاف إلا بالإنزال باتفاق للائمة وخالف المالكية.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۳۹۴) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة].

((و) بَطَلَ (بِإِنْزَالٍ بِقُبْلَةٍ أَوْ لَمْسٍ) أَوْ تَفْخِيذٍ وَلَوْ لَمْ يُنْزِلْ لَمْ يَبْطُلْ وَإِنْ حَرُمَ الْكُلُّ لِعَدَمِ الْحَرَجِ وَلَا يَبْطُلُ بِإِنْزَالٍ بِفِكْرٍ أَوْ نَظَرٍ.)[الدر مع الرد:(۲/۴۵۰) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

[الفتاوى الهندية :(۱/۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته].

کرنا مکروہ ہے۔ اور خاص اس غرض سے محفل جمانا ناجائز ہے۔ (۱)

ممنوعات

اعتکاف میں چند چیزیں مکروہ تحریمی ہیں:

۱- اس خیال سے چپ رہنا کہ اس میں ثواب زیادہ ہے، مکروہ ہے۔ اگر یہ خیال نہیں تو چپ رہنا مکروہ نہیں، ہاں زبان کے گناہ سے بچنے کے لیے چپ رہنا سب سے بڑی عبادت ہے۔ (۲)

---

(۱) (وَيَجِبُ أي الصَّمْتُ كَمَا فِي "غُرَرِ الأَذْكَارِ" عَنْ شَرٍّ لِحَدِيثِ: "رَحِمَ اللّٰهُ امرأً تَكَلَّمَ فَغَنِمَ أو سَكَتَ فَسَلِمَ" (وَتَكَلُّمٍ إِلَّا بِخَيرٍ) وَهُوَ مَا لَا إِثْمَ فِيهِ وَمِنهُ المُبَاحُ عِندَ الحَاجَةِ إِلَيهِ لَا عِندَ عَدَمِهَا وَهُوَ مَحمَلُ مَا فِي "الفَتحِ" أَنَّهُ مَكرُوهٌ فِي المَسجِدِ، يَأكُلُ الحَسَنَاتِ كَمَا تَأكُلُ النَّارُ الحَطَبَ كَمَا حَقَّقَهُ فِي "النَّهرِ". وفي "الشامية": (قَولُهُ: وَهُوَ) أي المُبَاحُ عِندَ عَدَمِ الاحتِيَاجِ إِلَيهِ. "ط". (قولُهُ: إِنَّهُ مَكرُوهٌ) أي إِذَا جَلَسَ لَهُ كَمَا قَيَّدَهُ فِي "الظَّهِيرِيَّةِ" ذَكَرَهُ فِي "البَحرِ" قُبَيلَ الوِترِ. وَفِي "المِعرَاجِ" عَن "شَرحِ الإِرشَادِ": لَا بَأسَ بِالحَدِيثِ فِي المَسجِدِ إِذَا كَانَ قَلِيلًا فَأَمَّا أَن يَقصِدَ المَسجِدَ لِلحَدِيثِ فِيهِ فَلَا. اهـ وَظَاهِرُ الوَعِيدِ أَنَّ الكَرَاهَةَ فِيهِ تَحرِيمِيَّةٌ.)[الدرمع الرد:(۲/۳۴۹،۳۵۰)باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: سعید کراچی]۔

🗀 [حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص:۳۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي/(ص: ۵۸۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان]۔

🗀 [بدائع الصنائع:(۲/۱۱۷) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل:وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط:سعيد كراچي]۔

(۲) ((وَأَمَّا مَحظُورَاتُهُ): فَمِنهَا الصَّمتُ الَّذِي يَعتَقِدُهُ عِبَادَةً فَإِنَّهُ يُكرَهُ هٰكَذَا فِي "التَّبيِينِ" وَأَمَّا إِذَا لَم يَعتَقِدهُ قُربَةً فَلَا يُكرَهُ كَذَا فِي "البَحرِ الرَّائِقِ" وَأَمَّا الصَّمتُ عَن مَعَاصِي اللِّسَانِ فَمِن أَعظَمِ العِبَادَاتِ كَذَا فِي "الجَوهَرَةِ النَّيِّرَةِ".)[الفتاوى الهندية:(۱/۲۱۳) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراته،ط: رشيدية كوئته]۔

🗀 [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة:(۱/۳۹۸) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مكروهات الاعتكاف و آدابه،ط: دارالحديث القاهرة]۔

🗀 [الجوهرة النيرة:(۱/۱۷۷) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط : قديمي كتب خانه كراچي]۔

۲-مال، سامان فروخت کرنے کے لیے مسجد میں لانا مکروہ تحریمی ہے خرید وفروخت کاوہ معاملہ جواس کے لیےاوراس کے بال بچوں کے لیےضروری ہے مسجد میں کرنا جائز ہے۔لیکن سامان مسجد میں لانا منع ہے۔اور مسجد میں تجارتی معاہدہ کرنا جائزنہیں ہے۔(۱)

منتقل ہونا

☆......معتکف مسجد کے اندر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوسکتا ہے۔مثلاً: صف اول کے دائیں جانب تھا،اب صف دوم میں بائیں جانب جانا چاہتا ہے تو یہ درست ہے،اس میں کوئی کراہت نہیں۔(۲)

(۱) (قولُهُ: إحضارُ مَبيعٍ فيه) لِأنّ المَسجِدَ مُحرزٌ عن حُقُوقِ العِبادِ وَفيه شغلُهُ بها وَدَلَّ تعليلُهُم أنّ المَبيعَ لَو لَم يَشغَلِ البُقعَةَ لا يُكرَهُ إحضارُهُ كَدَراهِمَ يَسيرَةٍ أو كِتابٍ وَنَحوِهِ" بَحرٌ" لَكِنْ مُقتضى التَّعليلِ الأوّلِ الكَراهَةُ وَإن لَم يَشغَلْ نَهرٌ .قُلتُ : التَّعليلُ وَاحِدٌ وَمَعناهُ أنّهُ مُحرزٌ عن شَغلِهِ بِحُقوقِ العِبادِ وَقولُهُم وَفيه شَغلُهُ بها نَتيجَةُ التَّعليلِ وَلِذا أبدَلَهُ في المِعراجِ بِقولِهِ : فَيُكرَهُ شَغلُهُ بِها كَالهُم .وَفي "البَحرِ": وَأفادَ إطلاقُهُ أنّ إحضارَ ما يَشتَرِيهِ لِيأكُلَهُ مَكرُوهٌ وَيَنبَغي عَدَمُ الكَراهَةِ كَما لا يَخفَى اهـ أي لِأنّ إحضارَهُ ضَرُورِيٌّ لِأجلِ الأكلِ وَلِأنّهُ لا شَغلَ بِهِ لِأنّهُ يَسيرٌ . وَقالَ أبو السُّعُودِ نَقَلَ الحَمَوِيُّ عَنِ البِرجَندِيِّ: أنّ إحضارَ الثَّمَنِ وَالمَبيعِ الَّذِي لا يَشغَلُ المَسجِدَ جائِزٌ ا ه. (قولُهُ مُطلَقًا) أي سَواءٌ احتاجَ إلَيهِ لِنَفسِهِ أو عِيالِهِ أو كانَ لِلتِّجارَةِ أحضَرَهُ أو لا كَما يُعلَمُ مِمّا قَبلَهُ وَمِن الزَّيلَعِيِّ وَالبَحرِ .)[الدر مع الرد:(۲/۴۴۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

✍ [حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۳۸۴) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:مير محمد كتب خانه كراچي/(ص:۵۸۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان].

✍ [البحر الرائق:(۲/۳۰۴) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:سعيد كراچي].

✍ [تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي:(۲/۲۲۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت].

(۲) ((قولُهُ:هُوَ لُغَةً اللُّبثُ) أي المُكثُ في أيِّ مَوضِعٍ كانَ وَحَبسُ النَّفسِ فيهِ .قالَ في" البَحرِ" هُوَ لُغَةً الافتِعالُ مِن عَكَفَ إذا دامَ مِن بابِ طَلَبَ وَعَكَفَهُ حَبَسَهُ وَمِنهُ ﴿وَالهَدْيَ مَعكُوفًا﴾سُمِّيَ بِهِ هَذا النَّوعُ مِنَ العِبادَةِ لِأنّهُ إقامَةٌ في المَسجِدِ مَعَ شَرائِطَ. "مُغرِب" .)[ردالمحتار:(۲/۴۴۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]. =

☆......جس مسجد میں مسنون اعتکاف شروع کر چکا ہے اس مسجد سے منتقل ہو کر دوسری مسجد میں جانا درست نہیں، ہاں اگر کوئی شرعی عذر ہو تو دوسری مسجد میں جانا درست ہے۔(۱)

= (قَوْلُهُ: وَخُصَّ الْمُعْتَكِفُ بِأَكْلِ إلخ) أَيْ فِي الْمَسْجِدِ وَالْبَاءُ دَاخِلَةٌ عَلَى الْمَقْصُورِ عَلَيْهِ بِمَعْنَى أَنَّ الْمُعْتَكِفَ مَقْصُورٌ عَلَى الْأَكْلِ وَنَحْوِهِ فِي الْمَسْجِدِ لَا يَحِلُّ لَهُ فِي غَيْرِهِ وَلَوْ كَانَتْ دَاخِلَةً عَلَى الْمَقْصُورِ كَمَا هُوَ الْمُتَبَادَرُ يَرِدُ عَلَيْهِ أَنَّ النِّكَاحَ وَالرَّجْعَةَ غَيْرُ مَقْصُورَيْنِ عَلَيْهِ لِعَدَمِ كَرَاهَتِهِمَا لِغَيْرِهِ فِي الْمَسْجِدِ .)[ردالمحتار:(۴۴۸/۲) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

(قال الشیخ المفتی عزیز الرحمنؒ:" معتکف جس مسجد میں معتکف ہے اس تمام مسجد میں جس جگہ چاہے رہ سکتا ہے اور سو سکتا ہے، کما یظہر من حدہ بانہ لبث فی مسجد جماعۃ.اھ. و قید لخروج المحتلم للغسل بعدم امکان الغسل فی المسجد حیث قال و غسل لو احتلم ولا یمکنہ الاغتسال فی المسجد اھ،فعلم ان المسجد کلہ معتکفہ.)[فتاوی دار العلوم دیوبند:(۴۱۱/۶) کتاب الصوم، دسواں باب مسائل اعتکاف ،سوال :۲۷۸)،ط:دار الاشاعت کراچی].

(قال الشیخ المفتی محمود حسن جنجوھیؒ:" ایک جگہ بیٹھنا لازم نہیں مسجد کے کسی بھی حصہ میں جانے کی اجازت ہے مثلاً اندر گرمی ہو تو صحن میں بھی آ سکتا ہے")[فتاوی محمودیہ:(۲۶۰/۱۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (سوال:۴۹۲۵:(" معتکف ایک ہی جگہ بیٹھے یا کسی دوسری جگہ بھی بیٹھ سکتا ہے؟)،ط:ادارہ الفاروق کراچی]۔(" اعتکاف کی جگہ سے باہر ہونا" کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

(۱) ((ولا یخرج منہ)...(الا لحاجۃ شرعیۃ) کالجمعۃ والعیدین فیخرج فی وقت یمکنہ ادراکھا مع صلاۃ سنتھا قبلھا لم یعود و ان اتم اعتکافہ فی الجامع صح و کرہ.وفی حاشیۃ الطحطاوی:(قولہ: فیخرج فی وقت یمکنہ إدراکھا مع صلاۃ سنتھا قبلھا) یحکم فی ذلک رایہ ویسن بعدھا اربعا او ستا علی الخلاف،" در". (قولہ: و کرہ) فالرجوع إلی الأول افضل لأن الإتمام فی محل واحد اشق علی النفس،" نہر". ای فالثواب فیہ اکثر وتبعہ الحموی. وفیہ مخالفۃ لما قدمہ عن البرجندی: من أن المسجد یتعین بالشروع فیہ فلیس لہ ان ینتقل إلی مسجد آخر من غیر عذر. اھ. إلا أن یقال خروجہ لصلاۃ الجمعۃ ھو العذر المبیح للإنتقال إلی غیرہ کذا فی" حاشیۃ السید ".)[حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی:(ص: ۳۸۳) کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:میر محمد کتب خانہ کراچی/(ص: ۵۷۹) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: مکتبہ انصاریہ ہرات افغانستان].

[بدائع الصنائع:(۱۱۴/۲) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف،فصل: وأما رکن الاعتکاف، ومحظوراتہ... الخ. ط: سعید کراچی].

[الدر مع الرد:(۴۴۶،۴۴۵/۲) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

☆.....عورت کا اعتکاف کی جگہ سے ہٹنا اور منتقل ہونا درست نہیں، اس سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔(۱)

منجن

صابن سے ہاتھ دھونے یا منجن یا مسواک کرنے کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں ہے، اگر نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا اور قضا لازم ہوگی۔(۲) البتہ نماز یا تلاوت کے لیے وضو کرنا ہو تو اس کے ساتھ منجن یا مسواک کرنا یا صابن سے

---

(۱) ((قولُهُ أمّا المَرأةُ فتَعتكِفُ فِي مَسجِدِ بَيتِهَا) أي الأفضَلُ ذٰلِكَ ، ..... وَلَا يَجُوزُ أن تخرُجَ مِن بَيتِهَا وَلَا إلَى نَفسِ البَيتِ مِن مَسجِدِ بَيتِهَا إذَا اعتكَفَت وَاجِبًا أو نَفلًا عَلَى رِوَايَةِ الحَسَنِ.)(فتح القدير:(۲/ ۳۰۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط:رشيدية).

☐ (البحر الرائق:(۲/ ۳۰۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي).

☐ (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: ۲/ ۲۲۵، ۲۲۶، كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية بيروت).

(۲) ((ولا بأس أن يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كيلا يلوث المسجد ويغسل يده في الطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده، لأن من ذلك بداً.)(الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/ ۶۲۸) البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع:مايلزم المعتكف ومايجوزله،ط: الحقانيّة بشاور).

☐ (المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له)اتفق الفقهاء على أنه يلزم المعتكف في الاعتكاف الواجب البقاء في المسجد لتحقيق ركن الاعتكاف وهو المكث والملازمة والحبس ولا يخرج إلا لعذر شرعي أو ضرورة أو حاجة.قال الحنفية : ...وحرم على المعتكف اعتكافاً واجباً الخروج إلا لعذر شرعي كأداء صلاة الجمعة والعيدين ... أو لحاجة طبيعية: كالبول والغائط وإزالة النجاسة والاغتسال من جنابة باحتلام، لأنه عليه الصلاة والسلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة ... أو لحاجة ضرورية: كانهدام المسجد اهـ .... فإن خرج ولو ناسياً ساعة بلا عذر فسد الواجب والتهى به غيره وعليه قضاء الواجب الذي أفسده إلا إذا أفسده بالردة، لأنها تسقط ما وجب عليه قبلها. وإن خرج لعذر يغلب وقوعه: وهو الحاجة الطبيعية الشرعية لم يفسد اعتكافه. وإن خرج لعذر نادر كانجاء غريق وانهدام مسجد فلا يأثم لكن يبطل اعتكافه.)(الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/ ۶۲۱، ۶۲۲)البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف،الفصلُ =

ہاتھ دھونا جائز ہوگا۔(۱)

منگوا سکتا ہے

کھانے پینے کی یا کوئی ضرورت کی چیز خریدنی ہو تو اس کو دیکھنے کے لیے مسجد میں منگوا سکتا ہے تا کہ کوئی غلط اور خراب چیز نہ آئے۔(۲)

= الثاني : الاعتكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانية بشاور].

[مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان].

[الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته].

(۱) (قوله: أو حاجة طبيعية) أي يدعو إليها طبع الإنسان ولو ذهب بعد أن خرج إليها لعيادة مريض أو صلاة جنازة من غير أن يكون لذلك قصدا جاز بخلاف ما إذا خرج لحاجة الإنسان ومكث بعد فراغه فإنه ينتقض اعتكافه عند الإمام "بحر". [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ ص: ۵۷۹) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه الصارية هرات افغانستان].

[البحر الرائق: (۲/ ۳۰۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

[بدائع الصنائع: (۲/ ۱۱۴) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچي].

(۲) (قَولُهُ: إحضَارُ مَبِيعٍ فِيهِ) لِأَنَّ المَسجِدَ مُحرَزٌ عَن حُقُوقِ العِبَادِ وَفِيهِ شَغلُهُ بِهَا وَدَلَّ تَعلِيلُهُم أَنَّ المَبِيعَ لَو لَم يَشغَلِ البُقعَةَ لَا يُكرَهُ إحضَارُهُ كَدَرَاهِمَ يَسِيرَةٍ أَو كِتَابٍ وَنَحوِهِ" بَحرٌ" لَكِنْ مُقتَضَى التَّعلِيلِ الأَوَّلِ الكَرَاهَةُ وَإِن لَم يَشغَل" نَهرٌ". قُلتُ: التَّعلِيلُ وَاحِدٌ وَمَعنَاهُ أَنَّهُ مُحرَزٌ عَن شَغلِهِ بِحُقُوقِ العِبَادِ وَقَولُهُم وَفِيهِ شَغلُهُ بِهَا نَتِيجَةُ التَّعلِيلِ وَلِذَا أَبدَلَهُ فِي" المِعرَاجِ" بِقَولِهِ: فَيُكرَهُ شَغلُهُ بِهَا فَافهَم. وَفِي "البَحرِ": وَأَفَادَ إطلَاقُهُ أَنَّ إحضَارَ مَا يَشتَرِيهِ لِيَأكُلَهُ مَكرُوهٌ، وَيَنبَغِي عَدَمُ الكَرَاهَةِ كَمَا لَا يَخفَى اهـ أي لِأَنَّ إحضَارَهُ ضَرُورِيٌّ لِأَجلِ الأَكلِ وَلِأَنَّهُ لَا شَغلَ بِهِ لِأَنَّهُ يَسِيرٌ.

[الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

[البحر الرائق: (۲/ ۳۰۴) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

[حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۴) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ (ص: ۵۸۰) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبه الصارية هرات افغانستان].

موت تک اعتکاف فرماتے رہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف موت تک ہمیشہ فرماتے رہے، اس کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف کرتی رہیں۔(۱)

مؤذن کا کمرہ

مؤذن کا کمرہ اور امام کا کمرہ مسجد سے باہر ہوتا ہے، معتکفین کے لیے وہاں آنا درست نہیں، اگر آئیں گے تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۲)

مونچھ

معتکف کو اعتکاف کی حالت میں مسجد میں مونچھیں سنوارنے کی اجازت ہے،

---

(۱) عن عائشه زوج النبي صلى الله عليه وسلم انّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه اللّٰه، ثم اعتكف ازواجه من بعده. (صحيح البخاري: (۱/۲۷۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف في العشر الأواخر، ط: قديمی)

عن عائشة انّ النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى قبضه اللّٰه. (سنن ترمذي: (۱/۱۶۳) أبواب الصوم، باب ماجاء في الاعتكاف، ط: مكتبة الميزان، اردو بازار لاهور، پاكستان)

(۲) ((وَإِذَا جَعَلَ تَحْتَهُ سِرْدَابًا لِمَصَالِحِهِ) أي الْمَسْجِدِ (جَازَ) كَمَسْجِدِ الْقُدْسِ (وَلَوْ جَعَلَ لِغَيْرِهَا أَوْ) جَعَلَ (فَوْقَهُ بَيْتًا وَجَعَلَ بَابَ الْمَسْجِدِ إلَى طَرِيقٍ وَعَزَلَهُ عَنْ مِلْكِهِ لَا) يَكُونُ مَسْجِدًا [الدرمع الرد: (۳/۳۵۷، ۳۵۸) كتاب الوقف، مطلب في أحكام المسجد، ط: سعيد كراچی].

[البحر الرائق: (۵/۲۵۱) كتاب الوقف، فصل: في أحكام المساجد، ط: سعيد كراچی].

(وَمَنْ جَعَلَ مَسْجِدًا تَحْتَهُ سِرْدَابٌ أَوْ فَوْقَهُ بَيْتٌ وَجَعَلَ بَابَ الْمَسْجِدِ إلَى الطَّرِيقِ وَعَزَلَهُ فَلَهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَإِنْ مَاتَ يُورَثُ عَنْهُ وَلَوْ كَانَ السِّرْدَابُ لِمَصَالِحِ الْمَسْجِدِ جَازَ كَمَا فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ كَذَا فِي "الْهِدَايَةِ".)[الفتاوى الهندية: (۲/۳۵۵) كتاب الوقف، الباب الحادى عشر في المسجد وما يتعلق به، الفصل الأول: فيما يصير به مسجداً...الخ، ط: رشيدية كوئٹه].

لیکن مسجد میں پانی اور بال بالکل گرنے نہ پائیں۔(۱)

میت کو غسل دینے کے لیے نکلنا

اگر میت کو غسل دینے کے لیے کوئی نہ ہو، تو مجبوراً معتکف کا میت کو غسل دینے کے لیے نکلنا ضروری ہوگا، لیکن اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی، مگر گناہ گار نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (ويسن أن يصان المسجد عن الأوساخ والمخاط وتقليم الأظافر وقص الشعر ونتفه، وعن الروائح الكريهة من بصل وثوم وكراث ونحوها.) [الفقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۱/۴۷۶) الباب الأوّل: الطّهارات، الفصلُ الخامس: الغسل ملحقان بالغسل: الملحق الأول في أحكام المساجد، ط: الحقانية، پشاور].

((وَرُوِيَ عن عائشةَ رضي اللّهُ عنها أنها قالت: " كان رسول اللّهِ صلى اللّهُ عليه وسلم يُخرِجُ رَأسَهُ من المَسجِدِ فَيَغسِلُ رَأسَهُ". وَإِن غَسَلَ رَأسَهُ في المَسجِدِ في إناءٍ لا بَأسَ بِهِ إذا لم يُلَوِّث المَسجِدَ بِالماءِ المُستَعمَلِ فَإِن كان بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجِدُ يُمنَعُ منه لِأَنَّ تَنظِيفَ المَسجِدِ وَاجِبٌ ولو تَوَضَّأَ في المَسجِدِ في إناءٍ فَهُوَ على هذا التَّفصِيلِ.) [بدائع الصنائع: (۲/۱۱۵) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچی].

[البحر الرائق: (۲/۳۰۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

[ردالمحتار: (۲/۴۴۵) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

(۲) (وَلَو خَرَجَ لِجَنَازَةٍ يَفسُدُ اعتِكَافُهُ وَكَذَا لِصَلَاتِهَا وَلَو تَعَيَّنَت عَلَيهِ أو لِإِنجَاءِ الغَرِيقِ أو الحَرِيقِ أو الجِهَادِ إذَا كان النَّفِيرُ عَامًّا أو لِأَدَاءِ الشَّهَادَةِ هَكَذَا في " التَّبيِينِ". وَكَذَا إذَا خَرَجَ سَاعَةً بِعُذرِ المَرَضِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ هَكَذَا في " الظَّهِيرِيَّةِ".) [الفتاوی الهنديه: (۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئٹه].

(وَأَمَّا مَا لَا يَغلِبُ كَإِنجَاءِ غَرِيقٍ وَانهِدَامِ مَسجِدٍ فَمُسقِطٌ لِلإِثمِ لَا لِلبُطلَانِ وَإِلَّا لَكَانَ النِّسيَانُ أَولَى بِعَدَمِ الفَسَادِ كما حَقَّقَهُ الكَمَالُ، وَعَلَى هَذَا يَفسُدُ لَو لَا عَادَةُ مَرِيضٍ أو شُهُودُ جَنَازَةٍ وَإِن تَعَيَّنَت عَلَيهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يَأثَمُ كما في المَرَضِ بَل يَجِبُ كما في الجُمُعَةِ وَلَا يَفسُدُ بِهَا لِأَنَّهَا مَعلُومٌ وُقُوعُهَا فَكَانَت مُستَثنَاةً وَعَلَى هَذَا إذَا خَرَجَ لِإِنقَاذِ غَرِيقٍ أو حَرِيقٍ أو جِهَادٍ عَمَّ نَفِيرُهُ فَسَدَ وَلَا يَأثَمُ اهـ.) [الدرمع الرد: (۲/۴۴۷، ۴۴۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط سعيد كراچی].

[تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: (۲/۲۲۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت].

میت کو کندھا دینا

''فاسد کرنے والی چیزیں'' عنوان کے تحت [اشار نمبر: ۵] دیکھیں! (ص: ۳۱۰)

میت کو نہلانا

''فاسد کرنے والی چیزیں'' عنوان کے تحت [اشار نمبر: ۵] میں دیکھیں! (ص: ۳۱۰)

میلے کپڑے سے احتراز کرنا

''بال کو صاف رکھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (ص: ۱۳۳)

مینار

مسجد کا مینار مسجد میں داخل ہے، اگر اس پر چڑھنے کا دروازہ مسجد کی حد کے اندر ہے تو معتکف کا چڑھنا اور رکنا جائز ہوگا۔ اور اگر دروازہ مسجد کے باہر سے ہو تو صرف اذان دینے کے لیے چڑھنا درست ہوگا، اس کے علاوہ کسی اور کام کے لیے چڑھنا درست نہیں بلکہ اس سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (۱)

(۱) (مَا يُعْتَبَرُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَمَا لاَ يُعْتَبَرُ): اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي يَصِحُّ فِيهِ الاعْتِكَافُ مَا كَانَ بِنَاءً مُعَدًّا لِلصَّلاَةِ فِيهِ، .... أَمَّا الْمَنَارَةُ فَإِنْ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ بَابُهَا فِيهِ فَهِيَ مِنَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ . وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِي رَحْبَتِهِ فَهِيَ مِنْهُ وَيَصِحُّ فِيهَا الاعْتِكَافُ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ .وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَيَجُوزُ أَذَانُ الْمُعْتَكِفِ فِيهَا سَوَاءٌ أَكَانَ مُؤَذِّنًا أَمْ غَيْرَهُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ. [" الموسوعة الفقهية الكويتية ":(۵/ ۲۲۳، ۲۲۴)، ط: صادر عن : وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت].

[المبسوط للسرخسي: (۳/ ۱۴۰، ۱۴۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان].

[الدر مع الرد: (۲/ ۴۳۵، ۴۳۶) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراتشي].

(ويلاحظ ان سطح المسجد ورحبته المحطوطة به وعليها باب، ومنارته التي تكون فيه أو التي بابها فيه من المسجد، بدليل منع الجنب من الدخول فيما ذكر.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۲/ ۲۱۳) البابُ الثالث: الصّيامُ والاعتكاف، الفَصلُ الثاني : الاعتِكافُ، المبحث الاول: تعريف الاعتكاف ... ومكانه، ط: الحقانية بشاور].

ن

نابالغ کا اعتکاف کرنا

☆......اگر نابالغ لڑکا سمجھدار ہے ، نماز کو سمجھتا ہے اور صحیح طریقہ سے پڑھتا ہے وہ اعتکاف کے لیے مسجد میں بیٹھ سکتا ہے۔ البتہ اس کا اعتکاف نفل اعتکاف ہوگا مسنون اعتکاف نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر نابالغ لڑکا سمجھدار نہیں ہے تو وہ اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتا، کیوں کہ اس سے مسجد کی بے ادبی کا اندیشہ ہے۔(۲)

(۱) (وَأَمَّا الْبُلُوغُ فَلَيْسَ بِشَرطٍ لِصِحَّةِ الاعتِكَافِ فَيَصِحُّ من الصَّبِيِّ العَاقِلِ.)[الفتاوى الهندية: (۲۱۱/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئٹه].

☐ (وَأَمَّا الْبُلُوغُ فَلَيْسَ بِشَرطٍ لِصِحَّةِ الاعتِكَافِ فَيَصِحُّ من الصَّبِيِّ العَاقِلِ لِأَنَّهُ من أهلِ العِبَادَةِ يَصِحُّ منه صَومُ التَّطَوُّعِ .)[بدائع الصنائع: (۱۰۸/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصلٌ: وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ، ط: سعيد كراچی].

☐ [البحر الرائق: (۲۹۹/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☐ [حاشية الطحطاوى على المراقى: (ص: ۳۸۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچی/(ص: ۵۷۷) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان].

(۲) (العقل أو التميز: فلا يصح من مجنون ونحوه، ولا من صبي غير مميز؛ لأنه ليس من أهل العبادات، فلم يصح منه الاعتكاف كالكافر، ويصح اعتكاف الصبي المميز.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهُ: (۶۲۰/۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتِكاف، المبحث الثالث: شروط الاعتكاف، ط: الحقانية پشاور].

☐ (حدثنا أحمد بن يوسف السلمي ... عن واثلة بن الأسقع رضي الله عنه: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وشراءكم وبيعكم وخصوماتكم ورفع أصواتكم وإقامة حدودكم وسل سيوفكم، واتخذوا على أبوابها المطاهر، وجمروها في الجمع".)[سنن ابن ماجه: (ص: ۵۴) كتاب المساجد والجماعات، باب ما يكره في المساجد، ط: قديمى كتب خانه كراچی]. =

ناخن

معتکف کو اعتکاف کی حالت میں مسجد میں ناخن کاٹنے کی اجازت ہے، لیکن مسجد میں ناخن بالکل گرنے نہ پائے۔(۱)

ناک صاف کرنے کے لیے باہر نکلنا

"تھوکنا" عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۷۸)

نائی

اگر مسلمان نائی اعتکاف میں بیٹھا ہے تو مسجد میں پیسہ لے کر حجامت بنانا

= ☐ (وَلِمَا أَخرَجَهُ المُنذِرِيُّ مَرفُوعًا: "جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُم صِبيَانَكُم وَمَجَانِينَكُم وَبَيعَكُم وَشِرَاءَكُم وَرَفعَ أَصوَاتِكُم وَسَلَّ سُيُوفِكُم وَإِقَامَةَ حُدُودِكُم وَجَمِّرُوهَا فِي الجُمَعِ وَاجعَلُوا عَلَى أَبوَابِهَا المَطَاهِرَ". اهـ.)[البحر الرائق: ۳۳/۲، كِتَابُ الصَّلَاةِ، بَابُ مَا يُفسِدُ الصَّلَاةَ وَمَا يُكرَهُ فِيهَا، فَصلٌ لَمَّا فَرَغَ مِن بَيَانِ الكَرَاهَةِ فِي الصَّلَاةِ، ط: سعيد كراچی].

☐ (ذَكَرَ الفَقِيهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي "التَّنبِيهِ": حُرمَةُ المَسجِدِ خَمسَةَ عَشَرَ... وَالرَّابِعَ عَشَرَ: أَن يُنَزِّهَهُ عَنِ النَّجَاسَاتِ وَالصِّبيَانِ وَالمَجَانِينِ.)[الفتاوى الهنديه: (۳۲۱/۵) كِتَابُ الكَرَاهِيَةِ، البَابُ الخَامِسُ فِي آدَابِ المَسجِدِ وَالقِبلَةِ وَالمُصحَفِ، ط: رشيديه كوئٹه].

(۱) (ويسن أن يصان المسجد عن الأوساخ والمخاط وتقليم الأظافر وقص الشعر ونتفه، وعن الروائح الكريهة من بصل وثوم وكراث ونحوها.) [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتهٗ: (۴۷۶/۱) البَابُ الأوَّل: الطَّهَارَات، الفَصلُ الخَامِس: الغُسل ملحقان بالغسل: الملحق الأول في أحكام المساجد، ط: الحقانية پشاور].

☐ ((وَرُوِيَ عَن عَائِشَةَ رضي اللّٰهُ عنها أنها قالت: "كان رسول اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عليه وسلم يُخرِجُ رَأسَهُ مِنَ المَسجِدِ فَيَغسِلُ رَأسَهُ". وَإِن غَسَلَ رَأسَهُ فِي المَسجِدِ فِي إِنَاءٍ لَا بَأسَ بِهِ إِذَا لَم يُلَوِّث المَسجِدَ بِالمَاءِ المُستَعمَلِ فَإِن كَانَ بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجِدُ يُمنَعُ مِنهُ لِأَنَّ تَنظِيفَ المَسجِدِ وَاجِبٌ وَلَو تَوَضَّأَ فِي المَسجِدِ فِي إِنَاءٍ فَهُوَ عَلَى هَذَا التَّفصِيلِ.) [بدائع الصنائع: (۱۱۵/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچی].

☐ [البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

مکروہ ہے، البتہ اجرت کے بغیر ثواب کی نیت سے بنا رہا ہے تو درست ہے۔(۱)

نبی کریم ﷺ کی عادت

"عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت: ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتى توفاه الله تعالىٰ ثم اعتكف ازواجه من بعده."

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوگئی، اس کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف کرتی رہیں۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی جانب سے اعتکاف کے اہتمام کی وجہ سے ازواج مطہرات نے بھی آپ ﷺ کی اس سنت پر عمل کیا۔ اس سے اعتکاف کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کے بعد کس

---

(۱) (قوله: ولا بأس أن يبيع ويبتاع في المسجد من غير أن يحضر السلعة) يعني ما لا بد منه كالطعام والكسوة لأنه قد يحتاج إلى ذلك بأن لا يجد من يقوم بحاجته إلا أنه يكره إحضار السلعة لأن المسجد منزه عن حقوق العباد وأما البيع والشراء للتجارة فمكروه للمعتكف وغيره إلا أن المعتكف أشد في الكراهة وكذلك يكره أشغال الدنيا في المساجد كتحبيل القعائد والخياطة والنساجة والتعليم إن كان يعمله بأجرة.)[الجوهرة النيرة:(۱/۱۷۷)،باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:قديمي كتب خانه كراچي].

(ويكره كل عمل من عمل الدنيا في المسجد ولو جلس المعلم في المسجد والوراق يكتب فإن كان المعلم يعلم للحسبة والوراق يكتب لنفسه فلا بأس به لأنه قربة وإن كان بالأجرة يكره إلا أن يقع لهما الضرورة كذا في "محيط السرخسي".)[الفتاوى الهندية:(۵/۳۲۱)،كتاب الكراهية،الباب الخامس في آداب المسجد...الخ،ط:رشيديه كوئته].

[حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص:۳۸۳)كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:مير محمد كتب خانه كراچي/(ص: ۵۸۱)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:مكتبه انصاريه هرات افغانستان].

طرح اس سنت کی حفاظت کی۔(۱)

ندی کنارے مسجد

ندی یا تالاب کے کنارے پر ایسی مسجدیں جہاں التزام کے ساتھ جماعت نہیں ہوتی، اس میں اعتکاف کرنا درست نہیں۔(۲)

نذر کا اعتکاف ادا کر نہ سکا اور انتقال کر گیا

☆......اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی اور اعتکاف نہ کر سکا، اور انتقال کر گیا اور اس نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی، تو جتنے دن کی نذر مانی تھی اتنے دن کا فدیہ ادا کرنا واجب ہوگا، اور ایک دن کے اعتکاف کا فدیہ نصف صاع گندم (ایک کلو ساڑھے سات سو گرام، احتیاطاً دو کلو گندم) یا اس کی قیمت ہے۔(۳)

☆......اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں پر فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا، ہاں اگر بالغ ورثاء اپنی طرف سے خوشی سے ادا کر دیں گے تو درست ہوگا، اور میت پر احسان ہوگا۔(۴)

(۱) [صحیح البخاری: (۱/۲۷۱) کتاب الصوم، ابواب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأواخر والاعتکاف فی المساجد کلها، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]۔

[صحیح مسلم: (۱/۳۷۱) کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی]۔

(۲) (وَقَالَ بَعضُ أصحَابِنَا يُكرَهُ كَمَا فِي المَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى القَوَارِعِ وَعِندَ الحِيَاضِ وَالأَصَحُّ أنَّهُ لَيسَ لَهُ حُرمَةُ المَسجِدِ وَمَا كَانَ هٰذَا إلَّا نَظِيرَ المُعَدِّ لِصَلَاةِ العِيدِ وَذٰلِكَ لَا يَأخُذُ حُكمَ المَسجِدِ فَهٰذَا مِثلُهُ وَالمَسَاجِدُ الَّتِي عَلَى القَوَارِعِ لَهَا حُكمُ المَسجِدِ إلَّا أنَّ الاعتِكَافَ فِيهَا لَا يَجُوزُ ؛ لِأنَّهُ لَيسَ لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ مَعلُومٌ .) [درالحکام شرح غرر الأحکام: (۱/۹۰) کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی]۔

((قوله: فی مسجد جماعة) انما شرط لقول حنیفة: "لا اعتکاف الا فی مسجد جماعة" وینبغی ان لا یصح مسجد الحیاض ومسجد قوارع الطریق وینبغی ان لا یصح فی مصلی العید والجنازة.) [الطحطاوی علی الدر المختار: (۱/۴۷۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: دار الطباعة العامرة]۔

(۳،۴) (وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ فَمَاتَ أُطعِمَ لِكُلِّ يَومٍ نِصفَ صَاعٍ مِن بُرٍّ أو صَاعًا مِن تَمرٍ أو شَعِيرٍ إن =

نذر کا روزہ فاسد ہو گیا

اگر نذر کا واجب روزہ فاسد ہو گیا تو اس کی قضا واجب ہے۔(۱)

نذر کے اعتکاف کی تفصیل

☆......کسی نے صرف ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تو یہ درست نہیں ہے۔

☆......اگر کسی نے آدھے دن کے اعتکاف کی نذر مانی تو یہ درست نہیں ہے۔(۲)

= أوصى كذا في "السراجية" ويجب عليه أن يوصي هكذا في "البدائع". وإن لم يوص وأجازت الورثة جاز ذلك ولو نذر اعتكاف شهر وهو مريض فلم يبرأ حتى مات لا شيء عليه وإن صح يوما ثم مات أطعم عنه عن جميع الشهر كذا في "السراجية".)[الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، ومما يتصل بملك مسائل،ط: رشيدية كوئته].

[الفتاوى السراجية: (ص: ۳۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

[الدر المختار: (۳۲۶/۲، ۳۲۷) كتاب الصوم،فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم،ط:سعيد كراچي].

(۱) (فإن خرج ولو ناسياً ساعة بلا عذر فسد الواجب وانتهى به غيره وعليه قضاء الواجب الذي أفسده إلا إذا أفسده بالردة، لأنها تسقط ما وجب عليه قبلها. وإن خرج لعذر يغلب وقوعه: وهو الحاجة الطبيعية الشرعية لم يفسد اعتكافه. وإن خرج لعذر نادر كإنجاء غريق وانهدام مسجد فلا يأثم لكن يبطل اعتكافه.)[الفقه الإسلامي وأدلته: (۶۲۲/۲) الباب الثالث: الصيام والاعتكاف،الفصل الثاني : الاعتكاف،المبحث الرابع: ما يلزم المعتكف وما يجوز له،ط: الحقانية بشاور].

(وإذا فسد الاعتكاف الواجب وجب قضاؤه فإن كان اعتكاف شهر بعينه إذا أفطر يوما يقضي ذلك اليوم وإن كان اعتكاف شهر بغير عينه يلزمه الاستقبال سواء أفسده بصنعه من غير عذر كالخروج والجماع والأكل في النهار أو بعذر كما إذا مرض فاحتاج إلى الخروج أو بغير صنعه كالحيض والجنون والإغماء الطويل كذا في "فتح القدير".)[الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما محظوراته، ط: رشيدية كوئته].

[فتح القدير: (۳۰۶/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط: رشيدية كوئته].

[بدائع الصنائع: (۱۱۷/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما بيان حكمه إذا فسد... الخ. ط: سعيد كراچي].

(۲) (قلت لا يمكن تصحيحهم بأن الصوم إنما هو شرط في المنذور فقط دون غيره وفرعوا عليه=

☆......اگر کسی نے دن کے اعتکاف کی نذر مانی اور رات کو داخل نہیں کیا تو یہ درست ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں اعتکاف کی نذر مانی، اور اسے رمضان میں پورا کیا تو یہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اگر کسی نے دن میں اعتکاف کی نذر مانی، اور اس دن وہ روزہ سے نہیں تھا، کچھ کھا چکا تھا تو یہ نذر درست نہیں۔(۳)

= بِأَنَّهُ لَوْ نَذَرَ اعتِكَافَ لَيْلَةٍ لَمْ يَصِحَّ ، لِأَنَّ الصَّوْمَ مِن شَرطِهِ وَاللَّيلُ لَيْسَ بِمَحَلٍّ لَهُ وَلَو نَوَى اليَوم مَعَهَا لَم يَصِحَّ كَذَا فِي " الظَّهِيرِيَّةِ ".)[البحر الرائق: (۲/ ۳۰۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچی].

[الفتاوى الهندية :(۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأماشروطه،ط:رشيدية كوئته].

[المبسوط للسرخسي: (۳/ ۱۳۸، ۱۳۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية،بيروت لبنان].

[الدر مع الرد:(۲/ ۴۴۲) كِتَابُ الصَّوْم ،بَابُ الِاعتِكَافِ،ط: سعيد كراچی].

(۱) (فَإِن نَوَى بِالأَيَّامِ الأَيَّامَ خَاصَّةً وَبِاللَّيَالِي اللَّيَالِيَ خَاصَّةً صَحَّت نِيَّتُهُ وَيَلزَمُهُ فِي الأَيَّامِ اعتِكَافُ الأَيَّامِ دُونَ اللَّيَالِي وَلَا شَيءَ عَلَيهِ فِي اللَّيَالِي هَكَذَا فِي "البَدَائِعِ". وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ يَومٍ لَم يَدخُلِ اللَّيلُ هَكَذَا فِي " فَتحِ القَدِيرِ ".)[الفتاوى الهندية :(۱/ ۲۱۳، ۲۱۲) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، ومما يتصل بذلك مسائل،ط:رشيدية كوئته].

[فتح القدير: (۲/ ۳۰۶) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:رشيدية كوئته].

[الدر مع الرد:(۲/ ۴۵۱، ۴۵۲) كِتَابُ الصَّوْم ،بَابُ الِاعتِكَافِ،ط: سعيد كراچی].

(۲) (لَو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ ثُمَّ اعتَكَفَ رَمَضَانَ لَا يُجزِيهِ وَلَو أَفطَرَ وَقَضَى صَومَ الشَّهرِ مَعَ الِاعتِكَافِ أَجزَأَهُ ، لِأَنَّ القَضَاءَ مِثلُ الأَدَاءِ هَكَذَا فِي " مُحِيطِ السَّرَخسِيِّ " وَ " الخُلَاصَةِ ".)[الفتاوى الهندية :(۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف،وأماشروطه،ط :رشيدية كوئته].

(۳) (وَأَمَّا شُرُوطُهُ)...ومنها الصَّومُ ... وَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ لَيلَةٍ او يَومٍ قَد أَكَلَ فِيهِ لَم يَصِحَّ وَلَو قَالَ لِلَّهِ عَلَيَّ أَن أَعتَكِفَ شَهرًا بِغَيرِ صَومٍ فَعَلَيهِ أَن يَعتَكِفَ وَيَصُومَ كَذَا فِي " الظَّهِيرِيَّةِ ".)[الفتاوى الهندية :(۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأماشروطه،ط:رشيدية كوئته].

[البحر الرائق:(۲/ ۳۰۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچی]. =

☆......اگر کسی نے ایک مہینہ یا ایک ہفتہ کی نذر مانی تو وہ اعتکاف کی ابتدا سورج غروب ہونے سے پہلے سے کرے گا۔(۱)

☆......اگر کسی نے نذر مانی کہ رمضان میں اعتکاف کروں گا، اس نے رمضان کا روزہ رکھتے ہوئے اعتکاف کیا تو نذر پوری ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر کسی نے دن کے اعتکاف کی نذر مانی اور اس کے ساتھ رات کو

= [المبسوط للسرخسي: (۱۳۹/۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:دار الكتب العلمية،بيروت لبنان].

[بدائع الصنائع:(۱۱۰/۲) كِتَابُ الصَّوْمِ، كِتَابُ الِاعْتِكَافِ،فَصْلٌ وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ،ط: سعيد كراچی].

(۱) ((قوله: وَاعلم أنَّ اللَّيَالِيَ تَابِعَةٌ لِلأيامِ) أي كُلُّ لَيلَةٍ تَتبَعُ اليَومَ الَّذِي بَعدَهَا ألا ترَى أنَّهُ يُصَلِّي التَّرَاوِيحَ فِي أَوَّلِ لَيلَةٍ مِن رَمَضَانَ دُونَ أَوَّلِ لَيلَةٍ مِن شَوَّالٍ فَعَلَى هَذَا إذَا ذَكَرَ الْمُثَنَّى أَو الْمَجمُوعَ يَدخُلُ الْمَسجِدَ قَبلَ الغُرُوبِ وَيَخرُجُ بَعدَ الغُرُوبِ مِن آخِرِ يَومٍ نَذَرَهُ كَمَا صَرَّحَ بِهِ فِي "الْخَانِيَّةِ". وَصَرَّحَ بِأَنَّهُ إذَا قَالَ أَيَّامًا يَبدَأُ بِالنَّهَارِ فَيَدخُلُ الْمَسجِدَ قَبلَ طُلُوعِ الفَجرِ اهـ) [الدر مع الرد: (۳۵۲/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،قبيل مطلب في ليلة القدر،ط:سعيد كراچی].

[البحر الرائق : (۳۰۵/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچی].

(ولو قال لله عليَّ ان اعتكف يومين لزمه الاعتكاف بلَيلَتيهما يَدخُلُ الْمَسجِدَ قَبلَ غُرُوبِ الشَّمسِ فيمكث تلك الليلةَ وَ يومَها وَ الليلةَ الثَّانِيَةَ وَ يومَها وَيَخرُجُ بَعدَ غُرُوبِ الشَّمسِ وَ كَذا هذا في الأيَّامِ الكَثِيرَةِ يَدخُل قَبلَ غُرُوبِ الشَّمسِ ا ه.)[الخانية على هامش الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف،ط: رشيدية كوئته].

(۲) (وَقد عُلِمَ مِن كَونِ الصَّومِ شَرطًا أنَّهُ يُرَاعَى وُجُودُهُ لا إيجَادُهُ لِلْمَشرُوطِ لَهُ قصدًا فَلَو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرِ رَمَضَانَ لَزِمَهُ وَأجزَأَهُ صَومُ رَمَضَانَ عَن صَومِ الِاعتِكَافِ وَإن لَم يَعتَكِف قَضَى شَهرًا بِصَومٍ مَقصُودٍ لِعَودِ شَرطِهِ إلَى الكَمَالِ وَلَا يَجُوزُ اعتِكَافُهُ فِي رَمَضَانَ آخَرَ وَيَجُوزُ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ الأوَّلِ وَالْمَسأَلَةُ مَعرُوفَةٌ فِي الأُصُولِ فِي بَحثِ الأمرِ.)[البحر الرائق:(۳۰۰/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچی].

[الدر المختار:(۴۴۳/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچی].

[بدائع الصنائع:(۱۹۰/۱) كِتَابُ الصَّلَاةِ،فَصلٌ في كيفية اداء السجدة،ط: سعيد كراچی].

شریک کرلیا تو یہ درست ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے کہا کہ میں ایک مہینے کا اعتکاف کروں گا، تو اس نذر میں رات کا اعتکاف بھی شامل ہو جائے گا۔(۲)

☆......اگر کسی نے یہ کہا کہ ایک مہینے کا اعتکاف کروں گا، تو اسے ایک مہینہ مسلسل اعتکاف کرنا پڑے گا، اگر اسے الگ الگ پورا کیا، مثلاً: ہر ہفتہ میں ایک دن اس طرح تیس ہفتے میں پورا کیا، یا پورا کرنا چاہتا ہے تو یہ درست نہیں، اسے مسلسل اعتکاف کرنا ہوگا۔(۳)

---

(۱) (وَلَو قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَن أَعتَكِفَ لَيلًا وَنَهَارًا لَزِمَهُ أَن يَعتَكِفَ لَيلًا وَنَهَارًا وَإِن لَم يَكُنِ اللَّيلُ مَحَلًّا لِلصَّومِ ، لِأَنَّ اللَّيلَ يَدخُلُ فِيهِ تَبَعًا وَلَا يُشتَرَطُ لِلتَّبَعِ مَا يُشتَرَطُ لِلأَصلِ .)[البحر الرائق: (۳۰۰/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

☜ [بدائع الصنائع: (۱۱۰/۲) كِتَابُ الصَّومِ، كِتَابُ الِاعتِكَافِ، فَصلٌ وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ، ط: سعيد كراچي].

☜ [الدر مع الرد: (۴۵۱/۲) كِتَابُ الصَّومِ، بَابُ الِاعتِكَافِ، ط: سعيد كراچي].

(۲) (قَولُهُ: وَمَن أَوجَبَ عَلَى نَفسِهِ اعتِكَافَ أَيَّامٍ لَزِمَهُ اعتِكَافُهَا بِلَيَالِيهَا) لِأَنَّ ذِكرَ الأَيَّامِ عَلَى سَبِيلِ الجَمعِ يَتَنَاوَلُ مَا بِإِزَائِهَا مِنَ اللَّيَالِي وَذٰلِكَ بِأَن يَقُولَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَن أَعتَكِفَ ثَلَاثِينَ يَومًا أَو شَهرًا وَقَيَّدَ بِقَولِهِ أَيَّامٍ لِيَحتَرِزَ مِمَّا إِذَا نَذَرَ اعتِكَافَ يَومٍ فَإِنَّ اللَّيلَةَ لَا تَدخُلُ فَإِنَّهُ إِذَا نَذَرَ اعتِكَافَ يَومٍ يَدخُلُ المَسجِدَ قَبلَ طُلُوعِ الفَجرِ فَيَعتَكِفُ يَومَهُ وَيَصُومُهُ وَيَخرُجُ بَعدَ الغُرُوبِ، وَإِن أَوجَبَ اعتِكَافَ يَومَينِ بِلَزِمَاتِهِ بِلَيلَتَيهِمَا وَيَدخُلُ قَبلَ غُرُوبِ الشَّمسِ فَإِن غَرَبَت مِنَ اليَومِ الثَّانِي فَقَد وَفَّى بِنَذرِهِ .)[الجوهرة النيرة: (۱۷۸/۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

☜ [البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

☜ [فتح القدير: (۳۰۶،۳۰۵/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: رشيدية كوئته].

(۳) ((وَلَزِمَهُ اللَّيَالِي بِنَذرِهِ) بِلِسَانِهِ (اعتِكَافَ أَيَّامٍ وِلَاءً) أَي مُتَتَابِعَةً وَإِن لَم يَشتَرِطِ التَّتَابُعَ (كَعَكسِهِ) لِأَنَّ ذِكرَ أَحَدِ العَدَدَينِ بِلَفظِ الجَمعِ وَكَذَا التَّثنِيَةُ يَتَنَاوَلُ الآخَرَ وفي "الشامية": (قَولُهُ: وَلَزِمَهُ اللَّيَالِي) أَي اعتِكَافُهَا مَعَ الأَيَّامِ (قَولُهُ: بِلِسَانِهِ) فَلَا يَكفِي مُجَرَّدُ نِيَّةِ القَلبِ" فَتحٌ " وَقَد مَرَّ. (قَولُهُ: اعتِكَافَ أَيَّامٍ) كَعَشرَةٍ مَثَلًا (قَولُهُ: وِلَاءً) حَالٌ مِنَ اللَّيَالِي وَالأَصلُ أَنَّهُ مَتَى دَخَلَ اللَّيلُ وَالنَّهَارُ فِي اعتِكَافِهِ فَإِنَّهُ يَلزَمُهُ مُتَتَابِعًا وَلَا يُجزِيهِ لَو فَرَّقَ" بَحرٌ ". وَكَذَا لَو نَذَرَ اعتِكَافَ شَهرٍ غَيرِ مُعَيَّنٍ لَزِمَهُ اعتِكَافُ شَهرٍ أَيِّ شَهرٍ كَانَ مُتَتَابِعًا فِي اللَّيلِ وَالنَّهَارِ، بِخِلَافِ مَا إِذَا نَذَرَ صَومَ شَهرٍ وَلَم يَذكُرِ التَّتَابُعَ وَلَا نَوَاهُ فَإِنَّهُ يُخَيَّرُ إِن شَاءَ فَرَّقَ لِأَنَّ الِاعتِكَافَ عِبَادَةٌ دَائِمَةٌ وَمَبنَاهَا عَلَى الِاتِّصَالِ لِأَنَّهُ لُبثٌ وَإِقَامَةٌ وَاللَّيَالِي قَابِلَةٌ لِذٰلِكَ بِخِلَافِ الصَّومِ وَتَمَامُهُ فِي "البَدَائِعِ".)[الدر مع =

☆......اگر کسی نے دن میں نفلی روزہ رکھا، پھر اسی دن نذر مان لی کہ آج اعتکاف کروں گا، تو یہ درست نہیں۔(۱)

☆......اگر کسی نے رمضان میں اعتکاف کی نذر مانی تو وہ درست ہے، اگر اعتکاف کرلیا تو رمضان کا روزہ اس کے لیے کافی ہوجائے گا۔ اگر رمضان میں اعتکاف نہیں کیا تو اسے دوسرے کسی مہینے میں روزہ کے ساتھ اعتکاف کرنا ہوگا۔(۲)

☆......اگر کسی نے دو دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو اس کے ساتھ دو راتیں بھی داخل ہوجائیں گی۔(۳)

= الرد:(۲/۳۵۱) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

[البحرالرائق:(۲/۳۰۶) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

[بدائع الصنائع:(۲/۱۱۰ ــ ۱۱۲) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل وأما شرائط صحته، ط: سعید کراچی]۔

(۱) (ومن ثمرات هذا أنه لو أصبح صائما متطوعا أو غير ناو للصوم ثم قال لله علي أن أعتكف هذا اليوم لا يصح وإن كان في وقت تصح فيه نية الصوم لعدم استيفاء النهار وتمامه في "فتح القدير".) [البحرالرائق:(۲/۳۰۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

[فتح القدیر: (۲/۳۹۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: رشیدیة کوئٹہ]۔

[الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۱) کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشیدیة کوئٹہ]۔

(۲) (وقد علم من كون الصوم شرطا أنه يراعى وجوده لا إيجاده للمشروط له قصدا فلو نذر اعتكاف شهر رمضان لزمه وأجزأه صوم رمضان عن صوم الاعتكاف وإن لم يعتكف قضى شهرا بصوم مقصود لعود شرطه إلى الكمال ولا يجوز اعتكافه في رمضان آخر ويجوز في قضاء رمضان الأول والمسألة معروفة في الأصول في بحث الأمر.) [البحرالرائق:(۲/۳۰۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

[الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۱) کتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشیدیة کوئٹہ]۔

[بدائع الصنائع:(۲/۱۱۲) کتاب الصوم، کتاب الاعتکاف، فصل وأما شرائط صحته، ط: سعید کراچی]۔

(۳) (ولو قال: لله علي أن أعتكف يومين ولا نية له، يلزمه اعتكاف يومين بليلتيهما وتعين =

☆......اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی اور اعتکاف نہ کرسکا اور انتقال کرگیا تو اس کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔(۱)

نذر کے اعتکاف کی قضا

☆......اگر کسی نے معین رمضان میں اعتکاف کی نذر مانی، تو اس کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے۔اگر رمضان میں اعتکاف نہ کرسکا تو اسی

= ذٰلِکَ إِلَیهِ فَإِذَا أَرَادَ أَن یُؤَدِّیَ ، یَدخُلُ المَسجِدَ قَبلَ غُرُوبِ الشَّمسِ فَیَمکُثُ تِلکَ اللَّیلَةَ وَیَومَهَا ثُمَّ اللَّیلَةَ الثَّانِیَةَ وَیَومَهَا إِلَی أَن تَغرُبَ الشَّمسُ ثُمَّ یَخرُجُ مِنَ المَسجِدِ وَهٰذَا قَولُ أَبِی حَنِیفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَقَالَ أَبُو یُوسُفَ اللَّیلَةُ الأُولَی لَا تَدخُلُ فِی نَذرِهِ وَإِنَّمَا تَدخُلُ اللَّیلَةُ المُتَخَلِّلَةُ بَینَ الیَومَینِ .فَعَلَی قَولِهِ یَدخُلُ قَبلَ طُلُوعِ الفَجرِ.)[بدائع الصنائع:(۲/ ۱۱۰)کِتَابُ الصَّوم ،کِتَابُ الِاعتِکَافِ،فَصلٌ وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ،ط: سعید کراچی].

🗀 [الجوھرة النیّرة:(۱/ ۱۷۸)کتاب الصوم، باب الاعتکاف،ط : قدیمی کتب خانه کراچی].

🗀 [الفقه الاسلامی وادلته:(۲/ ۶۱۸)البابُ الثالث: الصِّیامُ والاعتکاف،الفصلُ الثّانی : الاعتِکاف، المبحث الثانی : حکم الاعتکاف وما یوجبه النذر علی المعتکف،ط:الحقانیۃ بشاور].

🗀 [البحر الرائق:(۲/ ۳۰۵)کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:سعید کراچی].

(۱) وَالصَّحِیحُ لَو نَذَرَ اعتِکَافَ شَهرٍ ثُمَّ مَاتَ بَعدَ یَومٍ أُطعِمَ عَنهُ لِجَمِیعِ الشَّهرِ إِن أَوصَی یُجبَرُ الوَارِثُ عَلَیهِ مِنَ الثُّلُثِ وَإِن لَم یُوصِ لَم یُجبَرِ الوَارِثُ عَلَیهِ وَلٰکِنَّهُ إِن أَحَبَّ فَعَلَ فَکَذٰلِکَ هٰذَا.)[المبسوط للسرخسی: (۳/ ۱۳۸)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:دار الکتب العلمیة،بیروت لبنان].

🗀 [اذا اوجب علی نفسه اعتکاف شهرٍ وَلَم یَعتَکِف حَتّٰی مَاتَ یُطعِمُ عَنهُ لِکُلِّ یَومٍ بِنِصفِ صَاعٍ مِن حِنطَةٍ،وَفِی "الشَّامِلِ" لِلبَیهَقِیِّ: إِذَا أَوصَی.)[الفتاوی التاتارخانیه:(۲/ ۳۱۶)کتاب الصوم،الفصل الثانی عشر فی الاعتکاف، ط : قدیمی کتب خانه کراچی].

🗀 (وَکُلُّ مُعَیَّنٍ نَذَرَ اعتِکَافَهُ کَرَجَبٍ وَیَومِ الِاثنَینِ مَثَلًا فَمَضَی وَلَم یَعتَکِف فِیهِ لَزِمَهُ قَضَاؤُهُ فَلَو أَخَّرَ یَومًا حَتَّی مَرِضَ وَجَبَ الإِیصَاءُ بِإِطعَامِ مِسکِینٍ عَن کُلِّ یَومٍ لِلصَّومِ لَا لِلُّبثِ بِنِصفِ صَاعٍ مِن بُرٍّ أَو صَاعٍ مِن غَیرِهِ وَلَو کَانَ مَرِیضًا وَقتَ الإِیجَابِ وَلَم یَبرَأ حَتَّی مَاتَ فَلَا شَیءَ عَلَیهِ وَلَو صَحَّ یَومًا یَنبَغِی أَن یَجرِیَ فِیهِ الخِلَافُ السَّابِقُ فِی الصَّومِ .)[فتح القدیر :(۲/ ۳۰۸)کتاب الصوم،باب الاعتکاف ، ط:رشیدیة کوئته].

رمضان کی قضا روزوں کے ساتھ بھی ادا کرسکتا ہے۔ورنہ مستقل روزوں کے ساتھ اعتکاف کرے۔دوسرے رمضان میں یہ اعتکاف ادا نہیں ہوگا۔

☆......اور اگر غیر معین اعتکاف کی نذر کی ہے تو اس کے لیے مستقل روزے رکھ کر اعتکاف کرے،رمضان المبارک کے قضا روزوں کے ساتھ اعتکاف کرنے سے نذر کا اعتکاف صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

نسخہ لکھنا

☆......معتکف ڈاکٹر یا طبیب مریض کو مسجد میں دیکھ کر یا حال سن کر نسخہ لکھ سکتا ہے اور علاج کرسکتا ہے،اور اگر معتکف طبعی ضرورت کی وجہ سے مسجد سے باہر ہے اس دوران کوئی مریض حال کہے اور دوا پوچھے تو بتلانا جائز ہے،لیکن اس کام کے لیے

(۱) ((وَشَرْطُ وُجُودِ ذَاتِ الصَّوْمِ لَا الصَّوْمِ بِجِهَةِ الِاعْتِكَافِ حَتَّى إِنَّ مَنْ نَذَرَ بِاعْتِكَافِ رَمَضَانَ صَحَّ نَذْرُهُ كَمَا فِي "الْمُحِيطِ". فَإِنْ صَامَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْضِيَ اعْتِكَافَ شَهْرٍ آخَرَ مُتَتَابِعًا وَيَصُومَ فِيهِ هَكَذَا فِي "الْمُحِيطِ". وَإِنْ لَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى دَخَلَ رَمَضَانُ آخَرُ فَاعْتَكَفَ فِيهِ لَمْ يُجْزِئْهُ؛ لِأَنَّ الصَّوْمَ صَارَ دَيْنًا فِي ذِمَّتِهِ لَمَّا فَاتَ عَنْ وَقْتِهِ وَصَارَ مَقْصُودًا بِنَفْسِهِ وَالْمَقْصُودُ لَا يَتَأَدَّى بِغَيْرِهِ حَتَّى لَوْ نَذَرَ اعْتِكَافَ شَهْرٍ ثُمَّ اعْتَكَفَ رَمَضَانَ لَا يُجْزِيهِ وَلَوْ أَفْطَرَ وَقَضَى صَوْمَ الشَّهْرِ مَعَ الِاعْتِكَافِ أَجْزَأَهُ؛ لِأَنَّ الْقَضَاءَ مِثْلُ الْأَدَاءِ هَكَذَا فِي "مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ" وَ"الْخُلَاصَةِ".)) [الفتاوى الهندية: (۲۱۱/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف وأماشروطه،ط:رشيدية كوئته].

☐ [بدائع الصنائع:(۱۱۲/۲) كِتَابُ الصَّوْمِ ، كِتَابُ الِاعْتِكَافِ،فصلٌ وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ،ط: سعيد كراچی].

☐ ((وَقَدْ عُلِمَ مِنْ كَوْنِ الصَّوْمِ شَرْطًا أَنَّهُ يُرَاعَى وُجُودُهُ لَا إِيجَادُهُ لِلْمَشْرُوطِ لَهُ قَصْدًا فَلَوْ نَذَرَ اعْتِكَافَ شَهْرِ رَمَضَانَ لَزِمَهُ وَأَجْزَأَهُ صَوْمُ رَمَضَانَ عَنْ صَوْمِ الِاعْتِكَافِ وَإِنْ لَمْ يَعْتَكِفْ قَضَى شَهْرًا بِصَوْمٍ مَقْصُودٍ لِعَوْدِ شَرْطِهِ إِلَى الْكَمَالِ وَلَا يَجُوزُ اعْتِكَافُهُ فِي رَمَضَانَ آخَرَ وَيَجُوزُ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ الْأَوَّلِ وَالْمَسْأَلَةُ مَعْرُوفَةٌ فِي الْأُصُولِ فِي بَحْثِ الْأَمْرِ.)) [البحر الرائق: (۳۰۰/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:سعيد كراچی].

☐ [الفتاوى الخانية على هامش الهندية:(۲۲۵،۲۲۲/۱) كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف، ط:رشيدية كوئته].

☐ [الدر مع الرد:(۴۴۳/۲) كِتَابُ الصَّوْمِ بَابُ الِاعْتِكَافِ،ط: سعيد كراچی].

باہر کے نہیں۔(۱)

نظر بد

''مباشرت'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۳۰۹)

نفاس

جوعورت نفاس کی حالت میں ہے وہ اعتکاف نہیں کرسکتی۔(۲)

(۱) (قوله:لأنّ المَسْجِدَ مُحرر) أی مخلص وفی نسخة بالزای آخره: أی محفوظ، لأن فيه شغله، ... قلت: والظاهر أنه لا يكره إحضار الماكول لأنه يتناوله فيه ومثله المشروب، فتحمل الكراهة على ما لا يحتاجه لنفسه فيه. وفی "الحموی" عن "البرجندی": إحضار الثمن أو المبيع الذی لا يشغل فی المسجد جائز .) [حاشية الطحطاوی علی المراقی:(ص:۳۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:میر محمد كتب خانه كراچی/(ص:۵۸۰) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: مكتبه انصارية هرات افغانستان].

[مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر لشيخی زاده :(۱/۳۷۹)ط: دار الكتب العلمية لبنان بيروت].

ر لـه: إحضارُ مَبِيعٍ فِيهِ)،لأنّ المَسجِدَ مُحرزٌ عَن حُقُوقِ العِبَادِ وَفِيهِ شَغلُهُ بِهَا وَدَلَّ تَعلِيلُهُم أنّ المَبِيعَ لَو لَم يَشغَل البُقعَةَ لا يُكرَهُ إحضَارُهُ كَدَرَاهِمَ يَسِيرَةٍ أو كِتَابٍ وَنَحوِهِ" بَحرٌ" لكِنْ مُقتَضَى التَّعلِيلِ الأوَّلِ الكَرَاهَةُ وَإن لَم يَشغَل" نَهرٌ ". قُلت : التَّعلِيلُ وَاحِدٌ وَمَعنَاهُ أنّهُ مُحرزٌ عَن شَغلِهِ بِحُقُوقِ العِبَادِ وَقَولُهُم وَفِيهِ شَغلُهُ بِهَا نَتِيجَةُ التَّعلِيلِ وَلِذَا أبدَلَهُ فِي" المِعرَاجِ" بِقَولِهِ : فَيُكرَهُ شَغلُهُ بِهَا لَهُم .وَفِي "البَحرِ": وَأفَادَ إطلَاقُهُ أنّ إحضَارَ مَا يَشتَرِيهِ لِيَأكُلَهُ مَكرُوهٌ وَيَنبَغِي عَدَمُ الكَرَاهَةِ كَمَا لَا يَخفَى اهـ أي لأنّ إحضَارَهُ ضَرُورِيٌّ لِأجلِ الأكلِ وَلأنّهُ لا شَغلَ بِهِ لأنّهُ يَسِيرٌ . وَقَالَ أبُو السُّعُودِ نَقَلَ الحَمَوِيُّ عَن البُرجَندِيّ: أنّ إحضَارَ الثَّمَنِ وَالمَبِيعِ الَّذِي لا يَشغَلُ المَسجِدَ جَائِزٌ ا هـ. (قَولُهُ مُطلَقًا) أي سَوَاءٌ احتَاجَ إلَيهِ لِنَفسِهِ أو عِيَالِهِ أو كَانَ لِلتِّجَارَةِ أحضَرَهُ أو لا كَمَا يُعلَمُ مِمَّا قَبلَهُ وَمِن الزَّيلَعِيّ وَالبَحرِ .)[الدر مع الرد:(۲/۴۴۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی].

(۲) (وَلَو حَاضَت المَرأةُ فِي حَالِ الِاعتِكَافِ فَسَدَ اعتِكَافُهَا لِأنّ الحَيضَ يُنَافِي أهلِيّةَ الِاعتِكَافِ لِمُنَافَاتِهَا الصّومَ وَلِهَذَا مُنِعَت من انعِقَادِ الِاعتِكَافِ فَتُمنَعُ من البَقَاءِ)[بدائع الصنائع:(۲/۱۱۶) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچی].

[البحر الرائق:(۲/۳۰۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط:سعيد كراچی].

[البحر الرائق:(۱/۱۹۳،۱۹۳) كتاب الطهارة،باب الحيض،ط: سعيد كراچی].

نفاس اعتکاف کی حالت میں آجائے

''اعتکاف میں حیض آجائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۱۱۹)

نفل اعتکاف توڑنے سے قضا واجب نہیں

نفل اعتکاف توڑنے سے قضا واجب نہیں ہوتی، کیوں کہ نفل اعتکاف اصل میں ٹوٹتا نہیں، بلکہ ختم ہو جاتا ہے، اور ختم ہونے کی صورت میں قضا لازم نہیں ہوتی، لیکن قصداً ختم نہیں کرنا چاہیے، ورنہ ثواب سے محروم ہو جائے گا۔ (۱)

نفلی اعتکاف

☆......نذر اور عشرۂ اخیرہ کے علاوہ جو اعتکاف ہے وہ نفلی اعتکاف ہے، نفل اور مستحب اعتکاف ایک ہی ہے۔ (۲)

---

(۱) (الحالة الثانية : أن يكون الاعتكاف نفلا وفي هذه الحالة لا بأس من الخروج منه ولو بلا عذر لأنه ليس له زمن معين ينتهي بالخروج ولا يبطل ما مضى منه فإن عاد إلى المسجد ثانيا ونوى الاعتكاف كان له أجره أما إذا خرج من المسجد في الاعتكاف الواجب بلا عذر أثم وبطل ما فعل منه.)[كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/ ۲۹۵) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة].

▭ [البحر الرائق: (۲/ ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

▭ [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۳، ۲۱۳) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف وممايتصل بذالك مسائل، ط: رشيديه كوئته].

▭ ((فَلَوْ شَرَعَ فِي نَفْلِهِ ثُمَّ قَطَعَهُ لَا يَلْزَمُهُ قَضَاؤُهُ) لِأَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ لَهُ الصَّوْمُ (عَلَى الظَّاهِرِ) مِن المَذْهَبِ؛ .... (وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أي عَلَى المُعْتَكِفِ اعْتِكَافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفْلُ فَلَهُ الْخُرُوجُ لِأَنَّهُ مُنْهٍ له لَا مُبْطِلٌ كَمَا مَرَّ (الْخُرُوجُ ...اهـ.)[الدر المختار: (۲/ ۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

(۲) (وَيَنْقَسِمُ إلَى وَاجِبٍ وهو المَنْذُورُ تَنْجِيزًا أو تَعْلِيقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في العَشْرِ الْأَخِيرِ من رَمَضَانَ وَإِلَى مُسْتَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هَكَذَا في "فتح القدير".)[الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما شروطه، ط: رشيدية كوئته].

▭ [مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۸، ۱۷۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امداديه]. =

☆......نفلی اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں، روزہ کے بغیر بھی نفلی اعتکاف بلاکراہت ادا ہو جاتا ہے۔(۱)

☆......نفلی اعتکاف دن رات، صبح شام ہر گھڑی کیا جاسکتا ہے۔

☆......نفلی اعتکاف کے لیے کوئی وقت اور مقدار شرط نہیں ہے۔

☆......نفلی اعتکاف ہر وقت، ہر زمانہ میں درست ہے۔

☆......نفلی اعتکاف ایک منٹ اور آدھا منٹ کا بھی درست ہے۔

☆......نفلی اعتکاف ٹوٹتا بھی نہیں اور فاسد بھی نہیں ہوتا، اور اس کی قضا بھی واجب نہیں ہوتی، بلکہ جس قدر اعتکاف کیا ہے، اسی میں پورا ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔

☆......اگر کسی نے دن بھر کا نفلی اعتکاف کیا، پھر تھوڑی دیر کے بعد مسجد سے نکل آیا تو باقی وقت کی قضا لازم نہیں ہوگی، اور گناہ بھی نہیں ہوگا۔(۲)

= [حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۸۲، ۳۸۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف محمد کتب خانہ کراچی/(ص: ۵۷۷، ۵۷۸) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: مکتبہ انصاریہ هرات افغانستان].

[البحر الرائق: (۲/ ۲۹۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

(۱) ((قولُهُ: وَأَقَلُّهُ نَفْلا سَاعَةٌ) لقول محمدٍ فی "الأصلِ": إذَا دخل المَسجد بنِيَّةِ الاعتِكَافِ فَهُوَ مُعتكِفٌ ما أقامَ، تارِكٌ له إذَا خرَجَ، فكَانَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ، وَاستَنبَطَ المَشَايِخُ منه أنَّ الصَّومَ ليس من شَرطِهِ على ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ لِأنَّ مبنى النَّفلِ على المُسَامَحَةِ حتى جَازَت صَلَاتُهُ قَاعِدًا او رَاكِبًا مع قُدرَتِهِ على الرُّكُوبِ وَالنُّزُولِ.)[البحر الرائق: (۲/ ۳۰۰) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

[الدر المختار: (۲/ ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

[حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۸۳) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانہ کراچی/(ص: ۵۷۸) باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: مکتبہ الصاریة هرات افغانستان].

(۲) (الخُرُوجُ مِنَ الاعتِكَافِ لِعِيَادَةِ المَرِيضِ: وَأَمَّا إن كَانَ الاعتِكَافُ تَطَوُّعًا فَفِي المَذهَبِ الحَنَفِيِّ رِوَايَتَانِ: ...... لا يَفسُدُ وَهُوَ رِوَايَةُ الأصلِ لأنَّ اعتِكَافَ التَّطَوُّعِ غَيرُ مُقَدَّرٍ فَلَهُ أن يَعتَكِفَ سَاعَةً مِن نَهَارٍ أو نِصفَ يَومٍ أو مَا شَاءَ مِن قَلِيلٍ أو كَثِيرٍ وَيَخرُجُ فَيَكُونُ مُعتَكِفًا مَا أقَامَ تَارِكًا مَا خَرَجَ.) [الموسوعة الفقهية الكويتية: (۳۶/ ۲۶۲) أحكَامُ المَرَضِ، الخُرُوجُ مِنَ الاعتِكَافِ لِعِيَادَةِ المَرِيضِ، ط: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت].=

☆......نفلی اعتکاف میں پاخانہ، پیشاب کے علاوہ دیگر کام کے لیے بھی نکلنا درست ہے، اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا۔

☆......نفلی اعتکاف میں جب بھی مسجد سے باہر آجائے گا، اعتکاف ختم ہوجائے گا، فاسد نہیں ہوگا، پھر جب اعتکاف کی نیت سے مسجد میں دوبارہ داخل ہوگا، تو معتکف ہوجائے گا۔(۱)

= (وَأَقَلُّهُ نَفْلًا سَاعَةٌ) مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ظَاهِرُ الرِّوَايَةِ عَنِ الْإِمَامِ لِبِنَاءِ النَّفْلِ عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَبِهِ يُفْتَى وَالسَّاعَةُ فِي عُرْفِ الْفُقَهَاءِ جُزْءٌ مِنَ الزَّمَانِ لَا جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ كَمَا يَقُولُهُ الْمُنَجِّمُونَ كَذَا فِي "غُرَرِ الْأَذْكَارِ" وَغَيْرِهِ. (فَلَوْ شَرَعَ فِي نَفْلِهِ ثُمَّ قَطَعَهُ لَا يَلْزَمُهُ قَضَاؤُهُ) لِأَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ لَهُ الصَّوْمُ (عَلَى الظَّاهِرِ) مِنَ الْمَذْهَبِ وَمَا فِي بَعْضِ الْمُعْتَبَرَاتِ أَنَّهُ يَلْزَمُ بِالشُّرُوعِ مُفَرَّعٌ عَلَى الضَّعِيفِ قُلْهُ الْمُصَنِّفُ وَغَيْرُهُ. (وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أَيْ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اعْتِكَافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفْلُ فَلَهُ الْخُرُوجُ لِأَنَّهُ مُنْهٍ لَا مُبْطِلٌ كَمَا مَرَّ. وفي الشامية: (قَوْلُهُ: لِأَنَّهُ مُنْهٍ) اسْمُ فَاعِلٍ مِنْ أَنْهَى اهـ "ح" أَيْ مُتَمِّمٌ لِلنَّفْلِ. (قَوْلُهُ: كَمَا مَرَّ) أَيْ مِنْ قَوْلِ الْمُصَنِّفِ وَأَقَلُّهُ نَفْلًا سَاعَةٌ. (قَوْلُهُ: الْخُرُوجُ) أَيْ مِنْ مُعْتَكَفِهِ وَلَوْ مَسْجِدَ الْبَيْتِ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ "ط" فَلَوْ خَرَجَتْ مِنْهُ وَلَوْ إِلَى بَيْتِهَا بَطَلَ اعْتِكَافُهَا لَوْ وَاجِبًا وَانْتَهَى لَوْ نَفْلًا "بَحْرٌ".) [الدر المختار: (۲/ ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

[بدائع الصنائع: (۲/ ۱۰۹، ۱۱۰) كِتَابُ الصَّوْمِ، كِتَابُ الِاعْتِكَافِ، فَصْلٌ وَأَمَّا شَرَائِطُ صِحَّتِهِ، ط: سعيد كراچى].

(۱) (الحالة الثانية: أن يكون الاعتكاف نفلا وفي هذه الحالة لا بأس من الخروج منه ولو بلا عذر لأنه ليس له زمن معين ينتهي بالخروج ولا يبطل ما مضى منه فإن عاد إلى المسجد ثانيا ونوى الاعتكاف كان له أجره أما إذا خرج من المسجد في الاعتكاف الواجب بلا عذر أثم وبطل ما فعل منه.) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۱/ ۵۹۴) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف، مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة].

[البحر الرائق: (۲/ ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

[الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۳، ۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وممايتصل بذالك مسائل، ط: رشيديه كوئٹه].

[التاتارخانية: (۲/ ۳۱۳) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمى كتب خانه كراچى].

((فَلَوْ شَرَعَ فِي نَفْلِهِ ثُمَّ قَطَعَهُ لَا يَلْزَمُهُ قَضَاؤُهُ) لِأَنَّهُ لَا يُشْتَرَطُ لَهُ الصَّوْمُ (عَلَى الظَّاهِرِ) مِنَ الْمَذْهَبِ، .... (وَحَرُمَ عَلَيْهِ) أَيْ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اعْتِكَافًا وَاجِبًا أَمَّا النَّفْلُ فَلَهُ الْخُرُوجُ لِأَنَّهُ مُنْهٍ لَا مُبْطِلٌ كَمَا مَرَّ (الْخُرُوجُ ...اهـ.) [الدر المختار: (۲/ ۴۴۴، ۴۴۵) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

☆......جب مسجد میں داخل ہو تو اعتکاف کی نیت کرے، جب تک مسجد میں رہے گا، نفلی اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔(۱)

☆......رمضان کے پہلے اور دوسرے عشرہ کا اعتکاف نفلی ہے۔ اگر کسی نے اعتکاف کیا تو نفلی اعتکاف کے احکام جاری ہوں گے۔

☆......اگر کسی نے رمضان میں ایک ماہ کا اعتکاف شروع کیا تو شروع کے بیس دن پر تو نفلی اعتکاف کے احکام جاری ہوں گے، اور اخیر عشرہ میں مسنون اعتکاف کے احکام جاری ہوں گے۔(۱)

☆......کسی نے رمضان کے پہلے یا دوسرے عشرہ کا اعتکاف لازم کرلیا تو

(۱) (أحكام المساجد: . . . [۲۱]: ينبغي للجالس في المسجد لانتظار صلاة أو اشتغال بعلم أو لشغل آخر من طاعة أو مباح: أن ينوي الاعتكاف فإنه يصح وإن قل زمانه. . . . [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ (۱/ ۔۔۔۔) الباب الأوّل: الطَّهارات، الفصلُ الخامس: الفُصل بملحقان بالفصل: الملحق الأول في أحكام المساجد، ط: الحقانيّة بشاور].

☐ (وأما المستحب فيو في أي وقت سوى العشر الأخير ولم يكن منذوراً كأن ينوي الاعتكاف عند دخول المسجد وأقله مدة يسيرة ولو كانت ماشياً على المفتى به.) [الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلَّتُهُ: (۲/ ۲۱۱) الباب الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثّاني: الاعتكاف، المبحث الثاني حكم الاعتكاف وما يوجبه النذر على المعتكف: المطلب الأوّل: حكم الاعتكاف، ط: الحقانيّة بشاور].

(۱) (وَيَنقَسِمُ إلَى وَاجِبٍ وهو المَنذُورُ تَنجِيزًا أو تعليقًا وَإِلَى سُنَّةٍ مُؤَكَّدَةٍ وهو في العَشرِ الأخِيرِ من رَمَضَانَ وَإِلَى مُستَحَبٍّ وهو ما سِوَاهُمَا هَكَذَا في "فَتحِ القَدِيرِ".) [الفتاوى الهندية: (۱/ ۲۱۱)، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما تفسيره، ط: رشيدية كوئٹه].

☐ [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچى/ (ص: ۵۷۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مكتبه الصارية هرات الغانستان].

☐ [البحر الرائق: (۲/ ۲۹۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچى].

اس پر واجب اعتکاف کے احکام جاری ہوں گے۔(۱)

نکاح

اعتکاف کی حالت میں معتکف اپنا یا دوسرے کا نکاح کر سکتا ہے۔(۲)

نکال دیا

"فاسد کرنے والی چیزیں" عنوان کے تحت [اسٹار نمبر:9] دیکھیں!(ص:۳۱۰)

نکلنا

جن صورتوں میں معتکف کے لیے مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں اگر کسی عذر اور مجبوری کی صورت میں مسجد سے باہر نکلا تو گناہ نہیں ہوگا، لیکن اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور قضا لازم ہوگی۔(۳)

---

(۱) ((والاعتکاف) المطلوب شرعاً (علی ثلاثة أقسام: واجب فی المنذور) تنجیزاً أو تعلیقاً.)ونحوه فی حاشیته: (قوله: تنجیزا) کقوله لله علی أن اعتکف کذا. (قوله: أو تعلیقا) کقوله إن شفی الله مریضی فلانا لاعتکفن کذا.))[حاشیة الطحطاوی علی المراقی: (ص: ۳۸۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: میر محمد کتب خانه کراچی،/(ص: ۵۷۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: مکتبه انصاریة هرات افغانستان].

[الدر مع الرد: (۲/ ۴۴۱،۴۴۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی].

[الفتاوی الهندیة: (۱/ ۲۱۱) کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما شروطه، ط: رشیدیة کوئته].

(۲) ((ویجوز للمعتکف أن یتزوج ویراجع کذا فی "الجوهرة النیرة".) [الفتاوی الهندیة: (۱/ ۲۱۳) کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، وأما محظوراته، ط: رشیدیه کوئته].

[الجوهرة النیرة: (۱/ ۱۷۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: قدیمی کتب خانه کراچی].

(۳) (ولا یخرج منه إلا لحاجة شرعیة أو طبیعیة)(أو) حاجة(ضروریة کانهدام المسجد)وأداء شهادة تعینت علیه (وإخراج ظالم کرها وتفرق أهله)لفوات ما هو المقصود منه (وخوف علی نفسه أو متاعه من المکابرین فیدخل مسجدا من ساعته) یرید أن لا یکون خروجه إلا لیعتکف فی غیره ولا یشتغل إلا بالذهاب إلی المسجد الآخر (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب)ولا إثم به.)[مراقی الفلاح: (ص: ۱۷۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: امدادیة ملتان]. =

نکلنا جائز ہے

معتکف کو حاجت طبعیہ، حاجت شرعیہ اور حاجت ضروریہ کی وجہ سے مسجد سے نکلنا جائز ہے۔ حاجت طبعیہ اور حاجت شرعیہ کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنے کی وجہ سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ اور حاجت ضروریہ کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنے کی صورت میں اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔ اور تینوں حاجتوں کی تفصیل ان عنوانات کے تحت دیکھ لیں۔ (۱)

= [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۳، ۳۸۴) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ (ص: ۵۷۹، ۵۸۰) باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: مكتبة انصارية هرات الغانستان].

((فَلَوْ خَرَجَ) وَلَوْ نَاسِيًا (سَاعَةً) زَمَانِيَّةً لَا رَمْلِيَّةً كَمَا مَرَّ (بِلَا عُذْرٍ فَسَدَ) فَيَقْضِيهِ إلَّا إذَا أَفْسَدَهُ بِالرِّدَّةِ وَاعْتَبَرَا أَكْثَرَ النَّهَارِ قَالُوا: وَهُوَ الِاسْتِحْسَانُ وَبَحَثَ فِيهِ الْكَمَالُ (وَ) إنْ خَرَجَ (بِعُذْرٍ يَغْلِبُ وُقُوعُهُ) وَهُوَ مَا مَرَّ لَا غَيْرُ (لَا) لَا يَفْسُدُ وَأَمَّا مَا لَا يَغْلِبُ كَإِنْجَاءِ غَرِيقٍ وَانْهِدَامِ مَسْجِدٍ فَمُسْقِطٌ لِلْإِثْمِ لَا لِلْبُطْلَانِ. [الدر مع الرد: (۲/۴۴۷، ۴۴۸) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط، سعيد كراچي].

[الفتاوى الهنديه: (۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه كوئته].

[الفتاوى الهندية: (۱/۲۱۲) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته].

[بدائع الصنائع: (۲/۱۱۴) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وَأَمَّا رُكْنُ الِاعْتِكَافِ وَمَحْظُورَاتِهِ وما يُفْسِدُهُ وما لَا يُفْسِدُهُ، ط: سعيد كراچي].

(۱) ((قَوْلُهُ وَلَا يَخْرُجُ منه إلَّا لِحَاجَةٍ شَرْعِيَّةٍ كَالْجُمُعَةِ او طَبِيعِيَّةٍ كَالبَوْلِ والغائط) أي لَا يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ اعتكافًا وَاجِبًا من مَسْجِدِهِ إلَّا لِضَرُورَةٍ مُطْلَقَةٍ لِحَدِيثِ عَائِشَةَ رضي اللَّهُ عنها: "كان عليه السَّلَامُ لَا يَخْرُجُ من مُعْتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ" وَلِأَنَّهُ مَعْلُومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الْخُرُوجِ في بَعْضِهَا فَيَصِيرُ الْخُرُوجُ لها مُسْتَثْنًى وَلَا يَمْكُثُ بَعْدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا... (قَوْلُهُ: فَإِنْ خَرَجَ سَاعَةً بِلَا عُذْرٍ فَسَدَ) لِوُجُودِ الْمُنَافِي، اطلقه فَشَمِلَ الْقَلِيلَ وَالْكَثِيرَ وَهَذَا عِنْدَ ابي حَنِيفَةَ، وَقَالَا لَا يَفْسُدُ إلَّا بِأَكْثَرَ من نِصْفِ يَوْمٍ وهو الِاسْتِحْسَانُ لِأَنَّ في الْقَلِيلِ ضَرُورَةً كَذَا في "الْهِدَايَةِ". وهو يَقْتَضِي تَرْجِيحَ قَوْلِهِمَا، وَرَجَّحَ الْمُحَقِّقُ في "فَتْحِ الْقَدِيرِ": قَوْلَهُ، لِأَنَّ الضَّرُورَةَ التي يُنَاطُ بها التَّخْفِيفُ اللَّازِمَةُ او الْغَالِبَةُ وَلَيْسَ هُنَا كَذَلِكَ وَأَرَادَ بِالْعُذْرِ ما يَغْلِبُ وُقُوعُهُ كَالْمَوَاضِعِ التي قَدَّمَهَا وَإِلَّا لو أُرِيدَ مُطْلَقَهُ لَكَانَ الْخُرُوجُ نَاسِيًا او مُكْرَهًا غير مُفْسِدٍ لِكَوْنِهِ عُذْرًا شَرْعِيًّا وَلَيْسَ كَذَلِكَ بَلْ هو مُفْسِدٌ كما صَرَّحُوا بِهِ.) [البحر الرائق: (۲/۳۰۱، ۳۰۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي]. =

نلکے

''حوض'' کے عنوان کے تحت دیکھیں!(ص:۲۲۸)

نماز حاجت

☆......جب کسی انسان کو دنیا وآخرت کی کوئی حاجت یا ضرورت پیش آئے (خواہ وہ حاجت بلاواسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو یا بواسطہ یعنی کسی بندے سے اس حاجت کا پورا ہونا مقصود ہو مثلاً نوکری کی خواہش ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو) تو اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ عام نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نفل نماز پڑھ کر الحمدللہ کہے اور درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کے اس دعا کو پڑھے:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (۱)

= 🗁 [الدر المختار: (۲/۲۲۲، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۸) باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: سعید کراچی].

(۱) واخرج الترمذی عن عبد الله بن ابی اوفیٰ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "من كانت له الى الله حاجة او الى احد من بنی آدم فليتوضاء وليحسن الوضوء لم ليصل ركعتين لم ليثن على الله تعالىٰ وليصل على النبی صلی الله علیه وسلم ، لم ليقل لااله الا الله الحليم الكريم، الخ، شامی: ۲/۲۸ ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی.

🗁 =يندب لمن كانت له حاجة مشروعة ان يصلى ركعتين الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۳۳۵، صلاة قضاء الحوائج، ط: دار احياء التراث العربی بیروت، لبنان.

ترمذی: ۱/۱۰۸ ، ابواب الوتر ، باب ما جاء فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی.

اس دعا کو پڑھنے کے بعد جو حاجت اس کو درپیش ہو اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرے یہ نماز حاجت پوری ہونے کے لئے مجرب ہے، بعض بزرگوں نے اپنی حاجت پوری ہونے کے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ان کا کام پورا کر دیا۔(۱)

ایک مرتبہ ایک نابینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی اے اللہ کے رسول آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عنایت فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو تو بہت ثواب ہوگا، اگر کہو تو میں دعا کروں، انہوں نے خواہش کی کہ آپ دعا فرمائیے، اس وقت آپ نے ان کو یہ نماز سکھادی۔(۲)

☆...... ہر دنیوی اور اخروی ضرورت کے لئے ''صلوۃ الحاجات'' پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ ''اے اللہ! مجھے اور میرے گھر والوں کو دین پر عمل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور جنت نصیب فرما اور ہر مشکل

---

(۱) عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر أتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: ادع الله لى ان يعافينى فقال: ان شئت اخرت لك وهو خير وان شئت دعوت فقال ادعه فأمره ان يتوضأ فيحسن وضوء ه ويصلى ركعتين ويدعو بهذا الدعاء اللّٰهم انى اسالك واتوجه اليك بمحمد نبى الرحمة يا محمد انى قد توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى اللّٰهم فشفعه فىّ، قال ابو اسحاق هذا حديث صحيح، سنن ابن ماجة، ص: ۹۹، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى صلاة الحاجة، ط: قديمى كراچى. جامع الترمذى: ۱۹۷/۲، ابواب الدعوات، باب فى دعاء النبى صلى الله عليه وسلم وتعوذه فى دبر كل صلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) قال مشايخنا: صلينا هذه الصلاة فقضيت حوائجنا، شامى: ۲۸/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچى.

آسان فرما آمین، توان شاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔

نیت

مسنون اعتکاف کی اتنی نیت کر لینا کافی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔(۲)

(۱) (وسنة الاعتكاف في المسجد ... وَشرعًا اللُبثُ في المسجد مَعَ نِيَّتِهِ فالرُّكنُ هُوَ اللُّبثُ والكونُ في المسجد والنِّيَّةُ شرطانِ لِلصِّحَّةِ.) [البحر الرائق: (۲/۲۹۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی]۔

(۲) [بدائع الصنائع: (۱/۱۰۸، ۱۰۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،فصلٌ: شرائط صحته،ط: سعيد كراچی]۔

(۳) [تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للزيلعي: (۲/۲۲۰ ــ ۲۲۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: دار الكتب العلمية]۔

و

واجب اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے

''اعتکاف واجب کے لیے روزہ شرط ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۲۱)

واجب اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے

''اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۱۳)

وارنٹ جاری ہوا

''باہر نکال دیا جائے'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۱۳۶)

وضو پر وضو کرنا

وضو ہونے کے باوجود مسجد سے باہر نکل کر وضو کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔(۱)

وضوخانہ

وضوخانہ اور غسل خانہ مسجد کی حدود سے خارج ہوتے ہیں۔ معتکفین شرعی اور طبعی ضرورت کے بغیر وہاں نہ جائیں۔(۱)

---

(۱) (فان خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم به.)[مراقی الفلاح:(ص: ۱۷۹) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط:امدادیة ملتان].

((قوله : بلا عذر معتبر) ای فی عدم الفساد فلو خرج لجنازة محرمة أو زوجه فسد لأنه وإن کان عذرا إلا انه لم يعتبر فی عدم الفساد . (قوله : ولا إثم علیه به) ای بالعذر ای وأما بغیر العذر فيأثم لقوله تعالی :﴿ ولا تبطلوا اعمالكم ﴾[محمد:الآية:۳۳].)[حاشية الطحطاوی علی المراقی:(ص: ۳۸۳، ۳۸۴) کتاب الصوم، باب الاعتکاف ،ط:میر محمد کتب خانه کراچی/ (ص :۵۷۹)باب الاعتکاف، کتاب الصوم،ط:مکتبه العارفية هرات افغانستان].

[الدر مع الرد:(۴۴۷/۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط:سعید کراچی].

وضو کر کے مسجد میں آیا

اگر معتکف پاخانہ پیشاب کے لیے نکلا، فراغت کے بعد وضو کرتے ہوئے مسجد میں آیا تو یہ درست ہے۔(۲)

---

(۱) (مَا يُعْتَبَرُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَمَا لاَ يُعْتَبَرُ): اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمَسْجِدِ الَّذِي يَصِحُّ فِيهِ الاِعْتِكَافُ مَا كَانَ بِنَاءً مُعَدًّا لِلصَّلاَةِ فِيهِ. أَمَّا رَحْبَةُ الْمَسْجِدِ، وَهِيَ سَاحَتُهُ الَّتِي زِيدَتْ بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَسْجِدِ لِتَوْسِعَتِهِ وَكَانَتْ مُحَجَّرًا عَلَيْهَا فَالَّذِي يُفْهَمُ مِنْ كَلاَمِ الْحَنَفِيَّةِ وَالْمَالِكِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ فِي الصَّحِيحِ مِنَ الْمَذْهَبِ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَمُقَابِلُ الصَّحِيحِ عِنْدَهُمْ أَنَّهَا مِنَ الْمَسْجِدِ وَجَمَعَ أَبُو يَعْلَى بَيْنَ الرِّوَايَتَيْنِ بِأَنَّ الرَّحْبَةَ الْمَحُوطَةَ وَعَلَيْهَا بَابٌ هِيَ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَذَهَبَ الشَّافِعِيَّةُ إِلَى أَنَّ رَحْبَةَ الْمَسْجِدِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَوِ اعْتَكَفَ فِيهَا صَحَّ اعْتِكَافُهُ وَأَمَّا سَطْحُ الْمَسْجِدِ فَقَدْ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: يَجُوزُ لِلْمُعْتَكِفِ صُعُودُ سَطْحِ الْمَسْجِدِ وَلاَ نَعْلَمُ فِيهِ خِلاَفًا. أَمَّا الْمَنَارَةُ فَإِنْ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ بَابُهَا فِيهِ فَهِيَ مِنَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ. وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ أَوْ فِي رَحْبَتِهِ فَهِيَ مِنْهُ وَيَصِحُّ فِيهَا الاِعْتِكَافُ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ. وَإِنْ كَانَ بَابُهَا خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَيَجُوزُ أَذَانُ الْمُعْتَكِفِ فِيهَا سَوَاءٌ أَكَانَ مُؤَذِّنًا أَمْ غَيْرَهُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَأَمَّا عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ فَقَدْ فَرَّقُوا بَيْنَ الْمُؤَذِّنِ الرَّاتِبِ وَغَيْرِهِ فَيَجُوزُ لِلرَّاتِبِ الأَذَانُ فِيهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ دُونَ غَيْرِهِ قَالَ النَّوَوِيُّ: وَهُوَ الأَصَحُّ.)("الموسوعة الفقهية الكويتية": (۲۲۴،۲۲۳/۵)، ط: صادر عن: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت].

(قال المفتي عزيز الرحمن: مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری، اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے، معتکف کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس سے تجاوز کرے اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔)(فتاوی دارالعلوم دیوبند: (۲۱۴،۲۱۳/۶) کتاب الصوم، دسواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل [ص:۲۸۸، احاطہ مسجد کی زمین مسجد میں داخل ہے یا نہیں؟] ط: دارالاشاعت کراچی]۔

(۲) (وَمِنَ الأَعْذَارِ الْخُرُوجُ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَأَدَاءِ الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ لِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ لاَ بَأْسَ بِأَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ وَيَرْجِعَ إِلَى الْمَسْجِدِ كَمَا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ، وَلَوْ مَكَثَ فِي بَيْتِهِ فَسَدَ اعْتِكَافُهُ وَإِنْ كَانَ سَاعَةً عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فِي "الْمُحِيطِ".)(الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئته].

الفتاوى التاتارخانية: (۳۱۲/۲) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كراچي.

المبسوط للسرخسي: (۱۳۰/۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

وضو کرنے کا اصول

جن عبادتوں کے لئے وضو کرنا ضروری ہے، اس کے لئے تو مسجد سے باہر وضو خانہ میں جاکر وضو کرسکتا ہے، جیسے نماز خواہ فرض ہو یا واجب سنت ہو یا نفل، اسی طرح قرآن مجید کی تلاوت کے لئے بھی معتکف وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر وضو خانہ میں جاسکتا ہے، وضو پر وضو کرنا مستحب ہے، ضروری نہیں ہے، اس لئے وضو ہونے کی صورت میں مسجد سے باہر وضو خانہ میں جاکر وضو کرنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں جب ہوتے تو گھر میں پاخانہ پیشاب کے علاوہ کسی اور کام کے لئے تشریف نہیں لاتے۔

ابوداود کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں صرف انسانی ضرورت پاخانہ و پیشاب کے علاوہ گھر تشریف نہ لاتے۔(۱)

وضو کرنے کا حکم

معتکف کو ہر نماز کے لیے خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت ہو یا نفل، نیز قرآن کی تلاوت یا سجدۂ تلاوت کرنا ہو، یا قضا نماز ادا کرنی ہو، ان سب کے لیے جس وقت چاہے وضو کرنے کے واسطے باہر جانا جائز ہے، کیوں کہ ان سب کے لیے وضو کرنا

---

(۱) عن عمرة بنت عبدالرحمن انّ عائشة زوج النّبي صلى الله عليه وسلم قالت : وان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليدخل عليّ رأسه وهو في المسجد فارجله وكان لايدخل البيت الّا لحاجة إذا كان معتكفا . (البخارى : (۱/۲۷۲) باب المعتكف لايدخل البيت إلّا لحاجة ، ط: قديمى)

قالت عائشة : وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يدخل البيت إلّا لحاجة الإنسان ، وكان يدخل عليّ رأسه وهو في المسجد فارجّله . (صحيح ابن خزيمه : (۳/۳۴۸) جماع ابواب الاعتكاف ، باب إباحة دخول المعتكف البيت لحاجة الإنسان الغائط والبول ، رقم : ۲۲۳۰ ، ط: المكتب الإسلامي ، تحقيق مصطفى اعظمى)

شرط ہے۔ البتہ جس وقت وضو کرنا شرط نہ ہو بلکہ مستحب ہو، جیسے: وضو پر وضو کرنا، یا اللہ کا ذکر ہو تو وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر نہ جائے۔ باہر سے مراد وہ جگہ بھی ہے جہاں مسجد کے وضو خانے میں وضو کیا کرتے ہیں۔(۱)

وضو کے لیے نکلنا

☆......اگر معتکف کے لیے مسجد کے اندر بیٹھ کر وضو کرنے کی کوئی ایسی جگہ کہ پانی مسجد سے باہر گرے، مثلاً: معتکف مسجد کی حدود کے اندر رہے اور وضو کا پانی باہر زمین پر یا ندی پر گرے، یا کوئی ایسے بڑے ٹب یا برتن کی سہولت ہو کہ وضو کا پانی اس میں گرایا جائے، اور اسے وضو کے بعد کسی ذریعہ سے باہر ڈال دیا جائے تو پھر معتکف کو وضو کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔ اور اگر ایسی جگہ نہیں ہے تو مسجد سے باہر جا کر کرنا جائز ہے، خواہ فرض نماز کے لیے ہو، یا نفل، یا تلاوت کے لیے۔ سب کا یہی حکم ہے۔

☆......اگر مسجد کے متصل کوئی نالی ہو، یا پانی مسجد سے باہر جا کر گرنے کا راستہ ہو، مثلاً: مسجد کی حد کے اندر بیسن لگا ہوا ہو اور پانی نالی کے ذریعہ مسجد سے باہر چلا جاتا ہو، تو اس طرح وضو کرے کہ پانی مسجد میں نہ گرے، بلکہ نالی کے ذریعہ مسجد سے باہر

---

(۱) (وأمّا مفسداته): فمنها الخروج من المسجد فلایخرج المعتكف من معتكفه ليلاً و نهارًا إلّا بعذر وإن خرج من غير عذر ساعةً فسد اعتكافه في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ كذا في المحيط سواءٌ كان الخروج عامدًا أو ناسيًا هكذا في فتاوى قاضيخان ...... ومن الأعذار الخروج للغائط والبول وأداء الجمعة، فإذا خرج لبول أو غائط لابأس بأن يدخل بيته ويرجع إلى المسجد كما فرغ من الوضوء ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وإن كان ساعةً عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ كذا في المحيط. (الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأمّا مفسداته، ط: رشيديه كوئٹه)

▭ بدائع الصنائع: (۱۱۴/۲) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل: وأمّا ركن الاعتكاف ومحظوراته وما يفسده ومالايفسده، ط: سعيد كراچی.

▭ البحر الرائق: (۳۰۲،۳۰۱/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی.

گرے تو یہ جائز ہے۔ یاد رہے مسجد میں پانی گرانا جائز نہیں ہے۔(۱) اور غیر معتکف کے لیے کسی صورت میں مسجد میں وضو کرنے کی اجازت نہیں ہے۔(۲)

☆......فرض نماز کے علاوہ سنت اور نوافل، مثلاً: اشراق، چاشت، اوابین، تہجد وغیرہ کے لیے وضو کرنے وضو خانہ میں جاسکتا ہے، کیوں کہ نماز کے لیے وضو کرنا حاجت شرعیہ میں داخل ہے۔(۳)

---

(۱) ((وفی "البدائع": وَإِن غَسَلَ المُعتكِفُ رَأسَهُ في المَسجدِ فَلا بَأسَ بِهِ إذَا لم يُلَوِّث بالماءِ المُستَعمَلِ فإن كان بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجدُ يُمنَعُ منه لِأنّ تَنظِيفَ المَسجدِ وَاجِبٌ وَلَو تَوَضَّأَ في المَسجدِ في إنَاءٍ فَهُوَ على هذا التَّفصِيلِ ا ه. بِخِلافِ غَيرِ المُعتكِفِ فإنه يُكرَهُ له التَّوَضُّؤُ في المَسجدِ وَلَو في إنَاءٍ إلّا أن يَكُونَ مَوضِعًا اتُّخِذَ لِذَلِكَ لا يُصلى فيه.))[البحر الرائق:(۲/۳۰۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☐ [الفتاوى الهندية :(۱/۲۱۳) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، ومامفسداته، ط: رشيديه .

☐ الفتاوى الخانية على هامش الهندية:(۱/۲۲۳) كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف،ط:رشيدية كوئٹه].

☐ [بدائع الصنائع:(۲/۱۱۶) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل:وأمّا ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ.ط:سعيد كراچی].

(۲) (بِخِلافِ غَيرِ المُعتكِفِ فإنه يُكرَهُ له التَّوَضُّؤُ في المَسجدِ وَلَو في إنَاءٍ إلّا أن يَكُونَ مَوضِعًا اتُّخِذَ لِذَلِكَ لا يُصلى فيه.))[البحر الرائق:(۲/۳۰۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچی].

☐ [حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص:۳۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط:مير محمد كتب خانه كراچی/ (ص: ۵۸۰)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان].

☐ [ردالمحتار :(۲/۴۴۹)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط:سعيد كراچی]

(۳) (وَمِن الأعذارِ الخُرُوجُ للغائط وَالبولِ وَأَدَاءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غائط لا بَأسَ بأن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلَى المَسجدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ وَلَو مَكَثَ في بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ وَإِن كان سَاعَةً عِندَ ابى حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا في " المُحِيطِ".)[الفتاوى الهندية:(۱/۲۱۲) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، ومامفسداته، ط:رشيدية كوئٹه].

☐ [بدائع الصنائع:(۲/۱۱۴) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل وَأَمَّا رُكنُ الاعتِكَافِ وَمَحظُورَاتِهِ وما يُفسِدُهُ وما لا يُفسِدُهُ،ط: سعيد كراچی].

☐ [البحر الرائق: (۲/۳۰۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچی].

☆......اگر مسجد میں پانی نہ ہو، خواہ پانی کا انتظام نہ ہو یا پانی ختم ہو گیا ہو، اور وضو کی ضرورت ہو اور پانی لا کر دینے والا نہ ہو تو گھر جا کر وضو کر سکتا ہے، اگر اس سے قریب کسی اور جگہ پانی کا انتظام نہیں۔(۱)

☆......قرآن مجید کی تلاوت کے لیے وضو کرنے جا سکتا ہے، کیوں کہ قرآن مجید کی تلاوت کے لیے قرآن مجید کو چھونے کی ضرورت پڑتی ہے، اور بے وضو قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے۔

☆......اگر قضا نماز پڑھنے کے لیے وضو نہیں ہے تو وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز ہے۔

☆......ذکر کے لیے، اسی طرح تسبیح کے لیے وضو کرنے وضو خانہ میں جانا درست نہیں ہے

☆......سجدۂ تلاوت باقی ہے ادا کرنا ہے، وضو نہیں ہے، تو وضو کرنے کے لیے وضو خانہ جا سکتا ہے۔

☆......وضو ہے تو وضو پہ وضو کرنے کے لیے وضو خانہ میں جانا درست نہیں اگر گیا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

☆......فرض پڑھ چکا تھا سنت یا نفل باقی ہے، وضو ٹوٹ گیا تو باقی سنت یا نفل ادا کرنے کے لیے وضو خانہ میں جا کر وضو کرنا درست ہے، اس صورت میں

(۱) (قَوْلُهُ : وَأَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَنَوْمُهُ وَمُبَايَعَتُهُ فِيهِ)يَعْنِي يَفْعَلُ الْمُعْتَكِفُ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنْ خَرَجَ لِأَجْلِهَا بَطَلَ اعْتِكَافُهُ ؛ لِأَنَّهُ لَا ضَرُورَةَ إلَى الْخُرُوجِ حَيْثُ جَازَتْ فِيهِ وَ"الْفَتَاوَى الظَّهِيرِيَّةِ" وَقِيلَ يَخْرُجُ بَعْدَ الْغُرُوبِ وَلِلْأَكْلِ وَالشُّرْبِ.اه.وَيَنْبَغِي حَمْلُهُ عَلَى مَا إذَا لَمْ يَجِدْ مَنْ يَأْتِي لَهُ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَكُونُ مِنَ الْحَوَائِجِ الضَّرُورِيَّةِ كَالْبَوْلِ والغائط .) [البحر الرائق:(۳۰۳/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

[ردالمحتار: (۴۴۸/۲، ۴۴۹)باب الاعتكاف، كتاب الصوم، ط: سعيد كراچي].

اعتکاف بدستور باقی رہے گا۔

☆......مسجد میں وضو کا پانی ختم ہوگیا تو جہاں سے جلدی لاسکتا ہے وہاں جاکر پانی لاسکتا ہے۔اگر گھر جانا پڑے تو وہاں بھی جانا جائز ہے،خواہ وہیں وضو کر کے آئے یا مسجد میں آکر وضو کرے۔(۱)

☆......جن صورتوں میں معتکف کے لیے وضو کی غرض سے مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے،ان میں وضو کے ساتھ مسواک،منجن یا پیسٹ سے دانت مانجنا،صابن لگانا جائز ہے۔اور تولیہ،رومال وغیرہ سے خشک کرنا بھی جائز ہے۔لیکن وضو کے بعد ایک لمحہ کے لیے بھی باہر راستے میں ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

(۱) ((قولُهُ وَلَا يَخرُجُ منه إلَّا لِحَاجةٍ شرعِيَّةٍ كالجُمُعَةِ أو طَبِيعِيَّةٍ كالبَولِ والغائط) اى لا يَخرُجُ المُعتَكِفُ اعتِكافًا وَاجِبًا من مَسجِدِهِ إلَّا لِلضَّرُورَةِ مُطلَقَةً لِحَدِيثِ عائِشَةَ رضى الله عنها" كان عليه السَّلامُ لا يَخرُجُ مِن مُعتَكَفِهِ إلَّا لِحَاجَةِ الإنسانِ " وَلِأَنَّهُ مَعلومٌ وُقُوعُهَا وَلَا بُدَّ من الخُرُوجِ فى بَعضِهَا فَيَصِيرُ الخُرُوجُ لها مُستَثنًى وَلَا يَمكُثُ بَعدَ فَرَاغِهِ من الطُّهُورِ لِأَنَّ ما ثَبَتَ بِالضَّرُورَةِ يَتَقَدَّرُ بِقَدرِهَا)[البحر الرائق:(۳۰۱/۲)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچى].

🗀 (وَمِن الأعذارِ الخُرُوجُ لِلغائطِ وَالبَولِ وَأَداءِ الجُمُعَةِ فإذا خَرَجَ لِبَولٍ او غائطٍ لَا بَأسَ بِأَن يَدخُلَ بَيتَهُ وَيَرجِعَ إلَى المَسجِدِ كما فَرَغَ من الوُضُوءِ، وَلو مَكَثَ فى بَيتِهِ فَسَدَ اعتِكافُهُ وَإِن كان ساعَةً عِندَ ابى حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى كَذَا فى " المُحِيطِ ". وَلو كان بِقُربِ المَسجِدِ بَيتُ صَدِيقٍ له لم يَلزَم قَضَاءُ الحَاجَةِ فيه وَإِن كان له بَيتَانِ قَرِيبٌ وَبَعِيدٌ قال بَعضُهُم لا يَجُوزُ أن يَمضِيَ إلَى البَعِيدِ فَإِن مَضَى بَطَلَ اعتِكافُهُ كَذَا فى " السِّرَاجِ الوَهَّاجِ ". وَإِن كان خَرَجَ لِحَاجَةِ الإنسانِ له أن يَمشِيَ على التُّؤَدَةِ كَذَا فى " النِّهَايَةِ " وَهَكَذَا فى " العِنَايَةِ ".)[الفتاوى الهندية:(۲۱۲/۱)كتاب الصوم،الباب السابع فى الاعتكاف، وأما مفسداته،ط:رشيدية كوئته].

🗀 [الدر المختار :(۴۴۵/۲)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچى].

🗀 [الفتاوى التاتار خانيه:(۳۱۲/۲)كتاب الصوم،الفصل الثانى عشر فى الاعتكاف،ط:قديمى كتب خانه كراچى].

(۲) ((وَيَجُوزُ أن يُحمَلَ الرُّخصَةُ عَلَى مَا إذَا كَانَ خَرَجَ المُعتَكِفُ لِوَجهٍ مُبَاحٍ كَحَاجَةِ الإنسانِ أو لِلجُمُعَةِ ثُمَّ عَادَ مَرِيضًا أو صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ مِن غَيرِ أن كَانَ خُرُوجُهُ لِذَلِكَ قَصدًا وَذَلِكَ جائز .)[بدائع الصنائع:(۱۱۴/۲)كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف،فصل:واما ركن الاعتكاف، ومحظوراته... الخ. ط: سعيد كراچى]. =

☆...... مسجد کا حوض اور نلکے جہاں وضو کیا جاتا ہے، وہ مسجد سے باہر ہے، معتکف کے لیے وضو کے علاوہ، مثلاً: ہاتھ پاؤں وغیرہ دھونے اور کلی کرنے کے لیے آنا درست نہیں۔ اگر آئے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا۔(۱)

☆...... قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا، وضو ٹوٹ گیا، مثلاً: ریح خارج ہوگئی، اور مزید تلاوت کرنے کا ارادہ ہے، تو وضو کرنے کے لیے جاسکتا ہے۔(۲)

= ▭ (قَوْلُهُ: إلَّا لِحَاجَةِ الإِنْسَانِ إلخ) وَلَا يَمْكُثُ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِن الطُّهُورِ ... مَا لَوْ خَرَجَ لَهَا ثُمَّ ذَهَبَ لِعِيَادَةِ مَرِيضٍ أَوْ صَلَاةِ جَنَازَةٍ مِن غَيرِ أَن يَكُونَ خَرَجَ لِذَلِكَ قَصدًا فَإِنَّهُ جَائِزٌ كَمَا فِي " البَحرِ" عَن "البَدائع" .)[رد المحتار:(۲/۴۴۵)باب الاعتکاف، کتاب الصوم، ط: سعید کراچی].

▭ [حاشية الطحطاوي على المراقي:(ص: ۳۸۳) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ،ط:میر محمد کتب خانه کراچی/(ص: ۵۷۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:مكتبه انصارية هرات افغانستان].

(۱) (ولا بأس أن يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كيلا يلوث المسجد ويغسل يده في الطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده، لأن من ذلك بداً.)[الفِقهُ الإسلاميُ وأدلّتهُ:(۲/۶۲۸)البابُ الثَّالث: الصِّيامُ والاعتكاف،الفَصلُ الثَّاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع:مايلزم المعتكف ومايجوز له،ط: الحقانيّة پشاور].

▭ ((ولا يخرج منه)أي من معتكفه،...(إلا لحاجة شرعية)... (أو)حاجة(طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام "لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه إلا لحاجة الإنسان". . . (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر(فسد الواجب)ولا إثم عليه به.)

[مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط:امدادية ملتان].

▭ [الفتاوى الهندية:(۱/۲۱۲) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط:رشيدية كوئٹه].

▭ [الدر المختار:(۲/۴۴۷) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

(۲) (ولا بأس أن يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كيلا يلوث المسجد ويغسل يده في الطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده، لأن من ذلك بداً.)[الفِقهُ الإسلاميُ وأدلّتهُ:(۲/۶۲۸)البابُ الثَّالث: الصِّيامُ والاعتكاف،الفَصلُ الثَّاني : الاعتِكاف، المبحث الرابع:مايلزم المعتكف ومايجوز له،ط: الحقانيّة پشاور].

▭ ((ولا يخرج منه)أي من معتكفه،...(إلا لحاجة شرعية)... (أو)حاجة(طبيعية) كالبول والغائط وإزالة نجاسة واغتسال من جنابة باحتلام "لأنه عليه السلام كان لا يخرج من معتكفه =

وضو مسجد میں کرنا

معتکف کے لیے وضو اور غسل مسجد میں کرنا درست ہے، بشرطیکہ وضو اور غسل کا پانی مسجد میں نہ گرے۔(۱) البتہ غیر معتکف کے لیے مسجد میں وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔(۲)

وظیفہ لینے کے لیے نکلنا

☆......برطانیہ، انگلینڈ وغیرہ میں رہنے والے اکثر لوگ کارخانہ وغیرہ میں

= [إلا لحاجة الإنسان". . . (فإن خرج ساعة بلا عذر) معتبر (فسد الواجب) ولا إثم عليه به.)[مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان].

☐ [الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه].

☐ [الدر المختار: (۴۴۷/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط: سعيد كراچي].

(۱) وفي "البدائع": وَإِن غَسَلَ المُعتَكِفُ رَأسَهُ فِي المَسجِدِ فَلا بَأسَ بِهِ إِذَا لم يُلَوِّث بِالمَاءِ المُستَعمَلِ فَإِن كان بِحَيثُ يَتَلَوَّثُ المَسجِدُ يُمنَعُ منه لِأَنَّ تَنظِيفَ المَسجِدِ وَاجِبٌ وَلَو تَوَضَّأَ فِي المَسجِدِ فِي إِنَاءٍ فَهُوَ على هذا التَّفصِيلِ ١. بِخِلَافِ غَيرِ المُعتَكِفِ فإنه يُكرَهُ له التَّوَضُّؤُ فِي المَسجِدِ وَلَو فِي إِنَاءٍ إِلَّا أَن يَكُونَ مَوضِعًا اتُّخِذَ لِذَلِكَ لَا يصلى فيه.)[البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

☐ [الفتاوى الهندية: (۲۱۳/۱) كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيديه .

☐ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۲۳/۱) كتاب الصوم،فصل في الاعتكاف،ط: رشيدية كوئٹه].

(۱) (بِخِلَافِ غَيرِ المُعتَكِفِ فإنه يُكرَهُ له التَّوَضُّؤُ فِي المَسجِدِ وَلَو فِي إِنَاءٍ إِلَّا أَن يَكُونَ مَوضِعًا اتُّخِذَ لِذَلِكَ لَا يصلى فيه.)[البحر الرائق: (۳۰۲/۲) كتاب الصوم،باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

☐ [حاشية الطحطاوي على المراقي: (ص: ۳۸۴) كتاب الصوم،باب الاعتكاف ، ط: مير محمد كتب خانه كراچي/ (ص: ۵۸۰)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط: مكتبه الصارية هرات افغانستان].

☐ ردالمحتار: (۴۴۹/۲)باب الاعتكاف، كتاب الصوم،ط: سعيد كراچي].

کام کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کو ہفتہ میں ایک مرتبہ سرکاری آفس میں جا کر دستخط کرنا ضروری ہے، ورنہ وظیفہ نہیں ملتا، تو ایسی صورت میں اگر معتکف کے لیے سرکاری تنخواہ / وظیفہ کے بغیر گزارہ نہیں ہوسکتا تو معتکف سرکاری دفتر میں جا کر دستخط کر سکے گا۔ البتہ دستخط کر کے فوراً مسجد میں آجانا لازم ہوگا، اور احتیاطاً بعد میں ایک دن اور ایک رات کی قضا بھی کر لے۔(۱)

☆......اور اگر سرکاری تنخواہ کے بغیر گزارہ ممکن ہے تو اعتکاف کے دوران سرکاری دفتر میں دستخط کرنے کے لیے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ جانے کی صورت میں اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اور اعتکاف باطل کرنے کا گناہ بھی ہوگا، اور ایک دن ایک رات کی قضا روزے کے ساتھ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) [فتاویٰ رحیمیہ: (۲۸۳/۷) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، [سوال: ۳۶۶، سرکاری وظیفہ لینے کے لئے مسجد سے نکلنا]، ط: دار الاشاعت کراچی]۔

(۲) (قولُهُ: فإن خرجَ ساعةً بِلا عُذرٍ فَسَدَ) لِوُجودِ المُنافِي، أطلقه فَشَمِلَ القليلَ وَالكثيرَ، وَهَذا عِند أبي حَنِيفَةَ، وَقَالَا لا يَفسُدُ إلَّا بِأكثَرَ من نِصفِ يومٍ وهو الاستِحسانُ لِأنَّ في القليلِ ضَرورَةً = كَذا في "الهِدايَةِ". وهو يَقتَضي تَرجيحَ قولِهِمَا، وَرَجَّحَ المُحَقِّقُ في "فتحِ القَديرِ": قولَهُ؛ لِأنَّ الضَّرورَةَ التي يُناطُ بها التَّخفيفُ اللّازِمَةُ أو الغالِبَةُ وَلَيسَ هُنا كَذلِكَ وَأرادَ بِالعُذرِ ما يَغلِبُ وُقوعُهُ كَالمَواضِعِ التي قَدَّمَها وَإلّا لو أُريدَ مُطلَقُهُ لَكانَ الخُروجُ ناسِيًا أو مُكرَهًا غيرَ مُفسِدٍ لِكَونِهِ عُذرًا شَرعِيًّا وَلَيسَ كَذلِكَ بَل هو مُفسِدٌ كما صَرَّحوا بِهِ.)[البحر الرائق: (۳۰۲/۲) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: سعید کراچی]۔

🗀 الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأما مفسداته، ط: رشيدية كوئٹه]۔

🗀 [الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب الصوم، فصل في الاعتكاف، ط: رشيدية كوئٹه]۔

🗀 [الفتاوى التاتارخانية: (۳۱۳/۲) كتاب الصوم، الفصل الثاني عشر في الاعتكاف، ط: قديمي كراچي]۔

🗀 (قولُهُ: ولو خرجَ من المسجدِ ساعةً من ليلٍ أو نَهارٍ) وَتَقييدُهُ في الكِتابِ الفَسادُ بِما إذا كانَ الخُروجُ بِغَيرِ عُذرٍ يُفيدُ أنَّهُ إذا كانَ لِعُذرٍ لا يَفسُدُ، ... وَالَّذي في "فتاوى قاضي خان" و"الخُلاصَةِ": أنَّ الخُروجَ عامِدًا أو ناسِيًا أو مُكرَهًا بِأن أخرَجَهُ السُّلطانُ أو الغَريمُ، أو خرجَ =

وفات کی عدت میں اعتکاف کرنا

''عدت میں اعتکاف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(ص:۲۸٤)

وفات ہوجائے

☆......''فاسد کرنے والی چیزیں'' عنوان کے تحت [اشارنمبر:۳] دیکھیں!(ص:۳۱۰)

ویران مسجد

☆......ویران مسجد میں اعتکاف کرنا درست نہیں۔(۱)

= لِبَولٍ فَحَبَسَهُ الغَرِيمُ سَاعَةً،أو خَرَجَ لِعُذرِ المَرَضِ فَسَدَ اعتِكَافُهُ عِندَ أبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.)[فتح القدير: (۲/ ۳۰۱) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:رشيدية].

(۱)(وَقَالَ بَعضُ أصحَابِنَا يُكرَهُ كَمَا فِي المَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى القَوَارِعِ وَعِندَ الجَصَّاصِ وَالأصَحُّ أنَّهُ لَيسَ لَهُ حُرمَةُ المَسجِدِ وَمَا كَانَ هَذَا إلَّا نَظِيرَ المُعَدِّ لِصَلَاةِ العِيدِ وَذَلِكَ لَا يَأخُذُ حُكمَ المَسجِدِ فَهَذَا مِثلُهُ وَالمَسَاجِدُ الَّتِي عَلَى القَوَارِعِ لَهَا حُكمُ المَسجِدِ إلَّا أنَّ الِاعتِكَافَ فِيهَا لَا يَجُوزُ ؛ لِأنَّهُ لَيسَ لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ مَعلُومٌ .)[درالحكام شرح غررالأحكام:(۱/ ۳۹۰) كتاب الصلاة،باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها،ط: سعيد كراجي].

□ والطحطاوى على الدرالمختار:(۱/ ۳۷۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف،ط:رشيديه .

ہاتھ باہر نکالا

''سر باہر نکالا'' عنوان کے تحت دیکھیں! (ص: ۲۶۱)

ہاتھ دھونے کے لیے نکلنا

☆......معتکف کے لیے کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کے لیے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے، مسجد ہی میں کسی برتن میں دھو لے۔ (۱)

☆......مزید ''تھوکنا'' عنوان کے تحت دیکھیں!

☆......اگر ہاتھ دھونے کی ایسی شکل ہو کہ خود تو مسجد کے اندر رہے، اور ہاتھ باہر نکال کر دھوئے، اور پانی مسجد سے باہر گرے تو یہ درست ہے۔ (۲)

---

(۱) (ولا بأس ان يأكل المعتكف في المسجد ويضع سُفرة كيلا يلوث المسجد ويغسل يده في الطست ولا يجوز أن يخرج لغسل يده، لأن من ذلک بدأ.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ: (۶۲۸/۲) البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف، الفصلُ الثاني: الاعتِكاف، المبحث الرابع: مايلزم المعتكف ومايجوز له، ط: الحقانيّة بشاور].

☜ [مراقي الفلاح: (ص: ۱۷۹) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: امدادية ملتان].

☜ [الفتاوى الهندية: (۲۱۲/۱) كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، وأمامفسداته، ط: رشيدية كوئله].

(۲) (وَالْمُرَادُ بِالْخُرُوجِ انْفِصَالُ قَدَمِهِ احتِرَازًا عَمَّا إذَا خَرَجَ رَأْسُهُ إلَى دَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَفْسُدُ اعتِكَافُهُ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِخُرُوجٍ أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ حَلَفَ أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِن الدَّارِ فَفَعَلَ ذَلِكَ لَا يَحنَثُ كَذَا فِي "الْبَدَائِعِ".)[البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراجي].

☜ [المبسوط للسرخسي: (۱۲۱/۳) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: دار الكتب العلمية، بيروت لبنان].

ہال

اگر کسی ہال میں پانچ وقت نمازوں کی جماعت پابندی سے ہوتی ہو،تو اعتکاف کرنا درست نہیں، کیوں کہ وہ شرعی مسجد نہیں ہے۔(۱)

ہر وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے

معتکف ہر وقت عبادت میں مشغول رہتا ہے،سوتے جاگتے ہر وقت عبادت میں شمار ہوتا ہے،اور اللہ کا قرب حاصل رہتا ہے۔حدیث شریف میں ہے:''جو شخص

(۱) ((هُوَ) لُغَةً : اللُّبثُ وَشرعًا : (لُبثٌ) بِفَتحِ اللَّامِ وَتُضَمُّ المُكثُ (ذَكَرٍ) وَلَو مُمَيِّزًا فِي (مَسجِدِ جَمَاعَةٍ) هُوَ مَا لَهُ إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ أُدِّيَت فِيهِ الخَمسُ أَو لَا وَعَن الإِمَامِ اشتِرَاطُ أَدَاءِ الخَمسِ فِيهِ وَصَحَّحَهُ بَعضُهُم وَقَالَ لَا يَصِحُّ فِي كُلِّ مَسجِدٍ وَصَحَّحَهُ السُّرُوجِيُّ وَأَمَّا الجَامِعُ فَيَصِحُّ فِيهِ مُطلَقًا اتِّفَاقًا ... (بِنِيَّةٍ) فَاللُّبثُ : هُوَ الرُّكنُ وَالكَونُ فِي المَسجِدِ وَالنِّيَّةُ مِن مُسلِمٍ عَاقِلٍ طَاهِرٍ مِن جَنَابَةٍ وَحَيضٍ وَنِفَاسٍ شَرطَانِ . [الدر مع الرد:(۴۴۰/۲، ۴۴۱)کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط: سعید کراچی].

۞ (وَشرعًا اللُّبثُ فِي المَسجِدِ مع نِيَّتِهِ فَالرُّكنُ هو اللُّبثُ وَالكَونُ في المَسجِدِ وَالنِّيَّةُ شَرطَانِ لِلصِّحَّةِ وَأَمَّا الصَّومُ فَيَأتِي ، ...وَأَشَارَ بِاللُّبثِ إلَى رُكنِهِ وَبِالمَسجِدِ وَالصَّومِ وَالنِّيَّةِ إلَى شَرَائِطِهِ ، ... وَأَطلَقَ في المَسجِدِ فَأَفَادَ أَنَّ الِاعتِكَافَ يَصِحُّ في كل مَسجِدٍ وَصَحَّحَهُ في غَايَةِ البَيَانِ لِإِطلَاقِ قَولِهِ تَعَالَى: ﴿ وَأَنتُم عَاكِفُونَ فِي المَسَاجِدِ ﴾[البقرة:] وَصَحَّحَ قَاضِيخَان في "فَتَاوَاهُ": أَنَّهُ يَصِحُّ في كل مَسجِدٍ له أَذَانٌ وَإِقَامَةٌ وَاختَارَ في " الهِدَايَةِ": أَنَّهُ لَا يَصِحُّ إلَّا في مَسجِدِ الجَمَاعَةِ وَعَن أبي يُوسُفَ تَخصِيصُهُ بِالوَاجِبِ أَمَّا في النَّفلِ فَيَجُوزُ في غَيرِ مَسجِدِ الجَمَاعَةِ ذَكَرَهُ في " النِّهَايَةِ" وَصَحَّحَ في " فَتحِ القَدِيرِ " عن بَعضِ المَشَايِخِ ما رُوِيَ عن أبي حَنِيفَةَ أَنَّ كُلَّ مَسجِدٍ له إمَامٌ وَمُؤَذِّنٌ مَعلُومٌ وَيُصَلَّى فيه الخَمسُ بِالجَمَاعَةِ يَصِحُّ الِاعتِكَافُ فيه وفي " الكَافِي" أَرَادَ بِهِ أبو حَنِيفَةَ غَيرَ الجَامِعِ فَإِنَّ الجَامِعَ يَجُوزُ الِاعتِكَافُ فيه وَإِن لم يُصَلُّوا فيه الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا وَيُوَافِقُهُ ما في " غَايَةِ البَيَانِ" عن "الفَتَاوَى": يَجُوزُ الِاعتِكَافُ في الجَامِعِ وَإِن لم يُصَلُّوا فيه بِالجَمَاعَةِ)[البحر الرائق:(۲۹۹/۲،۳۰۱-) کتاب الصوم،باب الاعتکاف، ط:سعید کراچی].

۞ [حاشية الطحطاوى على المراقى:(ص: ۳۸۱،۳۸۲) کتاب الصوم،باب الاعتکاف ،ط:میر محمد کتب خانہ کراچی/(ص: ۵۷٦،۵۷۷) کتاب الصوم،باب الاعتکاف،ط:مکتبہ الصاریۃ ھرات افغانستان].

میری طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جو میری طرف آہستہ بھی چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔"(۱)

---

(۱) (وعن ابن عباس أن رسول الله قال في المعتكف أي في حقه وشأنه وهو وفي نسخة هو يعتكف الذنوب منصوب بنزع الخافض أي يحتبس عن الذنوب بين يملك أن شأن المحتبس في المسجد الانحباس عن تعاطي أكثر الذنوب ولذا اختص الاعتكاف بالمسجد ويجرى بالجيم والراء مجهولا وقيل معلوما أي يمضي ويستمر له من الحسنات أي من ثوابها كعامل الحسنات أي كأجور عاملها وفي نسخة صحيحة بالجيم والزاي مجهولا أي يعطى له من الحسنات التي يمتنع عنها بالاعتكاف كعيادة المريض وتشييع الجنازة وزيارة الإخوان وغيرها فاللام في الحسنات للعهد كلها تأكيد للجنس المعهود، رواه ابن ماجه.)[مرقاة المفاتيح:(۴/۵۳۲)كتاب الصوم،باب الاعتكاف،الفصل الثالث،ط:حقانية بشاور].

(والهدف منه: صفاء القلب بمراقبة الرب والإقبال والانقطاع إلى العبادة في أوقات الفراغ متجرداً لها ولله تعالى من شواغل الدنيا وأعمالها ومسلّماً النفس إلى المولى بتفويض أمرها إلى عزيز جنابه والاعتماد على كرمه والوقوف ببابه وملازمة عبادته في بيته سبحانه وتعالى والتقرب إليه ليقرب من رحمته والتحصن بحصنه عز وجل فلا يصل إليه عدوه بكيده وقهره لقوة سلطان الله وقهره وعزيز تأييده ونصره. فهو من أشرف الأعمال وأحبها إلى الله تعالى إذا كان عن إخلاص لله سبحانه؛ لأنه منتظر للصلاة وهو كالمصلي وهي حالة قرب فإذا انضم إليه الصوم عند مشترطيها ازداد المؤمن قرباً من الله بما يفيض على الصائمين من طهارة القلوب وصفاء النفوس. وأفضله في العشر الأواخر من رمضان ليتعرض لليلة القدر التي هي خير من ألف شهر.)[الفِقهُ الإسلاميُّ وأدلّتُهُ:(۲/۶۱۱،۶۱۲)البابُ الثالث: الصِّيامُ والاعتكاف،الفصلُ الثّاني : الاعتِكاف، المبحث الأول:تعريف الاعتكاف ومشروعيته والهدف منه...الخ،ط: الحقانية بشاور].

(وَأمّا مَحَاسِنُهُ فَظاهِرَةٌ فإن فيه تَسلِيمَ المُعتَكِفِ كُلِّيَّتَهُ إلى عِبَادَةِ اللّهِ تَعالى في طَلَبِ الزُّلفى وَتَبعِيدِ النَّفسِ من شُغلِ الدُّنيَا التي هِيَ مَانِعَةٌ عَمَّا يَستَوجِبُ العَبدُ من القُربَى وَاستِغرَاقِ المُعتَكِفِ أوقَاتَهُ في الصَّلاةِ إمَّا حَقِيقَةً أو حُكمًا لِأَنَّ المَقصِدَ الأَصلِيَّ من شَرعِيَّتِهِ انتِظَارُ الصَّلاةِ بِالجَمَاعَاتِ وَتَشبِيهُ المُعتَكِفِ نَفسَهُ بِمَن لَا يَعصُونَ اللّهَ ما أمَرَهُم وَيَفعَلُونَ ما يُؤمَرُونَ وَبِالَّذِينَ يُسَبِّحُونَ اللَّيلَ وَالنَّهَارَ وَهُم لَا يَسأَمُونَ.)[الفتاوى الهندية :(۱/۲۱۲)كتاب الصوم،الباب السابع في الاعتكاف، وأما محاسنه،ط:رشيدية كوئته].[فضائل رمضان حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی:(ص:۵۷)فصل ثالث: اعتکاف کے بیان میں، ط: کتب خانہ فیضی لاھور].

عَن أبِي هُرَيرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ : يَقُولُ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ : أنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِي وَأنَا مَعَهُ إذَا ذَكَرَنِي فَإن ذَكَرَنِي فِي نَفسِهِ ذَكَرتُهُ فِي نَفسِي وَإن ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرتُهُ فِي مَلَإٍ =

ہمبستری

☆......عورت کو اعتکاف کی حالت میں شوہر سے ہمبستری کرنا، یا اس کے اسباب ودواعی کو اختیار کرنا، بوسہ دینا اور بدن وغیرہ کا ملانا درست نہیں ہے۔

☆......اللہ نہ کرے اگر مرد یا عورت نے ہمبستری کر لی تو گناہ بھی ہوگا اور اعتکاف بھی فاسد ہو جائے گا۔

☆......اگر عورت اعتکاف کی حالت میں ہے، اور شوہر ہمبستری کے لیے بلائے تو عورت کو وجہ بتا کر منع کر دینا چاہیے، بلکہ ایسی صورت میں منع کر دینا واجب ہے۔

☆......عورت کے منع کرنے کے بعد بھی اگر شوہر نے ہمبستری کر لی، تو عورت کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور قضا کرنی پڑے گی۔

☆......اگر اعتکاف کا خیال نہ رہا بھول سے ہمبستری کر لی، خواہ دن میں یا رات میں، بہر صورت اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور گناہ گار ہوگا۔(۱)

= خیرٍ منهم وَإن تقرّبَ إليَّ بشبرٍ تقرّبتُ إليه ذِراعًا وَإن تقرّبَ إليَّ ذِراعًا تقرّبتُ إليه باعًا وَمَن أتاني يمشي أتيتُهُ هرولةً هذا حديثٌ متّفقٌ على صحّتِه.)[صحيح البخاري:(۲/۱۱۰۱) كتاب التفسير، باب قول الله تعالى ويحذركم الله نفسه، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

☜ [صحيح المسلم:(۲/۳۴۱) كتاب الذكر، باب الحث على ذكر الله تعالى، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

☜ [مشكوة المصابيح:(۱/۱۹۶) باب ذكر الله عزوجل والتقرب اليه، الفصل الأول، ط: قديمي كتب خانه كراچي].

(۱) (وقوله سبحانه: ﴿وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ۲:۱۸۷].

☜ عن عائشة أنها قالت: "السُّنّةُ على المعتكفِ أن لا يعودَ مريضًا ولا يشهدَ جنازةً ولا يمسَّ امرأةً ولا يباشرَها ولا يخرجَ لحاجةٍ إلّا لما لا بُدَّ منه ولا اعتكافَ إلّا بصومٍ ولا اعتكافَ إلّا في مسجدٍ جامعٍ". قال أبو داؤد غيرُ عبدِ الرحمنِ لا يقولُ فيه قالت السُّنّةُ قال أبو داؤد جعلَهُ قولَ عائشةَ)[سنن ابي داود:(۱/۳۳۲) كتاب الصوم، باب المعتكف يعود المريض، ط: حقانيه ملتان].=

☆......''جماع'' ، ''مباشرت'' اور ''فاسد کرنے والی چیزیں'' عنوان کے تحت [اسٹار نمبر:۱۲] میں دیکھیں!

ہوا چھوڑنا

''ریح'' کے عنوان کے تحت دیکھیں! (ص:۲۵۶)

ہینڈ پائپ

جہاں ہینڈ پائپ لگا ہوتا ہے، وہ حصہ بھی مسجد سے باہر ہوتا ہے۔(۱)

= [مشكوة المصابيح: (۱۸۳/۱) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي].

(أما مفسدات الاعتكاف) منها: الجماع عمدا ولو بدون إنزال سواء كان بالليل أو النهار باتفاق. أو الجماع نسيانا فإنه يفسد الاعتكاف عند ثلاثة، أما دواعي الجماع من تقبيل بشهوة ومباشرة ونحوها فإنها لا تفسد الاعتكاف إلا بالإنزال باتفاق ثلاثة وخالف المالكية فانظر مذهبهم تحت الخط.) [كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: (۳۹۴/۱) كتاب الصيام، كتاب الاعتكاف مفسدات الاعتكاف، ط: دار الحديث القاهرة].

[البحر الرائق: (۳۰۳/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(وَبَطَلَ بِوَطْءٍ فِي فَرْجٍ) أَنْزَلَ أَمْ لَا (وَلَوْ) كَانَ وَطْؤُهُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ (لَيْلًا) أَوْ نَهَارًا عَامِدًا (أَوْ نَاسِيًا) فِي الْأَصَحِّ لِأَنَّ حَالَتَهُ مُذَكِّرَةٌ. (وَ) بَطَلَ (بِإِنْزَالٍ بِقُبْلَةٍ أَوْ لَمْسٍ) أَوْ تَفْخِيذٍ وَلَوْ لَمْ يُنْزِلْ لَمْ يَبْطُلْ وَإِنْ حَرُمَ الْكُلُّ لِعَدَمِ الْحَرَجِ وَلَا يَبْطُلُ بِإِنْزَالٍ بِفِكْرٍ أَوْ نَظَرٍ.) [الدر مع الرد: (۴۵۰/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

قَالَ فِي السِّرَاجِ: وَلَيْسَ لِزَوْجِهَا أَنْ يَطَأَهَا إذَا أَذِنَ لَهَا لِأَنَّهُ مَلَّكَهَا مَنَافِعَهَا فَإِنْ مَنَعَهَا بَعْدَ الْإِذْنِ لَا يَصِحُّ مَنْعُهُ وَلَا يَنْبَغِي لَهَا الِاعْتِكَافُ بِلَا إذْنِهِ.) [رد المحتار: (۴۴۱/۲) كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي].

(اعتِكَافُ الْمَرْأَةِ: [الموسوعة الفقهية الكويتية: (۲۰۹/۵) حرف الهمزة، اعتكاف المرأة، ط: وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية الكويت].

(۱) (قال الشيخ المفتی عزیز الرحمٰن": ''مسجد کا اطلاق صرف مسجد کی سہ دری اور فرش پر ہی ہوتا ہے اور یہی شرعاً مسجد ہوتی ہے معتکف کے لئے جائز نہیں کہ اس سے تجاوز کرے، اگر ایسا کیا گیا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا''۔) [فتاوی دار العلوم دیوبند: (۳۱۴،۳۱۳/۶) کتاب الصوم، دواں باب اعتکاف اور اس کے مسائل، [سوال :۴۸۸: اکیسویں شب میں اعتکاف میں بیٹھے تو کیا حکم ہے ؟] ،ط: دار الاشاعت کراچی]۔(''خارجی حصہ'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں!).

ی

یہودی

اعتکاف صحیح ہونے کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے، اس لیے یہودی کا اعتکاف درست نہیں۔(۱)

---

(۱) (وأما شروطه... ومنها الاسلام،...)لأن الكافر ليس من أهل العبادة.) [الهندية: (۱/ ۲۱۱) كتاب الصوم ،الباب السابع في الاعتكاف،ط: رشيديه كوئته].

[بدائع الصنائع: (۲/ ۱۰۸) كتاب الصوم، كتاب الاعتكاف، فصل وأما شرائط صحته،ط: سعيد كراچي].

[بحر الرائق : (۲/ ۲۹۹) كتاب الصوم،باب الاعتكاف،ط:سعيد كراچي].